پیشکش سید احمد شہید اکادمی
مکاتیب
سید احمد شہید
قدس اللہ سرہ العزیز
مکتبہ رشیدیہ لمیٹڈ لاہور
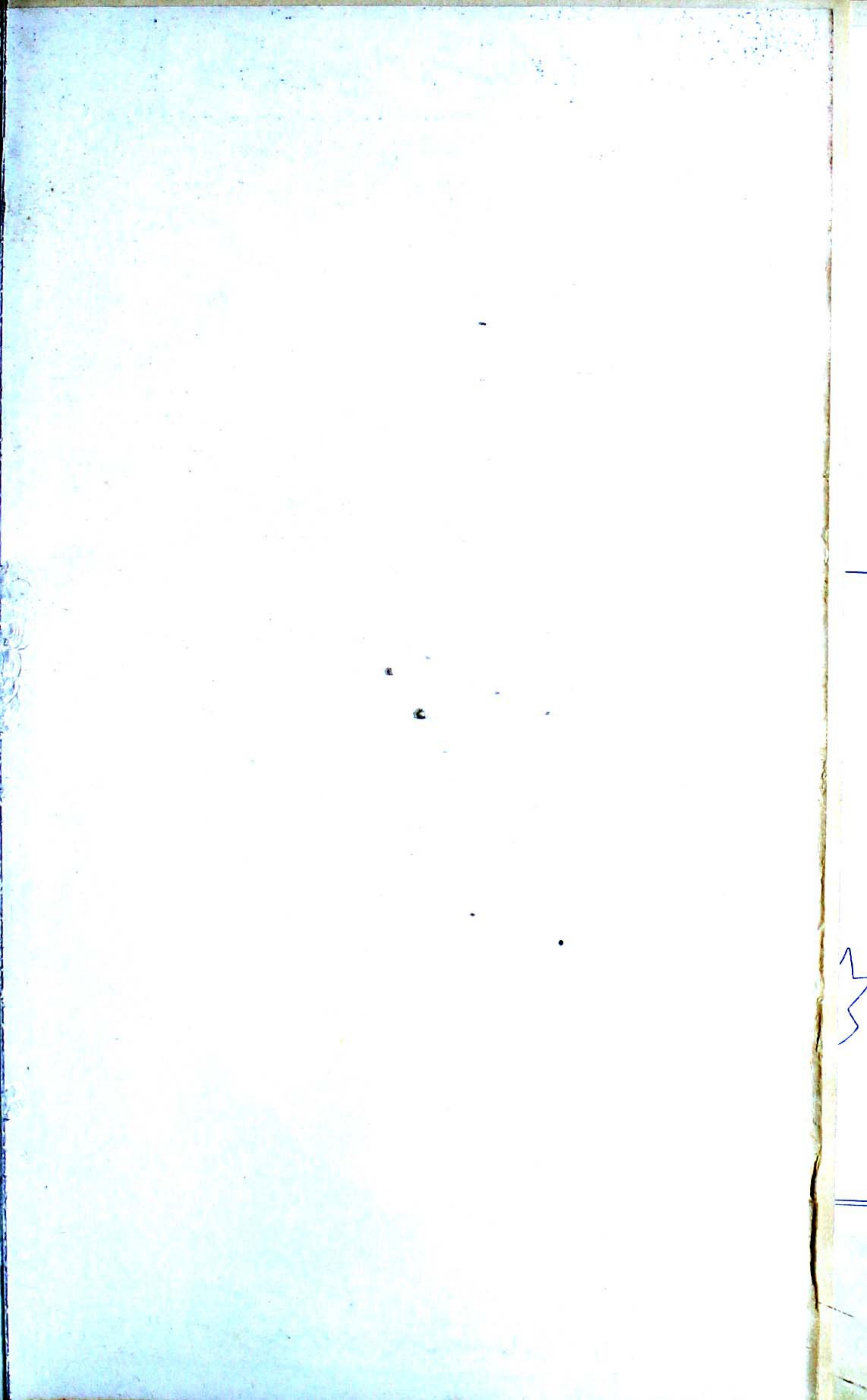
محب عزیز جناب بیرسٹر محمد اقبال مجددی زید مجدہم

کے لیے

ہدیہ نفیس

۱۴ صفر المظفر ۱۳۹۶ھ

۱۵ فروری ۱۹۷۶ء

خطی نسخے کا عکسی ایڈیشن

مکاتیب سید احمد شہیدؒ

قطب عالم مجدد مائۃ سیزدہم امیر المجاہدین امام الشہدا حضرت سید احمد شہیدؒ کے مکاتیب گرامی کا مجموعہ

دعوت و عزیمت اسلامی اور جدوجہد آزادی ہند کی مستند تاریخی دستاویز

فرنگی اقتدار اور سکھ حکومت کے خلاف جہاد بالسیف کی ولولہ انگیز سرگزشت

پیشکش

سید احمد شہیدؒ اکادمی

ناشر

مکتبہ رشیدیہ لمیٹڈ

۳۲۔اے۔شاہ عالم مارکیٹ، لاہور

نام کتاب ——— مکاتیب سید احمد شہیدؒ

پیشکش ——— سید احمد شہیدؒ اکادمی

ناشر ——— مکتبہ رشیدیہ لمیٹڈ لاہور

مطبع ——— نفیس پرنٹرز لاہور

صفحات ——— ۳۸۰

تعداد ——— ایک ہزار

قیمت ——— ۳۰/- روپے

نومبر ۱۹۷۵ء ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ

تعارفِ نسخۂ خطّی

"مکاتیبِ سیّد احمد شہیدؒ" کا پیشِ نظر نسخہ ایک خطّی نسخے کا عکسی ایڈیشن ہے
جسے مولانا عُبیداللہ غلام حسین مرحوم نے ۱۳۰۱ھ میں تحریر کیا۔ مکاتیب کے آخر میں
ترقیمہ حسبِ ذیل ہے۔

"المنۃ للہ کہ مکتوبات مولٰنا و بالفضل اولٰنا جناب خلیفہ صاحب
سیّد احمد معہ بعض اَجوبۂ آنہا از بعض عُلماء و اُمراء و خُلفاء و دیگر تحریرات
از قسمِ اعلام نامجات و خُطب و اجازت نامجات کہ انشائیش از
مولوی مُحمّد اسمٰعیل شہید است بتاریخ سیوم ماہ جمادی الثانی روز یکشنبہ
سنہ ۱۳۰۱ھ یکہزار و سہ صد و یک علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والسلام .....
بقلم شکستہ رقم اعجز عباد اللہ القوی و افقر عبیدہٖ الغنی ابو الظفر
عُبیداللہ غلام حُسین ......

مولانا غلام حُسین ساہو والا ضلع سیالکوٹ کے ایک مُمتاز علمی خاندان کے
فرد تھے۔ نسباً قریشی اسعدی تھے۔ شجرۂ نسب اس طرح ہے:

مولانا عُبیداللہ غلام حُسین بن مولانا نور احمد بن حکیم مُحمّد رمضان بن حافظ
غلام محمد بن شیخ احمد بن مُحمّد مسلم بن عبد الغنی بن قاضی رحیم الدین قریشی

اسعدی رحمہم اللہ تعالیٰ۔

قاضی رحیم الدینؒ شاہ عالم بہادر شاہ کے زمانے میں افغانستان سے برِّصغیر پاک وہند میں تشریف لائے۔ بموضع مردیکے (من مضافات وزیرآباد) میں اقامت گزیں ہوئے۔ قاضی صاحب کی اولاد واحفاد کا ایک اجمالی تذکرہ بھی موجود ہے، جسے اسی خاندان کے دو بزرگوں مولانا محمدؐ شہنواز الدین احمد اور مولانا محمدؐ شہسوار الدین احمد نے مرتّب کیا تھا۔ بعدازاں مولانا عُبید اللہ غلام حُسین نے ۱۳۲۲ھ میں اسی تذکرے کو ازسرِ نو اپنی انشا پردازی سے مزیّن کیا اور اس کا تاریخی نام "ثمرۂ شجرۂ طیّن" تجویز کیا۔ یہ تذکرہ لاہور سے شائع ہو چکا ہے۔

مولانا غلام حُسین عالم وفاضل ہونے کے علاوہ عربی، فارسی اور اردو کے بہت اچھے شاعر و انشا پرداز تھے۔ غلامؔ تخلّص کرتے تھے۔ تاریخ گوئی میں بھی انھیں مہارت حاصل تھی۔

"ثمرۂ شجرۂ طیّن" میں مولانا غلام حُسین کا تذکرہ اِن الفاظ میں ملتا ہے۔

"فرزندِ دوئمی مولانا مولوی نور احمد، مولوی غلام حُسین است۔ علمِ ادب وطبّ از والدِ ماجدِ خویش خواندہ وحدیث از مولانا مولوی غُلام محمدؐ بگوی و شیخ المشایخ عبدُ اللہ غزنوی و منطق از مولوی فیروز الدین وحکمت از استاذ صاحب مولانا حیات گُل واز استاذ ایشاں مولانا مولوی محمدؐ عبدُ اللہ سکندر پُوری تحصیل نمودہ۔ خیلے زندہ کنِ نامِ بزرگان خویش است۔ در شعر ہم میلے دارد و تاریخہائی عربی وفارسی کہ مُندرِج این جُزو (ثمرۂ شجرۂ طیّن) شدہ، طبعزادِ وی است۔ بتدریسِ طلبار وعلاجِ غُربار واُمرار اوقاتِ عزیزِ خود بسرمی بُرد، مردی متواضع، غریب نواز

مشتمل و میانہ رواست۔ سہ فرزندان دارد یکے محمد شریف ......
دویم ظہور الدین .... سیوم عبد الحکیم ....
نسخۂ قلمی ص۱۸

مولانا غلام حسین نے خوشنویسی بھی ورثے میں پائی تھی۔ انھوں نے متعدد نادر کتابیں اپنے قلمِ خوش رقم سے نقل کیں۔ اس طرح اُن کے پاس ایک نہایت قیمتی ذخیرۂ کُتب مہیا ہو گیا تھا۔ "مکاتیب سیّد احمد شہید" کا زیر نظر نسخہ بھی اسی خزینے کا ایک گوہر بے بہا ہے۔ افسوس مولانا کے بعد اُن کے اخلاف اِس گنجِ گرانمایہ کی حفاظت نہ کر سکے۔ دیمک نے بڑے بڑے قیمتی نسخوں کو سخت نقصان پہنچایا پھر ایک وقت ایسا آیا کہ کتب خانے کا ایک بڑا حصّہ فروخت کر دیا گیا۔ محترمی قاری عبد الرشید صاحب تاجر کتب نادرہ حال مقیم شاہدرہ نے یہ کتب خانہ خریدا۔ یہ متاعِ علم و عرفان لاہور کے تاجرانِ کتب اور دیگر مشتاقانِ نوادر کے لیے نعمتِ غیر مترقبہ بن کر آئی۔ نسخہ "مکاتیبِ سیّد احمد شہید" کے خریداروں کی بھی کمی نہ تھی۔ کئی ایک ہاتھوں میں یہ نسخہ گیا، لیکن واپس آگیا۔ شاید قدرت اسے ایک نادار خریدار کے حوالے کرنا چاہتی تھی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ!

قرعۂ فال بنامِ منِ دیوانہ زدند

قاری صاحب ممدوح نے ازراہِ عنایت ورعایت قیمت غالباً دو قسطوں میں وصول کی۔ فجزاہ اللہ

جما دے چند دادم جاں خریدم
بحمد اللہ عجب ارزاں خریدم

"مکاتیبِ سید احمد شہیدؒ کے خطی نسخے برِصغیر پاک و ہند کی مختلف لائبریریوں اور بعض شخصی کتب خانوں میں بھی موجود ہیں۔ انڈیا آفس لائبریری میں بھی ایک نسخہ ہے لیکن اہلِ علم و تحقیق کی اُن تک رسائی خاصی مشکل ہے۔

حضرت سید احمد شہیدؒ کے فاضل سوانح نگاروں مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ اور جناب غلام رسول مہر مرحوم نے اپنی بلند پایہ تصانیف میں ان مکاتیب سے بہت کچھ اخذ و استفادہ کیا ہے۔ یہ مجموعۂ مکاتیب فرنگی اقتدار و استعمار کے خلاف جدوجہدِ آزادی نیز سکھ حکومت کے مقابلے میں جہادِ اسلامی کی ایک مستند تاریخی دستاویز ہے۔ برِصغیر پاک و ہند میں حکومتِ اسلامی و نظامِ شرعی کے قیام و نفاذ کے لیے حضرت سید صاحبؒ اور ان کے سرفروش مجاہدین کے عدیم المثال کارناموں سے روشناس ہونے کے لیے ان مکاتیب کا مطالعہ از حد ضروری ہے۔

مولانا غلام حسین نے مکاتیب کا یہ نسخہ حضرت سید احمد شہیدؒ کے واقعۂ شہادت (۱۲۴۶ھ) کے ۵۵ برس بعد ۱۳۰۱ھ میں نقل کیا ہے چونکہ مولانا کا تعلق خاطر حضرت سید احمد شہیدؒ کے اہلِ علم و تقویٰ عقیدت مندوں سے تھا۔ اس لیے یقین ہے کہ انھوں نے کسی نہایت معتبر نسخے سے اپنا یہ نسخہ نقل کیا۔

اس خطی نسخے کی سب سے نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں شاذ و نادر ہی کہیں سہوِ قلم ہوا ہے۔ اس قدر صحیح نسخہ مشکل ہی سے کہیں ملے گا۔ اسی بنا پر اس نسخے کا عکسی ایڈیشن شائع کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ چنانچہ اب یہ مکاتیب پہلی مرتبہ مطبوعہ شکل میں منصّۂ شہود پر آرہے ہیں۔ ابتدا میں فہرست اور آخر میں اشاریہ بھی شاملِ کتاب ہے۔

حضرت سید احمد شہیدؒ کی تعلیماتِ اسلامی اور آزادئ ہند کے لیے اُن کے تاریخی جہاد کو معاندینِ دین و ملت کی تحریفاتِ صوری و معنوی سے محفوظ رکھنے کے لیے

"سید احمد شہید اکادمی" قائم کر دی گئی ہے۔ "مکاتیب سید احمد شہید" اس کی پہلی پیش کش ہے انشاء اللہ آئندہ لائحہ عمل کے تحت مکاتیب کا اُردو ترجمہ شائع کیا جائے گا جس کا آغاز کر دیا گیا ہے۔

مکاتیب کی اشاعت کے لیے اپنے مُحبّ مخلص جناب حافظ عبدالرشید ارشد صاحب ڈائریکٹر مکتبہ رشیدیہ لمیٹڈ لاہور کا بے حد مشکور و ممنون ہُوں کہ انھوں نے اپنے محدود وسائل کے باوجود یہ کتاب چھاپ کر دورِ حاضر کے علمی و تحقیقی حلقوں کو ایک نادر تحفہ پیش کیا ہے۔

محبّانِ گرامی جناب پروفیسر مُحمد اسلم صاحب اُستاد شعبۂ تاریخ پنجاب یونیورسٹی لاہور اور جناب پروفیسر مُحمد ایّوب قادری صاحب اُردو کالج کراچی کا بھی نہایت درجہ شکر گزار ہوں کہ انھوں نے میری درخواست پر دیباچے تحریر فرما کر برِّ صغیر پاک و ہند کی سب سے بڑی اسلامی و انقلابی تحریک کے مقاصد و عزائم پر روشنی ڈالی۔

فجزاہم اللہ احسن الجزاء

احقر نفیس

۲۵ ر شعبان المعظم ۱۳۹۵ھ
۳ ر ستمبر ۱۹۷۵ء

تقریب

امیر المؤمنین حضرت سید احمد شہیدؒ کی تحریک احیائے دین اور احیائے خلافت راشدہ کی باوقار، منظم اور بھرپور مکمل کوشش تھی اور حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ کے سب ساتھی اس آیت کریمہ کے صحیح معنوں میں مصداق تھے۔

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ھم یحزنون ط

یاد رکھو جو لوگ اللہ کے دوست ہیں، نہ ڈر ہے اُن پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے

دینِ حق کی حمایت میں اُٹھنے، چلنے اور کام کرنیوالوں کے لیے عموماً اور قائدین کے لیے خصوصاً ثابت قدم اور ذاکر و شاغل ہونا ضروری ہے اور داعی کو تو بالکل ہر ہر معاملے اور ہر ہر اَدا میں شکل و صورت میں رفتار و گفتار میں، نشست و برخاست میں، اخلاق و اعمال میں نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ ہونا چاہیئے۔ اس کی نظر میں محبوب کی ہر اَدا محبوب ہونا چاہیئے اور اس کے اپنے گھریلو معاملات و حالات میں وہی سادگی، قناعت اور زہد ہونا چاہیئے، جو نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا خاصہ تھا۔ خود ہر جگہ عزیمت و استقامت پر عمل پیرا ہو۔ البتہ ساتھیوں کے لیے اُتنی سہولت اور تیسیر دیتا رہے جس کی شریعت حقّہ میں اجازت ہے یا جس کا مستحسن ہونا خود حضور علیہ السلام سے ثابت ہے

عام طور پر قیادت کے لیے ۳ چیزوں کا ہونا ضروری قرار دیا گیا ہے، ذہانت، دیانت، استقامت لیکن اسلامی قیادت کے لیے عبادت بھی اُتنی ہی ضروری ہے، جتنی کہ پہلی تین۔ مسلمان قائد ظاہر ہے:- اسلام کا نام لے کر عوام کو ساتھ لیتا ہے، لیکن خود اس کا وجود اس کے اعضا و جوارح اس کے ادعا

اور زبان کی تغلیط، تکذیب اور تردید کرتے ہیں مسلم حکومت کا وظیفہ یہ بتایا گیا ہے۔

الذین ان مکنٰھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ و اٰتوا الزکوٰۃ

و امروا بالمعروف و نھوا عن المنکر۔

"وہ لوگ کہ اگر ہم انکو قدرت دیں ملک میں، تو وہ قائم رکھیں نماز اور دیں زکوٰۃ۔

اور حکم کریں بھلے کام کا اور منع کریں برائی سے"

وہ قائد اسلامی حکومت قائم کیسے کر سکتا ہے کہ جو جدّوجُہد کرتے وقت خود ان اوصاف کا حامل نہیں جن کا آیت بالا میں ذکر ہوا ہے۔ تو قائدین اسلام اور اُن کا ساتھ دینے والے حضرات کے دل و دماغ دونوں مسلمان ہونا ضروری ہیں جس کا مفہوم یہ ہے کہ زبان سے جو کچھ کہتے ہوں (یعنی اسلام لائیں گے)، تو اعضا و جوارح نہ صرف اتباعِ سنّت و شریعت کی گواہی دیتے ہوں، بلکہ انھیں ماموربہا افعال و اعمال (جملہ احکام و ارکینِ اسلام) کرنے میں طبعی رغبت اور ذوق و شوق اور ادا کرتے ہوئے نشاط و کیف اور تلذذ حاصل ہو۔ بیدار مغزی کے ساتھ "دانا دل" ہو جو صبح تہجّد کے وقت اُٹھ کر اپنے پروردگار کے سامنے سجدہ ریز ہو اور دِن کو طاغوتی طاقتوں کے سامنے صف آرا۔

بدقسمتی سے ہم جس دور سے گزر رہے ہیں مسلمانوں کے اکثر و بیشتر قائد ان اوصاف سے عاری ہیں۔ جب قائدین کا یہ حال ہوگا تو متبعین کا تو کیا ذکر ہے۔ حیرت ہوتی ہے کہ ہمارے قائدین اسلام کا نام لیتے ہیں لیکن اسلام کے اوّلین رکن اور علامت "نماز" سے اس طرح دور رہتے ہیں جس طرح منافق سچ بولنے سے، قوانین شرعیہ کے نفاذ سے پہلے ان کو خود ارکانِ اسلام پر عمل کرنے سے کون روکتا ہے؟ اور جو نماز پڑھتے بھی ہیں۔ ان کے ہاں بھی نماز اور دوسرے ارکانِ اسلام کا وہ اہتمام بھی نہیں جتنا کہ کھانے، لباس یا جماعتی پروپیگنڈے کا۔ درانحالیکہ اسلام نام ہی فرمانبرداری اور اطاعت شعاری کا ہے۔

حضرت سیّد احمد شہیدؒ کی تحریک کا یہ طغرائے امتیاز تھا کہ یہ لوگ صحابہ کرامؓ کا عکس نظر آتے تھے اور صحابہؓ کے دور کے بعد پوری اسلامی تاریخ میں کسی ایسے گروہ یا جماعت کا پتہ نہیں چلتا، جس کے

تمام کے تمام افراد ایسے حامل شریعت اور متبع سُنت ہوں جیسے کہ اس تحریک کے۔ بقول مولانا غلام رسول مہر: "تاریخ ہند و پاک میں جس عہد کو مسلمانوں کا دورِ زوال کہا جاتا ہے۔ یہ اسی کا ایک باب ہے، لیکن کیا کوئی حق پسند اور حق شناس انسان اس اعتراف میں تامل کرے گا کہ مسلمانوں کے عہدِ عروج و اقبال کا بھی کوئی حصہ اصولاً اس سے زیادہ شاندار یا زیادہ قابلِ فخر نہیں ہو سکتا ــــ حکم و فیصلہ کا انحصار نتائج پر نہیں بلکہ عزمِ جہاد، ہمتِ عمل اور راہِ حق میں کمالِ استقامت پر ہوتا ہے۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ کمالِ عزیمت اور کمالِ ہمت و استقامت کی ایسی مثالیں ہمارے عہدِ عروج کی داستانوں میں مل سکتی ہیں، جن میں مقصود نصب العین دین اور صرف دین رہا ہو؟"

(سید احمد شہیدؒ ص ۱۶ مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور)

ہماری یہ پاکیزہ خواہش تھی کہ مکاتیب کے شروع میں حضرت سید احمد شہیدؒ کے حالات و سوانح کا خلاصہ شامل کرتے۔ پروفیسر محمد اسلم اور پروفیسر محمد ایوب قادری کے مقالات کے بعد اس کی ضرورت بھی کم ہو گئی ہے اور یہ بھی خدشہ ہے کہ ضخامت بڑھ جائے گی۔ اصل مقصود تو اس گنجِ گرانمایہ کو شائع کر کے عام کرنا ہے۔

مکاتیب کے اِس مجموعہ اور دُوسرے مجموعوں کو سامنے رکھکر ان پر کام کرنا اور ان کے علمی، ادبی روحانی اور دیگر افادی پہلوؤں کو اُجاگر کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ اس کے لیے حضرت سید نفیس رقم کی سرپرستی میں سید احمد شہید اکادمی کی بنا رکھدی گئی ہے۔ انشاءاللہ اس کے زیرِ اہتمام اس سلسلے کے دُوسرے کام بھی کئے جائیں گے۔ اور یہ پیشکش بھی اسی اکادمی کی جانب سے ہے جس کی اشاعت کی سعادت مکتبہ رشیدیہ لمیٹڈ کو حاصل ہو رہی ہے۔ ادارہ سید موصوف کا شکر گزار ہے کہ اُنھوں نے مکاتیب کا مسوّدہ برائے اشاعت مکتبہ کو مرحمت فرمایا۔ پروفیسر محمد اسلم صاحب اور پروفیسر محمد ایوب قادری صاحب کا بھی شکریہ واجب ہے کہ انھوں نے مکاتیب کے لیے اپنے رشحاتِ قلم عطا فرمائے

عبدالرشید ارشد

پروفیسر محمد اسلم

پیش لفظ

اسلام کی داستان ہمیشہ ہی سے "غریب وسادہ ورنگین" رہی ہے۔ اور دینِ برحق کی یہ ایک نمایاں خصوصیت رہی ہے کہ اس پر جب بھی کوئی آفت آئی تو اللہ کا کوئی نہ کوئی بندہ سر ہتھیلی پر رکھ کر اس کی حفاظت کے لیے میدانِ عمل میں نکل آیا اور اگر وہ کوہکن پر بازی لے جانے میں کامیاب نہ ہو سکا تو قمارِ عشق میں اپنا سر کھونے میں اسے کوئی تامل نہ ہوا۔ سودا کا یہ شعر

سودا قمارِ عشق میں خسرو سے کوہکن
بازی اگرچہ لے نہ سکا سر تو کھو سکا

کسی اور پر منطبق ہو نہ ہو، لیکن حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کے عین حسبِ حال ہے۔

حضرت سید احمد بریلویؒ کا شمار اُمتِ مرحومہ کے محسنین، مصلحین اور مجددین کے زمرے میں ہوتا ہے اور یہ ان کی قربانی اور ان کے سرفروش رفقا کے ایثار کا نتیجہ ہے کہ آج برصغیر پاک و ہند میں ایک ایسی قدسی صفات جماعت موجود ہے

جس کا عقیدہ خیر القرون کے مسلمانوں کا سا ہے۔

سید صاحب کی تحریک کی غرض و غایت کو سمجھنے کے لیے ان کے سیاسی سماجی اور معاشرتی پس منظر کو جاننا بے حد ضروری ہے، جب سید صاحب نے اپنی تحریک کا ڈول ڈالا، تو اس وقت "شاہ عالم" دہلی تا پالم کا بھی مالک نہیں رہا تھا اور اس کی حکومت قلعہ معلّٰی کی فصیل کے اندر سمٹ کر رہ گئی تھی، شہر میں "ریذیڈنٹ صاحب بہادر کا حکم چلتا تھا اور خلیج بنگال سے لے کر ستلج تک، "نواب سرکار کمپنی بہادر دام اقبالہا" کا سکہ چلتا تھا، ستلج کے اُس پار رنجیت سنگھ کی حکومت تھی اور وہ درّہ خیبر تک بلا شرکت غیرے حکمران تھا، دہلی کے نواح میں انگریزوں کے تسلط کے باوجود جاٹ اور رانگڑ دندناتے پھرتے تھے، مسلمانوں کی، جان مال اور آبرو انگریزوں کے ماتحت علاقوں میں محفوظ تھے اور نہ رنجیت سنگھ کے زیر تسلط علاقوں میں، پنجاب کی اکثر مساجد کو سکھوں نے اصطبلوں میں تبدیل کر دیا تھا اور مساجد کے مینار سے مؤذنوں کی آواز سننے کو ترس گئے تھے، ان حالات میں شاہ عبدالعزیزؒ نے ہندوستان کو دارالحرب قرار دے دیا اور دیندار لوگ برصغیر سے ہجرت کا ارادہ کرنے لگے۔

مُلک تو ہاتھ سے گیا ہی تھا، دین بھی ہاتھ سے جانے والا تھا، فرائض کی جگہ رسُومات نے لے لی تھی اور دین مجموعۂ توہمات و رسُومات بن کر رہ گیا تھا — ان حالات میں حضرت سید صاحبؒ، اپنے سرفروش رفقاء کے ساتھ مسلمانوں کو قبضۂ اغیار سے رہائی دلانے اور بدعات کو مٹا کر سنّت نبویؐ کو زندہ کرنے پر تُل گئے، لیکن انگریز شاطروں نے اپنے ایجنٹوں اور "مجدّدوں" کے ذریعے اس تحریک کا

استیصال کرنے کی مذموم کوشش کی۔ اگر سیّد صاحب کی تحریک کامیاب ہو جاتی تو برِصغیر انگریزوں کے چنگل سے آزاد ہو جاتا اور ایشیا کے دُوسرے ممالک بھی اہلِ یورپ کی غلامی سے بچ جاتے۔

سیّد صاحبؒ کی تحریک کے بارے میں معاندین نے طرح طرح کے بہتان تراشے ہیں اور وُہ ہمیشہ سے اسی فکر میں لگے ہُوئے ہیں کہ جیسے بھی بن آئے، ان کی اسلامی تحریک اور اس کے پاکیزہ عزائم و مقاصد کو مسخ کر کے لوگوں کے سامنے غلط رنگ میں پیش کیا جائے۔ سیّد صاحبؒ نے خُود اپنی تحریک کی غرض و غایت ان الفاظ میں بیان کی ہے:

"مقصود از برپا کردن تمام ایں معرکہ پیرائی و عربدہ آرائی غیراز اعلائے کلمہ رب العلمین و احیا سنّت سیّد المرسلین و استیصال کفرہ متمردین و استخلاص بلاد مومنین از دست بغات مفسدین چیزی دیگر مقصود نیست۔ علاوہ بریں آنکہ اینجانب از پردۂ غیب و ممکن لاریب باشارات اقامت جہاد و ازالۂ کفر و فساد ماُمور ست و بہ بشارات فتح و ظفر مبشر، چنانچہ بکرات و مرات بکلامِ رُوحانی و الہامِ ربّانی بریں لطف رحمانی مطلع گردیدہ کہ ہرگز ہرگز شبہ وسوسہ شیطانی و شائبۂ ہوای نفسانی بآن مخلوط نشدہ۔"

اس عبارت کو پڑھ کر اُن کی تحریک کی غرض و غایت کے بارے میں کسی دیانتدار اور سلیم الطبع شخص کے دل میں کوئی شُبہ باقی نہیں رہ جاتا۔

سیّد صاحبؒ کے مخالفین نے یہ مشہور کر رکھا ہے اور وُہ طبقۂ جُہلا کو یہ تاثر

دینے کی کوشش کر رہے ہیں کہ سید صاحب کو انگریزوں کی حمایت حاصل تھی۔ ایسے لوگوں نے حقائق سے آنکھیں موند لی ہیں اور وہ سید صاحب کے خطوط پڑھتے وقت اس عبارت کو نظر انداز کر دیتے ہیں:

"حال حکومت و سلطنت ایں ممالک برینوال گردیده که نصارائے نکوهیده خصال و مشرکین بد مآل براکثر بلاد هندوستان از لب دریای اباسین تا ساحل شور که تخمیناً ششماهه راه باشد تسلط یافتند و دام تشکیک و تزویر بنا بر اخمال دین رب خبیر بر بافتند و تمامے آن اقطار را بظلمات ظلم و کفر گردانیدند و عزت روسای کبار را بانواع تکالیف رنجانیدند و بر مساجد و معابد اهل اسلام دست تعدی رسانیدند و در مقدمات ریاست و سیاست و معاملات قضا و عدالت قوانین شرع را برباد داده و آئین کفر را بنیاد نهاده۔"

سید صاحب انگریزوں کو ہندوستان سے نکالنے کے لیے والیانِ کابل اور بخارا سے "نصارای نکوهیده خصال کے خلاف جہاد میں شرکت کی دعوت دے رہے ہیں۔ سید صاحب غیور اور حریت پسند مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں

"سبحان الله! کسانیکه تخریب شعائر اسلام از دست کفار لیام می بینند و می شنوند باز غیرت ایمانی در دل ایشان جوش نمی زند و حمیت اسلامی در سینه ایشان خروش نمی کنند، چگونه ادعای ایمان می نمایند و جان خود را در زمره محمدیان می شمارند۔ آری محبت حق با محبت دنیا مخالفت میدارد و حق پرستی با هوا پرستی منافات۔"

سید صاحبؒ انگریزوں کے وجودِ نامسعود سے برِّصغیر کو پاک کرنا اپنا مذہبی فریضہ سمجھتے تھے، چنانچہ دوست محمد خان والیٔ کابل کے نام اپنے ایک مکتوب مرغوب میں تحریر فرماتے ہیں:

"بر جماہیر اسلام عموماً و مشاہیر حکام خصوصاً واجب مؤکد میگردد کہ سعی و کوشش در مقابلہ آنہا بجا آرند تا وقتیکہ بلادِ مسلمین را از قبضۂ ایشاں برآرند والا آثم و گنہگار میشوند۔"

سید صاحب برِّصغیر پر انگریزوں کا تسلط اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے تھے، اُن کے سامنے شعائرِ اسلام ایک ایک کر کے مٹائے گئے تھے۔ برِّصغیر میں "جلالِ محمدی" کے جھنڈے کی جگہ پرچمِ تثلیث نے لے لی۔ سید صاحبؒ یہ سمجھ رہے تھے کہ برِّصغیر پر تسلط قائم کرنے کے بعد انگریز افغانستان اور وسط ایشیا کی طرف ہاتھ بڑھائیں گے، اسی خدشے کے پیشِ نظر آپ والیٔ کابل کو لکھتے ہیں:

"اگر فی الحال عسکری فیروزی اثر بر آنہا تاخت، فرماید و جنود آنہا را زیر و زبر نماید، البتہ از خیالِ تسلط بلادِ مسلمین دست بردار شوند و در کار و بارِ خود گرفتار، این مضمون را مثل مضامین شعریہ بالطائف نثریہ تصور نفرمایند بلکہ اگر فی الحال در سدِّ ابواب درآمد آن ملاعین بدیارِ خراسان تغافل خواہند نمود آنچہ در عرصہ قریبہ از طرف ایشان در حق اہلِ خراسان بظہور خواہد رسید مشاہدہ خواہند فرمود کہ آن ملاعین حزم بس چست و خیالات نہایت دور دست میدارند۔"

حضرت سید علیہ الرحمۃ کی فراستِ ایمانی کی داد دیجئے کہ آپ کی دور بین نگاہوں نے

انگریز کی استعماری ذہنیت کو بالکل ابتدا ہی میں بھانپ لیا تھا۔

انگریزوں نے بھی اپنے اس عظیم دشمن اور اس کی جماعت کے استیصال میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی۔ ان کے معتقدین کی ایک بڑی تعداد کو جھوٹے مقدمات میں پھنسا کر تختۂ دار پر لٹکا دیا، ان کے متعدد ساتھیوں کو عبور دریائے شور کی سزا دی اور علمائے صادق پور رحمۃ اللہ علیہم کے گھر صاف کر کے ہل چلا دیئے اور اس خاندان کے ایک ایک فرد کو پھانسی یا عمر قید کی سزا دی اور آج ان کی مقدس روحیں زبانِ حال سے پکار رہی ہیں۔

کسے کہ کشتہ نشد از قبیلۂ ما نیست۔

حضرت سید احمد شہیدؒ اور ان کی تحریک کا سب سے بڑا مخالف، ڈبلیو ڈبلیو، ہنٹر چیخ چیخ کر کہہ رہا ہے کہ سید احمد بریلویؒ کا وجود برصغیر میں انگریزی حکومت کے لیے سب سے بڑا خطرہ تھا اور ان کے بقیۃ السیف ساتھی ہماری سرحدوں پر ایک مستقل خطرہ بن گئے ہیں۔

اس مجموعہ میں شامل اکثر و بیشتر مکتوبات کا مضمون "جہاد" ہے تاہم بعض خطوط میں انھوں نے سلوک و تصوف پر بھی قلم اٹھایا ہے اور اس عنوان کے تحت انھوں نے جو کچھ بھی لکھا ہے۔ اس کی حقیقت کو اہلِ طریقت ہی سمجھ سکتے ہیں، سید صاحبؒ کے سلوک کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ ان کا سلوک سلوکِ محمدی ہے اور اس میں عرس قوالی طبلہ، سارنگی، مجرہ، سہرا، غسل قبور، چادر پوشی اور بھنگ نوشی کے لیے کوئی گنجائش نہیں یہی وجہ ہے کہ ان خرافات کے ساتھ اعراس کی رونق کو دوبالا کرنیوالے استخوان فروش مجاورین، سید صاحبؒ کے طریق تصوف کے منکر ہیں، حالانکہ روحانی

دُنیا میں سید صاحب علیہ الرحمۃ کا جو مقام ہے، اُس پر شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ شاہدِ عادل ہیں۔ شاہ صاحبؒ منشی نعیم کو ایک خط میں لکھتے ہیں کہ :

"اس اُمت میں چالیس اَبدال ہر وقت رہتے ہیں، جن کے صدقے میں اہلِ زمین پر بارش برستی ہے اور انھیں رزق ملتا ہے اور انھی کے صدقے میں نُصرت حاصل ہوتی ہے، چہ عجب کہ سید احمد کو بھی ایسا ہی مرتبہ مل گیا ہو۔ اس لیے ان کے مقام کا انکار نہیں کرنا چاہیے۔"

شاہ عبدالعزیزؒ کے اس ارشاد کے بعد بھی معاندین سیّد صاحبؒ کی مخالفت کرتے رہے، انھوں نے ان کے خلاف نفرت پیدا کرنے کی خاطر سے سرحد کے سادہ لوح عوام میں یہ بات مشہور کردی کہ سیّد صاحب "غیر مقلد اور وہابی" ہیں۔ سیّد صاحبؒ نے اس الزام کی برملا تردید فرمائی :

"مذہب ایں فقیر اباً عن جدٍ مذہب حنفی است و بالفعل ہم جمیع اقوال و افعال ایں ضعیف بر قوانین اصول حنفیہ و آئین و قواعد ایشاں منطبق است۔"

جب معاندین کا یہ حربہ بھی ناکام ہوا تو اُنھوں نے یہ مشہور کرنا شروع کیا کہ سیّد صاحب کے سرحد میں قیام کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں کہ موصوف وہاں قبضہ جمالیں، سیّد صاحبؒ نے اُن کے اس حربے کو بھی ناکام بنانے کے لیے یہ اعلان کیا :

"حقیقۃ الحال ایں بندہ ذوالجلال بر ہمیں منوال است، نہ خود شاہ م ،

نہ شہزادہ ام، و نہ امیرم و نہ امیر زادہ ، نہ طالبِ سلطنت ام و نہ جویای حکومت ، نہ لشکرِ سلطانی میدارم و نہ خزینۂ بادشاہی بلکہ فقیر و فقیر زادہ ام ، معاش فقیرانہ را سعادت خود می شمارم و از آئینِ سلاطین و خوانین عار میدارم ، نہ بالفعل مایہ امارت میدارم و نہ آیندہ آرزوی حصول در دل میدارم محض بنا بر ادائے فرض جہاد و خیر خواہی جمیع عباد و اعلای کلمہ دین و خدمت شرع سید المرسلین کمر بستہ ام ۔"

سید صاحبؒ نے اپنے مکتوبات میں اپنی ذات پر لگائے جانے والے تمام الزامات کی تردید کر دی ہے ، اس کے باوجود اگر کسی کے دل میں شک و شبہ رہ جاتا ہے تو اسے شقاوتِ قلبی کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے ؟

آخر میں ایک بات عرض کرتا ہوں کہ نو عمری میں راقم الحروف کے خام ذہن میں تہذیبِ نو کے اثر سے یہ بات جاگزیں ہو گئی تھی کہ سید صاحب علیہ الرحمۃ نے "دانشمندی" کا ثبوت نہیں دیا اور شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے جس جماعت کی بنیاد رکھی اور جس کی آبیاری اور تربیت شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے کی ، اسے سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ نے سرحد کے پہاڑوں میں بے فائدہ کٹوا دیا ۔ مدتوں کے بعد جب مولانا عبید اللہ سندھیؒ کی تصنیف "شاہ ولی اللہ اور اُن کی سیاسی تحریک" کے مطالعہ کا موقع ملا تو یہ بات سمجھ میں آئی کہ انقلاب کبھی پہلے مرحلے میں نہیں آ جاتا ، کچھ سر پھرے لوگ انقلاب لانا چاہتے ہیں ، لیکن اُن کی سکیم قبل از وقت افشا ہو جاتی ہے اور وہ پکڑے اور مارے جاتے ہیں ، پہلی سکیم کی ناکامی کے بعد دوبارہ ایک

جماعت انقلاب برپا کرنے کے لیے اُٹھتی ہے، لیکن وُہ بھی ناکام ہو جاتی ہے
اس کے بعد پھر ایک اور جماعت سر دھڑ کی بازی لگا کر میدان میں نکلتی ہے اور
کامیاب ہو جاتی ہے۔ مولانا سندھیؒ اپنے تجربہ سے بتاتے ہیں کہ انقلاب ہمیشہ
تیسرے یا چوتھے مرحلے میں کامیاب ہوتا ہے۔ بظاہر شاہ ولی اللہؒ کی تحریک معرکۂ
بالاکوٹ میں ختم ہو گئی، لیکن چند سال بعد سرفروش مجاہدین معرکۂ امبیلا میں انگریزوں
سے برسرِ پیکار نظر آتے ہیں، وُہ سرفروش خون و خاک میں لوٹ کر "خوش رسمے"
کی ابتدا کر گئے تو علمائے دیوبند سروں پر کفن باندھ کر میدانِ جہاد میں اُتر آئے۔ حضرت
شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ، مولانا عزیر گلؒ اور مولانا حسین احمد مدنیؒ نے مالٹا میں سنّت
یوسفی پر عمل کیا۔ انہی جانبازوں اور ان کے سرفروش ساتھیوں کے یقینِ محکم
اور عملِ پیہم نے برصغیر سے انگریزوں کو بوریا بستر سمیٹ کر نکلنے پر مجبور کر دیا۔
ان حقائق کی روشنی میں کون کہتا ہے کہ سید صاحبؒ کی تحریک ناکام رہی؟ —
شہیدوں کا لہو تو قوموں کی زندگی میں نئی لہر دوڑاتا ہے۔ اور شہدا کبھی نہیں مرتے
حضرت سید صاحبؒ زندگی میں بھی کامیاب رہے اور آخرت میں بھی شادکام

حضرت سید احمد شہیدؒ کے مکتوبات کا مجموعہ ان کے سلسلۂ عالیہ کے ایک مرید
اخلاص سرشت سید انور حسین صاحب نفیس رقم کی سعی و کاوش سے منصۂ شہود پر
جلوہ گر ہو رہا ہے۔ اس مجموعہ میں حضرت سید صاحبؒ کے مکتوبات، نیابت نامے
اعلام نامے اور بعض دیگر مشاہیر کے خطوط بھی شامل ہیں، راقم الحروف کی ناقص رائے
میں حضرت سید احمد شہیدؒ کی تحریک اور مشن کو سمجھنے کے لیے اس مجموعۂ مکاتیب کا
مطالعہ بے حد ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ ناشرین کو جزائے خیر عطا فرمائے اور

انھیں سیّد صاحب کے فیوض و برکات سے بہرہ یاب کرے۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ ربّ العلمین

ننگِ اسلاف

محمّد اسلم

(استاذ شعبۂ تاریخ، جامعہ پنجاب)

ندوۃ المصنّفین لاہور

۱۰ ربیع الثانی ۱۳۹۵ھ

۲۳ اپریل ۱۹۷۵ء

پروفیسر محمد ایوب قادری

مقدمہ

برصغیر پاک وہند میں مسلمانوں کی حکومت کم وبیش ایک ہزار سال رہی انھوں نے اس ملک کو نہ صرف سیاسی وحدت بخشی، بلکہ تہذیب و تمدن سے بھی آشنا کیا۔ نئی نئی بستیاں، قصبے، شہر اور تجارتی و علمی مراکز قائم کئے صنعت و حرفت میں حیرت انگیز انقلاب برپا کیا چاہ، باغات، مساجد، مقابر اور شاندار عمارتیں تعمیر کیں۔ مدرسوں اور درسگاہوں کا ایک جال بچھا دیا اور علماء و مشائخ نے مستحکم معاشرے کی تعمیر میں ایک اہم کردار ادا کیا مسلمانوں کے ہزار سالہ دورِ حکومت سے اس ملک کو چار چاند لگ گئے۔ اگر مسلمانوں کا سیاسی اور فوجی نظامِ حکومت مستحکم نہ ہوتا تو وسط ایشیا کے وحشی منگول برصغیر کو تاخت و تاراج کر کے رکھ دیتے۔ یہ دھلی کے مستحکم مسلم مرکز کا احسان تھا کہ منگولوں کو ملتان ہی میں روک لیا جاتا تھا۔

مغلوں کے عہدِ حکومت میں اور بھی ترقی ہوئی، مگر ایک بنیادی پالیسی عہد اکبری میں ایسی وضع ہوئی کہ جس نے مسلم اقتدار کو ٹھیس پہنچائی۔ اکبر نے راجپوتوں کی سرپرستی کی، ان سے عہدِ رفاقت باندھا، ان کو ملکی و سیاسی معاملات میں زیادہ

زیادہ سے زیادہ حصہ دیا۔ اور اپنی لامذہبی پالیسی سے اسلام کو سخت نقصان پہنچایا۔ مغلوں کے آخری دورِ حکومت میں اورنگ زیب عالمگیر کے انتقال کے بعد اس پالیسی کے نقصانات خاص طور سے ظاہر ہوئے۔ مرہٹوں، سکھوں اور جاٹوں نے سیاسی قوت حاصل کر کے مغل حکومت کو کمزور سے کمزور تر کر دیا، صوبے خودسر اور آزاد ہونے لگے۔ بنگال میں علی وردی خاں اور اودھ میں برہان الملک نے آزاد حکومتیں قائم کرلیں۔ نظام الملک آصف جاہ نے دکن پر قبضہ کرلیا — دوآبے میں روہیلے ہاتھ پاؤں مارنے لگے۔

بنگال اور اودھ میں ایرانی امراء نے حکومتیں قائم کرلیں۔ آخر میں دہلی کی حکومت پر بھی ان کا اثر ہو گیا۔ بادشاہ کا دیوان وزارت صفدر جنگ اور شجاع الدولہ کو مل گیا، شاہ عالم بادشاہ انگریزوں کی مہربانی سے دہلی واپس آیا اور انگریزوں نے اپنے معتمد ایرانی نجف خاں کو اس کا سپہ سالار مقرر کیا۔ اس طرح ایرانیوں نے اپنے اثر و رسوخ کو خوب مستحکم کیا۔ اپنے افکار و نظریات کی خوب نشر و اشاعت کی۔ اکثریت کو زبون و خوار کیا اور حسبِ موقع جمہوری و اکثریتی مزاج کے خلاف مرہٹوں اور انگریزوں سے سازباز کی، لیکن یہ سازشیں بھی کام نہ آئیں اور انگریزوں نے ان کو بھی ختم کر دیا۔ اس قافلے کی آخری نشانی واجد علی شاہ مٹیا برج (کلکتہ) میں فوت ہوا۔

جس زمانے میں مرہٹے اور سکھ ہاتھ پاؤں مار رہے تھے۔ اسی زمانے میں یورپی طاقتوں نے بھی ہندوستان پہنچ کر حکومت کے خواب دیکھنے شروع کر دیئے۔ پرتگالی، ڈچ، فرانسیسی اور انگریزی طاقتوں نے تجارت کے بھیس

یں قسمت آزمائی شروع کر دی، اور آخر میں انگریز کامیاب ہوئے۔ وہ دیکھتے ہی دیکھتے تاجر سے تاجدار بن گئے۔ پہلے بمبئی اور مدراس پر ہاتھ صاف کیا اور اس کے بعد بنگال کو ہڑپ کر گئے۔ ۱۷۵۷ء میں پلاسی کی جنگ نے ان کو ملک کا مالک بنا دیا ۱۷۶۵ء میں بادشاہ دہلی نے ان کو دیوانی کے حقوق بخش دیئے، جس سے ان کے اقتدارِ اعلیٰ کی قانونی حیثیت مضبوط ہو گئی۔ ۱۷۹۹ء میں ہمارے خدنگِ آخریں سلطان ٹیپو کو جامِ شہادت پلاکر ریاست میسور کا خاتمہ کر دیا۔ اب انگریزوں کے لیے میدان صاف تھا۔ ۱۸۰۱ء میں نواب اودھ سے انھوں نے دوآبے اور روہیل کھنڈ کے علاقے ہتھیا لیے۔ ۱۸۰۳ء میں دارالسلطنت دہلی کے مالک بن بیٹھے اور بادشاہ دہلی شاہ عالم ثانی" اُن کا پنشن خوار قرار پایا۔ ۱۸۱۸ء تک انھوں نے وسط ہند اور راجپوتانے کی ریاستوں پر اپنا اقتدار جما لیا۔ گویا پنجاب و سندھ کو چھوڑ کر سارا ملک انگریزوں کے زیرِ نگیں تھا۔ اب انگریز حاکم اور مسلمان محکوم تھے۔ انگریز نے مسلمانوں کو ہر طرح ذلیل و خوار کیا۔ اس زمانے میں ہندوؤں نے انگریزوں سے وفاداری دکھائی۔

نیز پنجاب میں مسلمان سکھوں کے مظالم کا بھی شکار ہو رہے تھے۔ سکھ ہندوؤں کی کوکھ سے پیدا ہوئے تھے، مگر اتفاق دیکھئے کہ جلد ہی اُنھوں نے مغل حکومت کے مقابلے میں حریف و باغی کی حیثیت اختیار کر لی اور آخر میں وہ مکمّل طور سے ایک نیم فوجی تنظیم بن گئے۔ دہلی کی مرکزی حکومت کی کمزوری سے فائدہ اُٹھا کر سکھوں کی مسلوں نے پنجاب میں ہاہاکار مچا دیا۔ مسلمان گورنر اور عاملوں کو گھیر گھیر کر بے دخل کیا۔ زمینداروں اور اُمراء کو تہ تیغ کیا اور عوام کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ سکھ گردی میں

خون کی ارزانی کا یہ عالم تھا کہ سکھوں کی بھیڑ، بھڑ، مسلم قصبات و دیہات کو لوٹتی جلاتی اور تہ تیغ کرتی تھی اور آہستہ آہستہ مختلف سکھ، مختلف علاقوں پر قابض ہو گئے۔ بعد ازاں اُن کی مرکزی شخصیت رنجیت سنگھ کے رُوپ میں ظاہر ہوئی اس نے یہ کسر پُوری کر دی اور پُورے پنجاب پر قابض ہو گیا۔ یہاں تک کہ اس کے اقتدار کا دائرہ پنجاب سے سرحد تک پہنچ گیا۔ پشاور اور اس کا علاقہ اس کے زیرِ نگیں آیا۔ آج بھی قلعہ جمرُود کے ساتھ ہری سنگھ نلوہ کا نام ضرور لیا جاتا ہے۔ سکھوں نے کس طرح مُسلم آبادیوں اور علاقوں کو فتح کیا۔ اس کی جھلک ایک سکھ مؤرخ کے قلم سے ملاحظہ ہو [۱]

"افواج در حدود گرد و نواحی بہ تخریب معمورہ ہا و شکست و ریخت مقابر و مساجد و مزارات مسلمین برگماشت"۔

یہی مورخ آگے چل کر ذرا وضاحت سے لکھتا ہے:

"القصّہ ایں قوم بسیار مملکت را ابتر ساخت ... مزارات و مقبرات مسلمین ویران می کردند، آتش بہ خانمان کساں می زدند و اسپاں در مسجد می بستند و بزغالہ ہا را در خانقاہ ہا می کشتند و مساجد است کہ نام نہادند مسلمان را سوا بقا ترک می گفتند، در ایں سال مسلم را "مسلہ" خطاب کردند و ملیچھ ہم نام نہادند۔

ایک تحقیقی مقالہ کے مؤلف لکھتے ہیں [۲]

۱۔ چہار باغ پنجاب از گنیش داس وڈیرہ (مرتبہ پروفیسر کرپال سنگھ) دسکھ ہسٹری ڈیپارٹمنٹ، خالصہ کالج امرتسر ۱۹۶۵ء صہ ۱۱۹ و صہ ۱۲۶

۲۔ اے، ایم علی ملک، جنرل آف دی ریسرچ سوسائٹی لاہور، اپریل ۱۹۷۴ء صہ ۸۷-۸۸-۹۳

"چند بنیادی مذہبی فرائض، مثلاً اذان و تکبیر پر پابندی عائد تھی۔ متعدد مساجد میں نماز پڑھنے کی آزادی نہ تھی۔ گائے کو ذبح کرنے کی بھی سخت مخالفت تھی۔ اس کی خلاف ورزی کرنیوالوں کو موت اور بھاری جرمانوں کی سزائیں دی جاتی تھیں۔"

"اکثر مساجد و مزارات، امرائے سلطنت اور بزرگانِ دین کے ساتھ بھی انتہائی غیر مناسب سلوک روا رکھا گیا اور متعدد مساجد کو مذہبی فرائض کی ادائیگی کے لیے بند کر کے بارود خانوں، ٹھاکر داروں شوالوں، دھرم سالوں اور سراؤں وغیرہ میں تبدیل کیا اور کئی ایک کو شہید کر دیا گیا، بادشاہی مسجد لاہور کو مختلف اوقات میں توپ خانہ، پلٹن و سوار فوج کی چھاؤنی اور مختلف افسروں کی رہائش گاہ کے طور پر استعمال کیا جاتا رہا۔ لاکھوں روپے کا آرائشی سامان اور پتھر کی سلیں اُتار لی گئیں اور حجروں میں بارود بھر دیا گیا۔ اس کے میناروں کی باقی ماندہ تین بُرجیاں بھی گرا دی گئیں۔ اس تباہ کاری سے یہ عظیم الشان اور کثیر لاگت سے تعمیر شدہ مسجد کھنڈر کی شکل اختیار کر گئی۔"

"یہی سلوک مسلمان بادشاہوں اور اُمرائے سلطنت اور بزرگانِ دین کے مقابر و مزارات سے بھی روا رکھا گیا۔ اس سے تقریباً دو ہزار مقابر متاثر ہوئے۔ اس کارروائی کی اہم وجوہات میں مذہبی تعصب اور قیمتی پتھروں کا لالچ، کارفرما تھے۔ رنجیت سنگھ کو دربار اُمراء اور

چند دیگر عمارات کے لیے سنگ مرمر وغیرہ کی ضرورت تھی۔ جسے
مسلمانوں کے مقابر و مزارات سے جو لاکھوں روپوں کے تصرف
سے تیار ہوئے تھے اور جو فن و حسن و تعمیر کے نادر نمونوں میں
شمار ہوتے تھے، نہایت بے دردی سے اکھاڑ کر پورا کیا گیا۔"

مسلمانوں کے محلے اور آبادیاں تاخت و تاراج کر دی گئیں۔[۵] اس زمانے میں پنجاب کے علاقے سے کثیر تعداد میں مسلمان نقل مکانی پر مجبور ہوئے۔ بہت سے خاندان لکھنؤ، رام پور، دہلی، بریلی اور بدایوں میں جا کر آباد ہوئے، محمد اسلم پسروری (مولف فرحۃ الناظرین (لکھنؤ) قاضی نعمت اللہ خوش نویس (لکھنؤ) حکیم غلام حسین (رام پور) مفتی شریف الدین (رام پور) شاہ درگاہی مجددی (رامپور) حضرۃ شاہ غلام علی مجددی (دہلی) وغیرہم چند نام بطور نمونہ مشتے از خروارے ہیں۔

بنگال و پنجاب کا یہ حال تھا اور بقیہ تمام ملک پر انگریزوں کی گرفت سخت سے سخت تر تھی۔ معیشت اور روزگار کے تمام دروازے مسلمانوں پر مسدود تھے ملازمتیں ان کے لیے ممنوع تھیں۔ مغربی علوم میں دسترس نہ ہونے کی وجہ سے وہ اس کے اہل بھی نہیں تھے۔ انگریز نے ان کی جاگیریں، زمینداریاں اور معافیاں ضبط کر لی تھیں، فارسی کی بجائے انگریزی عدالتی زبان قرار دی اور بعد ازاں دیوانی و فوجداری کا آئین بھی اپنا نافذ کر دیا۔ اس طرح عدالتوں سے بھی مسلمانوں کا اخراج ہو گیا۔ تجارت وصنعت پر تو ہندو پہلے ہی قابض تھا۔ اب مسلم عوام مفلوک الحالی اور مفلسی کی آخری حد پر

---

۵ تفصیل کے لیے دیکھیے۔ لاہور سکھوں کے عہد میں : از : ڈاکٹر محمد عبداللہ چغتائی لاہور ۱۹۶۴ء

کو پہنچنے لگے۔

مغل متاخرین کے زمانے میں حضرت شاہ ولی اللہؒ نے اصلاح و تنظیم کا ایک پروگرام جاری کیا: مسلم امراء کو دعوتِ فکر دی۔ عوام کو بیدار کیا۔ مسلم معاشرے کے مختلف طبقات کو جھنجوڑا۔ اور مسلمانوں میں ملی و قومی بیداری کی ایک لہر پیدا کر دی۔ شاہ ولی اللہؒ کے بعد ان کے صاحبزادے حضرت شاہ عبدالعزیزؒ نے اس کام کو آگے بڑھایا اور رہنمائی کے فرائض انجام دیئے۔ شاہ عبدالعزیزؒ کے سامنے اقتدار کا خاتمہ ہوا۔ انگریزوں کے سیلاب نے دوآبہ، روہیل کھنڈ اور دہلی کا صفایا کیا۔ سکھوں نے مسلم آبادیوں کو تاخت و تاراج کیا۔ شاہ عبدالعزیزؒ دیکھ رہے تھے کہ اب برطانوی طاقت ملک کو ہڑپ کر چکی ہے۔ سکھ اور مرہٹے اس پر مستزاد ظلم ڈھا رہے تھے۔ اس سلسلے میں شاہ عبدالعزیزؒ اپنے عم محترم شاہ اہل اللہ کو لکھتے ہیں[۵]:

"اللہ تعالٰے سکھ اور مرہٹوں کو ہماری طرف سے مزہ چکھائے بہت بُرا مزہ۔ بہت جلد، بلا تاخیر و مہلت کے، ان شریروں نے اللہ کی بہت سی مخلوق کو شہید کر ڈالا اور غریب گڈریوں تک اپنے ظلم و ستم سے ستایا۔ ہر سال یہ ہماری بستیوں اور شہروں پر چڑھائی کرتے ہیں اور ہم ہر صبح و شام حمد کرتے رہتے ہیں کہ آیا کوئی پناہ گزینوں کے لیے پناہ گاہ ہے اور آیا فریادی کے لیے کوئی فریادرس ہے جس کے دل میں خوف خدا اور انصاف ہے۔

---

۵ فضائل صحابہ و اہل بیت از شاہ عبدالعزیز دہلوی، پاک اکیڈیمی کراچی ۱۹۶۵ء، ص ۲۲۴-۲۴۵

اللہ تعالیٰ اس مُلک سے ان کو ناپید فرمائے۔ یہ بدترین دُشمن ہیں اور غولِ بیابانی ہیں۔ مَیں اپنا، ان لوگوں کا معاملہ خُدا کے سُپرد کرتا ہُوں؛ اس امید پر کہ وُہ ہماری حفاظت کرے گا۔

پھر معلوم ہوا کہ مُلک تباہ و برباد ہو رہا ہے، ظالموں اور بدمعاشوں کے ہاتھ سے۔

آپ پر غالباً یہ مخفی نہ ہوگا کہ جو کُچھ قومِ سکھ نے کیا ہے، وُہ نشانِ نحوست ہے۔

شاہ عبدالعزیزؒ اور دُوسرے علماؒ ان حالات کا غائر نظر سے مطالعہ کر رہے تھے کہ نئے حالات میں مسلمانوں کی کیا حیثیت ہے۔ کل تک وُہ مالک و مختار تھے اور آج محکوم و مغلوب، مغضوب و مردُود ہیں۔

شاہ عبدالعزیزؒ نے اسی زمانے میں ہندوستان کو دارالحرب قرار دیا اور دہلی چھوڑنے پر آمادگی ظاہر کرنے لگے۔ شاہ صاحب، مولوی عبدالرحمٰن رامپوری (ف ۱۲۲۴ھ) کو ایک خط میں لکھتے ہیں۔

"آنچہ از سوئے اعتقادِ اغنیا و نوابانِ آن دیار نوشتہ بودند فی الواقع کہ ہم چنیں شدہ می شود، حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العظیم۔ دریں ملک از روزے کہ غلبہ جاٹ و مرہٹہ رو دادہ، صُورتِ اسلام کہ سابق بود اگرچہ خالی از معنی بود برہم خوردہ، انواع ایذا بجمیع مسلمین خصوصًا باہل علم و صلاح از طرف ایشاں می رسد، بنا براں قصد مصمم می شود کہ طرفے ہجرت باید کرد۔

و مجمع اہل اسلام در ملک ہندوستان غیر ازاں ملک بہ نظر می
آید لیکن بجہت شنیدن، سوء اعتقاد مردم آں دیار دریں مقدمہ
توقف می نمایم و چارہ و ناچار تا حال دار الحرب اقامت گزیدہ
ایم اگر نوبت باضطرار رسید بے اختیار شدہ شاید بہماں طرف
برسیم و ایں اعتقادات فاسد اغنیاء آنجا را رفع مازیم لکن الہدایۃ
والضلال بید اللہ تعالیٰ۔"

شاہ عبدالعزیزؒ کا فتویٰ دار الحرب ایک انقلابی قدم تھا۔ اس سے ملتِ اسلامیہ
ہند میں حرارتِ عمل پیدا ہو گئی۔ اس فتوے نے مسلمانوں کو دعوتِ فکر و عمل دی۔ کہ
نئی حکومت کے قیام کے بعد ان کی حیثیت کیا ہے، اُن کا مستقبل کیا ہے اور کھوئے
ہوئے وقار و اقتدار کی بحالی کے کیا امکانات ہیں۔ اس فتوے کی خاطر خواہ اشاعت ہوئی یہاں
تک کہ اس کی صدائے بازگشت پنجاب سمیت پورے ہندوستان میں
سُنی گئی، علمائے پنجاب، سندھ، بنگال وغیرہ نے برّصغیر کو دار الحرب قرار
دے دیا۔ علمائے سندھ کے فتاویٰ المخطوطہ کی شکل میں ہمارے پاس ہیں[1]
مسلمانوں کی بیداری کیلئے اس فتوے نے خوب کام کیا۔ بعض فوجی چھاؤنیوں میں بغاوتیں

---

[1] " سندھ اور اس کے قرب و جوار کے جن شہروں میں ہم رہتے
ہیں، ان میں فرنگی کافروں کا غلبہ ہو گیا ہے اور یہ بھی بلا شبہ
دار الحرب ہو گئے ہیں۔" مخدوم غلام محمد بتوی
اب تو ٹنک سندھ کو دار الحرب کہنا چاہیئے اور جو تحریریں علمائے
ہند کی نگر ٹھٹھہ میں موجود ہیں، اگر وہ دیکھیں تو ہرگز سندھ کو دار الاسلام

ہوئیں جس کے نتیجے میں ٹیپو سلطان کے بیٹوں کو بنگال بھیجا گیا۔ ۱۸۱۶ء میں بنارس اور بریلی میں ہنگامے ہوئے۔ ۱۸۱۶ء میں جب انگریزوں نے باشندگانِ بریلی و روہیل کھنڈ پر ہاؤس ٹیکس عائد کیا تو انھوں نے ٹیکس ادا کرنے سے انکار کر دیا اور اس کو جزیہ قرار دیا اور انگریزوں کے خلاف مفتیٔ شہر مفتی محمد عوض نے جہاد کیا [1]

حضرۃ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک اصلاح و تنظیم کا دائرہ بنگال تک وسیع تھا۔ ان کے تلامذہ و تصانیف کے ذریعے ان کے افکار و خیالات بنگال میں اشاعت پذیر تھے، جن کی صدائے بازگشت کلکتہ میں گونجی ضروری تھی، کیونکہ کلکتہ انگریزی اقتدار کا صدر مقام تھا۔ بعض سیاسی اور انتظامی امور کی وجہ سے بھی دہلی اور کلکتہ میں خاص ربط و ضبط تھا۔ علمائے کلکتہ شاہ عبدالعزیزؒ سے یقیناً متاثر تھے، بلکہ انگریزی کمپنی کے بعض مسلم ملازمین بعض امور میں شاہ صاحب سے استعانت بھی چاہتے تھے، بلکہ ضروری سمجھتے تھے۔ ایک موقع پر مولوی رعایت علی نے شاہ صاحب سے درخواست کی کہ کسی عالم کو بحیثیت قاضی القضاۃ کلکتہ میں متعین کر دیا جائے۔ ان حالات کی روشنی میں یہ یقینی بات ہے کہ شاہ عبدالعزیزؒ کے فتویٰ دارالحرب کی اشاعت بنگال میں بھی ہوئی۔

مدرسۂ عالیہ کے ایک نامور مدرس اور عالم مولانا محمد وجیہہ نے ہندوستان کو دارالحرب سمجھا۔ اسی طرح دوسرے علما بھی شاہ عبدالعزیزؒ کے فتویٰ دارالحرب سے متفق ہوئے ہوں گے۔ اسی کا اثر تھا کہ مولوی حاجی شریعت اللہ کی تحریک جہاد بنگال

---

[1] تفصیل کے لیے دیکھیے، ہمارا مقالہ "مجاہد جلیل مفتی محمد عوض" (العلم، کراچی)

میں برگ و بار لائی۔ حاجی شریعت اللہ کے ایک استاد بھی اسی نظریئے کے حامی تھے کہ ہندوستان دارالحرب ہے۔ ۱۸۱۸ء میں حاجی شریعت اللہ نے اپنی تحریک کا آغاز کیا اور مسلم عوام کو ہندو زمینداروں اور انگریزوں کے پنجۂ جبر و استبداد سے نکالنے کی کوشش کی علی الاعلان جہاد کا اعلان کیا۔ انگریز اور ہندو زمیندار حاجی شریعت اللہ کی تحریک سے گھبرا اُٹھا۔ بالآخر حاجی شریعت اللہ نے ملت کی راہ میں اپنی جان قربان کر دی اور ان کے بعد ان کے صاحبزادے حاجی محسن عرف دھوندو میاں نے اس تحریک کو جاری رکھا۔

یہی زمانہ ہے کہ سیّد احمد شہیدؒ ٹونک سے دہلی آتے ہیں۔ شاہ عبدالعزیزؒ کی سرپرستی میں تحریکِ جہاد کے لیے دَورے کرتے ہیں۔ عوام کو تیار کرتے ہیں۔ بیعت و ارشاد اور تذکیر و تبلیغ کا سلسلہ وسیع کرتے ہیں۔ اس کے بعد ایک بڑی جماعت کے ساتھ وُہ حج کے لیے جاتے ہیں۔ حج سے واپس آکر وُہ جہاد کی تیّاری اور اعلان عام کرتے ہیں۔ تحریکِ جہاد پر روشنی ڈالتے ہوئے سیّد احمد شہیدؒ نے اپنے متعدّد مکتوبات میں لکھا ہے کہ :

"محض لوجہ اللہ علم جہاد برافراشتیم از طلب مال و فعال و جاہ و جلال و امارت و ریاست و حکومت و سیاست خلیستیم و سرگز طالب غیر حق نیستیم، مائیم ہرچند عاجز و خاکسار ذرۂ بے مقدار امّا بلاشک بمحبت حضرت حق مست و سرشار و از محبت غیر حق، بالکل دست بردار نہ باکسے از امرائے مسلین منازعہ دارم نہ باکسے از رؤسائے معرضین مخالفہ باکفار لیام مقابلہ دارم نہ با مدعیان اسلام، نہ باد ازمویان بلکہ

باسائر کفر خویاں مقابلہ خواہم نہ با کلمہ گویان اسلام و اسلام جویاں۔
این معنی معلوم ہر خاص و عام است (ص۹ ل)[1]

ایک اور خط میں لکھتے ہیں۔

" انچہ داعیہ جہاد و عزم ازالۂ کفر و فساد کہ در خاطر فقیر ریختہ
اصلاً و مطلقاً بکدورت طلب و مال و عزت و جاہ و حشمت و امارت و
سلطنت و نام و نشان و نزفع براخوان و افران ہرگز ہرگز ممزوج و مخلوط
نیست و انچہ دعوت مسلمین و ترغیب معرضین بسوئے اقامت این
رکن رکین از فقیر صادر می گردد بجز ہدایت ایشاں بسوئے رضامندی
حضرت رب العلمین و اتباع سید المرسلین علیہ افضل الصلوٰت و التسلیم
ہیچ غرضے از اغراض خسیسہ دنیاویہ درمیان نہ " (ص۱۲ الف)

شعائر اسلامی کی بے حرمتی، مسلمانوں کی زبوں حالی، کفار کا غلبہ اور مسلمانوں کی آبادیوں کا کفار و مشرکین کے قبضہ و تصرف ہونے کی وجہ سے یہ تحریک جہاد برپا کی گئی۔ ان امور کی طرف اکثر خطوط میں اشارہ کیا گیا ہے۔

" اقامت جہاد و ازالۂ بغی و فساد در ہر زمان و ہر مکان از اہم احکام
حضرت رب العباد ست خصوصاً دریں جزو زمان کہ وقت شورش
اہل کفر و طغیان بحدے رسیدہ بود کہ تخریب شعائر دین و افساد حکومت
سلاطین از دست کفرہ متمردین و نجات مفسرین بوقوع آمدہ و این فتنہ

---

[1] یہ صفحات اسی کتاب کے ہیں۔

عظیم تمام بلادِ ہند وسند و خراسان را فرا گرفتہ۔ (صـ۱۸)

"بلادِ ہندوستان از شیوع آثار اہل کفر و طغیان، مملو و مشحون گردید۔ ایں جانب از وطن مالوف خود برخاستہ بہ نیت ہجرت و جہاد بسمت خراسان متوجہ شد۔" (صـ۱۸ الف)

"تمام ایں معرکہ پیرائی و عربدہ آرائی غیر از اعلائے کلمہ رب العلمین و احیائے سنت سید المرسلین و استیصال کفرۂ متمردین و استخلاص بلادِ مومنین از دست بغات مفسدین چیزے دیگر مقصود نیست۔

(صـ۱۹ و صـ۲۶ ا)

سید احمد شہیدؒ کے خطوط کے ان اقتباسات کی روشنی میں ان کے عزائم و مقاصد بالکل واضح ہیں، کہ وہ کیا چاہتے تھے۔ سید احمد شہیدؒ اور ان کے رفقا بالوہ اور سندھ سے ہوتے ہوئے کابل پہنچے اور وہاں سے پشاور اور سرحدی علاقے میں آئے۔ فوجی اعتبار سے بھی یہ علاقہ مناسب تھا اور پھر اس علاقے کے جنگجو قبائلیوں کی کمک بھی موجود ہے۔ اس علاقے سے ملے ہوئے مسلم ممالک تھے۔ بلخ و بخارا اور کابل و ہرات کے امرا سے رابطہ اور حصولِ امداد و کمک کے امکانات تھے، پہلا نشانہ سکھ تھے اور اس کے بعد انگریزوں سے نبٹنا تھا۔ شروع میں سکھوں سے سخت مشکلات پیش آئیں، مگر ملت کا نصیبہ سویا ہوا تھا۔ گردش کے دن ابھی باقی تھے کہ حالات نے ناسازگاری دکھائی۔ اپنوں نے غیروں کا ساتھ دیا، نتیجہ ظاہر تھا کہ ۲۴، ذی قعدہ ۱۲۴۶ھ (۶، مئی ۱۸۳۱ء) کو سید احمد شہید و شاہ اسمٰعیل نے میدانِ بالاکوٹ میں جام شہادت نوش کیا۔ خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

یہاں ایک خاص بات کی طرف توجہ دلانا مقصود ہے کہ جس وقت سید احمد شہید اور ان کی جماعت مجاہدین مغربی سرحد پر سکھوں سے برسرِ پیکار تھی۔ اس زمانے میں سید احمد شہید کے خلیفہ اور تربیت یافتہ تیتو میر (نثار علی) ملک کی مشرقی سرحد بنگال میں انگریزوں سے برسرِ پیکار تھے۔ یہ اتفاقی امر نہیں ہے، بلکہ ان دونوں محاذوں میں ایک رابطہ ہے اور ایک طے شدہ پالیسی کے تحت یہ کام ہوا ہے۔ تیتو میر نے نومبر ۱۸۳۱ء میں انگریزوں اور ہندو زمینداروں کے گٹھ بندھن کے نتیجے میں جامِ شہادت نوش کیا۔

اس سانحہ کے بعد بھی قافلۂ مجاہدین کی خاکستر میں ایک چنگاری سلگتی رہی جس نے وقتاً فوقتاً برطانوی خرمنِ اقتدار کو جلانے کا کام کیا۔ اس تحریک کے باقی ماندہ حضرات بنگال، بہار، یوپی، دہلی، مدراس، بمبئی اور پنجاب میں اپنا کام کرتے رہے۔ یاغستان (چمرکنڈ) میں انھوں نے اپنا مرکز قائم کر رکھا تھا، جہاں مجاہدین کو اندرونِ ملک سے ہر قسم کی مدد پہنچتی رہتی تھی اور علمائے صادق پور، مولانا ولایت علی اور عنایت علی اور یحییٰ علی وغیرہ قیادت کے فرائض انجام دیتے تھے۔ جنگ امبیلا ۱۸۶۴ء میں مجاہدین کی کامیابی کو دیکھ کر انگریز گھبرا گیا۔ اس نے مجاہدین پر ناقابلِ برداشت مظالم ڈھائے۔ پھانسی، حبس دوام، مجبورِ دریائے شور، املاک و جائداد کی ضبطی اور قید و بند کی سخت سے سخت سزائیں دیں۔ ۱۸۶۴ء (مقدمہ انبالہ) ۱۸۶۵ء (پٹنہ) ۱۸۷۰ء (مالدہ) ۱۸۷۱ء (پٹنہ بار دوم) میں بہت سے علماء، تجار اور مبلغین پر بغاوت اور سازش کے مقدمات چلائے گئے اور ان سے سخت سے سخت انتقام لیا گیا۔

انگریز نے مجاہدین ——— کی سرگرمیوں کے سلسلے میں تمام صوبائی حکومتوں سے

رپورٹیں طلب کیں، کیونکہ مجاہدین کی سرگرمیاں شمالی ہند سے مدراس اور بمبئی تک پہنچ چکی تھیں۔ ڈبلیو، ڈبلیو ہنٹر (W.W HUNTER) ٹی۔ای راونشا (T.F. RAVENSHAW) سڈنی کاٹن (SYDNEY COTTON) جیمس اوکنلے (GAMES O'KENELY) ٹیلر (TYLER) انگریز مصنفین اور مؤرخین نے تحریک جہاد اور مجاہدین ——— پر تفصیلی وتحقیقی کتابیں اور مقالات لکھے۔ تاکہ حکومت ان کی سرگرمیوں سے کماحقہ، آگاہ ہوسکے۔ حکومت نے بھی اُن کو ——— اپنے لیے خطرناک سمجھا اور پھر ظلم و تشدد اور ترغیب و تحریص کی پالیسی وضع کی۔

تحریک مجاہدین کے لٹریچر سے عموماً اور ان خطوط سے خصوصاً یہ بات بالکل واضح ہے کہ سید احمد شہیدؒ کی تحریک کا مقصد مسلمانوں کے اقتدار کی بحالی تھی۔ پہلے سکھوں کا خاتمہ کرنا تھا اور اس کے بعد انگریزوں سے نپٹنا تھا۔ اس سلسلے میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ چند اقتباسات ملاحظہ ہوں۔

"از مدت چند سال بتقدیر قادر فعال حال حکومت و سلطنت این ممالک برین منوال گردیده که نصارائے نکوهیده خصال و مشرکین بد مآل بر اکثر بلاد هندوستان از لب دریائے اباسین تا ساحل شور که تخمیناً ششماهه باشد تسلط یافتند و دوام تشکیک و تزویر بنابر اضحال دین رب خبیر بر یافتند آن اقطار را بظلمات کفر و ظلم مشحون گردانیدند و عزت روسائے کبار را بانواع تکالیف رنجانیدند و به مساجد و معابد اهل اسلام دست تعدی رسانیدند و در مقدمات ریاست و سیاست و معاملات قضا و عدالت قوانین شرع را برباد داده و آئین کفر را

بنیاد نہادہ بالجملہ در آں بلاد و امصار و اضلاع و اقطار رسوم کفر مقہور گردیدہ و شعائر اسلام مستور و رایات ظلم منصوب شدہ و اعلام عدل منکوب، حق پرستی مفقود گشتہ، و ہوا پرستی "

(صد ۲۵ - صد ۲۵ ب ۱)

ایک اور خط میں لکھتے ہیں :

" بنائر علیہ احوال نکبت مآل تجبر کفرہ فرنگ و تعدی مشرکین ہند بسمع مبارک رسانیدہ باشد تا غیرت ایمانی کہ موروث از اسلاف کرام است بجوش آید و اساس اہل کفر و ضلال را از پا برانداز دو جمعیۃ جنود ابلیس لعین را برہم زند و رونق بازار اہل کفر و شرک بشکند۔

(صد ۲۷ الف)

چند اور اقتباس ملاحظہ ہوں :

" کفار فرنگ کہ بہ تسلط یافتہ اند نہایت نہایت تجربہ کار و ہوشیار اند وحیلہ ساز و مکار" (صد ۲۸)

" کفرہ ہند و فرنگ بالفعل بر آں (ہندوستان) مسلط گردیدہ پس استخلاص بلاد مذکورہ از دست آنہا بر ذمہ جماہیر اہل اسلام عموماً و مشاہیر حکام خصوصاً واجب۔" (صد ۲۸ - الف)

مجاہدین کی قلت اسباب و ذرائع اور سکھوں اور انگریزوں کے وسیع وسائل زیر بحث آتے تھے اور لوگوں کے ذہن میں یہ بھی تھا کہ اس قلیل جماعت وسامان سے لاہور و کلکتہ کیسے فتح ہو سکتا ہے۔ اس اعتراض کے سلسلے میں لکھا گیا ہے :

" این قدر شوکت البتہ متحقق است کہ مماثل شوکت ناظمان چھچھ و ہزارہ و پکھلی می تواند شد اگرچہ مماثل رنجیت سنگھ وکمپنی نباشد وکدام کس بایشان خبر دادہ کہ جناب امام ہمام سید احمد شہیدؒ بہمین جمعیت قلیلہ عزم لاہور وکلکتہ می دارند بلکہ شب و روز در ازدیادِ جمعیت و درزی شوکت ایشان مساعی بلیغہ بجامی آرند و عروج شوکت اسلامیہ تدریجاً امید می دارند و این امر اصلا مستعبد الوقوع نیست بلکہ در انقلاب ملل و دول ہمین سنّت الٰہیہ جاری است کہ ضعیفے از ضعفاء احاد الناس مثل نادرشاہ وغیرہ سرمی آرد و آہستہ آہستہ اجتماع از رُفقاء بہم می رسند وقوّتے وشوکتے تدریجاً بدست می آرد " (ص ۷۶)

" این فقیر با چندے از بندگانِ رب قدیر در حوالی پشاور بخدمت گزاری اسلام و تائید ملت سید الانام مشغول است وثمرہ این مساعی جمیلہ از درگاہِ واہب العطایا ماحول بر رائے سامی روشن و مبرہن است کہ بیگانگانِ بعید الوطن، ملوک زمین و زمن گردیدہ اند و تاجران متاع فروش بپایۂ سلطنت رسیدہ، امارت امرائے کبار و ریاست روسائے عالی مقدار بربا نمودہ اند و عزت و اعتبار ایشان بالکل ربودہ وچون اہل ریاست وسیاست در زاویہ خمول نشستہ اند ناچار چندے از اہل فقر و مسکنت کمر ہمت لبستہ این جماعہ ضعفاء محض بنا بر خدمت دین رب العالمین برخیستند، ہرگز ہرگز از دنیا داران جاہ طلب نیستند

محض بنا بر خدمت دین ربّ ذوالجلال برخاستہ اند نہ بنا بر
طمع مال و منال، وقتیکہ میدان ہندوستان از بیگانگان دشمنان
خالی گردیدہ و تیر سعی ایشان بر ہدف مراد رسید، آئندہ مناسب
(مناصب ؟) ریاست و سیاست بطالبین آن مسلم باد"
(ص ۶۹-۷۰)

اس سلسلے میں ایک اقتباس اور ملاحظہ ہو!
"اکثر بلاد ہندوستان بدست بیگانگان افتادہ و ایشان ہر جا
بنیاد آئین جور و ظلم نہادہ، ریاست روسائے ہندوستان برباد رفتہ
کسے تاب مقاربت ایشان نمی دارد، بلکہ ہر کس ایشان را بجائے
آقائے خود می شارد و چوں روسائے کبار از مقابلہ ایشان نشستند
لاچار چندے از ضعفائے بے مقدار کمر ہمت بستند، پس دریں صورت
روسائے عالی مقدار لازم، چنانچہ بر مسند ریاست سالہا سال متمکن ماندہ
اند بالفعل ذر اعانت ضعفائے مذکورین بمساعی بلیغہ بجا آرند"
(ص ۸۰)

ان خطوط میں واضح طور سے تشریح کی گئی ہے کہ کفار فرنگ، نصاریٰ
نکوہیدہ خصال بیگانگان بعیدالوطن اور تاجران متاع فروش سے ہمیں وطن کو
آزاد کرانا ہے۔ کیا ان تصریحات کی روشنی میں کوئی باور کر سکتا ہے کہ تحریک جہاد کا
مقصد صرف سکھوں سے نبرد آزمائی تھا۔ بلکہ مجاہدین کا مقصود اصلی کفار فرنگ و
نصاریٰ تھے۔

انگریز کے ظلم و جور اور شدت و استبداد کی وجہ سے تحریکِ مجاہدین کی صحیح تاریخ منصۂ شہود پر نہ آسکی. اگرچہ یہ حقیقت ہے کہ سید احمد شہیدؒ کے رفقاء نے اس زمانے میں کئی قابلِ قدر کتابیں منظور السعداء، وقائع احمدی، منظومات، نیز دیگر مکتوبات و تحریرات مرتب کر لیے تھے، جو اس تحریک کے بنیادی مآخذ ہیں.

انگریزوں کے خوفناک مظالم کی وجہ سے اوّلین دور میں اس تحریک سے متعلق جو مواد شائع ہوا. اس میں مصلحتِ وقت کی وجہ سے کچھ باتیں استعارات و کنایات کے طور پر لکھی گئیں اور کہیں خوارق و کرامات کا انداز پیدا ہو گیا. خوف و ابتلاء کا یہ عالم تھا کہ بعض تحریریں تحریف کی حدود میں داخل ہو گئیں، مگر حقیقت تو لاکھ پردوں میں عیاں ہو جاتی ہیں ؎

من انداز قدت را می شناسم

بعض ان حضرات نے جو تحریکِ جہاد سے متفق نہیں تھے. اپنے انداز پر واقعات کی تعبیر و توجیہ کی، جس سے حقیقت کا چہرہ ہی مسخ ہو کر رہ گیا، مگر حقائق پسند طبیعتیں صحیح حالات و واقعات کا پتہ لگا لیتی ہیں، چنانچہ ایسا ہی ہوا. مولانا ابو الحسن علی ندوی اور مولانا مسعود عالم ندوی نے سیرت سید احمد شہید اور ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک لکھ کر صحیح انداز میں کام کا آغاز کیا. مولانا غلام رسول مہر اور مولانا محمد میاں صاحب وغیرہ نے اس کام کو اور وسعت دی.

ضرورت اس امر کی تھی کہ تحریکِ مجاہدین کے اصل مآخذ کو طبع و شائع کر کے وقفِ عام کیا جائے، خدا کا شکر ہے کہ اس کام کا آغاز بھی ہو گیا اور مکتبہ رشیدیہ لمیٹڈ لاہور نے سید احمد شہیدؒ کے خطوط، احکام و فرامین، خطبات اور بعض نہایت

اہم اور ضروری تحریریں "مکاتیب وتحریرات سید احمد شہیدؒ" کے نام سے شائع کی ہیں۔

تحریکِ مجاہدین کے سلسلے میں یہ اہم دستاویز ہے۔ اس سے تحریک کا مقصد اور عمل و رُخ متعین ہوتا ہے۔ اس میں ۵ خطبات ہیں۔ سید احمد شہیدؒ، شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کے خطوط کے علاوہ بعض حکّام، امرا، علما اور مشاہیر کے بھی خطوط سید احمد شہیدؒ کے نام شامل ہیں، سب سے اہم چیز وہ اعلام نامے ہیں، جو سیّد احمد شہیدؒ کی طرف سے لکھے گئے ہیں، اسی طرح جب بعض علاقوں پر مجاہدین کا قبضہ و غلبہ ہو گیا ہے اور وہاں جو حاکم اور قاضی مقرّر کئے گئے، ان کے نام جو ہدایات واحکام جاری ہوئے ہیں، وہ بھی موجود ہیں۔ اس طرح ان مکاتیب وتحریرات سے تحریکِ مجاہدین کی صحیح نوعیت سمجھنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔

یہ نسخہ ۱۳۰۱ھ میں کتابت کیا گیا ہے، مکتبۂ رشیدیہ لمیٹڈ کی یہ بڑی تاریخی اور علمی دیانت داری ہے کہ انھوں نے اس نسخے کا عکس شائع کر دیا ہے تاکہ یہ متن شکوک و شبہات سے بالاتر ہے اور محققین و نقاد آئندہ اس پر کام کر سکیں، حقیقت یہ ہے کہ تحریکِ مجاہدین کے سلسلے میں یہ کتاب معلومات کا ایک نادر اور بیش بہا ذخیرہ ہے۔

محمد ایوب قادری

فہرس

عبدالملک اخوندزادہ و مولانا حافظ مراد اخوندزادہ و مولانا غلام حبیب اخوندزادہ و
مولانا قاضی سعدالدین و مولانا قاضی مسعود و مولانا عبداللہ اخوندزادہ و مولانا محمد حسن
اخوندزادہ و مولانا حافظ احمد اخوندزادہ و جمیع علمائے بلدہ پشاور سلمہم اللہ تعالیٰ
تحریر: ۱۹ ربیع الثانی ۱۲۴۵ ہجری

مکتوب گرامی بنام علماء مذکور بتاریخ ۱۰ ربیع الاول ۱۲۴۵ھ	۱۱۸ ب	۲۳۶
مکتوب گرامی بنام اخلاص نشانان بوباور اڈھیرا و ساکنان موضع باندی ڈالری	۱۲۰ ا	۲۳۹
بتاریخ ۱۷ شوال ۱۲۴۵ھ		
امان نامہ باسم ملا افضل اخوندزادہ پسر محمد زبیر بتاریخ ۵ ذی قعدہ ۱۲۴۵ھ	۱۲۰ ب	۲۴۰
امان نامہ سردار جہانگیر خان ساکن تربیلا " " "	"	"
امان نامہ بنام محمد غریب اللہ ساکن ضلع تنول ، ذیقعدہ ۱۲۴۵ھ	"	"
امان نامہ بنام سید شاہ حسین ، ۸ ذیقعدہ ۱۲۴۵ھ	"	"
امان نامہ بنام ہیبت ساکن کرپلی ۹ ذیقعدہ ۱۲۴۵ھ	"	"
امان نامہ بنام زید اللہ و کالو ساکنان موضع میرا ۱۱ ذیقعدہ ۱۲۴۵ھ	"	"
امان نامہ بنام سوہبا و تلسی و کنکو و سوہناں معہ پسران ۱۱ ذیقعدہ ۱۲۴۵ھ	"	"
امان نامہ برائے سلام الدین و فقیر محمد و عباس از اولاد میاں بصری ۱۵ ذیقعدہ ۱۲۴۵ھ	"	"
اعلامنامہ: بجمیع مخلصین خیرخواہان دین سید المرسلین درباب پائندہ خان	۱۲۰ ب	۲۴۰
۲۹، ذیقعدہ ۱۲۴۵ھ		
اقرار صحیح از طرف پائندہ خان تحریر ۲۹، ذیقعدہ ۱۲۴۵ھ	۱۲۱ ا	۲۴۱
اعلامنامہ خدمت افتا موضع نہنڈہ کوہی بملا احمد اخوندزادہ بتاریخ ۱۶ ذی الحجہ	۱۲۱ ا	۲۴۱
۱۲۴۵ھ مقرر نمودہ شد		
اعلامنامہ: میر محمد اخوندزادہ و محمد اخوندزادہ را منصب مفوض نمودند	۱۲۱ ا	۲۴۱
۱۴ ذی الحجہ ۱۲۴۵ھ		
خلاصہ اقرارنامہ جہانگیر خاں یازخیل و داراشاہ تیموخیل و حیات یازخیل و رستم غلام خیل	۱۲۱ ا	۲۴۲
و اعظم جوزخیل ساکنان موضع کوٹھہ (غرہ محرم الحرام ۱۲۴۵ھ)	۱۲۱ ب	۲۴۲
خلاصہ اعطانامہ بنام خدا بخش خاں ساکن سرائے صالح (پنجم محرم الحرام ۱۲۴۵ھ)		

فہرست اعلام

ب

ت

ٹ

ث

ج

چ

ح

خ

ش

غ

ی

مکتوبات مولوی

رب يسر — بسم الله الرحمن الرحيم — وتمم بالخير

خطبة الجمعة

الحمد لله على الذات عظيم الصفات سمي السمات كبير الشان جليل القدر رفيع الذكر مطاع الامر
جلي البرهان فخيم الاسم عزيز العلم وسيع الحلم كثير الغفران جميل الثناء جزيل العطاء مجيب الدعاء
عميم الاحسان شديد العقاب اليم العذاب سريع الحساب عزيز السلطان واشهد ان لا اله الا الله
وحده لا شريك له في الخلق والامر واشهد ان سيدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله المبعوث الى
الاسود والاحمر المنعوت بشرح الصدر ورفع الذكر اللهم صل وسلم على سيدنا محمد وعلى آل سيدنا محمد
كما صليت وسلمت على سيدنا ابراهيم وعلى آل سيدنا ابراهيم انك حميد مجيد اما بعد فيا ايها
الناس وحدوا الله فان التوحيد اساس الحسنات وراس العبادات واعبدوا الله فان العبادة
دافعة للسيئات وناهية عن المنكرات وعليكم بالسنة فان السنة تهدي الى الطاعة ومن اطاع
الله ورسوله فقد رشد واهتدى واياكم والبدعة فان البدعة تهدي الى المعصية ومن عصى الله
ورسوله فقد ضل وغوى وعليكم بالصدق فان الصدق ينجي والكذب يهلك وعليكم بالاحسان
فان الله يحب المحسنين وعليكم بمراقبة الله فلا تكونوا من الغافلين ولا تحبوا الدنيا فتكونوا
من الخاسرين ولا تقنطوا من رحمة الله فانه ارحم الراحمين قال الله تعالى واذا قرئ القرآن
فاستمعوا له وانصتوا لعلكم ترحمون اعوذ بالله من الشيطان الرجيم اعلموا انما الحيوة الدنيا
لعب ولهو وزينة وتفاخر بينكم وتكاثر في الاموال والاولاد كمثل غيث اعجب الكفار نباته ثم

يهيج فتراه مصفراً ثم يكون حطاماً وفي الآخرة عذاب شديد ومغفرة من الله ورضوان وما الحيوة
الدنيا الا متاع الغرور سابقوا الى مغفرة من ربكم وجنة عرضها كعرض السماء والارض اعدت للذين
آمنوا بالله ورسله ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم بارك الله لنا ولكم في
القرآن العظيم ونفعنا واياكم بالآيات والذكر الحكيم انه تعالى جواد كريم ملك بر رؤف رحيم
خطبه ثانيه الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله من
شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له واشهد
ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمداً عبده ورسوله صلى الله عليه وعلى آله واصحابه
وسلم اما بعد فان اصدق الحديث كتاب الله واوثق العرى كلمة التقوى وخير الملل ملة ابراهيم
عليه السلام وخير السنن سنة محمد صلى الله عليه وسلم واشرف الحديث ذكر الله واحسن القصص
هذا القرآن وخير الامور عوازمها وشر الامور محدثاتها ومن الناس من لا يأتي الصلوة الا دبراً
ومنهم من لا يذكر الله الا هجراً واعظم الخطايا اللسان الكذوب وخير الغنى غنى النفس وخير
الزاد التقوى وخير ما وقر في القلوب اليقين والارتياب من الكفر والنياحة من عمل الجاهلية
والغلول من جثاء جهنم والكنز كي من النار والشعر من مزامير ابليس والخمر جماع الاثم والنساء
حبالة الشيطان والشباب شعبة من الجنون وشر المكاسب الربوا وشر المآكل مال اليتيم والسعيد
من وعظ بغيره والشقي من شقي في بطن امه وانما يصير احدكم الى موضع اربعة اذرع وملاك العمل
خواتمه وسباب المؤمن فسوق وقتاله كفر واكل لحمه من معصية الله وحرمة ماله كحرمة دمه ومن
يتال على الله يكذبه ومن يكظم الغيظ يأجره الله ومن يصبر على الرزية يعوضه الله ومن يستعفف يعفه الله
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارحم امتي بامتي ابوبكر واشدهم في امر الله عمر واحياهم عثمان و
اقضاهم علي وسيدا شباب اهل الجنة الحسن والحسين وسيدة نساء اهل الجنة فاطمة وسيد الشهداء حمزة

اللهم اغفر للعباس وولده مغفرة ظاهرة وباطنة لا تغادر ذنباً وخير القرون قرني ثم الذين
يلونهم ثم الذين يلونهم الله الله فی اصحابی لا تتخذوہم غرضاً من بعدی من احبهم فبحبی احبهم
ومن ابغضهم فببغضی ابغضهم والسلطان ظل الله من اکرمه اکرمه الله ومن اهانه اهانه الله اللهم
اید الاسلام والمسلمین بنصرة قدوة المهاجرین وعظیم المجاهدین امام الزمان خلیفة الرحمن
الامام الامجد امیر المومنین السید احمد متع الله المسلمین بطول بقائه وزین وجوه المجاهدین
بقهر اعدائه اللهم انصر من نصر دین محمد واخذل من خذل دین محمد اللهم اغفر لجمیع المومنین و
المومنات والمسلمین والمسلمات برحمتک یا ارحم الراحمین عباد الله رحمکم الله ان الله یامر
بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربی وینهی عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون
اذکروا الله العلی العظیم ولذکر الله تعالی اعلی واولی واجل واکبر ایضاً خطبۂ ثانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی خلق السموات والارض وجعل الظلمات والنور ثم الذین کفروا بربهم یعدلون
هو الذی خلقکم من طین ثم قضی اجلاً واجل مسمی عنده ثم انتم تمترون وهو الله فی السموات
فی الارض یعلم سرکم وجهرکم ویعلم ما تکسبون وعنده مفاتح الغیب لا یعلمها الا هو ویعلم ما فی البر
والبحر وما تسقط من ورقة الا یعلمها ولا حبة فی ظلمات الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین
بدیع السموات والارض انی یکون له ولد ولم تکن له صاحبة وخلق کل شیء وهو بکل شیء علیم ذلکم
الله ربکم لا اله الا هو خالق کل شیء فاعبدوه وهو علی کل شیء وکیل لا تدرکه الابصار وهو یدرک
الابصار وهو اللطیف الخبیر واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له خالق الحب والنوی یخرج
الحی من المیت ویخرج المیت من الحی ذلکم الله فانی تؤفکون واشهد ان محمداً عبده ورسوله
الذی امره ربه ان یقول انی وجهت وجهی للذی فطر السموات والارض حنیفاً وما انا من المشرکین

اللهم صل

اللهم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید اما بعد
فیا ایہا الناس اتقوا ربکم الذی یتوفیکم باللیل ویعلم ما جرحتم بالنہار ثم یبعثکم فیہ لیقضی اجل
مسمی ثم الیہ مرجعکم ثم ینبئکم بما کنتم تعملون ومن ینجیکم من ظلمات البر والبحر تدعونہ تضرعاً وخفیۃ لئن
انجانا من ہذہ لنکونن من الشاکرین اللہ ینجیکم منہا ومن کل کرب ثم انتم تشرکون وہو الذی خلق
السموات والارض بالحق ویوم یقول کن فیکون قولہ الحق ولہ الملک یوم ینفخ فی الصور عالم الغیب والشہادۃ
وہو الحکیم الخبیر اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم قل لمن ما فی السموات والارض قل للہ کتب علی نفسہ
الرحمۃ لیجمعنکم الی یوم القیمۃ لاریب فیہ الذین خسروا انفسہم فہم لایؤمنون ولہ ما سکن فی اللیل والنہار
وہو السمیع العلیم قل اغیر اللہ اتخذ ولیاً فاطر السموات والارض وہو یطعم ولایطعم قل انی امرت ان اکون
اول من اسلم ولاتکونن من المشرکین قل انی اخاف ان عصیت ربی عذاب یوم عظیم من یصرف عنہ یومئذ
فقد رحمہ وذلک الفوز المبین وان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ہو وان یمسسک بخیر فہو
علی کل شیئ قدیر وہو القاہر فوق عبادہ وہو الحکیم الخبیر قل ای شیئ اکبر شہادۃ قل اللہ شہید بینی وبینکم
واوحی الی ہذا القرآن لانذرکم بہ ومن بلغ ائنکم لتشہدون ان مع اللہ آلہۃ اخری لا اشہد قل انما
ہو الہ واحد وانی بریئ مما تشرکون تالیہ الحمد للہ الذی لم یتخذ ولداً ولم یکن لہ شریک فی
الملک ولم یکن لہ ولی من الذل وکبرہ تکبیراً واشہد ان لاالہ الا اللہ الذی تسبح لہ السموات السبع
والارض ومن فیہن وان من شیئ الا یسبح بحمدہ ولکن لاتفقہون تسبیحہم انہ کان حلیماً غفوراً واشہد
ان محمداً عبدہ ورسولہ الذی قیل لہ عسی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد
وبارک وسلم اما بعد فیا عبد اللہ لاتدع مع اللہ الہاً آخر فتقعد مذموماً مخذولاً لو کان معہ آلہۃ
کما یقولون اذاً لابتغوا الی ذی العرش سبیلاً سبحانہ وتعالی عما یقولون علواً کبیراً اعوذ باللہ من
الشیطان الرجیم قل ادعوا الذین زعمتم من دونہ فلا یملکون کشف الضر عنکم ولاتحویلاً اولئک الذین

یدعون یبتغون الی ربهم الوسیلة ایهم اقرب ویرجون رحمته ویخافون عذابه ان عذاب ربک
کان محذوراً واعلموا انه من یطع الرسول فقد اطاع الله اللهم صل علی محمد النبی الامی وازواجه
امهات المومنین وذریته واهل بیته وصاحبه فی الغار ابی بکر الصدیق والشدید علی الکفار عمر
الفاروق والقانت آناء اللیل واطراف النهار عثمان ذی النورین والهادی لکل قوم الی الله الملک
الجبار علی المرتضی والامامین الشهیدین الحسن والحسین وسیدة النساء فاطمة الزهراء وسایر
الصحابة الذین آمنوا به وعزروه ونصروه واتبعوا النور الذی انزل معه اولئک هم المفلحون
ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین آمنوا ربنا انک
رؤف رحیم اللهم اید الاسلام والمسلمین بنصرة قدوة المهاجرین ومعظم المجاهدین امام الزمان خلیفة الرحمن
الامام الامجد امیر المومنین السید احمد متع الله المسلمین بطول بقایه وزین وجود المجاهدین بقهر
اعدایه اللهم ارحمنا واغفر اثامنا واکشف اعقافنا وقلب ایامنا وایدنا ودمر اعداءنا وانصر
من نصر دین محمد واجعلنا منهم واخذل من خذل دین محمد ولا تجعلنا منهم واغفر لنا ولجمیع المومنین و
المومنات والمسلمین والمسلمات الاحیاء منهم والاموات انک مجیب الدعوات برحمتک یا ارحم
الراحمین ولذکر الله اعلی واولی واجل واکبر

خطبہ سیوم بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی له ما فی السموات وما فی الارض وله الحمد فی الاولی والاخرة وهو الحکیم الخبیر یعلم
ما یلج فی الارض وما یخرج منها وما ینزل من السماء وما یعرج فیها وهو الرحیم الغفور واشهد ان لا اله
الا الله الحی القیوم لا تاخذه سنة ولا نوم له ما فی السموات وما فی الارض من ذا الذی یشفع
عنده الا باذنه یعلم ما بین ایدیهم وما خلفهم ولا یحیطون بشیء من علمه الا بما شاء وسع کرسیه السموات
والارض ولا یؤده حفظهما وهو العلی العظیم واشهد ان محمداً عبده ورسوله النبی الامی الذی یجدونه
مکتوباً عندهم فی التوریة والانجیل یامرهم بالمعروف وینهاهم عن المنکر ویحل لهم الطیبات ویحرم علیهم

الخبایث

الخبائث وتضع عنهم اصرهم والاغلال التي كانت عليهم اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت
على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على ابراهيم
وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد اما بعد فيا ايها الناس اعبدوا ربكم الذي خلقكم والذين من قبلكم لعلكم تتقون
الذي جعل لكم الارض فراشا والسماء بناء وانزل من السماء ماء فاخرج به من الثمرات رزقا لكم
فلا تجعلوا لله اندادا وانتم تعلمون كيف تكفرون بالله وكنتم امواتا فاحياكم ثم يميتكم ثم يحييكم ثم
اليه تحشرون ترجعون هو الذي خلق لكم ما في الارض جميعا ثم استوى الى السماء فسويهن سبع سموات
وهو بكل شيء عليم اعوذ بالله من الشيطان الرجيم وقال ربكم ادعوني استجب لكم ان الذين يستكبرون
عن عبادتي سيدخلون جهنم داخرين الله الذي جعل لكم الليل لتسكنوا فيه والنهار مبصرا ان الله
لذو فضل على الناس ولكن اكثر الناس لا يشكرون ذلكم الله ربكم خالق كل شيء لا اله الا هو فانى تؤفكون
كذلك يؤفك الذين كانوا بآيات الله يجحدون الله الذي جعل لكم الارض فراشا والسماء
بناء وصوركم فاحسن صوركم ورزقكم من الطيبات ذلكم الله ربكم فتبارك الله رب العلمين هو الحي
لا اله الا هو فادعوه مخلصين له الدين الحمد لله رب العلمين قل اني نهيت ان اعبد الذين تدعون
من دون الله لما جاءني البينات من ربي وامرت ان اسلم لرب العلمين هو الذي خلقكم من
تراب ثم من نطفة ثم من علقة ثم يخرجكم طفلا ثم لتبلغوا اشدكم ثم لتكونوا شيوخا ومنكم من
يتوفى من قبل ولتبلغوا اجلا مسمى ولعلكم تعقلون هو الذي يحيي ويميت فاذا قضى امرا فانما
يقول له كن فيكون ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب
تا لیه الحمد لله فاطر السموات والارض جاعل الملائكة رسلا اولي اجنحة مثنى وثلث ورباع يزيد
في الخلق ما يشاء ان الله على كل شيء قدير ما يفتح الله للناس من رحمة فلا ممسك لها وما يمسك فلا مرسل له
من بعده وهو العزيز الحكيم واشهد ان لا اله الا الله الذي يمسك السموات والارض ان تزولا

ولئن زالتا ان امسکهما من احد من بعده انه کان حلیما غفورا واشهد ان محمدا عبده ورسوله
النبی الامی الذی یؤمن بالله وکلماته اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم اما بعد فیا ایها
الناس اذکروا نعمة الله علیکم هل من خالق غیر الله یرزقکم من السماء والارض لا اله الا هو فانی تؤفکون
واعلموا ان الله قد امرکم بامر قد بدء فیه بنفسه وثنی بملائکة قدسه فقال عز من قائل ان الله وملائکته
یصلون علی النبی یا ایها الذین آمنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما اللهم صل وسلم علی محمد النبی الامی وازواجه
امهات المؤمنین وذریته واهل بیته وعلی خلیفته ابی بکر الصدیق وامیر المؤمنین عمر الفاروق
وامیر المؤمنین عثمان ذی النورین وامیر المؤمنین علی المرتضی والامامین الشهیدین الحسن والحسین
وسیدة النساء فاطمة الزهراء وعلی سائر الصحابة الذین آمنوا به وعزروه ونصروه واتبعوا النور
الذی انزل معه اولئک هم المفلحون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل
فی قلوبنا غلا للذین آمنوا ربنا انک رءوف رحیم اللهم اشف اسقامنا واکفر آثامنا وقلب اباتینا وآید امامنا
ودمر اعداءنا اللهم اید الاسلام والمسلمین بنصرة قدوة المهاجرین وعظیم المجاهدین امام الزمان
خلیفة الرحمن الامام الامجد امیر المؤمنین السید احمد متع الله المسلمین بطول بقائه وزین وجوه
المجاهدین بتعبیر اعدائه اللهم انصر من نصر دین محمد واخذل من خذل دین محمد واغفر لنا ولجمیع المؤمنین
والمؤمنات والمسلمین والمسلمات الاحیاء منهم والاموات انک مجیب الدعوات برحمتک یا ارحم
الراحمین وصلی الله علی محمد وآله اجمعین

خطبه چهارم

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العلمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین واشهد ان لا اله الا الله عالم الغیب والشهادة
هو الرحمن الرحیم واشهد ان محمدا عبده ورسوله الرءوف الرحیم اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت
علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم انک حمید مجید اما بعد فیا ایها الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدة
وخلق منها زوجها وبث منهما رجالا کثیرا ونساء واتقوا الله الذی تساءلون به والارحام ان الله

کان علیکم

كان عليكم رقيباً هو الذي خلقكم من تراب ثم من نطفة ثم من علقة ثم يخرجكم طفلاً ثم لتبلغوا اشدكم
ثم لتكونوا شيوخاً ومنكم من يتوفى من قبل ولتبلغوا اجلاً مسمى ولعلكم تعقلون هو الذي يحيي ويميت
فاذا قضى امراً فانما يقول له كن فيكون وهو الذي خلق من الماء بشراً فجعله نسباً وصهراً وكان
ربك قديراً اعوذ بالله من الشيطان الرجيم ولقد خلقنا الانسان من سلالة من طين ثم جعلناه نطفة
في قرار مكين ثم خلقنا النطفة علقة فخلقنا العلقة مضغة فخلقنا المضغة عظاماً فكسونا العظام لحماً
ثم انشأناه خلقاً آخر فتبارك الله احسن الخالقين ثم انكم بعد ذلك لميتون ثم انكم يوم القيمة تبعثون
يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله حق تقاته ولا تموتن الا وانتم مسلمون

خطبۂ تحجیم

بسم الله الرحمن الرحيم. الحمد لله العزيز الحكيم الملك الديان الذي يحكم بالعدل والفضل والجود والاحسان
اصطفى من عباده الاولياء ليبتلي بهم عباد الطاغوت واولياء الشيطان واذل جموع المستكبرين
بجنود المستضعفين من المؤمنين بعزيز القهر والسلطان وقطع دابرهم ودمّر غابرهم وشرّد بهم اولهم
واخرهم فله الحمد والامتنان واشهد ان لا اله الا الله المعطي المانع المذل المعز الخافض الرافع
واشهد ان محمداً عبده ورسوله المبعوث بالنور اللامع والكتاب الساطع والسيف القاطع صلى الله عليه
وعلى آله واصحابه الصادقين في محبة الله بمبايعة الاموال والنفوس الناصرين لكلمة الله بمقارعة
الاسنة والسيوف اما بعد فيا امة محمد ان ربكم قد امركم بامر بدأ فيه بسيد المرسلين وثنى
بسائر المسلمين فقال عز من قائل فقاتل في سبيل الله لا تكلف الا نفسك وحرض المؤمنين
الا وانه الجهاد في سبيل الله بالنفس والمال لانه افضل الافعال واخير الاعمال وانه ذروة سنام
الاسلام ومن اوكد سنن سيد الانام ما زال نبيكم مشغوفاً به ببذل النفس والمال ومشغولاً فيه بجر
الكتائب من الابطال ومأموراً بتناول الاسنة والصوارم وبضرب بها الرقاب والجماجم حتى
سمي في الكتب السابقة نبي الملاحم ولم يكن صنيعه الا الجهاد في سبيل الله منذ هاجر من مولده الى

ان قبحه الله قاحياً من يعيد نفسه في امته ويدعي الاسلام للملة ويبغي الاعتصام بسنته عليك
بالاقتحام في معارك القتال واياك وان تؤثر النفس والمال على امر ربك الكبير المتعال ولئن
لك ينبئك ذو المآثر والمعالي الاوان هذا هو اشد الامتحان والامتحان من سنة الله فيمن يدعي
الايمان ولا تحسبن ان ربك يدعي المؤمنين على ما يدعون أحسب الناس ان يتركوا ان يقولوا
آمنا وهم لا يفتنون واياك وان تزل قدمك في هذا الامتحان فتخلع عن رقبتك ربقة الايمان
وترجع خائباً خاسراً وتكتب عند الله كاذباً والكاذب بعيد طريد وملعون في الكتاب المجيد ولا تتخلف
عن هذا الامر العظيم فان المتخلف موعود بالعذاب الاليم قال ربنا حاكما حكيما الا تنفروا يعذبكم
عذاباً اليماً اين الصديقون هذا زمان ظهور صدق الاخلاص واليقين واين المحبون هذا اوان
تصديق التأوه والانين اين المؤمنون ان يملكوا مقعد الصدق في جوار الله الكبير المتعال من غير ان
يبتلي الاحباء ويهراق الدماء دون سرادقات العز والجلال كلا والله ان مولاكم حقيق بان
يرغم له الآناف وتبلغ له الرؤس وتفنى له الجوارح وتتلف له النفوس واين العلماء قد حان
ان تفعلوا ما كنتم تقولون كبر مقتاً عند الله ان تقولوا ما لا تفعلون وقوموا الى الجهاد في الله جميعاً
ايها المؤمنون لعلكم تفلحون وتربصوا وترصدوا ايها المتخلفون المنافقون قال الله تبارك
وتعالى من المؤمنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه فمنهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر وما بدلوا
تبديلا ليجزي الله الصادقين بصدقهم ويعذب الله المنافقين ان شاء او يتوب عليهم ان الله كان
غفوراً رحيماً ورد الله الذين كفروا بغيظهم لم ينالوا خيراً وكفى الله المؤمنين القتال وكان الله
قوياً عزيزاً بارك الله لنا ولكم بالقرآن العظيم ونفعنا واياكم بالآيات والذكر الحكيم انه تعالى جواد
كريم ملك بر رؤف رحيم   رادفه الحمد لله الذي اوقد مصابيح الرسالة بقدرته وزينها
بقوارير الامامة بحكمته خلق الانبياء شموساً ساطعة اشرقت بها الاكوان وجعل اوصياءه

بدوراً بازغة

بدوراً بازغة استنارت بها الازمان واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له اللطيف
الخبير واشهد ان محمداً عبده ورسوله السراج المنير صلى الله عليه وعلى آله واصحابه الصغير
منهم والكبير اما بعد فاعلموا ان ربنا تبارك وتعالى بمنه وكرمه بعث النبيين مبشرين ومنذرين
وامرهم بتبليغ الرسالة وتعليم الهداية وايدهم بالروح الامين فجدوا واجتهدوا واوعدوا
ووعظوا وذكروا ونهوا وامروا وجادلوا وقاتلوا وقوموا الصراط المستقيم حتى ابلغ بهم حجته
واوضح بهم محجته واتم بهم نعمته وعم بهم رحمته فيا لهم من الفضل المبين والفخر العظيم ثم لما
دعاهم الى الرفيق الاعلى واظلم على الناس طريق الايمان والتقى نصب لعباده ائمة الهدى
وما ترك الناس سدى فالحمد لله رب العلمين فاحسنوا اخلافهم واشاعوا هدايتهم واقتفوا
على آثارهم واقتبسوا بانوارهم وساروا بسيرتهم وتشبهوا بسيرتهم وساسوا امتهم وحفظوا ملتهم
واوضحوا سنتهم فسموا بالهادين المهديين مجددي الدين ومميزي الغث من السمين ونفى بهم تحريف
الغالين وانتحال المبطلين وتاويل الجاهلين ونجى بهم عباده من البدعات واخرجهم من الظلمات فلله
درهم من حجج الله على العالمين ومصابيح الله في الارضين ففرض على عباده الايمان بالمبعوثين و
الاذعان بالمنصوبين فلما امرهم بالطاعة وذكر لهم الاطاعة بدأ بذكر مولاهم وثنى بالنبي وهو اولهم
وثلث بالمنصوبين منهم فقال عز من قائل اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولي الامر منكم وقال واذا
جاءهم امر من الامن او الخوف اذاعوا به ولو ردوه الى الرسول والى اولي الامر منهم لعلمه الذين
يستنبطونه منهم فيا من يبتغي سواء السبيل الى رب العلمين ويطلب اوضح الدليل في هذا الدين عليك
بطاعة امامك والاستقامة عليها حتى تغلب اعداءك واياك ان تعصي الامام فان عصيان الامام
اقبح الاثام واعلموا ان الله قد امركم بامر بدأ فيه بنفسه وثنى بملائكة قدسه فقال عز من قائل ان الله
وملائكته يصلون على النبي يا ايها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليما اللهم صل وسلم على محمد النبي الامي و

و علی ازواجه امهات المومنین و ذریته و اهل بیته کما صلیت علی ابراهیم و علی آل ابراهیم انک حمید
مجید و صل و سلم علی جمیع اخوانه من الانبیاء والمرسلین و علی جمیع اتباعه من الصدیقین والشهداء
والصالحین و سائر المومنین الی یوم الدین خصوصاً علی اولهم وافضلهم امیر المومنین ابی بکر الصدیق
و ثانیهم امیر المومنین عمر الفاروق و ثالثهم امیر المومنین عثمان ذی النورین و رابعهم امیر المومنین
علی المرتضی و علی الامامین الشهیدین ابی محمد الحسن و ابی عبد الله الحسین و علی سیدة النساء فاطمة الزهراء
و علی سائر الائمة الاطهار والاعلام الاخیار خصوصاً علی امام الزمان خلیفة الرحمن قدوة المهاجرین
عظیم المجاهدین السید الامجد امیر المومنین السید احمد اعز الله الاسلام والمسلمین بنصرة احبائه و
زین وجوه المجاهدین بقهر اعدائه اللهم انصر من نصر دین محمد واخذل من خذل دین محمد عباد الله
تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان ان الله یامر بالعدل والاحسان و
ایتاء ذی القربی و ینهی عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون اذکروا الله العلی العظیم یذکرکم
وادعوه یستجب لکم ولذکر الله تعالی اعلی واولی واجل واعظم واهم واکبر ۝ قد تمت الخطبة

آغاز مکتوبات

بسم الله الرحمن الرحیم

سپاس بیقیاس و ستایش بی‌ناز اساس مر حضرت خداوندی را جلت عظمته و عمت رحمته که مومنان
پاک و مسلمانان چست و چالاک را بفرمان واجب الاذعان فلیقاتل فی سبیل الله الذین یشرون
الحیوة الدنیا بالآخرة مخاطب فرمود و منافقین بدنهاد و معاندین پرفساد را بوعید شدید
قل لن تخرجوا معی ابداً و لن تقاتلوا معی عدواً انکم رضیتم بالقعود اول مرة فاقعدوا مع الخالفین
معاتب نمود و هزاران هزار تحیه بعید و شمار از اصناف درود و سلام بانواع خضوع و اکرام
بر رهنمای جمهور انام و پیشوای هر خاص و عام که بادای مضمون نعمت مشحون آیه وافی هدایه
یا ایها النبی جاهد الکفار والمنافقین واغلظ علیهم و ماویهم جهنم و بئس المصیر مامور شد و باجرای مفاد

حکمت بنیاد

حکمت بنیاد کریمه سیاست ضمیمه لئن لم ینته المنافقون والذین فی قلوبهم مرض والمرجفون
فی المدینة لنغرینک بهم ثم لا یجاورونک فیها الا قلیلا ملعونین اینما ثقفوا اخذوا وقتلوا تقتیلا
موعود و بر کافهٔ آل و اصحاب و سایر اتباع و احباب که بتحسین شرافت آگین ومن الناس من
یشری نفسه ابتغاء مرضات الله مشرف گردیدند و بکلام بشارت التیام واخری تحبونها نصر
من الله وفتح قریب وبشر المومنین مبشر اما بعد میگوید بنده پروردگار خادم دین سید ابرار
خیرخواه کافهٔ مسلمین ملقب بامیر المومنین که این اعلامی ست عام بخدمت جمیع اهل اسلام
خواه اشراف کرام باشند خواه اجلاف گمنام و خواه از علمای کبار باشند خواه از عوام
خاکسار و خواه از اراکین ذوی الاقتدار باشند خواه از مساکین ذوی الاضطرار
مشتمل بر معنی که مقصود خالق اینجهان از خلقت نوع انسان اشتغال ایشان ست بعبادت
حضرت رب و اطاعت سید عرب نه استغراق ایشان در مشاغل لهو و لعب و محافل
نشاط و طرب اصل کمال لایزال تحصیل رضای رب ذو الجلال ست نه تکمیل مناصب
جاه و جلال و ترفیع مراتب عز و اقبال و نه تطویل وساوس امانی و آمال و توسیع خزاین
مال و منال سرمایه سعادت جاودانی و راحت دوجهانی اکتساب مدارج وجاهت و
جلالت ست بحضور ملک دیان و مالک زمین و زمان نه امتیاز نام و نشان در میان اخوان
و اقران هر چند شعار بندگان عبودیت کیش و پرستندگان انقیاد اندیش همین ست
که در هر حال باطاعت مالک لایزال موصوف باشند و در هر آن بتحصیل رضای خالق هر مکین
و مکان مصروف و بهزار دل و جان بمحبت خالق انس و جان مشغوف باشند و ایثار محبت او
بر محبت هر محبوب و ترجیح طلب او بر طلب هر مطلوب در میان اهل زمان و ابنای دوران
معروف قال الله تبارک و تعالی انما کان قول المومنین اذا دعوا الی الله و رسوله لیحکم بینهم

ان یقولوا سمعنا و اطعنا و اولئک هم المفلحون و قال تعالی و من الناس من یتخذ من دون الله اندادا
یحبونهم کحب الله والذین آمنوا اشد حبا لله اما حصول این مرتبه اخلاص و منصب اختصاص نسبت جمیع
افراد عالم و آحاد بنی آدم متعسر الحصول است بل متعذر الوصول لیکن بر ذمه هر خاص و عام که مدعی
دین اسلام باشد اینقدر لابدی است که در وقت معارضه نور و ظلام و مقابله کفر و اسلام غیرت ایمانی را
کارفرمایند و بر مقتضای حمیت اسلامی عمل نمایند که هرکه در امثال این احوال هم جان خود را در مسلک
انصار حق منسلک نگرداند بتحقیق مراتب شقاق و نفاق خود را بدرجه قصوی رساند و هرکه در نصرت
هم از تائید دین متین پهلو تهی کرد لاریب داغ مخالفت رب العلمین بر جبین جفا آگین خود برد و هرکه
برین تقدیر هم ازین معرکه روپوش گردید یقیناً جان خود را از دائره ایمان بیرون کشید قال الله تبارک و تعالی
انما یستاذنک الذین لا یؤمنون بالله والیوم الآخر و ارتابت قلوبهم فهم فی ریبهم یترددون و قال الله تعالی
و جاء المعذرون من الاعراب لیؤذن لهم و قعد الذین کذبوا الله و رسوله سیصیب الذین کفروا منهم
عذاب الیم و هرکه در مقدمه تائید دین ملک علام انتظار غلبه جنود اسلام کشید بالتحقیق در درکات
مترددین لئام و متربصین بد انجام رسید قال الله تبارک و تعالی قل هل تربصون بنا الا احدی
الحسنیین و نحن نتربص بکم ان یصیبکم الله بعذاب من عنده او بایدینا فتربصوا انا معکم متربصون
و آنچه در دل خداع منزل اهل شک و ریب و ارباب مکر و فریب خطور میکند که بهم رسیدن اسباب
حرب و جنگ از جنس توپ و تفنگ و اجتماع عساکر هزاران هزار و غیر آن بعید و شمار از شروط
اقامت جهاد است و فقدان باعث عذر عباد پس این خیالیست پر اختلال و وهمی است
سراسر باطل و محال زیرا که حاکم علیم و آمر حکیم در باب جمع ادوات مقابله و اعداد آلات مقاتله
همین قدر فرموده و اعدوا لهم ما استطعتم و نفرموده و اعدوا لهم مثل ما عدوا لکم بلکه فرموده انفروا
خفافا و ثقالا و در باب جمع عساکر فرموده کم من فئة قلیلة غلبت فئة کثیرة باذن الله و نیز فرموده

فاذا برست

فاذا عزمت فتوکل علی الله ان الله یحب المتوکلین ان ینصرکم الله فلا غالب لکم وان یخذلکم فمن ذا
الذی ینصرکم من بعده وعلی الله فلیتوکل المؤمنون و نیز فرموده یا ایها النبی حسبک الله ومن اتبعک
من المؤمنین و نیز فرموده فقاتل فی سبیل الله لا تکلف الا نفسک وحرض المؤمنین و همچنین آنچه
بعضی از علمای ان ابلیس کیش و درویشان تلبیس اندیش بنا بر اغوای تلامذه و مریدین بلکه
اضلال جماهیر مسلمین یا بنا بر باسخاط امراء و سلاطین نیابة عن الدجاجلة والشیاطین داد
تزویر ریب آمیز در قالب نیرنگ فریب انگیز میدهند و بندی از شبهات نامسموع در ضمن چندی
از کلمات نامطبوع بر مخاطبین القا و در غائبین افشا میکنند که جهاد لسانی افضل از
جهاد سنانی است و جهاد نفسانی اکمل از جهاد جسمانی تادیب عباد اولی از تخریب بلاد و
ترغیب موافقین اعلی از ترهیب مخالفین تعمیر مساجد بهتر از تنفیر معابد مواصله حبیب خوشتر
از مجادله رقیب مکالمه دل و جان الذ از مکالمه سیف و سنان مجالست محبوب اعز از مخالفت
مغضوب منادمه احباء انفس از ملازمه اعداء مسامره محابه ارفع از محاربه مسابه
مواسات مصائب جموع مساکین انفع از مقاسات متاعب جنود شیاطین و امثال آن
از مکاید تضلیل است و دعاوی بی دلیل قال الله تبارک و تعالی یا ایها الذین امنوا ان کثیرا
من الاحبار والرهبان لیاکلون اموال الناس بالباطل ویصدون عن سبیل الله وقال الله تعالی
اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم وانتم تتلون الکتاب افلا تعقلون وقال الله تعالی لم تقولون
ما لا تفعلون کبر مقتا عند الله ان تقولوا ما لا تفعلون ان الله یحب الذین یقاتلون فی سبیله صفا
کانهم بنیان مرصوص وقال اجعلتم سقایة الحاج وعمارة المسجد الحرام کمن آمن بالله والیوم الاخر
وجاهد فی سبیل الله لا یستوون عند الله والله لا یهدی القوم الظالمین الذین آمنوا وهاجروا
وجاهدوا باموالهم وانفسهم فی سبیل الله اعظم درجة عند الله واولئک هم الفائزون یبشرهم ربهم

برحمة منه ورضوان وجنات لهم فيها نعيم مقيم خالدين فيها ابدا ان الله عنده اجر عظيم وقال قل
انفقوا طوعا او كرها لن يتقبل منكم انكم كنتم قوما فاسقين بالجمله تفضيل جنود مجاهدین بر جموع قاعدین
منصوص آیات قرآنی ست و مدلول بینات فرقانی و معارضه آن بوسوسه باطل از وسمه صدق
عاطل ناشی محض از تخیلات نفسانی ست و تسویلات شیطانی قال الله تبارک و تعالی لا یستوی القاعدون
من المؤمنين غير اولي الضرر والمجاهدون في سبيل الله باموالهم وانفسهم فضل الله المجاهدين باموالهم و
انفسهم على القاعدين درجة وكلا وعد الله الحسنى وفضل الله المجاهدين على القاعدين اجرا عظيما
درجات منه ومغفرة ورحمة وكان الله غفورا رحيما پس کسیکه مساعی جهاد را تقبیح کند یا مشاغل
دیگر را بر وی ترجیح دهد و در رخنه گذاری حق سست باشد و در پاسداری غیر حق چست و در تحقیر
اقران غیور باشد و در تغییر ادیان صبور و بر اعانت معاندین نفسانی مسابقه کند و در اعانت
مجاهدین ربانی مساهله پس همون ست آثم و گنهگار و ظالم و ستمگار و از بارگاه حضرت حق
مردود و مطرود و بوعید شدید رب تال القرآن والقرآن یلعنه و رب مصل والصلوة تلعنه
موعود قال الله تعالى قل ان كان اباؤكم وابناؤكم واخوانكم وازواجكم وعشيرتكم واموال
اقترفتموها وتجارة تخشون كسادها ومساكن ترضونها احب اليكم من الله ورسوله وجهاد
في سبيله فتربصوا حتى ياتي الله بامره والله لا يهدي القوم الفاسقين وقال تعالى اجعلتم
سقاية الحاج وعمارة المسجد الحرام كمن آمن بالله واليوم الآخر وجاهد في سبيل الله لا يستوون عند الله
والله لا يهدي القوم الظالمين

نه ایم و ایما دست بکار و دل بیار و تبیان سرو آزاد و سبزه در خزان و بهار بهر زمان و بهر
مکان آئینه دار جمال لایزال نه تخته مشق واردات فراق و وصال و ادعای مراتب
جانفشانی و اظهار مصائب پریشانی که ما در بوادی دور دست سرگردانیم و در تمامی کوه و دشت
بی سر و سامان نه جان در بدن داریم نه سر بر تن نه پاش پاش و دل فاش فاش سینه چاک
و دوستان غمناک یکدست بدامان جیب و دگر دست بگریبان رقیب و امثال آن از
حکایات لطف و جور و شکایات عشق و شور آنهم در گوشه عافیت مجرد وهم است و خیال
و فقط شعبده قیل و قال و در میدان مردان کم از ما سراسر ثبوت صدق مقال و ظهور حقیقت حال
اینهمه چرب زبانی است و اینهمه جانفشانی اینهمه حکایات است و اخبار و آن سراسر صداقت
و اظهار اینهمه تکلیف است و تملق و آن سراسر تحقق و تخلق الغرض چون ما مردم که از بندگان درگاه
و آستان رسول مختار بیشک دعوی اسلام میداریم و جان خود را در محمدیان میشماریم چون کلام الله
را بمعنی ناطق دانستیم و رسول الله را صادق لا محاله محض بمدد رضی الله امتثالاً لامر الله کمر همت
بستیم و اتباعاً لسنة رسول الله و از پشت سفر بنشستیم و در بلاد هند و سند و خراسان
دور دست سیر نمودیم و در تمامی این سیاحت فقط طالب خیر بودیم آخر الامر در بیش این بلاد
دور دست گردیده و تمامی این کوه و دشت نوردیده در اوطان یوسف زئی رسیدیم و بر
ادای این عبادت عظمی ایشان را هم باعث گردیدیم المخلصین احباب و مومنین بلا ارتیاب
نثار که این فقیر در مناصره دین رب قدیر اختیار نمودند و در این میدان از سایر اخوان گوی
مسابقت در ربودند و گرم و سرد آمد رفت چشیدند و نشیب و فراز فتح و شکست دیدند چنانچه
تا حال در همین معنی سرگرم اند و چالاک و بلند عزم و نرد بیباک بالجمله ما مردم تا جان در بدن
داریم و سر بر تن مشغول همین کار روا داریم تصدیع حیله در فن آنما بصد زبان شکر حق بجا می آریم که

باطاعت مالک خود شغل داریم و محض طالب رضای حق هستیم و از غیر او چشم و گوش بربستیم
از دنیا و ما فیها دست برداشتیم و محض بوجه الله علم جهاد برافراشتیم از طلب مال و منال و جاه
و جلال و امارت و ریاست و حکومت و سیاست نجستیم و هرگز طالب غیر حق نیستیم ما ایم هر چند به
عاجز و خاکسار و ذره بیمقدار اما بلاشک بمحبت حضرت حق مست و سرشار و از محبت غیر حق
بالکل دست بردار نه با کسی از امرای مسلمین منازعه دارم نه با کسی از رؤسای مومنین مخالفه
با کفار لئام مقابله دارم نه با مدعیان اسلام تا دراز مویان بلکه با سایر کفرگویان مقابله خواهم
نه با کلمه گویان و اسلام جویان چنانچه این معنی معلوم هر خاص و عام است و مسلم طوائف انام
لیکن حیف صد حیف که سردار پشاور هرگز این معنی نه فهمید و در نظر حق شناس اصلاً ندید و
سخن دین بهیچگونه بگوش هوش نشنید و کلفتی از ایمان بوجه من الوجوه بکام جان نچشید بلکه بوی
از غیرت اسلامی هم نشمید از عساکر مجاهدین مثل وحوش رمید و در پی تفریق مجامع مسلمین
هر سو دوید چنانچه عادت قدیمه اوست که در تفریق جموع مجاهدین بنابر تائید جنود معاندین
مساعی بلیغه بجا آرد و آنرا از کمالات فراست و کیاست خود بشمارد چنانچه این معنی بکرات
و مرات از و بمرتبه ظهور رسیده و بحضور جمعی کثیر و جمی غفیر از مومنین این دیار و مسلمین این اقطار
این افحش اعمال و اقبح افعال از و صادر گردیده آنچه در مصاف وزیر فتح خان با کفار اشرار
و معارک سردار عظیم خان با فجار نابکار از و واقع گردید معلوم هر خاص و عام است و مشهور
در میان جمهور انام که بیخ کفر و عناد و فسق و فساد بجد و جهد تمام در دار الاسلام نشانید و
خاندان سلطنت و خلافت و دودمان امارت و جلالت و جنود مجاهدین بلکه جمیع مسلمین
در بلاد دور دست و اطراف کوه و دشت بی سر و سامان و پراگنده و پریشان گردانید
قتل الوف اهل اسلام و هتک صنوف حرمات انام و سایر قبایح اجرام که از کفار لئام نسبت

قاجار

هر خاص و عام صورت بست همه در کتاب اعمال او مکتوب گردید. تخریب مساجد هزاران هزار و تحریق
معابد بعید و شمار و لحوق انواع مذلت بأراکین ذوی الاقتدار و آصناف مضرت بمساکین ذوی
الاضطرار و اقسام ظلم و فساد و اجناس بغی و عناد که از دست کفرهٔ متمردین بر سر کافهٔ اهل دین
گذشت همه در حساب افعال او محسوب همچنین درین نوبت هم چون اجتماع غازیان جلادت شعار
در رفاقت این عاجز خاکسار محض بنا بر اعلای ملت پروردگار و احیای سنت سید مختار
بیش از بیش گردیده بود و وقت مقابله و مقاتله و محاربه و مضاربه در پیش رسیده این سردار
مذکور هر چند از ابتدای ظهور این نور در دل حسد منزل خود عزم مخالفت میداشت و در سینه
پر کینهٔ خود تخم منازعت میکاشت آخر الامر در مثل اینوقت که وقت تموج امواج بحر جنگ بود
و تغلغل اصوات توپ و تفنگ داد عداوت و نفاق درداد و اساس شقاوت و شقاق
برنهاد و عسکر مسلمین را تفریق ساخت و مقدمه جهاد را در تعویق انداخت و نرد دغا و دغل
درباخت و بنیان کفر و فساد را بزعم خود محکم کرد و بنیاد اسلام و جهاد را متزلزل و رایت
باطل را منتظم نمود و امت حق را متخلل علاوه برین آنکه آنچه در اهلاک این خاکسار و اتلاف
این ذره بمقدار جد و جهد موفور و سعی نامشکور بکار برد و آنرا از جملهٔ حق شناسی پدر خود شمرد جمعی را
از غداران نهانی و مکاران پنهانی درهمین کار و بار شب و روز دوانید آخر الامر نوبت
بدادن زهر جگر سوز رسانید غرض که لطف رب خبیر بحال این عاجز ضعیف مبدل برد و قهر
ملک قدیر در حق بدخواهان این نحیف بسان سیف مسلول آخر همان کفالت ربانی و حمایت رحمانی
شامل حال این خسته بال بی شد فی الحال بکمال استعجال دیوانه دار لباس ظهور ناسوتی میدریدم
و پروانه وار در اساس نور ملکوتی میرسیدم غرضکه این جائران ناانصاف و ظالمان با اعتساف
بقدر استطاعت خود در احکام این تزویر و اتمام این تدبیر دقیقه از دقایق فساد در حق این ضعیف عباد

فرو نگذاشتند خیر آنچه گذشت گذشت اما عجب تر آنکه تا حال که عرصه زیاده از یکسال گذشت
ازین قبایح افعال دست بردار نمیشود و بهمین راه لیل و نهار میرود چه حیلهاست که برای قتل
و نهب مجاهدین هندوستان بر انگیخت و آبروی بسیاری از دوستان فقیر بریخت و سد
راه وصول مصارف مجاهدین گردید و در ایذای جمیع مسلمین جیب دراست دوید سبحان الله
بمحبت کفره فجره چه بلا مبتلا گشت که از راه اسلام بر بلا برگشت و در موالات کفار نابکار
چه چست و چالاک ست و در معادات مومنین ابرار چه سفاک و بیباک در ایفای مواعید
کفره ستمگر دین نهایت گرم ست و در اختلاف مواثیق اهل دین بغایت بی شرم اعانت رؤسای
کافرین را از آثار ریاست میشمرد و اهانت ضعفای مسلمین را از احکام سیاست بنوبت
کافر بیدین تعبیر مینماید و با خوت ابنای لندن فاجر لعین بغایت تکبر ارتکاب حقوق بدر مجهول
منافی فتوت میشمارد و ادای حقوق رسول مقبول مخالف مروت عجب ست که با وجود ادعای
اسلام در بدخواهی دین سید الانام و خیرخواهی ملت کفره لیام به نسبت کفاره انجام هم
سابق تر ست و در ایذای عباد و ممانعت جهاد و اشاعت فساد از اهل کفر و عناد هم
فایق تر و آنچه بنابر طفل تسلی ساده لوحان صاف طینت و سینه صافان ساده طویت
در مقدمه موالات آن کافر روسیاه بمقام عذر بدتر از گناه آنمعنی اظهار میکند که موالات
کافر لعین محض محافظت شعایر دین ست و صیانت دماء و اموال و اعراض مسلمین و این هم
نوعی ست از خدمتگذاری ملت اسلام و قسمی ست از پاسداری سنت سید الانام پس این
اضلالی ست سراسر تلبیس و اغوای ست سراپا تدلیس تا بس احکام دین خود کی میدارد
که بحفاظت شعایر آن اینقدر همت میگمارد و در قتل نفوس و نهب اموال و هتک اعراض
مسلمین خود چه قصور میفرماید که برای صیانت آن این مداهنت دستور مینماید مگر صیانت مومنین

عباد از تعدی کفار بدیها از جمله شعائر دین است و تخریب بلاد و اشاعت فساد بنسبت ضعفاء عباد
محض بنا بر عداوت و عناد آزار او امر شرع مبین یا امر اول از احکام حضرت حق است و ثانیاً از منهیات
غیر حق یا او امر او تعالی مسموع است و نواهی او غیر مسموع قال الله تبارک و تعالی و اذ اخذنا میثاقکم لا
تسفکون دماءکم و لا تخرجون انفسکم من دیارکم ثم اقررتم و انتم تشهدون ثم انتم هؤلاء تقتلون انفسکم
و تخرجون فریقا منکم من دیارهم تظاهرون علیهم بالاثم والعدوان و ان یاتوکم اساری تفادوهم و هو محرم
علیکم اخراجهم افتؤمنون ببعض الکتاب و تکفرون ببعض فما جزاء من یفعل ذلک منکم الا خزی فی
الحیوة الدنیا و یوم القیمة یردون الی اشد العذاب و ما الله بغافل عما تعملون علاوه برین آنکه اصل
خیرخواه شرع مبین جناب سید المرسلین است پس تفوق بر ایشان در مقدمات دین از علامات منافقین
انی لاعلمکم بالله و اتقیکم حدیثی است ماثور و کلام سعدی شیرازی بیت بزهد و ورع کوش و صدق و صفا
و لیکن میفزای بر مصطفی مثلی است مشهور و ظاهر است که آنجناب بجهت خوف لحوق مضرت معاندین
بشعائر دین و جماهیر مسلمین گاهی در مقدمه اقامت جهاد و مقاتله ارباب کفر و عناد مسامحت نفرموده
و ترک آن اختیار نموده بلکه وصول منافع و مضار دنیویه را بنسبت اهل دین بر تقدیر رب العلمین
تفویض نمودند تا محمدیان را لازم که راه رهنمای خود محکم گیرند و اتباع پیشوای خود مسلم قال
الله تبارک و تعالی لقد کان لکم فی رسول الله اسوة حسنة لمن کان یرجو الله والیوم الآخر بالجمله
حال نفاق مآل سردار بدکردار بحدی رسیده که نزد هر دانای هوشیار و عاقل تجربه کار قیام
جهاد بدون استیصال امثال این اهل فساد صورت نه بندد بناءً علیه نگارش کرده میشود
که قتل و قتال او و اتباع او نوعی است از ازاله فساد بلکه هتک و استیصال ایشان قسمی است
از اقامت جهاد و بمقابله ایشان ماموریم و در مقاتله ایشان ماجور مبارز عسکر ما غازی است
از جنود الله و مقاتل لشکر ایشان عاصی است عند الله شهید ما مقبول است میمون و قتیل ایشان

مسطور است و ملعون و این حکم ثابت باصول اربعه اسلامیه یعنی کتاب و سنت و اجماع و قیاس
اما الکتاب پس میگوییم که سرداران مذکور قسمی از اقسام منافقین داخل است که قتل و قتال ایشان
منصوص حضرت خلاق است و منطوق آیات بالکلیه لا استحقاق اما آنکه او از جمله منافقین است
پس ازینکه موالات با کفار بد انجام و مواخات با فجار لئام بحدی میدارد که آثار آن هویدا
و آشکار است کالشمس فی نصف النهار و همین موالات علامت نفاق است قال الله تبارک
و تعالی فی سورة النساء بشر المنافقین بان لهم عذابا الیما الذین یتخذون الکافرین اولیاء
من دون المؤمنین و اما اینکه در قسم مذکور داخل است پس بیانش آنکه حضرت ملک علام
در کلام هدایت التیام خود چند اقسام از منافقین لئام مذکور فرموده از آنجمله بعضی را
از ایشان ذکر کرده که اگرچه در دل قوت ایمانی و محبت ربانی نمیدارند اما هیچ مضرتی
برؤسا و اراکین و ضعفا و مساکین نمیرسانند بلکه بنابر ظهور سطوت عسکر اسلام و وفور
صولت اتباع سید الانام مغلوب گردیده جبرا و کرها بظاهر در سلک مسلمین منسلک اند اگرچه
باطن در محبت شیاطین منهمک و قومی دیگر را از ایشان مذکور فرموده که به تدبیرات
شقاق آمیز و تزویرات نفاق انگیز در بدخواهی اهل اسلام و خیرخواهی کفار لئام جد
و جهد موفور و مراتب سعی نامشکور بجا می آرند و آنرا باعث حفاظت و صیانت خود از تخریب
معاندین نابکار و تشریب مجاهدین اخیار میشمارند اما چون وقت محاربه و مضاربه میسر میشود
پس در آنوقت در اعانت کفار بد انجام و اهانت جنود اهل اسلام میکوشند چنانچه عادت
مستمره سردار مسطور است پس در حق این قسم منافقین بقتال و جدال و هلاک و فتک امر
صادر گردید چنانچه حق جل و علا در سورهٔ نسا میفرماید فما لکم فی المنافقین فئتین چند
اقسام منافقین در همین رکوع ذکر نموده بعد از آن آخر همین رکوع فرموده ستجدون آخرین

یریدون ان یامنوکم و یامنوا قومهم کلما ردوا الی الفتنة ارکسوا فیها فان لم یعتزلوکم و
یلقوا الیکم السلم و یکفوا ایدیهم فخذوهم واقتلوهم حیث ثقفتموهم و اولئکم جعلنا لکم علیهم سلطانا
مبینا و اما سنت پس بیانش آنکه از سردار مذکور بکرات و مرات واقع گردیده که هرگاه قافله
مسلمین بنا بر غیرت ایمانی و حمیت اسلامی شخصی را مقدم خود ساخته طرح جهاد بنام او
می اندازند این منافق بد انجام اللئام کفار لئام پیش میکند و در اجتماع اهل اسلام نیش
میزنند و قتل امثال منافقین لئام از احکام سید الانام ست اخرج مسلم عن عرفجة قال
سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من اتاکم و امرکم جمیع علی رجل واحد یرید ان یشق
عصاکم او یفرق جماعتکم فاقتلوه چنانچه همین حدیث را صاحب مشکوة هم در کتاب الامارة و
القضاء روایت کرده و اما اجماع پس بیانش آنکه اجماع سلف و خلف بر همین معنی متحقق گردیده
که اگر قومی بر ترک چیزی از شعائر اسلام اصرار نمایند و معارضه آمرین بالمعروف اختیار کنند پس قتل
و قتال ایشان مباح و حلال شود چنانچه جناب خلیفه رسول الله ابی بکر الصدیق رضی الله تعالی عنه
بر سر مانعین زکوة فوج کشی فرمودند و هیچ ترددی و تشکیکی در همین قدر نمودند و در حق تارکین
ختان و امثال ایشان همین فتوی جاری ست و در میان علمای هر چهار مذهب همین دعوی
ساری و کدام شعار از شعائر اسلام از جهاد کفار لئام ارجح خواهد بود و کدام مرتبه معارضه
از اراده قتل و نهب مجاهدین اقبح و اما قیاس پس بیانش آنکه از بسکه سردار مذکور اراده قتل
و نهب مجاهدین هندوستان کرده و در بعضی اوقات چهاپه بر سر ایشان برده و رعایای خود را
برایذای ایشان برانگیخت و کسیکه با ایشان نوعی از مواسات کرد فی الحال آبرویش ریخت
پس ازین سبب غازیان هندوستان متوحش گردیدند و غازیان خراسان متوقف پس
گویا کار ارجاف فعلی که عبارت از افشای اخبار موحشه ست از و صادر میگردد پس قتلیکه

در حق اہل ارجاف قولی کہ بمراتب اضعف از ارجاف فعلی ست باخذ وقتل امر وارد گردیدہ چنانچہ
حق جل وعلا در سورۂ احزاب میفرماید لئن لم ینتہ المنافقون والذین فی قلوبہم مرض والمرجفون فی المدینۃ
لنغرینک بہم ثم لا یجاورونک فیہا الا قلیلا ملعونین اینما ثقفوا اخذوا وقتلوا تقتیلا پس در حق این
اہل فساد بدخواہ کافہ عباد امر مذکور بالاولی ثابت خواہد شد زیراکہ علت امر مذکور در صورت منصوصہ
ہمین تنفیر مومنین ست وتبشیر کافرین وآن درینصورت اکمل یافتہ میشود بلکہ اگر راست پرسی اینصورت را
مفہوم بدلالۃ النص تصور باید کرد کہ قطعی ست نہ معلوم بقیاس کہ ظنی ست چہ علت امر منصوص ظاہر
وباہر ست بر جماہیر دانایان لغت ووجود آن درینصورت بطریق قوت وکمال بدیہی الغرض وقتیکہ
حکم مذکور باصول اربعہ اسلامیہ ثابت شد حالانکہ بر ظاہر ست کہ ثبوت حکمی از احکام باصلی از
اصول اسلام ہم کافی وشافی ست چہ جای کہ باصول چہارگانہ مبرہن گردد کہ لامحالہ بدرجۂ یگانہ
ویگانہ ظاہر وروشن شود بنابرآن اعلیحضرت جماہیر مسلمین خصوصا مشاہیر مؤمنین نوشتہ میشود کہ
برین ازالہ فساد کہ اساس قیام جہاد ست کمر بستہ نمایند وحمیت اسلامی وغیرت ایمانی را کار
فرمایند تا عند اللہ وعند الرسول وکافہ مؤمنین وعلمای مجتہدین سرخرو شوند ودر خیرخواہی دین محمدی
یکسو ویکرو واز ادناس شقاق والواث نفاق مطہر وپاک گردند ودر امتثال احکام ملک علام
واتباع اوامر سید الانام چست وچالاک ہرچند این عاجز خاکسار مع جمعی از مہاجرین ابرار
ساعات لیل ونہار درہمین کار وبار مشغول ست وظہور ثمرات آن از درگاہ خالق انس وجان
عنقریب مامول اگر کسی دیگر از مومنین مخلصین شریک حال ما گردید پس ہمون ست خوشتر واعلی
والا توکل بر مفاد کریمہ بشارت ضمیمہ یا ایہا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المومنین از ہمہ
بہتر واولی وآخر دعوینا ان الحمد للہ رب العلمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نقل خط مولانا

نقل خط مولینا عبد العزیز صاحب محدث دهلوی رحمة الله علیه بنامی منشی نعیم صاحب
منشی صاحب عالیمراتب زبده اهل اخلاص خلاصه ارباب اختصاص سلمه الله تعالی و نزل علیه برکات
فی الدنیا و الآخرة از فقیر عبد العزیز بعد از سلام مسنون با دعای خیر مقرون بر ضمیر صفا پذیر محبت
تخمیر واضح و لایح باد که رقیمه کریمه بهجت ضمیمه ایشان معه میر سید احمد صاحب نفع الله به المسلمین بملاحظه
درآمد و سوال نیز مفصل دریافت شد صاحب من همین قسم قصه در وقت حضرت سید الطایفه جنید
بغدادی رحمة الله علیه بعضی یاران ایشان را درپیش آمده بود که علو مراتب خود بر ایشان مکشوف میشد
و وعدهای دور و دراز از غیب بایشان ورود مینمود مردم از همین استفسار نمودند سید الطایفه فرمودند
که تلک خیالات تربی بها اطفال الطریقة یعنی این خیالات بی اصل نیست یعنی از جانب حق تعالی برای
تربیت طفلان طریقت که تابع شخصی میشوند و آنها را دعوت بسوی خدا میکنند اتفاق شود مانند
آنکه طفلی را که بمکتب میبرند آستاد او یا مادر و پدر او را مواعید عمده میدهند که برای تو خلعتی ساخته ام
و شیرینی آماده کرده ام و فلان نعمت بتو خواهم داد و از تو بسیار خوش و خورسند هستیم و لوح سیمین در
کنار تو خواهیم داشت و علی هذا القیاس از کبرای اولیای سابقین مثل غوث الاعظم و دیگر بزرگان
وعدهای مغفرت و رحمت تابعین و مریدان و بطفیل ایشان نظر رحمت بر سایر خلایق منقول
شده و آن همه وعدهای صادق برآمده و در حدیث مشهور وارد شده در حق چهل ابدالان که
درین امت هیچ زمانه از آن خالی نمیباشد که بهم یمطرون الارض و بهم ینصرون و بهم یرزقون
یعنی مردم زمین را بطفیل ایشان باران میبارد و نصرت و رزق حاصل میشود پس چه تعجب است
که میر سید احمد صاحب را بعضی ازین مراتب حاصل شده باشد و بالفعل معاصران ایشان را
اثری از آن رسیده باشد غرض که انکار این معنی خوب نیست بلکه انتظار باید کشید که حق تعالی آثار
این مواعید را بمنصه ظهور جلوه گر سازد پس این همه صادق اند زیاده بخیر ترقیات دارین چه نویسند

بطرف سردار محمد خان که سابق بوی نیز نوشته شده بود بسم الله الرحمن الرحیم

از فقیر سید احمد بخدمت عمده خوانین عظام قدوه اراکین عالیمقام حشمت مآب جلالت انتساب
والا مناصب کثیر المناقب سردار یار محمد خان صاحب سلمهم الله تعالی بعد از سلام مسنون و دعای
اجابت مقرون واضح آنکه رقیمه کریمه در موضع خویشگی نزد فقیر رسید مضامین مندرجه واضح گردید
مخدوما حقیقت الامر آنست که این فقیر از بندگان اطاعت شعار و مطیعان مالک مختار است بجز
مالک علی الاطلاق و ملک بالاستحقاق جلت قدرته و عمت رحمته کسی را از مخلوقات و یکی را از ممکنات
بر سر خود حاکم نمیداند و در حق خود منعم نمی شمارد و بر هیچ یکی از مخلوقین بجز ذات پاک رب العلمین اعتماد
نمیدارد هر چند این معنی بر ضمایر منورت ذخایر دوستان فقیر واضح و لائح است اما بنا بر مزید تاکید
باز بطریق تجدید میگوید که خدای پاک را جل جلاله و عم نواله که دانای نهان و آشکار و عالم بجمیع
خفیات و اسرار است گواه میکنیم بر معنی که آنچه داعیه جهاد و عزم ازاله کفر و فساد که در خاطر فقیر
ریخته اصلاً و مطلقاً بکدورت طلب مال و عزت و جاه و حشمت و امارت و سلطنت و نام و نشان
و ترفع بر اخوان و اقران هرگز هرگز ممزوج و مخلوط نیست و آنچه دعوت مسلمین و ترغیب مومنین
بسوی اقامت این رکن رکین از فقیر صادر میگردد بجز هدایت ایشان بسوی رضامندی حضرت
رب العلمین و اتباع سنت سید المرسلین علیه افضل الصلوات و التسلیم هیچ غرضی از اغراض خسیسه
دنیاویه درمیان نه والله علی ما نقول وکیل پس فقیر را از اتمام این جد و جهد همین معنی منظور است
که امتثال احکام الهیه که در مقدمه قتال اهل کفر و ضلال وارد شده چنانچه کلمه جاهدوا باموالکم
و انفسکم در کلام مجید جابجا واقع گردیده از فقیر صورت بندد و بالجمله بنده اطاعت شعار را
بجز امتثال اوامر مولای خود چاره نیست و آنچه وعده الهیه بکفالت و وکالت مجاهدین در
تائید و نصرت مقاتلین صادقین وارد گردیده چنانچه منطوق لازم الوثوق و ان جندنا لهم

الغالبون

لهم الغالبون و کلمه کذلک حقا علینا نصر المومنین و کلمه لقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین انهم لهم المنصورون

و کلمه یا ایها الذین آمنوا ان تنصروا الله ینصرکم و یثبت اقدامکم و کلمه فسیکفیکهم الله و هو السمیع العلیم همین وعده

مذکوره در باب تسلی خاطر و اطمینان قلب و اعتماد بر خزاین حضرت رب العلمین این فقیر را و سایر مومنین

مخلصین را کافی و شافی ست پس فقیر بر همین مواعید الهیه اعتماد نموده و امتثال احکام حاکم خود را

قبله همت خود ساخته و جمیع ماسوی الله را پس پشت انداخته و از چپ و راست چشم همت بسته و

راه راست رضا جوئی مولائی خود پیش رو نهاده بکمال اطمینان و فرحت و غایت بشاشت و مسرت

درین راه تگاپو مینماید هر که شراکت فقیر درین باب اختیار کرد سعادت دو جهانی و راحت جاودانی

بدست آورد و هر که درینباب رفاقت فقیر نخواهد ورزید لابد روزی دست ندامت خواهد گزید

زیرا که فقیر درینباب بشارت غیبی مامور ست و آن بشارت لاریبی بمشر هرگز هرگز شعبه وسوسه شیطانی

و شائبه هوای نفسانی باین الهام رحمانی ممزوج نیست بالجمله فقیر را امتثال حکم الهی از ته دل مقصود ست

و اعتماد بر وعده الهیه بکلی حاصل و اما اینکه وعده الهیه بچه طریق ظاهر خواهد گردید پس بنده عبودیت شعار

را چه یارا که از مالک خود بپرسد که وعده خود بچه طریق ایفا خواهی کرد که این سوال خارج از

قانون آداب عبودیت ست بالجمله از گفتگوی چون و چرا بیزاریم و از مائده اطاعت محض ذله بردار

والسلام علی من اتبع الهدی و اجتنب عن اتباع النفس والهوی و از بسکه آنوالا مناصب نگارش

فرموده بودند که فقیر یکنون خاطر خود را بنگارد هر چه آنچه در دل هدایت منزل از الهامات رحمانی

و انوار ربانی یکنون میدارد از حیطه تحریر و تقریر بیرون ست زیاده والسلام مع الاکرام فقط

بنام فقیر محمد خان لکهنوی ـــــ بسم الله الرحمن الرحیم از امیر المومنین سید احمد

بخدمت خانصاحب عالی مراتب والا مناصب کثیر المناقب عظمت نشان رفیع المکان فقیر محمد خانصاحب

سلمه الله تعالی بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه احوال اینجا در دو بکرم رب المعبود

مستوجب حمد و شکر ست که عنایت رحمانی و حمایت ربانی بوجهی شامل حال ضعفا ست که از احاطهٔ تحریر
و تقریر بیرون ست که قلوب خواص و عوام از اهل ایمان و اسلام بقدرت کاملهٔ خالق انام بجدی مسخر گردید
که صرف جان و مال و ترک اهل و عیال در رفاقت این فقیر و اطاعت این ضعیف بر ایشان آسان تر
مینماید بالجمله حال جمهور مومنین این دیار عموماً و صادقین قوم آفریدی و یوسف زئی خصوصاً
دگرگون گردیده که در عروق قلوب ایشان بشادمانی آب زلال ایمانی رسیده و آتش نزاع ادراک
سعادت جاودانی و راحت دو جهانی مستعد گردانیده الحق که اگر این جان ناتوان و تن نادرست
بنیاد و مال سریع الزوال و متاع قلیل الانتفاع و عزت مشوب بذلت امروز در تحصیل رضای
ایزد متعال بکار نیاید پس هیچ کار آمدنی نیست در مثل این وقت اگر مصروف نگردید صرف خیالی است
بر احتلال بلکه حال نکبت و وبال در این کلام سلیم تامل فرمایند و بر مبالغه و مسامحه حمل ننمایند
بلکه لب محض و حق بحت ست مراد خود میدانند که از جنس شعرای خیال بند و فصحای بلاغت پیوند
که بنا بر مجرد عبارت آرائی و الفاظ پیرائی چندی از کلمات لطیفه جمع میکنند و خیالات نازک
در ان ودیعت می نهند و لذت خیالیه از ان بر میگیرند و بنا بر مجرد مشغولی وقت این تکلیفات
بکار میبرند نیستیم بلکه این کلام هدایت التیام لب لباب وحی و الهام ست اما وحی پس
بیانش آنکه حق جل و علا در کلام پاک خود میفرماید قل ان کان آباؤکم و ابناؤکم و اخوانکم و ازواجکم
و عشیرتکم و اموال اقترفتموها و تجارة تخشون کسادها و مساکن ترضونها احب الیکم من الله و رسوله
و جهاد فی سبیله فتربصوا حتی یاتی الله بامره و الله لا یهدی القوم الفاسقین اما بیان الهام پس
اینکه این فقیر از پردهٔ غیب ببشارات ربانی باستیصال کفار مامور ست و آن نعمت لاریب بشارت
رحمانی به علیه مجاهدین ابرار رسیده پس هر که امروز جان و مال و عزت و وجاهت خود را در اعلای
کلمهٔ رب العلمین و احیای سنت سید المرسلین بخوشی خرج و صرف نخواهد کرد لابد فردا از دزد بروز گشته

خواهد شد

خواهد شد و جز با حسرت و ندامت در دست نخواهد ماند بنا بران نگارش کرده میشود که جماعه
مومنین اضلاع خود را عموماً در رسالهء ایشان خصوصاً بوجهیکه مناسب وقت دانند تفهیم
بجوبی بفهمانند تا ایشان از مهالک دنیا و آخرت مامون مانند و بمنافع کونین فایز شوند و آن کسیکه
حاملین خطوط را بسبب مزاحمت راه برداشتن خطوط طویله گران بود بنابراً علیه بر سطرهای چند
اکتفا رفت زیاده والسلام مع الاکرام نقل اصل خط خانخان علیجاهی هوتکی ساکن قلات
بسم الله الرحمن الرحیم باسمه سبحانه نحمده و نصلی علی رسوله بعده معروض رای مهر انجلای
سیادت پناه نجابت دستگاه حضرت قدسی منقبت فردوسی منزلت مهر سپهر ولایت اختر
فلک هدایت مظهر تجلیات الهی مصدر آیات نامتناهی نیر اوج عظمت و اجلال قبهء امانی و آمال غوث العارفین
برهان السالکین زبدة الراشدین قدوة الواصلین سراج اولیای کرام تاج مشایخ انام مجمع انوار غیبی
مطلع انوار فیوضات لاریبی سیمرغ کوه قاف تجرید نهنگ دریای تفرید معدن الهام ربانی غواص بحر علم
لدنی شیر بیشهء حقیقت شهباز وادی معرفت آیت رحمت سبحانی کاشف ظلمات یلدانی نجم الملة
والانام رکن الشریعة والاسلام شهسوار میدان وحدت برفرازنده چراغ معرفت غادر دین
محمدی هادی شریعت احمدی مبارز میدان شجاعت قمری فضای فصاحت تاج الاولیاء الاصفیاء
سراج الملة البیضاء ملاح دریای احدیت در یتیم صدف معرفت غوث زمانه محبوب یگانه واقف
اسرار لی مع الله صاحبی ام سید احمد میدارد صاحبا چونکه قبل ازین در سهم خریف انجد می ام
براه کابل بخواهش جهاد میرفت مراسله سرافراز نامچه بجهت کمترین بندگان ارسال نموده بودند
که شما این برجای خود استقامت نمائید تا آمدن احوالات اینجانب بنده درگاه بنابر سبق وعده
استقامت نمنجه نمودیم و نیز بران وعده مذکور مستقیم میباشیم چراکه لا یخلف الوعد الا المنافقون
و ایضاً النفاق اشد من الکفر و این خادم العلمای و الفقراء قاصد بطرف آن صاحبی ام روانه نموده بودیم

در حین جهاد و مجادله با قوم مشرکان وارد آنحدود گردیده بودند و آن احوالات متخالفه آنصاحبی ام
بیان و اظهار نموده اند از حد زیاده هم و غم رخ نمود که شرح آن بزبان خامه اشکبار نمیگنجد بیت
صبت علی مصایب لو انها : صبت علی الایام صرن لیالیا : صاحبا مطلعا از آن تاریخ که مراسله
سرافراز نامچه بهجت کمترین مرقوم شده بودند در فکر جمعیت و اتفاق تمام قوم غلجائی و تدارک
اساس و اسباب میباشیم متعلقات اینجائی همگی در تحت و تصرف قبضه خود آورده ایم لیکن
احوال صادق و تحقق از جهت دوری حدود و نا معلومی منزل و مکان مبارک صاحبی ام
روشن و هویدا نگردیده و مردم خراسان طاقت نمود گرمی تابستان ملک هندوستان نمیدانستند
با بر آن حاجی احمد بن حاجی جان محمد نام قاصد ارسال نمودیم تقدیمبوسی مبارک مشرف خواهد شد
از روی شفقت و مهربانی احوالات محکمه و استقامت و منزل مبارک خود در طی تحریر در آورده
نمونه دستخطهای مبارک آنصاحب باسم نواب ذریه و مسرور خان کتی خیلی و عمر خان میان خیلی
و ظفر خان کنده پوری و جماعه ملکان قوم مروت و خیسوری و نبود امان مرقوم نموده بمصاحبت
قاصد نامبرده داده که در حین ورود بنده درگاه در آنجا معاونت و تبعیت ایشان را اختیار
نمایند و اگر احدی از ایشان از امر آنصاحب تجاوز نمود و در امر جهاد سستی و توقف نمود
بنده و تنبیه و تادیب آنها ماذون میباشم تا باعث ملالی خاطر آنصاحب نباشد انشاءالله تعالی
بورود دستخط مبارک در اول موسم تیرماه با جمعیت قوم غلجائی و تمام اهل راعی و قشون
بسیار جرار خونخوار براه زاد و وغوبلیری ورود و نزول خواهیم نمود محض برضای خداوند
تعالی و تنویر دین و آئین محمدی سر و جان و مال و اساس منبذول خواهیم نمود چراکه سبب سلطنت
دنیوی و فرحت اخروی خواهد شد بحکم این آیت ربانی لاتحسبن الذین قتلوا فی سبیل الله امواتا
بل احیاء عند ربهم یرزقون ز حین و ایضا حدیث نبوی ست الشهید مشتری و المشتری اب الوری

اما از جانب

اثنا نه جنانه والمصطفی شماره و نیز رجای واثق و امید صادق بجناب اقدس بارگاه خالق جهان است
که تخریب و اجحاف قوم طاغیان و مشرکان بعون عنایت ایزد منان و از برکت آنصاحبی ام میسر خواهد شد
بتضمون این آیت لن یجعل الله للکافرین علی المومنین سبیلاً و لقوله علیه السلام الاسلام یعلو ولا یعلی علیه
و سبب غلبه کفار نابکار در ایام ماضیه از جهت سستی و نااتفاقی اهل اسلام و نفاق ایشان بود چنانچه
بآنصاحبی ام درین مقدمه جهاد و مجادله ظاهر و باهر گردیده باشد باید که آنصاحبی ام جهد تمام در خصوص
دوری نفاق و اتفاق اهل اسلام نموده که موجب فتح و نصرت اهل اسلام خواهد بود باقی عمرکم مطاعاً و
ظلکم ممدوداً مهر خانخانان افضل الخواقین خانخانان این جواب خط خانخانان که از
طرف امیرالمومنین نوشته بسم الله الرحمن الرحیم از امیرالمومنین سید احمد بجناب مستطاب معلی القاب
یادگار سلاطین کرام بدرکار خواقین ذوی الاحتشام زینت بخش چارپالش حشمت و شوکت تکیه تاز
رخش سطوت و صولت شجاعت شعار شهامت آثار دیانت دثار جلالت نشان سردار سرداران
خانخانان ایده الله جلاله و ضاعف اقباله بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه
نامه نامی و رقیمه گرامی مشتمل بر مراتب محبت و اخلاص و مودت و اختصاص و قوت استعداد در مقدمه
اقامت جهاد و از الۀ بغی و فساد با دیگر مضامین خلت آگین رسید انواع فرحت و سرور دیده
و دل را نور بخشید الحمد لله والمنة که حق جل و علا بکرم عمیم خود آفاق جهان را بمثل آن رئیس صاحب
غیرت ایمانی و حمیت اسلامی منور گردانید منعم ذی النوال بفضل و کرم خود این تخم ایمانی را که بر حمیت
خاصه خود در سینه صفا گنجینه کاشته مثمر ثمرات جمیله در دنیا و عقبی گرداناد آنچه در باب توجه همت علیا
باستئصال بغی و از آن جانب خامه زیر فرموده بودند که از آنسوی اقامت جهاد و استیصال کفر و عناد
نموده آید هر چند این معنی اقصای مقاصد قلبی ست لیکن اگر عنان ظفر توامان بآن سمت منعطف گردد
منافقین مفسدین فتنه و فساد برپا خواهند نمود پس اصلح و انسب چنان مینماید که اولا درباره

استیصال منافقین بد مآل سعی بلیغ بجا آورده شود هرگاه قرب و جوار آنجناب از اشرار منافقین بدکردار
پاک گردد با جمعیت خاطر و اطمینان قلب به انجام دادن اصل مقصود متوجه توانند شد پس مصلحت وقت
همین که نخستین در ازاله فساد منافقین جد بلیغ بجا آرند و هر چند طریق دفع فتنه این منافقین آنجناب
خوب میدانند و در فن لشکرکشی و کشورکشائی بخوبی ماهر لیکن بنظر اخلاص مصلحت چنان مینماید که اگر
دل جلادت منزل برین امر عظیم بی اعانت کسی اقدام نماید و استقلال آنجناب در استیصال منافقین
باعث شورش فتنه و فساد نشود پس از کسی استعانت ضرورتیست الوس و قشون خود فراهم آورده
خود آنجناب در نواحی غزنین مقابله منافقین بطریق حیا و آغاز فرمایند و بعضی را از همراهیان با جمعی
کثیر از الوس و قشون بنواحی کابل تعیین فرمایند تا ایشان هم بطور شبخون بر منافقین آن مقام تاخت
نمایند و آنجناب از این سو متوجه بر منافقین پشاور شود و بعد از تصفیه آن مقام از الواث منافقین
به انجام بجلال آباد رسند همچنین از آنجا بکابل فایز گردد تا منافقین مطرود دین که از بنیاد و بنا
فتنه ها منتشر اند بوجهی متزلزل شوند که هر کس بحال خود گرفتار بود و بیدست و پا گردیده اعانت
همدیگر نتوانند کرد و اتفاق و اجتماع آنها متعذر گردد و اگر استقلال خود را درین باب باعث شورش
فتنه دانند و مظنه آن باشد که قوم درانی بنا بر حمیت قومیت و ریاست الوس خود مجتمع شوند و بر
مقابله آنجناب اتفاق کنند پس لابد رؤسای ایشان شریک خود باید کرد و استعانت از ارباب سلطنت
باید جست اما اینکه استقلال جناب بمقدمه باعث فتنه و فساد دستها یا نه پس درین باب درایت و کیاست
را کار فرمایند و با عقلای متدین مشورت جویند و عمل بهدایت منزل را از حمیت الوس و رعایت منصب
پاک ساخته و محض خیرخواهی اسلام را قبله همت نموده نیکو تامل فرمایند پس در هر کدام شق از این شقین
که خیرخواهی اسلام دانند همون را اختیار نمایند شما را در اختیار یکی از هر دو شق اختیار است اگر
تامل بینند خاطر خطیر باشد خطوط ملفوفه منه خطوط مشتمل بر همین مضمون بهرات ارسال فرمایند و اگر

[illegible]

اول بنظر صائب ترجیح یابد پس اصلاً حاجت ارسال خطوط نیست بنام خدا متوجه کار شوند و
اینجانب را باستعجال تمام بران اطلاع بخشند تا از نصرت سرگرم مهم گردد و حسب الطلب خطوط مشتگانه
بنام رؤسای بنو و امان و غیر میرسند اما اینقدر ملحوظ خاطر دانش ذخایر باید داشت که نواب شیر محمد خان
رئیس ذیره اسماعیل خان و دیگر سرداران هر چند با اینجانب اظهار اخلاص مودت مینمایند اما فی الحقیقت
از زمره منافقین اند از مداخلت ایشان اجتناب کلی باید ورزید و بنوعی برایشان اعتماد نباید کرد
و باقی جمیع رؤسا و ضعفا و حکام و رعایای اضلاع مذکوره و جماهیر مومنین و مشاهیر سادات و
علمای دین از اضلاع تا جور و مستورات و نشتر و حوالی پشاور و خیبر و ننگرهار و یکهلی و
نواحی کشمیر با اینجانب عقد رفاقت و اطاعت محکم بسته اند که عند الطلب بجان و دل حاضر شوند
و در صرف جان و مال در تحصیل رضای ایزد متعال و استیصال کفار و منافقین به تأمل هرگز تقصیر
نورزیم هر چند مستعد گردیدن اینهمه اقوام فی الحقیقت بمحض قدرت قادر علی الاطلاق است اما
بظاهر بسبب ظهور نفاق منافقین و خیر خواهی آنها در حق کفار منمر دین و بدخواهی در باره مسلمین
جمیع مومنین را رگ ایمانی در جوش و حمیت اسلامی در خروش آمده انشاءالله تعالی بحول و قوت ربانی
و تائیدات آسمانی عنقریب مقدمه گوشمالی منافقین و مجاهده مشرکین پیش کرده میشود و در جای واثق
از حضرت خالق چنان دارم که جنود رب العلمین بر احزاب ابلیس لعین البته مظفر و منصور گردند
چنانچه در کلام هدایت التیام میفرماید کذلک حقاً علینا نصر المؤمنین و ان جندنا لهم الغالبون و یا ایها
الذین آمنوا ان تنصروا الله ینصرکم و یثبت اقدامکم پس فتح و نصرت از مواعید صادقه رب ذو الجلال
است و تخلف دران محال پس لازم که محبت مال و جان و اخوان و اوطان پس پشت انداخته
محض تحصیل رضای حضرت حق قبله همت ساخته صرف به نیت نصرت دین متین و اعلای کلمه
رب العلمین کمر بسته و جنود رب العلمین داخل گشته معرکه قتل و قتال خود رانید از زندان اشرار لعنهم الله

در ضمن آن بر طبق منطوق لازم الوثوق و اخری تحبونها نصر من الله و فتح قریب و بشر المؤمنین ابواب
فتوح مفتوح خواهند گردید و تملک خزائن بسیار و تسلط بر بلاد و امصار از ممالک کفار شرار و منافقین
بدکردار ضرور بالضرور بدست خواهد آمد لیکن اینهمه این و آن را از زوائد منافع تصور دیده هرگز در
اقامت جهاد بنا باید ساخت و آنرا از نظر همت بلند باید انداخت پس هرگاه باین نیت پاک خود را
در سلک مجاهدین منسلک خواهند کرد بلاریب در جنود الله معدود خواهند شد و بر طبق وعده حقه در
نصرت و ظفر بدست خواهد آمد و علاوه برین آنکه اینجانب بارها از پرده غیب بیکمن لاریب بکلام روحانی
و الهام ربانی در مقدمه اقامت جهاد و ازاله کفر و فساد باشارات صریحه مامور گشته و در باره نصرت
و فتح به بشارات صادقه مبشر شده و چون مواعید الهام مطابق کلام ملک علام باشد لابد قبول
باید داشت و عمل بران باید ساخت بالجمله حق جل و علا اینجانب و اتباع اینجانب را بکرم عمیم خود بتعیین وجه
وجیه در سلک مجاهدین منسلک گردانیده و بیخ محبت دنیای دنیه از ته دل قمع ساخته و اینطریق را
بتعلیم خاص فهمانیده و بتجدد قلب انداخته و بتعلیم آن امر فرموده و به برکت همین خلوص بمنصب امامت مشرف
نموده هر چند اینمعنی بر هزاران هزار بلکه بر خلائق بسیار از زر افغان حال این خاکسار واضح و لائح است
چنانچه بسیاری از اهل هند و سند و خراسان بر اینمعنی آگاه شده اند و اغلب که آنجناب هم مطلع
بوده باشند اما بنا بر مزید تاکید بطریق تجدید میگوئیم که خدای پاک عالم سرائر و خفیات را گواه مینمائیم
که داعیه اقامت جهاد و ازاله کفر و عناد از دل اخلاص منزل میجوشد اصلا شبه وسوسه شیطانی و
شائبه هوای نفسانی باین داعیه ربانی مخلوط نگشته و الله علی ما نقول وکیل زیاده بجز تاکید استعجال
ارسال جواب به بست کدام قاصد تیز رو و سریع السیر چه نگارش رود که مقدمات عظیمه بر رسیدن
جواب متوقف اند والسلام مع الاکرام فقط

بنام شاه محمود سلطان هرات

بسم الله الرحمن الرحیم از امیر المومنین سید احمد بحضور لامع النور ظل سبحانی مورد الطاف ربانی معدن

اخلاق

اخلاق جهانبانی مسندآرای محافل جاه و جلال فرمانروای اورنگ عزت و اقبال رونق
افزای مبانی دین شهامت متکا برای اساطین شجاعت حجم جاه رفیع پایگاه ابدالله ظلال
جلاله و ضاعف اقباله بعد از ادای تحیات مسنونه سید الانام و اظهار تعظیمات مکنونه قلوب اهل
مودت والتیام بر نظیر آفتاب بظهیر مخفی مباد از آنجا که اقامت جهاد و ازالهٔ بغی و فساد در هر زمان
و هر مکان از اهم احکام حضرت رب العباد است خصوصاً درین عصر و زمان که وقت شورش
اهل کفر و طغیان بحدی رسیده بود که تخریب شعائر دین و افساد و حکومت سلاطین از دست کفره
متمردین و نجات مفسدین بوقوع آمده و این فتنهٔ عظیم تمام بلاد هند و سند و خراسان را فراگرفته
پس درین صورت تغافل در مقدمهٔ استیصال کفرهٔ متمردین و قتال اهل در باب سرزنش باغیان مفسدین
از اکبر معاصی و اقبح آثام است بناءً علیه این بنده درگاه حضرت اله از وطن مالوفهٔ خود برخاسته
در دیار هند و سند و خراسان دور و سیر نمود و مومنین آن اقطار و مسلمین آن دیار را بایمعنی
ترغیب کرد الحمد لله و المنة که اکثر مومنین مخلصین و صادقین راسخین باین دعوت حق را بگوش
هوش شنیده رفاقت اینجانب اختیار نمودند و اطاعت اینجانب درین مقدمه التزام کردند و از آنجا که
اقامت جهاد با اهل کفر و فساد بدون نصب امام صورت نمی بست بناءً علیه جماهیر مجاهدین و مشاهیر
اعلام دین بر دست اینجانب بیعت امامت بجا آورده خطبه بنام اینجانب خواندند از آنجا که در میان
منصب امامت و منصب سلطنت تفاوت عظیم است که نصب امام محض برای اقامت جهاد و ازالهٔ بغی
و فساد است نه تسلط بر بلاد و امصار و تملک اضلاع و اقطار انام و اتباع آن مقصود بالذات
نمی باشد بلکه حق حکومت و سلطنت بمستحقان او میرسانند بخلاف منصب سلطنت که مقصود اصلی
از ان حصول معنی تجبر و فرمانروائی و تصرف و کشورکشائی است لهذا اینجانب بمعلی القاب شاهزاده
رفیع القدر وسیع الصدر مسندآرای محافل شادمانی رونق افزای مجامع کامرانی نگارش کرده شد

که بنابر اخذ کردن حق خود مشارکت و مساعدت مجاهدین فرمایند که تا مجاهدین مسطورین
مملکت قدیمه حضور را از انجاس مشرکین و آلواث مفسدین مطهر و پاک گردانیده حق
بحقدار رسانند و این وعده بذمه اینجانب واجب الایفا است اما بشرطیکه عهود محبت و مواعید
درست ازیشان برهمین نهج بپذیرد که شکر این نعمت عظمی بجا آرند یعنی علی الدوام کمربسته جهاد را
جاری دارند گاهی او را معطل نسازند و در آئین انتظام ممالک رعایت قوانین شرع بی کم و
کاست بجا آرند و از فسق و ظلم احتراز کلی دارند پس درینصورت اگر اشارت حضور لامع النور
هم بشاهزاده ممدوح در مقدمه متوجه شدن ایشان بسرانجام دادن این مهم صادر گردد
البته مهم مسطور بخوبی صورت انجام خواهد پذیرفت زیاده تطویل کلام بحضور آن سلطان اهل اسلام
لقمان را حکمت آموختن است بنابران برین چند سطور اکتفا کرده شد آفتاب سلطنت و اقبال
دایما تابنده و درخشنده باد. نامه شاهزاده کامران از امیر المومنین سید احمد بجناب
معلی القاب سلاله خاندان سلاطین کرام و نقاده دودمان خواقین ذوی الاحتشام زینت بخش
چاربالش حشمت و شوکت تکیه تازرخش سطوت و صولت یادگار ارباب سیف و قلم جگر گوشه
اصحاب جود و کرم گل سرسبد چمنستان شادمانی فرمانروای اورنگ کامرانی زاد الله اقباله
و ضاعف اجلاله بعد سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه از بسکه مهاجرت از
بلاد کفر و فساد و مجاهده با اهل کفر و عناد و مقابله ارباب بغی و فساد از اعظم ارکان اسلام است
و تساهل و تغافل درین از اقبح معاصی و آثام بعد از آنکه بلاد هندوستان از شیوع آثار اهل کفر
و طغیان مملو و مشحون گردید اینجانب از وطن مالوف خود برخاسته به نیت هجرت و جهاد بسمت
خراسان متوجه شد چون درین اضلاع رسید تمام این بلاد را از مفاسد اهل بغی و عناد مملو دید
بنا علیه در اوطان یوسفزئی رسیده مومنین آن دیار و مسلمین آن اقطار را بسوی اقامت دین

رکن مکین

رکن رکین یعنی استیصال کفار متمردین دعوت نمود الحمدلله که این دعوت حق رفته رفته بگوش
اکثر مسلمین از غازیان اهل نگرهار و آفریدیان و ختک و مهمند و خلیل و اهل سوات و بنیر ولایت
نام پرگنه پرگنه پرگنه ولایت
و اهل پکهلی و راجهای کشمیر رسید همه مومنین مخلصین و صادقین راسخین این دعوت حقیر را بگوش
هوش شنیده رفاقت اینجانب اختیار نمودند و اطاعت و انقیاد هرگونه مسلم داشتند و از انجا
که قتال کفار لئام شرعاً بدون نصب امام صورت نمی بست بنا علیه اکثر علمای دین و جماهیر
مومنین مجاهدین بر دست اینجانب بیعت امامت بجا آوردند و خطبه بنام اینجانب خواندند ربقه اطاعت
و انقیاد در گردن خود انداخته امامت اینجانب مسلم داشتند الا چندی از منافقین که فرق در میان
منصب امامت و سلطنت نفهمیده آینده درگاه حضرت الله را طالب سلطنت تصور کرده در پی عداد
مجاهدین افتادند حالانکه خالق البریات و عالم السرائر و الخفیات گواه است بر همین که گاهی
بر دل اخلاص منزل اینجانب آرزوی حصول معنی ملکگیری و خزائن بیشمار و تسلط بلاد و امصار یا طلب
عزت و جاهت و ریاست و امارت یا فرمانروائی بر اقران و اخوان یا اهانت رؤسای
عالیمقدار و سلب سلطنت سلاطین والاتبار گاهی خطور هم نکرده و در وسوسه آنهم بهم نرسیده
بلکه مقصود از برپا کردن تمام این معرکه پیرائی و عربده آرائی غیر از اعلای کلمه رب العلمین و احیای
سنت سید المرسلین و استیصال کفره متمردین و استخلاص بلاد مومنین از دست بغات مفسدین
چیزی دیگر مقصود نیست علاوه برین آنکه اینجانب از پرده غیب و مکمن لاریب به بشارات اقامت جهاد
و ازاله کفر و فساد مامور است و به بشارات فتح و ظفر مبشر چنانچه بکرات و مرات بکلام روحانی
و الهام ربانی برین لطف رحمانی مطلع گردیده که هرگز هرگز شبه وسوسه شیطانی و شائبه هوای
نفسانی با آن مخلوط نشده بالجمله چون منافقین مفسدین بحمایت کفره متمردین کمر بستند و عداوت
مجاهدین بر روی کار آوردند پس لابد بگوشمالی ایشان از مقدمات جهاد و متممات ازاله کفر و فساد

گردیده بنا برا علیه اینجانب کافه مجاهدین را بگوشمالی منافقین ترغیب نموده چنانچه عنقریب بسر انجام دادن
این مهم عظیم بحول و قوت رب کریم متوجه میگردد و بعد از پاک کردن این بلاد از انجاس مشرکین
دارالامارات منافقین بمستحقین حکومت و سلطنت و مستعدین ریاست و مملکت تفویض کرده خواهد شد
امّا بشرطیکه شکر این انعام الهی بجا آرند و علی الدوام جهاد را بهر حال قایم دارند و گاهی معطل نگذارند
و در ابواب عدالت و فصل خصومات از قوانین شرع شریف سر موئی تجاوز و تفاوت بمیان نیارند
و از ظلم و فسق بکلی اجتناب ورزند باز خود اینجانب مع مجاهدین صادقین بسبب بلاد هندوستان
بنابر ازاله اهل کفر و طغیان متوجه خواهد شد که مقصود اصلی خود اقامت جهاد بر هندوستان است
نه توطن در دیار خراسان بالجمله خان عالیشان رفیع المکان خانخانان علیجاه رئیس ولایت
بسبب کمال علو همت و وفور رغبت در مقدمه حمیت ایمانی و غیرت اسلامی این دعوت حق را بگوش
هوش شنیده مستعد مقاتله کفار شرار و مقابله منافقین نگونسار گردیدند الحمد لله و المنة که
حق جل و علا خان ممدوح را بآن توفیق موفق گردانید لهذا آنجناب مستطاب نگارش کرده میشود
که هرچند نصرت دین و اعانت مجاهدین بصرف جان و مال بر جماهیر اهل اسلام عموماً و بر مشاهیر
حکام خصوصاً واجب مؤکد است امّا چون توجه آنجناب باین دیار و اقطار بنابر موانع چند در
چند ظاهراً متعذر مینماید پس لازم که چند کس را از ملازمان خاص که بعقل و کیاست موصوف
باشند و بغیرت و وجاهت معروف و به بلند پایگی اختصاص نسبت بآنجناب مشهور باین سمت
روانه فرمایند تا بعضی از ایشان بخان ممدوح رفاقت نمایند و بعضی دیگر خود را پیش اینجانب
رسانند درین باب شراکت آنجناب متحقق گردد و استحقاق حصول فوائد اخرویه و منافع دنیویه
ثابت شود و استخلاص حق خود از دست باغیان مفسدین بدست آید باقی تطویل کلام بجناب
آن قدوه اولی الالباب بنام لقمان را حکمت آموختن است چه آنجناب درین ابواب فرمانروای

دکتور کشائی

وکشورکشائی را حکیم و تجربه کار داند و عاقل و هوشیار و السلام مع الاکرام فقط

رقعه محمد خان موصوله بیست و نهم شهر ذی قعده ۱۲۴۲ سنه هجری در موضع هرمکوت ضلع سوات

بخدمت وافی هدایت ذات بابرکات مجموعه احسانات جناب کرامت مآب رفعت و معالی
انتساب حضرت مخدوم مطاعی صاحبی ام سید بادشاه دامت برکاته بعد از ابلاغ تحفه سلام
خیر الکلام و تقدیم لوازم تعظیمات و تسلیمات که وسیله سعادت ابدی و واسطه عزت سرمدی تواند بود مکشوف
ضمیر منیر بیضا نظیر میگرداند که لله الحمد و المنة مجاری حالات بفضل و کرم حضرت معطی العطایا و یمن توجه
ظاهری و باطنی آنجناب مقرون جمعیت صوری و معنوی است و پیوسته اعتدال عنصر شریف و ابتهاج
طبع لطیف ذات ستوده صفات مخدومی مطلوب و مستدعی امید واثق که این نیازمند درگاه آله تراب
الاقدام اهل الله را از جگر گوشه خاطر ملکوت مناظر محو نفرموده مشمول توجهات خفیه و جلیه خواهند داشت
و همواره بارقام ارشاد نامجات معه هرگونه خدمات لازمه مسرور و محظوظ خواهند فرمود باقی
الله معکم اینما کنتم السلام علیکم و علی من لدیکم فقط خط بنام میان یقین الله شاه لکهنوی
از امیر المومنین سید احمد بخدمت فیضدرجت سجاده نشین ارشاد و تلقین رهنمای ارباب صدق
و یقین یادگار اسلاف کرام تذکار اولیای عظام مقبول بارگاه آله مخدومی مکرمی شاه یقین الله
مد الله ظلال هدایته علی رؤس المستفیدین الی یوم الدین بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون
واضح آنکه احوال اینجا بکرم رب المعبود مستوجب حمد و شکر است که شب و روز نعم منعم علی الاطلاق
و الطاف مالک بالاستحقاق برین عاجز خاکسار و ذره بیمقدار و همه جماعه مهاجرین ابرار و مجاهدین اخیار
باران صفت می ریزد و می بارد و غرض که پرورش او بحدی رسیده که باحاطه تحریر و تقریر متعذر
مینماید ست اگر هر بن موئی با صد زبان ؛ کند شکر این نعمتش را بیان ؛ بتحریر الفاظها بی شمار ؛
نباشد یکی از هزاران هزار ؛ از آجل نعم ربانی و الطاف رحمانی آنست که اینحقیر را محض قدرت کامله خود

باعلای کلمه رب العلمین و احیای سنت سید المرسلین و ترغیب کافه مومنین بسوی اقامت این رکن
رکین و تجمع عساکر مجاهدین بنابر استیصال جنود ابلیس لعین متوفق گردانید الحمد لله علی ذلک حمدا کثیرا هر چند
در مقدمه قتل و قتال با اهل کفر و ضلال بحکم الحرب بیننا و بینهم سجال در هر دو جانب فتح و شکست محتمل است
چنانچه درین ایام خجسته فرجام هر چند مجاهدین اخیار چند بار بر کفار شرار مظفر و منصور گردیدند
و در یک نوبت بسبب مداخلت چندی از منافقین یک گونه گزندی بمومنین صادقین هم رسید
لیکن الحمد لله و المنة که هیچگونه فتوری و قصوری در همت عالیه ایشان راه نیافته چنانچه این فقیر
بعد وقوع آن حادثه در اضلاع یوسف زئی مثل چمله و بونیره و سوات و دور و سیر نمود و مومنین
آن دیار و مسلمین آن اقطار را باقامت جهاد و ازاله فساد بالمشافهه ترغیب نمود و بسیاری را
از اقوام افاغنه مثل علیزایان و آفریدی و مهمندی و خلیل و غیرهم را در ادراک این سعادت عظمی و ادای
این عبادت کبری بالمکاتبه دعوت کرد الحمد لله که همه مومنین صادقین ایشان این دعوت حق
را قبول نمودند و بگوش هوش شنیدند بنا برآن علیه در عرصه چند روز ان شاء الله بحول و قوت ربانی
و تایید یزدانی مقدمه جنگ و جدال و قتل و قتال و استیصال اهل کفر و ضلال پیش کرده خواهد شد
امید قوی از کرم کریم مطلق و رحمت رحیم بر حق چنان است که علیه دین حق بر ادیان باطله جلوه پذیر
میگردد و خاطر جمع دارند و هرگز بر اخبار واهیه که منافقین بنابر رنجانیدن مومنین افشا مینمایند
اعتماد نفرمایند و بجمعیت خاطر و اطمینان قلب در دعای نصرت دین متین ببارگاه رب العلمین مشغول
مانند و خاطر جمع دارند که هر چند فاعل مختار در هر کار و بار محض ذات پروردگار است آری مومن
صحیح الاعتقاد را لازم است که در جمیع مقدمات خود بر کارسازی آن رب العباد بجان و دل
اعتماد نماید آری بنابر حکم شرع قدری در جمیع اسباب هم سعی بجا آرد پس بنابر همین حکم شرعی در جمع کردن
عساکر مسلمین قدری از سعی کرده الحمد لله که سعی مذکور به انجام رسید که اقوام کثیره از مومنین افاغنه که شمار

اشخاص بر قوم بنرارها و لکهو که میرسد بر فاقت این فقیر اتفاق نمودند و اطاعت این عاجز بجان و
دل مسلم داشتند و وقتیکه مومنین صحیح الاعتقاد و مسلمین کامل الانقیاد بنابر استیصال کفر و فساد
و اعلای دین رب العباد کمر همت چست می بندند و نیت قلبیه درست مینمایند ضرور بالضرور بحول و قوت
رب غفور مظفر و منصور میشوند و حق جل و علا بکرم عمیم خود بر طبق منطوق کذلک حقا علینا نصر المؤمنین
وان جندنا لهم الغالبون تائید ایشان میفرماید و برظاهر است که شوکت هیچ کافر متمرد و منافق معاند
و معارضه قدرت ربانی و تائید رحمانی نمی تواند کرد لا مانع لما اعطیت و لا معطی لما منعت و لا راد لما
قضیت و لا ینفع ذا الجد منک الجد شان اوست پس همین مضمون پیش نظر خود باید داشت و بر وعده
کریم نظر باید گذاشت آمد لحسن باقی بوس زیاده والسلام مع الاکرام فقط تمت —

عالیجاهان رفعت جایگاهان برادران عزیزان ساکنان گده و پنج پیر سلمهم الله تعالی از اینجانب
فتح خان بعد از سلام و شوقمندی ملاقات بهجت آیات مشهود باد که سواد ان اینجانب صد راس
گاوان شما را بیخبر اینجانب بر طریق عادت قدیم افغانیه خود تاخته نهب آورده بودند از آنجا که
اینجانب از جمیع رسوم افغانیه خلاف شرع ثابت گردیده و از همه عادات جاهلیه دست بردار شده بنا
علیه نگارش کرده میشود که شما اینجانبی وسواس بیایند که خانه اینجانب خانه شما است و بلا تکلف
مال خود را گرفته ببرند بر چند خطی مشتمل بر همین مضمون نزد جهالت نشان خادی خان هم فرستاده ام
فاما باندیشه اینکه مفسد مذکور شاید مال مسطور را بنام شما بگیرد و خود در میان بخورد و هیچ بشما ندید
بنا علیه بشما کاغذ نوشته شد لازم که خود را بعجلت تمام نزد اینجانب رسانید و از ضمان مال خود
برودی کردن اینجانب را خلاص کنید که وقت موت کسی را معلوم نیست مبادا که اینجانب را ساعت
موت برسد و درین مظلمه گرفتار باند زیاده والسلام تحریر بست سوم ذی قعده سنه ۱۲۴۳

نقل جواب خط سلطان محمد خان بسم الله الرحمن الرحیم تحریر بتاریخ سلخ ذیقعده از امیر المؤمنین

بنام سلطان محمد خان

سید احمد بخدمت اراکین عالیمقام قدوه خوانین ذوی الاحتشام رونق افزای چاربالش حشمت معرکه
پیرای میادین صولت سردار عظمت شعار جلالت آثار شوکت نشان سردار سلطان محمد خان زاد الله
اقباله و ضاعف اجلاله و وفقه الله لما یحب و یرضاه و اوصله الله الی غایة ما یتمناه بعد اهدای احسن
تحف اهل اسلام یعنی گلدستهٔ ریاحین سلام و ادعیه ازدیاد مناصب دینی و مدارج دارین واضح آنکه
نامهٔ نامی و رقیمهٔ گرامی مشتمل بر مراتب مودت و اتحاد و مدارج خلت و وداد در احسن اوقات و اسعد
ساعات رسید انواع مسرت و اصناف فرحت بخشید آنچه از نوک قلم مودت رقم بنظر علاقه صداقت
قدیم صادر گردیده بود که اینجانب علاقه اتحاد و اخلاص را که از مدت مدید فیما بین قائم گردیده از خاطر
فاتر محو و منسی نسازد پس الحق از روزیکه اینجانب را با آن حشمت مآب در دار السلطنت کابل ملاقات
گردیده و علاقه صداقت و اخلاص فیما بین بهم رسیده هیچگونه الی الآن بغبار رنجش مکدر نگردیده
و چیزیکه باعث ملال باشد درمیان نیامده پس بنظر قوانین رعایت علایق صداقت البته علاقه مذکور
واجب الرعایت است لاکن حق جل و علا محض بکرم عمیم خود دل اخلاص منزل این ذرهٔ بیمقدار را این
عاجز خاکسار را بطریقهٔ تبع محبوب و منهجی پرغریب آشنای عمر بحال گردانیده که در باب علایق
محبت معدآور پاسداری وجوه صداقت و قرابت از نظر انداخته و محض تحصیل رضای خود
و اطاعت احکام خود قبله همت ساخته پس محبوب من همان است که محبوب رب العلمین است و عدو من
همانست که عدو احکام شرع مبین است لهذا بخدمت عالی گذارش کرده میشود که در دوستی علاقه خود
مع الله کوشش بلیغ فرمایند تا چار و ناچار بقدر آن محبوب من شوند و طریق تحصیل مقام محبوبیت حضرت
رب العزت رب العلمین همین است که در باب اطاعت احکام و اعلای کلمه اسلام و احیای سنت سید الانام و
استیصال کفره بد انجام از جمیع علایق ماسوی الله خواه از جنس علایق صداقت و قرابت باشند
خواه از جنس تحصیل سلطنت و وجاهت خواه از جنس بدست آوردن مال و ریاست منقطع گردند

درین باب

و در بیاب از جمیع ماسوی الله هر دو دست بردارند و دل اخلاص منزل خود را از الواث اغراض نفسانی و طلب
حظوظ جسمانی در مقابله اطاعت احکام ربانی مطهر سازند و اگر اندکی تامل فرمایند التزام این امر بنده عبودیت
شعار و اطاعت آثار لازم و مؤکد است که بدون آن هرگز هرگز علاقه عبودیت خالصه از غبار نفاق مصفا نمیگردد
اما امید این امر داشتن که طمع دخول در سلک عباد مخلصین هم دارند و دل خود را از الواث مذکوره مطهر هم
ننمایند پس خیالیست پر اختلال و توهمیست باطل و محال که هرگز هرگز گاهی شدنی نیست ع هم خدا خواهی
و هم دنیای دون * این خیال است و محال است و جنون * پس کسانیکه ایمان خالص از شوب نفاق و اطاعت
محضه حضرت خلاق قبله همت خود ساختند همان دم مقام محبوبیت جناب حق یافتند قال الله تبارک و تعالی فسوف
یأتی الله بقوم یحبهم و یحبونه اذلة علی المؤمنین اعزة علی الکافرین یجاهدون فی سبیل الله و لا یخافون لومة لائم
ذلک فضل الله یؤتیه من یشاء و الله ذو الفضل العظیم و قال الله تبارک و تعالی انما ولیکم الله و رسوله و الذین
آمنوا الذین یقیمون الصلوة و یؤتون الزکوة و هم راکعون و من یتول الله و رسوله و الذین آمنوا
فان حزب الله هم الغالبون و قال الله تبارک و تعالی لا تجد قوما یؤمنون بالله و الیوم الآخر یوادون من
حاد الله و رسوله و لو کانوا آباءهم او ابناءهم او اخوانهم او عشیرتهم اولئک کتب فی قلوبهم الایمان و ایدهم
بروح منه و یدخلهم جنات تجری من تحتها الانهار خالدین فیها ابدا رضی الله عنهم و رضوا عنه اولئک
حزب الله الا ان حزب الله هم المفلحون پس کسانیکه در سلک حزب الله منسلک گردیدند بالاضطراب
محبوبیت شدند اگر شوق تحصیل این مقام دارند در جواب همین رقیمه بتفصیل بنگارند تا طریق آن نمایانیده شود
و بحول و قوت ربانی بمنزل مقصود رسانیده شود هر چند مضامین مسطوره کرات و مرات در قطعات رقایم وداد
نگارش کرده شد و بالفعل تکرار لغو مینمود لیکن چه باید کرد که بخیرخواهی جمهور مؤمنین با مرام در بر خواهش صلاح
ایشان مضطر بنا بر علیه بارها همین مضمون در قوالب گوناگون و البسه رنگارنگ نگارش کرده میشود
و الاحضرت رب غیور که علیم بذات الصدور است آگاه است بر اینمعنی که این ذره بیمقدار را علاج خاکسا

هر چند بظاهر قدری ندارد اما تمام دل اخلاص منزل از توکل محض و تسلیم بحت ممتلی است آنجا احتیاج
بسوی غیر او باعث ننگ و عار میداند وفی الحقیقت طلب چیزی که غیر رضای او باشد اصلا نمی‌باید کرد
چنانچه این معنی بر آن جلالت آثار کالشمس فی رابعة النهار هویدا و آشکار است حق جل و علا بکرم عمیم خود در
اصل جبلت آن امر عظیم ودیعت نهاده بیت بارها گفته ام و بار دگر میگویم که من گم شده این ره
نه بخود می پویم هر چند بهر حال در دعای خیر مشغولم و بهر صورت خیرخواه آن حشمت مآب لیکن اگر این معنی
متحقق گردد پس محبوبیت نامه نسبت جناب حضرت رب العلمین و سید المرسلین و جمیع عباد مقربین
بدست آید باقی تفاصیل سرگذشت انجد و با ظهار حامل رقیمة الوداد ناظر غلام محی الدین بیگ هویدا
خواهد شد زیاده والسلام مع الاکرام ۞ بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله الذی
فرض الجهاد علی العباد و امرهم بقتل اهل البغی والفساد والصلوة والسلام علی محمد خیر العباد و علی آله
واصحابه الامجاد اما بعد این اعلامی است عام بخدمت جماهیر اهل اسلام خصوص بخدمت مخلصان
پروردگار و مسلمانان ضلع سمرهر مشتمل بر این معنی که اقامت جهاد با اهل کفر و عناد و قتال اهل بغی و فساد
از افضل عبادات و اکمل طاعات است که هیچ عبادتی از عبادات و طاعتی از طاعات در باب
تکفیر سیئات و رفع درجات مساوی این عبادت عظمی نمیتواند شد قال الله تبارک و تعالی لا یستوی
القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر والمجاهدون فی سبیل الله باموالهم وانفسهم فضل الله المجاهدین
باموالهم وانفسهم علی القاعدین درجة وکلا وعد الله الحسنی وفضل الله المجاهدین علی القاعدین اجرا عظیما
درجات منه ومغفرة ورحمة وکان الله غفورا رحیما مشارکت مجاهدین از اعظم علامات ایمان و
انقیاد است و ترک رفاقت ایشان از امارات نفاق و فساد پس هر که جان خود را از محمدیان
میشمارد و خود را از زمره اهل اسلام می انگارد لابد که جان خود را شریک مجاهدین خواهد نمود و در
اعانت ایشان سعی بلیغ خواهد نمود اما چون درین جزو زمان شورش اهل نفاق و طغیان بحدی رسیده

که بود

که بدون ازالهٔ فساد منافقین جهاد با کفرهٔ ملاعین صورت نمی‌بندد پس لابد مقاتلهٔ این منافقین
اساس مقابلهٔ کفار شمرده گردیده و این مقابله به مرتبهٔ جهاد بلکه به مرتبهٔ اعلی از و رسیده بنابرآن
درین ایام عزم تسخیر بلدهٔ پشاور نمودم و مصلحت چنان اقتضا کرد که این مقدمه را از دو جانب برپا
باید کرد یکی از جانب سوات و بنیر و دیگر از جانب خیبر و حوالی آن الحمد و المنة که مومنین
سوات و بنیر و باجوڑ و پرگنه سمه درین مقدمه رفاقت اختیار کردند و بنابر آن درین مقدمه از جانب خیبر
برادرزادهٔ خود را که سید احمد علی شاه نام دارد و بکمال فراست و دیانت موصوف است و به جمعیت
و شجاعت معروف بسمت خیبر روانه نمودم پس جمیع مومنین نگرهار را لازم که جان خود را شریک
حال او گردانند و خود را و جمیع دوستان خود را رفیق او سازند که رفاقت او عین اطاعت خدا
و رسول است و اعراض از رفاقت او باعث روسیاهی نزد خدا و رسول چنانچه صدبار در مقدمه
قتل و قتال و جنگ و جدال بنابر اغراض نفسانی و هواجس شیطانی در میان خودها بعمل آورده اند
جان و مال خود را درین مقدمات صرف نموده الحال اگر یکبار محض ابتغاء لوجه الله و ادای امر
لطاعة الله کمر بسته نمایند و کوشش بلیغ بجان و دل بجا آرند بر مقتضای غیرت اسلامی و حمیت
ایمانی عمل کرده باشند و الا بر ظاهر است که کار خدا موقوف بر شراکت کسی از مخلوقات نیست
بقدرت کاملهٔ خود نصرت دین خواهد فرمود و مخلصین خود را مشمول کرم و عنایت خود خواهد نمود
لیکن کسیکه جان خود را در سلک مجاهدین منسلک کرده گوی سعادت دو جهانی در راحت جاودانی
برد و هر که خود را ازین امر پهلوتهی گرداند بیشک جان خود را در درکات اسفل السافلین رسانید
و ما علینا الا البلاغ المبین و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین فقط

خطبهٔ عید اضحی

بسم الله الرحمن الرحیم: الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله و الله اکبر الله اکبر و لله الحمد الحمد لله
العلی الکبیر متعال ذی العزة و العظمة و الکبریاء و الجلال ذی الکرم و الجود و الطال و النوال

ذی القهر والسطوة والبطش والمحال الله اکبر ۳. سبحان الملک الحی الذی لا ینام ولا یموت
المتعزز باحاسن الاسامی وافاضل النعوت المتوحد برداء الکبریاء والجبروت المنفرد بالتصرف
فی الملک والملکوت الله اکبر ۳. سبحان من جعل الکعبة البیت الحرام للناس قیاماً ووضع الشعائر
والمشاعر والمواقیت ووقت له اشهراً وایاماً. وجعل ابراهیم الخلیل صلوات الله وسلامه علیه
للعالمین اماماً. وسن له مناسک الحج ومشاعر العج والثج واراه مواضع الفج اعزازاً واکراماً.
الله اکبر ۳. واشهد ان لا اله الا الله العزیز الغفار واشهد ان محمداً عبده ورسوله المختار صلی الله
علیه وعلی آله واصحابه الاخیار علی تعاقب الملوین ومر الدهور والاعصار ۳

بنام دوست محمد خان والی کابل املای فقیر بسم الله الرحمن الرحیم. از امیر المؤمنین سید احمد
بخدمت سردار کثیر الاقتدار جلالت شعار عظمت آثار شجاعت دثار والا تبار سردار
دوست محمد خان زاد اقباله بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه بر ضمیر
کیاست تخمیر آن سردار کثیر الاقتدار همچنین کالشمس فی رابعة النهار هویدا و آشکار شده باشد
که آنچه اینجانب از وطن مالوف خود برخاسته و محبت اهل و عیال و اخوان و اوطان پس پشت
انداخته و مصائب و متاعب مثل این اسفار بعیده بر خود گوارا ساخته در کشاکش جنگ و جدال
شب و روز گذرانیده و میگذارد همه سعی فی الله و اعلاء کلمة الله و احیاء سنة رسول الله
است هرگز هرگز طلب خواهش دنیا و مافیها با آن مخلوط و ممزوج نگردیده از آنجا که تطهیر این
داعیه رحمانی از تلوث اغراض نفسانی یقیناً و قطعاً معلوم آنجناب است حاجت تکریر ندارد
بنا بر آن علیه انزا بر خاطر دانش ذخایر تفویض نموده باصل مدعا می پردازد که در اوایل بر پا شدن
این هنگامه چند بار جنود مجاهدین اخیار بر عساکر کفار شرار تاخت آورده مظفر و منصور
گردیده بود و در آن مدت انواع خیر و برکت نسبت مهاجرین ابرار و مجاهدین اخیار معاین

و مشهور

و مشہور میگشت بر آئینہ ضمیر خلت تخمیر از سابق بخوبی عکس پذیر ست حاجت تحریر نیست لیکن از ہنگامیکہ سردار ولی پشاور با ہما ربودت و اخلاص لباس اعانت دین متین رب العلمین بر خود آراستہ و از پی نصرت احیای سنت سید المرسلین بقامت خود بر بستہ معہ ساز و سامان خود شارکہ نیز گردیدند از ہمان ایام نکبت کرنہ کمبت بسوی عسکر ظفر پیکر اہل اسلام متوجہ گشت و اقسام رنج و کلفت و اصناف کربت و شدت بر سر آنہا گذشت کہ آنجناب ہم بہیجی مبتلای عارضہ شد کہ ہوش و حواس ہم بمید انشت آنہم موضوح خاطر حشمت ذخایر بوجہ احسن شدہ باشد لیکن طرفہ ماجرا انست کہ چون قوافل غزات ہندوستان باخلاص نیت صرف باعانت سنت سید الانام و نصرت دین ملک علام تبد طی مسافت دور دراز و قطع منازل شاقہ تدریجا میرسید حتی کہ بقرب وجوار بلدہ پشاور وارد میشوند سردار مذکور با ہمہ ہمت خود قصد ایذا رسانی و تکلیف دہی مینمایہ گاہی بر ایشان قصد چھاپہ میکنند و گاہی ارادہ جنگ سیدان مینمایند بالجملہ سردار مذکور از دین اسلام بالکل دست بردار شدہ بمشارکت و معاونت کفار بدکردار میکوشد و محبت این گروہ شقاوت پژوہ از جذر قلب او میجوشد پس در ینصورت سردار پشاور روابط اسلامیہ را قطع نمودہ راہ بیگانگی پیمودند رای نطاقت پیرای آن منبع ریاست و سیاست و معدن حشمت و کیاست درینقدمہ چہ حکم میفرماید و از بسکہ بزبان صدق ترجمان جناب ہدایت مآب افادات انتساب خواجہ عبد الخالق نقشبندی علو ہمت عالی در مقدمہ فرمانروائی و کشورکشائی موضوح گشت بناء علیہ نگارش میرود کہ بمقتضای محبت دیرینہ و خلت پارینہ از اظہار ما فی الضمیر خود دریغ نمائند زیادہ والسلام مع الاکرام مرقوم من پنجشار محرم ۱۲۴۳ سنہ ہجری

بنام شاہ بخارا بسم اللہ الرحمن الرحیم. الحمد للہ الذی نور قلوب المؤمنین باخلاص النیۃ

واتباع السنة وتكميل الايقان وكرم وجوه السلاطين بنشر العدالة وفضل السماحة وتائيد
الاديان وفضل جنود المجاهدين بعلو الدرجة وعموم المغفرة ومزيد الامتنان والصلوة والسلام
على محمد المبعوث بتتميم التوحيد وتعليم السنة ومجاهدة ائمة الكفر والطغيان وعلى اله واصحابه الذين
سووا الصفوف وسلوا السيوف وساقوا الحتوف على اخوان البغي والعصيان وعلى الائمة
المهديين والسلاطين العادلين والعلماء العاملين وجميع المجاهدين وكافة اهل الخلوص و
الايمان اما بعد از امير المومنين سيد احمد بحضور لامع النور حضرت ظل سبحانی خلیفة الرحمانی
مهبط الطاف ربانی مورد عنایات یزدانی مسند آرای محافل سیادت و کیاست معرکه آرای
مجامع شجاعت و شهامت رونق افزای اورنگ نشین سلطنت و اجلال فرمانروای کشور حشمت
و اقبال سرو نونهال بوستان جهانبانی گل سرسبد چمنستان کامرانی رافع شعایر شریعت غرا
ناشر [illegible] ملت بیضا حامی انوار سنت سنیا ماحی آثار بدعت ظلما ناصر احکام رب العلمین
قاهر اعدای شرع مبین منبع ینابیع جود و کرم معدن یواقیت اخلاص و همم مرجع اساطین
ارباب علوم و حکم ملجاء اراکین اصحاب سیف و قلم جگر گوشه سلاطین خاندان عدل و سیاست
نور دیده مصابیح دودمان فضل و سیاست سلطان بن سلطان خاقان متع الله المسلمین بطول
بقائه و انطق المومنین بجمیل ثنائه و نصر الدین بعز احبائه و نصر المجاهدین بقهر اعدائه بعد از
اهدای تحفه تسلیمات مسنون و تحیات اکرام مقرون و تعظیمات اخلاص مشحون و دعوات ترقی
مناسب کونین و علو مراتب نشاتین ملتمس آنکه این عاجز خاکسار ذره بمقدار از خاندان
سادات عظام است و در دودمان شرفای ذوی الاحترام اسلاف کرام این مسکین بر سجاده
ارشاد و تلقین از صدها سنین در بلاد هندوستان استقرار و تمکین میداشتند و در [illegible]
احکام رب العلمین و انقیاد اوامر سید المرسلین عمرها گذرانیده اند و جماعت مستفیدین را بانوار

[illegible]

بافاده فیوضات فایز گردانیده چنانچه از اعلام بزرگواران این ضعیف مقرب بارگاه اله سید
علم الله که از خلفای کبار حضرت سید آدم بنوری در احیای سنت محمدیه قدم میان جمیع اقران علم
بوده اند و در افشای طریقه مجددیه از همه اخوان پیش قدم این بنده عبودیت شعار بعنایت
قادر مختار در ساعات لیل و نهار بر طریقه مرضیه اسلاف کبار در تلقی بتربیت جماعه طالبین مشغول بود
و در میان کافه سالکین مقبول چنانچه جمعی کثیر و جمی غفیر از مسلمین اتقیا کیش و مومنین اخلاص
اندیش بحول و قوت رب قدیر بواسطه این فقیر حقیر از درگاه واهب العطیات و بارگاه خالق
البریات مورد الطاف و کرم گردیدند و بر صراط مستقیم راسخ القدم سینه صفا گنجینه ایشان
از ظلمات شرک و بدعت خلاص یافت و بر دل اخلاص منزل ایشان انوار خورشید توحید و
سنت تافت بقدرت کامله قادر علی الاطلاق و حول و قوه مالک بالاستحقاق احبای این بنده
ضعیف بانعام منعم حقیقی مشمول شدند و اعدای این نحیف بانتقام منتقم حقیقی منکوب و مخذول
ترغیبات این عاجز خاکسار در میان مهتدین ابرار معمول گشته و ترهیبات این ذره بمقدار
در حق مبتدعین اشرار سیف مسلول اصحاب سنت و اخلاص فایز بمدارج عز و اقبال گردیده
و ارباب بدعت و نفاق گرفتار نکبت و وبال هزاران هزار بلکه خلایق بعید و شمار بشرف
بیعت مشرف شدند و در منامات و معاملات بانواع بشارات مبشر چنانچه اهل اسلام
و مشاهیر خواص و عوام از الواث آثام مطهر و پاک گشتند و در طی مدارج تقوی و ورع
چست و چالاک جماعه مسلمین کامل الاتقیا در انصار شریعت محمدیه منسلک گردیدند و در
زمره مخلصین راسخ الاعتقاد در انوار طریقه مجددیه منهمک الحمد لله علی ذلک حمدا کثیرا لیکن
از مدت چند سال بتقدیر قادر فعال حال حکومت و سلطنت این ممالک بر منوال گردیده
که نصارای نکوهیده خصال و مشرکین بد مال بر اکثر بلاد هندستان از لب دریای اباسین

تا ساحل دریای شور که تخمیناً شش ماهه راه باشد تسلط یافتند و در تمام تشکیک و تزویر بر
احوال دین رب خبیر بافتند و تمامی آن اقطار را بظلمات ظلم و کفر مشحون گردانیدند و عزت
رؤسای کبار را بانواع مذلت مقرون و جماهیر مسلمین را عموماً و مشاهیر حکام را خصوصاً
بانواع تکالیف رنجانیدند و بر مساجد و معابد اهل اسلام دست تعدی رسانیدند و در مقدمات
ریاست و سیاست و معاملات قضا و عدالت قوانین شرع را بر باد داده و آئین کفر را بنیاد
نهاده بالجمله دران بلاد و امصار و اصقاع و اقطار رسوم کفر مشهور گردیده و شعائر اسلام مستور
و رایات ظلم منصوب شده و اعلام عدل منکوب حق پرستی مفقود گشته و هوا پرستی معهود بنا علیه
سینه بی کینه بملاحظه این حال پر از رنج و ملال بود و در دل اخلاص منزل از شوق هجرت مالامال
غیرت ایمانی به نهانخانه دل در جوش بود و آوازه اقامت جهاد به گنبد سر در خروش و در این اثنا
این ضعیف را بر کاری دیگر برانگیختند و عزم ادای حج در خاطر ریختند الحمد لله که معه جمعی از
مؤمنین مخلصین که تخمیناً هشت صد مردم باشند بآن مقام فیض التیام رسیدیم و بزیارت حرمین
شریفین مشرف گردیدیم و دست عقیدت و اخلاص با مکنه متبرکه رسانیدیم و جبین اشتیاق
بر مواضع معظمه مالیدیم و سر نیاز بر آستانه آن بی نیاز رسانیدیم و این جان ناتوان را نثار
خانه جان جان گردانیدیم سبحان الله چه دریای رحمت بمکافات این اخلاص نیت و حسن طویت
موج زن گردید و چه ملاطفات دلربا در آن مقام دلگشای در مجازات این صدق و صفا
بمنامات بشمار و معاملات خارج از حد حصار بر منصه ظهور رسید زهی الطاف نهانی و التفات
مهربانی که جان مشتاقین را شیفته و فریفته گردانید و جبین انعام بیکران و اکرام بی پایان که سر
افتخار خاک نشین تا باوج عرش برین رسانید بیت اگر هر بن موی با صد زبان کند شکر
این نعمتش را بیان به تعبیر الفاظهای بسیار نباشد یکی از هزاران هزار بالجمله آنچه از مشاهدات

بوقوع

بوقلمون و مکالمات گوناگون در آنمقام دیده و شنیده ام بمیدان خیال در هم نمیگنجد و بمیزان
قیاس و فهم نمی سنجد آری این عطیه رحمانی ست که هر کرا میخواهند عطا میفرمایند و موهبت رحمانیست
هر کرا میخواهند بآن مشرف مینمایند اللهم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت تهب بآیات آلرحمن
تشآء و از اعظم معاملات آن مقام این ست که از درگاه واهب العطایا خلعت عظمه و از حضور
خیرالبرایا علیه افضل الصلوة والتحیة در مقدمه اقامت جهاد و ازاله کفر و فساد بطریق الهام
ربانی و کلام روحانی باشارات غیبی در باب امامت مشرف ساختند و به بشارات لاریبی
در باب فتح و ظفر مبشر در معاملات حقه باعلای کلمه رب العلمین و احیای سنت سید المرسلین
و استیصال کفره متمردین مامور ساختند و در مواعید صادقه بلقب مظفر و منصور نواختند
پس بنا بر اقامت همین رکن رکین یعنی نصرت دین متین و شکست رونق اعدای دین از
حرم محترم و آن مقام معظم معاودت نمودم و الا کدام عاقل که از مثل آنمقام دلکشا و مکان راحت
افزا عنان خود را کشیده در کشاکش مصاحبت ارباب کفر و ضلال و اصحاب عبث و جدال
اندازد و قطع نظر ازین اشارات و بشارات اینقدر لابدی ست که هرگاه بلاد اهل اسلام
در دست کفار لئام افتد بر جاهیر اهل اسلام عموماً و مشاهیر حکام خصوصاً واجب میگردد
که سعی و کوشش در مقابله و مقاتله آنها بجا آرند تا وقتیکه بلاد مسلمین را از قبضه ایشان برآرند
و الا آثم و گنهکار میشوند عاصی و ستمکار و از درگاه قبول مردود میگردند و از ساحت قرب
مطرود بنا بر علیه چند روز در وطن خود اقامت نمودم بعد از ان راه هجرت پیمودم و در بلاد
هند و سند و خراسان دور و سیر کردیم و این تحفه بشارت پیش اکثر اهل صلاح و خیره بردم
و این دعوت حق را بگوش هوش جمهور مسلمین رسانیدم و اکثر مومنین مخلصین را در همقدمه
رفیق خود گردانیدم آخر الامر در او طان یوسف زئی رسیده مخلصین ایشانرا رفیق خود ساختم

و علم جهاد برافراختیم و بکرات و مرات بر سر اهل کفر تاختیم و جان و مال در رضاجوئی ایزد متعال
در باختیم اگرچه در مقدمهٔ قتل و قتال و جنگ و جدال الحکم الحرب بیننا و بینهم سجال فتح و شکست در
جانبین متصور است اما الحمد لله والمنة که مومنین صادقین را نه در هنگام نخوت و غرور بهیچ بهره
و نه در وقت شکست تقاعد و فتوری و از آنجا که بفحوای کلام ملک علام و سنت سید الانام و
فتاوای جماهیر فقهای عظام و مشاهیر علمای ذوی الاحترام و صوابدید عقلای ذوی الافهام
اقامت این افضل ارکان اسلام یعنی قتال با کفار لئام بدون نصب امام بر وجه مشروع صورت نمی بندد
بناءً علیه باتفاق جمعی از سادات کرام و علمای اعلام و قضات ذوی الاحترام و مشایخ عالیمقام
و خوانین ذوی الاحتشام و جماهیر خواص و عوام از اهل ایمان و اسلام بدست این فقیر بیعت امامت
واقع گردید الحمد لله والمنة که مقاتلهٔ اهل کفر و عناد و صحبت جمع و اعیاد و تعهد امور جمهور بر وجه
مشروع صورت بست هرچند این اضعف العباد اولاً حصول این منزل منیف بمواعید غیبی
مبشر بود و ثانیاً باتفاق جماعات مومنین باین منصب شریف مشرف گشت لاکن خالق البریات
و عالم السرائر والخفیات گواه است بر تعیینی که گاهی بر دل اخلاص منزل این بندهٔ عبودیت شعار
و عاجز خاکسار آرزوی حصول معنی تملک خیز این مشیار و تسلط بر بلاد و امصار و تجبر بر بندگان
ملک منان و تقدم و فرمانروائی بر اقران و اخوان و طلب عزت و جاهت و ریاست و امارت و اهانت
رؤسای عالیمقدار و سلب سلطنت سلاطین والاتبار و امتیاز خود نسبت بسایر بندگان الهی
و آمتیان رسالت پناهی گاهی خطور هم نکرده و وسوسهٔ آن هم نرسیده بلکه مقصود از برپا کردن
تمام این معرکه پیرائی و عربده آرائی غیر از اعلای کلمهٔ رب العلمین و احیای سنت سید المرسلین و
استخلاص بلاد مومنین از دست کفرهٔ متمردین چیزی دیگر نیست و هرگز هرگز شعبهٔ وسوسهٔ شیطانی
و شائبهٔ هوای نفسانی باین داعیهٔ رحمانی و الهام ربانی مخلوط نگردیده والله علی ما نقول وکیل

چنانچه

چنانچه تمامی سرگذشت این عاجز ناتوان و تغیر حال هند و ستاره از حجاج بیت الحرام و تجار
اهل اسلام و دشت نوردان اقالیم سیاحت و در اقتران بلاد دور دست تفحص فرمایند تا حقیقة
احوال منکشف گردد و از بسکه آنجناب و اسلاف بزرگواران آنجناب بغیرت ایمانی و حمیت اسلامی
موصوف اند و با علای اعلام دین و احیای سنت سید المرسلین معروف و دیانت و عدالت ایشان
مسلم طوائف انام است و فطانت و کیاست ایشان زبان زد هر خاص و عام بلکه مجاهدین مومنین
آن دیار و مشاهیر متدینین آن اقطار بغیرت ایمانی و حمیت اسلامی در جمیع اقالیم مشهور اند
و قلوب ایشان باخلاص نیت و حسن طویت معمور حتی که نجابت ای شریف در مقدمات دیانت و امانت
ضرب المثل شده در رسوم مروجه آن بلده شریفه در حق مجاهدین مسلمین مسیط عمل گردیده بنا بر آن علیه
بر طبق منطوق لازم الوثوق و حرض المومنین علی القتال بخدمت رفیع درجت آن حامی انوار
ملت بیضا و ماحی آثار بدعت ظلما و ناصر احکام رب العلمین و قاهر اعدای دین متین نگارش
کرده میشود که حق جل و علا بکرم عمیم خود آنجناب را بمنصب فرمانروائی و کشورکشائی که اعلای مناصب
ارباب عزت و اقصای مآرب اهل وجاهت است مشرف گردانیده پس در شکر این نعمت عظمی
لازم که همه اسباب راحت و فرحت و سامان عظمت و مکنت در تحصیل رضای رب العزت مصروف
کرده شود و در اعلای کلمه رب العلمین و احیای سنت سید المرسلین داد کوشش داده آید که
رؤسای بلاد هند و خراسان در مقدمه اطاعت و انقیاد تغافل ورزیده اند و در باب اقامت
جهاد تکاسل و از مقتضای حمیت عاطل گردیده اند و از حقوق عبودیت غافل اند حق بنده که بنا بر
محبت ما سوی الله از امتثال احکام الهی پهلو تهی نماید فی الحقیقت بنده نیست و مومنی که غیرت
ایمانی ندارد در نفس الامر مومن نی و مخلصیکه مرغوب را از مرغوبات نفسانی و امتثال احکام
ربانی ترجیح دهد مخلص نی سبحان الله کسانیکه تخریب شعائر اسلام از دست کفار لئام می بینند و می شنوند

باز غیرت ایمانی در دل ایشان جوش نمیزند و حمیت اسلامی در سینه ایشان خروش نمیکند
چگونه ادعای ایمان مینمایند و جان خود را در زمره محمدیان می شمارند آری محبت حق با محبت دنیا
مخالفت میدارد و حق پرستی با هوا پرستی منافات تجویز اجتماع این هر دو امر در یک قلب خیالی است
بر اختلال و وهمی است سراپا باطل و محال الدنیا والآخرة ضرتان لا تجتمعان حدیثی است ماثور و لا
جمع بین الحقیقة والمجاز مثلی است مشهور بیت هم خدا خواهی و هم دنیای دون این خیال است و محال است و جنون
چنانچه رؤسای بلاد مسطوره بپاداشتن این کردار رسیدند و گرفتار در مذلت ادبار گردیدند و از سبب
وصول این اخبار وحشت آثار بمحفل جلالت منزل مشکوک بود تا بنای اعلیه احوال نکبت مآل تجبر کفره
و نخوت و تعدی مشرکین هند بسمع مبارک رسانیده شد تا غیرت ایمانی که موروث از اسلاف کرام است بجوش
آید و اساس اهل کفر و ضلال را از پا بر اندازد و جمعیت جنود ابلیس لعین را برهم زند و رونق بازار
اهل کفر و شرک بشکند هر چند ضلع اوطان یوسفزیی که فرودگاه این عاجز خاکسار است و سراسر
کوهسار چه یارا که مهبط انوار اقبال و محفل موکب اجلال تواند شد چه آن جناب به انواع کارزار و دیار
در مقدمات انتظار بندگان پروردگار در پیش است و ضلع مذکور از دار الخلافت مبارک واقع
در اقطار و جماهیر مؤمنین رعایا و مشاهیر جنود مشرکین نصاری با آنجناب عقد بیعت بربسته اند
و مستعد اطاعت و انقیاد و منتظر اقامت جهاد نشسته و درین صورت اگر معاونت عظمی از عظمای
دین و مشارکت علمی از اعلام شرع مبین نسبت ایشان متحقق شود هر آئینه علو همت و وفور رغبت
ایشان دوبالا گردد بنابر آن اعلیه مناسب وقت چنان است که جمیع صغار و کبار را از علمای متدینین
و ارکین معتبرین و سپاهیان شجاعت شعار و رعایای انقیاد آثار ترغیب فرمایند و جمعی را از
لشکر ظفر پیکر تعیین نمایند و از خزانه عامره پرورش مجاهدین کنند تا مشارکت آنجناب در
اعلای دین رب الارباب و استیصال اهل کفر و ارتیاب باحسن وجوه متحقق گردد و مجاهدین

مذکورین

مذکورین را تقویت قلب بدست آید و چنانچه سلطنت آنجهان ثانی مشرف شده اند و بمیامن
توجه عالی اصول دین متین و رسوم شرع مبین در آن دیار و اقطار مروج و در نشر انوار عدالت
معروف اند و به پرورش ارباب هدایت مشغول همچنین اگر استخلاص بلاد مومنین از تصرف کفره
ملاعین بدست عسکر فیروزی اثر صورت بندد هرآئینه حمایت سابقه بحمیت لاحقه ممتزج گردیده
بمثابه نور علی نور بر انظار مخلصین مودت ظهور جلوه گر شود و غایت منتهی از رضاجویی مولی
حاصل گردد و در درجه اعلی از مدارج جنت نعیم در جوار رب کریم مقعد صدق بدست آید
علاوه برین آنکه خزاین بیشمار و بلاد کفار شرار در تصرف انصار و اخیار و مویدان ملت
سید مختار درآید این فقیر تحصیل مال و منال و تصرف بلاد و امصار غرض نمیدارد هرکه از اخوان
مومنین و اعوان مخلصین بلاد مسلمین را از دست کفره متمردین استخلاص نموده قوانین شرع مبین
در ریاست و سیاست و قضایا و عدالت کما حقه مرعی دارد مقصود این فقیر حاصل گردد که
تسلط سلاطین عادلین را بر تمام روی زمین بهتر از تسلط خود میشمارم زیرا که سلطنت هفت کشور
را بخیال هم نمی آرم وقتیکه نصرت دین متین و استیصال کفره متمردین متحقق گردید تیر سعی
بر هدف مراد رسید و در مقدمه بیک نگه تامل نمایند و فکر عمیق را کار فرمایند که سرداران ملک
خراسان بجبن و نامردی موصوف اند و بظلم و تعدی معروف بنابرآن رعایای ایشان
از حکومت ایشان بیزاراند و جنود ایشان بیکاره و کفار فرنگ که بر هندوستان تسلط یافته
اند نهایت تجربه کار و هوشیار اند و حیله باز و مکار اگر بر اهل خراسان بیایند بسهولت تمام
جمیع بلاد آن بدست آرند باز حکومت آنها بحدود ولایت آنجناب متصل گردد و اطراف دارالحرب
باطراف دارالاسلام متحد شود انواع مفاسد در میان مسلمین دارالاسلام بحیله و مکر خواهند انداخت
و علم مخالفت آنجناب خواهند افراخت اگر فی الحال بعسکر فیروزی اثر برانها تاخت فرمائید

وجنود آنهارا زیر و زبر نماید البته از خیال تسلط بلاد مسلمین دست بردار شوند و در کار روباه خود
گرفتار این مضمون را شامل مضامین شعریه بلطایف شعریه تقدیم نماید که اگر فی الحال در بسته
ابواب در آمد آن ملاعین بدیار خراسان تغافل خواهند نمود آنچه در عرصهٔ قریبه از طرف ایشان
در حق اهل خراسان بظهور خواهد رسید مشاهده خواهند فرمود که آن ملاعین عزائم بس خبیثه
و خیالات نهایت دور در دست میدارند و قطع نظر از مراعات این تدبیر مذکور پس اینقدر ضروریست
که بلاد هندوستان از اصل دار الحرب نیست بل کوه هند و فرنگ بالفعل بران مسلط گردیده
پس استخلاص بلاد مذکوره از دست آنها بر ذمهٔ جماهیر اهل اسلام عموماً و مشاهیر حکام خصوصاً
واجب آین نیز بقدر استطاعت خود کوشش مینماید آنجناب را لازم که بقدر طاقت خود سعی فرمایند
که بادنی معاونت آنجناب بلکه بمجرد نام مشارکت آن والاقباب غلبهٔ دین ترقی میگیرد و کار وبار
مجاهدین رونق می پذیرد زیرا که عنایت لطیف خبیر و اعانت رب قدیر متوالی است قیام جهاد بکمال
استعداد رسیده و مادهٔ علو دین و اجتماع جنود مومنین آماده گردیده همین که همت عالیه متوجه
گردد بسهولت تمام سرانجام صورت این امر عظیم بر منصهٔ ظهور جلوه میفرماید و اختتام این مهم فخیم
رو مینماید آینده سررشته بدست قادر مختار است آری اول در تاسیس اسباب ظاهری تدبیر مساعی جمیله
بروی کار آرند و آنرا از عبادات نبیله شمرده بجهد تمام بجا آرند بعد از ان در تفویض بسوی
تقدیر همت عالیه برگمارند و آنرا از عقاید جلیله قرار داده بر الواح قلوب بنگارند که آیهٔ و شاورهم
فی الامر فاذا عزمت فتوکل علی الله نص است از کلام ملک علام و کلمهٔ السعی منی والاتمام من الله
قولیست زبان زد هر خاص و عام است گفت پیغمبر بآواز بلند بر توکل زانوی اشتر ببند
این است ملخص مقصود این نقیر و منتج مکنون ما فی الضمیر لیکن از انجا که تشریح اجمال و تفصیل
این اجمال تحریر خامهٔ بریده زبان متعسر مینمود و تقریر لسان انسان متیسر بنا علیه

جناب مستطاب

جناب مستطاب هدایت مآب مقرب بارگاه رب قوی مولانا عبد الحی هدی الله به کل غبی وغوی
ومتع الله به کل فطن وذکی را که بر راه توحید واتباع سنت راسخ القدم اند ودر مقدمه ترغیب
وترهیب ووعظ وتذکیر علم در براعة علم ایقانی بجز ذا فراند ودر رشاقت بیان ایمانی سحاب ماطر
در ارشاد سالکین بدر منیر اند ودر افاده طالبین بی نظیر در هدایت راه گم کردگان بادیه ضلالت
نجم ثاقب اند در استیصال خبث اهل شرک وبدعت فیروز وغالب ودر مرافقت این فقیر اسفار
دور دست کشیده اند وکره ودشت نوردیده ودر ملازمت این حقیر نشیب وفراز ترسنگانه ویگانه
دیده اند وگرم وسرد زمانه چشیده مع اعلام هدایت التیام مشتمل بر نفیر علم تجدید مت جابر اهل اسلام
بحضور لامع النور روانه گردانیدیم وبواسطه قوت لسان وعذوبت بیان ایشان تفاصیل مافی الضمیر
بسمع اشرف رسانیدیم آنچه از کلام هدایت التیام آن مجمع حسنات ومنبع برکات فایض گردد آنرا
بموقف قبول آرند ومضامین هدایت آگین آنرا از جنس قوانین علم معقول ومنقول شمارند وآنرا
باعث سعادت دارین وجالب برکات نشأتین تصور فرمایند زیاده والسلام مع الاکرام تمام شد

عریضه ملک فیض الله خان مهمند که عمده اراکین والی پشاور است بسم الله الرحمن الرحیم
بسم الله خیر الاسماء قطعه ای دلارام کآرام جهان رام تو باد همه در دام به یک عشوه با دام تو باد
برالفهای دو تای تو زما باد سلام سر فدا بر تو مرا بلکه ز هم نام تو باد آفاضل نیکو سیر وعمده
افاضل شمایل آن خجسته اثر حمد حمیدی است که ساحت ساحت جلالش از وصمت صحبت نقصان
وگنجایش الایش امکان منزه ومبرا است وبنیان ایوان کبریای جلالش بلا ریب از لوث
حدوث وحدث شعیب مقدس وبعد از ادای ثنای الهی وبیان شکر نعم نامتناهی صحیحین
حدیثی که طوطیان ذی بال حسن المقال آن لب گشاینده وحرش خبر که بلبلان چمن درایت نماینده
ورودی است متواتر ومتصل وصلوة غیر منقطع متسلسل بر کآدی صراط مستقیم صاحب لوای معلای

انک لعلی خلق عظیم بمقتضای بعثت لاتمم مکارم الاخلاق اطباق از شمیم شمیمهٔ کریمهٔ اش معطرست
و در طبق سودای قل یا ایها الناس انی رسول الله الیکم جمیعا مشرق تا مغرب جهان از انوار خورشید هدایتش
منور و رضوان بر یاران و یاوران و عترت طاهرهٔ او که بمضمون لقد کان لکم فی رسول الله اسوة حسنة
اخلاق و اطوار آن حمیده کردار را حلیهٔ ظاهر و زینت باطن فیض مواطن ساخته اند و طریقهٔ متابعت
و انقیاد و موافقت و اعتقاد با حضرت سرمایهٔ سعادت دارین شناخته بعد محامد و صلوات
و تحیات بلا غایات و تسلیمات بلا نهایات و آرزومندی دریافت ملاقات بهجت سمات این احقر
عباد الله فیض الله معروض میدارد الحمد لله و المنة احوال غلام حلقه بگوش مستوجب حمد است و صحت
و تندرستی آن حامی دین متین ظل الله رب العالمین شب و روز مرکوز خاطر نیاز است نامهٔ گرامی در حین
گرانی پرتو ورود افکند خورسندی بسیار و خرمی بیشمار زاید الوصف بحصول انجامید سر افتخار غلام خیر اندیش
تا فلک تاسع رسانید کوایف مندرجهٔ آن معلوم و مفهوم گردید آنچه درباب مشرف شدن غلام بحضور فایض
النور و یا فرستادن یکی از برادران غلام در قید قلم مبارک شیم آورده بودند همه شکوه و شکایت
از روداد زمانه و ظلم و اعتساف اعدای دین تماما حق و صدق نوشته اند بالرأس و العین سرزا
قدم ساخته ربقهٔ اطاعت در گردن جان انداخته سر و بحضور میشدم اما از معالجت و مداوای امیر منیر
عاجز مانده که بدون اجازت سرداران عالی مکانان که ناظمان زمانه اند این سعادت غلام را میسر
نخواهد شد اگر ملاقات با بنده و بنگاه ضرور است از خردان خطا و از بزرگان عطا مد نظر داشته
مکتوب مبارک اسلوب آمیخته از دلاسائی و دلداری که فقولا له قولا لینا لعله یتذکر او یخشی
آمده است بجانب سرداران ارسال دارند که این حشمت پناهان الحال غباری در خاطر دارند
و احیانا در محفل خاصه سفیر باشد که مثال های این بابت بیاید که خدمت بر باد و گنه لازم آید باد
خلد الله ملکه با تاویل عام اعتماد فرموده مایا نزاع باشد با وجود اخلاص و یگانگت متهم ساخت

گدای بابر

گاهی بنامه و پیغام یاد دشاد ننموده ست مراجان در وفاداری بر آمد: هنوزت در حق من بدگمانی است:
ترصد و توقع بخلاف ایام خالیه ابواب رسل و رسایل بسر داران مفتوح فرمایند که خیریت و خوبی
درین مرحوبست و تطلیعات غلام حلقه بگوش در حاشیه رقیمه عنبر شمیمه ایما بر نگارند تا ذهنم
متسعد شرف حضور شده رفع کدورات که منافقین فیمابین ثبت نموده اند کرده شود و سایر
احوال رونق پذیر گردد ست مصلحت نیست که از پرده برون افتد راز: لیکن در مجلس رندان
خبری نیست نیست: حاجت ترقیم ندارد وقت تنگ است آنچه حامل عریضه نیاز زبانی رساند
مقرون صدق دانند جواب از طرف امیر المومنین خلد الله ملکه بنام ملک نفیس احمد خان مهمند.
که از اعظم ملازمان والی پیشاور است بسم الله الرحمن الرحیم: نیکوترین ترانه عندلیبان چمنستان سخن آرائی
و بهترین ترنم قمریان سرو بستان دانش پیرائی سپاس بقیاس شهنشاه تقدس بارگاهی است و
اطباق کون و مکان و صفایح زمین و زمان از سمک تا سماک و از قعر مغاک تا اوج فلک الافلاک سفینه
ظهور کمال قدرت سراپا ندرت اوست و حمد حکیمی است که هر ذره از ذرات بیابان و هر ورقی
از اوراق درختان آئینه تماشاگاه بدایع جمال حکمت بی علت او و بعد از ادای حمد آن احد
خوشترین کلامی که طوطیان شکر بیان بآن سرایند و زیباترین زیوری که ابکار عرایس افکار بدان
آرایند درود نامحدود بر معلم عرصه وجود صاحب مقام محمود آئینه دار جمال لایزال مظهر اوصاف
ذو الجلال منشور دار الهام حرض المومنین علی القتال و صلوات متتالیات و تسلیمات متوالیات
بر سرور کائنات ملقب بالقاب سید المرسلین و رحمة للعالمین مشرف بخطاب یا ایها النبی جاهد
الکفار و المنافقین و بر آل بیت اطهار و صحابه کبار که فرمان روایان اورنگ فسوف یاتی الله
بقوم یحبهم و یحبونه اذلة علی المومنین اعزة علی الکافرین یجاهدون فی سبیل الله و لا یخافون لومة
لائم اند و کشورکشایان اقلیم و الذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم بعد از حمد و صلوة

از امیر المومنین سید احمد بمطالعه خان اخلاص نشان تودد عنوان حشمت مآب عظمت انتساب
ملک فیض الله خان سلمه الله الملک المنان بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح
آنکه احوال اینجا بحمد و بکرم رب معبود تا تحریر نامه مودت شمامه سراسر مستوجب حمد و شکر است رقیمه نامی
و صحیفه گرامی مشتمل بر اظهار مراتب خلت و اخلاص و محبت و اختصاص رسید انواع مسرت و اصناف
فرحت بخشید مضامین وداد آگینش مجملاً از عبارات بلاغت آیات و مفصلاً از بیان حامل نامه
اخلاص عنوان لائح گردید احببکم الله الذی احببتمونا لاجله و چندی از کلمات حکمت سمات
نوک زیر خامه اتحاد شمامه بر صفحه قرطاس وداد اساس شده بود بپاسخ آن تصریحاً می پردازد
و جوابش تشریحاً می طرازد آنچه در مقام عذر عدم تشریف آوری خود ارقام فرموده بودند که بدون
اجازت سرداران عالی مکانان که ناظمان زمانه اند این سعادت عظمی را میسر نخواهد شد تحقیقش
آنست که آن مکرم را محض بنابر مشارکت مومنین و معاونت مجاهدین و مشاورت در تدبیر انجام
دادن این مهم عظیم بقدوم مسرت لزوم ترغیب داده بودم پس اگر اطاعت سرداران زمان را نسبت
حمیت دین و حمایت شرع مبین بزعم خود واجب و اوکد میدانند و رسوخ این علت را در سویدای قلب
از امراض ردیه نمی شمارند و در مداوات و معالجه آن سعی نمی آرند پس بحکم کل حزب بما لدیهم فرحون
شادان و فرحان مانند و آنچه در مقام تدبیر قدوم نگارش نموده بودند که اگر ملاقات با بنده درگاهی
ضرورت پس مکتوبی بجانب سرداران ارسال دارند و طلب داشت غلام حلقه بگوش در حاشیه برنگارند
که باذن هم مستعد شرف حضور شود صورتش این است که درخواست ملاقات کسی از مخلوقات بنابر استعانت
در سرانجام دادن مهمات هیچگونه ضرور نیست زیرا که در مقدمه اقامت جهاد بر کفار اشرار توکل
و اعتماد محض بر قادر مختار دارم و بر طبق وعده و من یتوکل علی الله فهو حسبه درباره حل کل مشکلات
صرف از درگاه واهب العطیات امیدوارم هرچند عاجز و خاکسار و ذره بمقدارم اما از جاه و جلال

مخلوقم

مخلوقین را در جنب عظمت و جلال رب العلمین تجویز نمی‌شمارم لیکن از آنجا که اعلام عام بخدمت
جماهیر اهل اسلام بحکم حرض المؤمنین علی القتال ضروری است و تبا مضامین هدایت آگین است
که تبیانها در حیطه تحریر نگنجد و در منصه تقریر با حسن وجوه جلوه می‌پذیرد بنا بر آن علیه درخواست ملاقات
نمودم هرگز هرگز راه استعانت والتجا نه پیمودم پس اگر با مکالمه بالمشافه بمرتبه تعذر انجامید سبب
اصل اعلام بطریق مکاتبه هم بسمع گرامی رسید و مضمون آیه وافی هدایه و حرض المؤمنین
علی القتال مؤدی گردید و آنچه در مقام تعلیم لین کلام در مخاطبه سرداران ذوی الافهام به آیت
وافی هدایت فقولا له قولاً لیناً لعله یتذکر او یخشی استشهاد فرموده بودند پس این ضعیف کلمه عنیف
و سخن سخیف گاهی در مکالمه ضعفا هم فضلاً عن الرؤسا بزبان نمی‌آرم بلکه آنرا از مساوی
اخلاق و شنائع خصال می‌شمارم و چرا این امر ذمیم بروی کار آرم که با کسی عداوت جبلی و مخالفت
کلی نمی‌دارم بلکه همین قدر آرزو می‌دارم که هر یگانه و بیگانه و رئیس و ضعیف را براه حق دعوت
نمایم و با اطاعت مالک مطلق کارفرمایم اگر کسی بگوش هوش شنید در سلک بندگان خاص و
مقبولان ذوی الاختصاص منسلک گردید و هر که پهلو تهی کرد حسرت و ندامت با خود برد نه
نفع آن بمن می‌پیوندد و نه مضرت این بمن می‌رسد تا شکر آن بجا آرم و شکایت این بر زبان
رانم و آنچه در مقام استحکام علاقه خلت والتیام با سرداران ذوی الاحترام نگارش نموده بودند
که بخلاف ایام خالیه ابواب رسل و رسایل بسرداران مفتوح فرمایند بر ضمیر مودت تخمیر واضح باد
که سردار سلطان محمد خان و سردار سعید محمد خان راه رسل و رسایل مسلوک می‌دارند پس
جواب آن همه از اینجا میباید بلکه اگر مکاتیب طرفین را شمار کرده آید هر آئینه مکاتیب اینجانب
در تعداد زاید برآید چنانچه عنقریب خط مسرت نمط فرستاده بودند جوابش نگارش کرده شد
باز وقتی که زمان فترت رسل و رسایل ممتد گردید خطی دیگر در طلب جواب جواب ارسال داشته شد

فاما سردار یار محمد خان و سردار پیر محمد خان اصلاً این راه نمیپویند و ابتدای این امر از من هیچ بعید
حالانکه سابق واضح گردید که راه النجاح و النجا باحدی از مخلوقین نمی‌نماییم تا در استحکام رابطهٔ محبت
و اتحاد فوق الطاقه سعی نماییم آن‌دمی اعلام سرداران کثیر الاقتدار که مقصود من بود نوشتم خطوط مشتمل بر
انواع ترغیب و ترهیب بکرات و مرات برنگاشتم وقتیکه ایشان با وجود ولایت بلده پیشاور
که مخزن قراطیس و اقلام است در ارسال مکاتیب تساهل میفرمایند پس ما فقرا را چه یارا که درین کهسار
که معرا از ادوات کتابت است بدفاتر نگاری مشغول شویم و آنچه در مقام بیان شکایت سرداران رفیع
المقدار ان رقم زده کلک اتحاد سلک شده بود که آن حشمت مآبان در محفل خاصه میفرمایند که مثال ما با این پیر
مثل مشهور میماند که محنت برباد و گناه لازم پس ظاهر است که اگر سرداران ممدوحین محض لله و فی الله
در خدمت این اضعف عباد الله بنا بر حمایت شرع مبین و اعانت مجاهدین کمر بسته بودند پس فی الحقیقت
این خدمت دین رب قدیر است نه خدمت این فقیر حقیر لازم که شکر این نعمت عظمی و عطیهٔ کبری بدرگاه
خالق الوری بجا آرند و گردن کسی از مخلوقین را زیر بار منت خود نسپارند قال الله تبارک و تعالی یمنون
علیک ان اسلموا قل لا تمنوا علی اسلامکم بل الله یمن علیکم ان هداکم للایمان ان کنتم صادقین و اگر
خدمت این بنده درگاه اله لغیر وجه الله بجا آورده بودند پس این امریست از اصل هبا و باطل
و در وسمه خیر سراسر عاطل رابطه که لغیر وجه الله باشد خیالی است پر اختلال و علاقه که با سوی الله
بهم رسد امریست جالب نکبت و وبال من نه آنم که رعایت این تعلقات بمعنی نمایم و تا این تعلقات را
بیهوده گرایم بلکه من همانم که در هر باب سینه صافم خاصه در معاملات صلح و جنگ یکرو و یکرنگ از
دو روئی بیزارم و از پاسداری غیر حق دست بردار تاج خاک ارم و بنده عبودیت شعار از اعانت
ماسوی الله عار و ننگ میدارم و گلبرگ غیر حق را بسان خار و سنگ میشمارم کسیکه با من راه اتحاد
میپوید لازم که برنگ عبودیت خالصه رنگین شود و بمبانات استقامت سنگین و با من خواجه تاشی

اختیار کند

اختیار کند و از او باشی اجتناب ورزد هر که خواهد که از حق علاقهٔ تعلق بگسلد و با من رابطهٔ
تعلق پیوندد و با مولای من بنیاد مخالفت نهد و گفتار ما بکار رو نهد و عبودیت شعار را در یک سلک
موافقت کشد پس هرگز هرگز این امر گاهی شدنی نیست که من محض بندهٔ پروردگارم نه بندهٔ
کسی از صغار و کبار آری اگر سرداران هند و چین به نسبت رب العالمین از بندگان عبودیت کیش
شوند و به نسبت دین متین از هواخواهان خیر اندیش پس البته سرداران کرام را واجب التعظیم
والاکرام شمارم و در خدمت گذاری ایشان سعی بجان و دل می آرم پس من با کسی از ترسا و
و هنود عداوت ذاتی ندارم و در هیچ معامله ایشان را نسبت بخود از گنهگاران نمی شمارم تا از من شکایت
اینمعنی نمایند و حرف گله در میان آرند آری غافل از حقوق پروردگار و خاذل دین سید ابرار
همو نسبت آثم و گنهگار و ظالم و ستمگار خواه با من معامله لطف و مودت نماید خواه راه عنف
و عداوت پیماید و آنچه در مقام اختتام نامهٔ مودت شمامه بتحریر قلم خلت توام این بیت حافظ
شیرازی مرقوم بود بیت مصلحت نیست که از پرده برون افتد راز : لیک در مجلس رندان خبری نیست
که نیست : برای فطانت پیرای واضح و لائح باد که اگر مراد از راز نهانی عزم ایجاب بسمت
هند و پیشاور بنا بر پاک کردن مجاهدین هندوستان از خس و خاشاک ارباب نفاق و خار و سنگ
اصحاب عداوت و شقاق اینمقدمه اصلاً از اسرار مخفیه نیست بلکه روبروی ملا میر عالم اخوند زادهٔ
وکیل سردار سلطان محمد خان این سخن باواز بلند گفته ام و هیچ نکته ازین باب نهفته و اشارات
اینمقدمه در سلک جواب نامهٔ کریمهٔ ایشان سفته آری تعیین مدت نمودم و تعیینی نکرده ام وقت سرانجام
این مهم خواهم کرد و بکدام ساعت درین عبارت سعی بجا خواهم آورد زیرا که سر رشتهٔ هر کار بدست
قادر مختار است عزم اجمالی دارم و اتمام آنرا از درگاه واهب العطایا امید دارم پس وصول خبر
این امر ظاهر و باهر بسمع اشرف اصلاً مستبعد نیست مصرعه نهان کی ماند آن رازی کزو سازند محفلها

و اگر مراد از سر نهانی حال عجز مآل ما فقرا است که با وجود این بی سروسامانی و ضعف و ناتوانی

بر مقابله ارباب حشمت و ثروت چالاکیم و در مخالفت اصحاب عزت و مکنت بیباک پس باید

دانست که هر چند ما فقرا به نهایت بی سروسامانیم اما از بندگان شاه شاهانیم و بر وعدهٔ

او فرحان و شادانیم و در اطاعت او کامیاب و کامرانیم بر آیت کافی هدایت کم من فئة

قلیلة غلبت فئة کثیرة باذن الله اعتقاد کلی داریم و بر مضمون لطف مشحون و من یتوکل علی الله

فهو حسبه توکل جبلی عدهٔ مخالفین را اگر چه بهزاران هزار هم رسد و قوت معاندین را اگر چه

بمدارج بیشمار کشد در جنب عظمت مولای خود همسنگ خس و خاشاک هم نمی شماریم و هرگز

گمس ما باک هم بخیال نمی آریم بالجمله انقیاد شعاریم با فتح و شکست کار نداریم و خیال اعانت

اهل دین در سر داریم و عزیمت اهانت متمردین پیش نظر هر قدر تیر که در ترکش میداریم در جیا

هو که خواهم انداخت و هر زر و تدبیر که از ته دل بر آرم بر بساط خواهم باخت انواع منفعت

و مضرت بمن رسد یا بکسی دیگر خواه تاج شهامت بر سر نهم خواه خلعت شهادت در بر

زنم زیاده والسلام مع الاکرام مرقوم هفتم محرم سنه ۱۲۴۳ هجری بمقام پنجتار

بنام حبیب الله خان پسر عظیم خان برادر دوست محمد خان والی کابل نوشته شد

بسم الله الرحمن الرحیم از امیر المؤمنین سید احمد بمطالعه سید احمد بمطالعه سلالهٔ خاندان عظمت

و اجلال نقاوهٔ دودمان عزت و اقبال مسند آرای محافل سیاست و کیاست سمند تاز

میادین شجاعت و شهامت جلالت نشان سردار حبیب الله خان زاد اقباله بعد از سلام مسنون

و دعای اجابت مقرون واضح آنکه هر چند اقامت جهاد و ازالهٔ کفر و فساد بر ذمه جماهیر مسلمین

لازم است اما بر مشاهیر رؤسا واجب چنانچه والد بزرگوار آن سردار کثیر الاقتدار در مقابله

کفار نثرار داد شجاعت و شهامت را داده اند و آن اساس فراهم آورده بخود داغ نهاده صیت شهامت

ایشان باطراف

ایشان باطراف واکناف عالم رسیده و آوازه جلالت ایشان در اکثر بلاد و امصار منتشر گردیده
چنانچه آن عظیم الشان تمام عمر همین راه پیموده اند و در همین کار و بار از ینجهان فانی رحلت نموده اند
الحمد لله شما که خلف رشید آن سردار سعید مستند بفضل آلهی در باب شجاعت و جوانمردی ضرب المثل
گشتند چنانچه تجلد شما در معارک مردآزما و تقدم شما در معارف شهامت افزا مشهور در میان ارباب
پیکار و جنگ و اصحاب ناموس و ننگ گردیده لیکن نهایت مقام حیرت و محل غیرت است که امسال
ما غربا و مساکین بنابر اعلای کلمه رب العلمین و استیصال کفره متمردین از مسافت دور و دراز در قرب و جوار
شما وارد شویم و مقدمه جنگ و جدال و قتل و قتال با اهل کفر و ضلال پیش کنیم و در تشیید بنیان ایمان
و تاسیس مبانی اسلام و ترویج دین سید الانام شب و روز داد کوشش دهیم و آن سلاله خاندان
عظمت و نقاوه دودمان حشمت با وجود عداوت موروثی با کفار شرار و جلادت جبلی در مقدمات
جنگ و پیکار شریک نشوند و در نصرت دین و اعانت مجاهدین و اهانت متمردین داد کوشش ندهند
حالانکه بر حقیقت این امر مطلع اند و بر تفاصیل این اخبار آگاه خیر آنچه گذشت گذشت الحال
از خواب تغافل و تساهل سر بر آرید و در مشارکت مؤمنین و اعانت مجاهدین سعی بلیغ بجا آرند که آخر
روزی در محکمه حساب و کتاب حاضر خواهید گردید و در معرکه سوال و جواب خواهید رسید و مصداق
کلام هدایت التیام ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم خواهید دید لازم که امروز تدابیر فردا کنید تا
مصداق آیه وافی هدایه قل هل ننبئکم بالاخسرین اعمالا الذین ضل سعیهم فی الحیوة الدنیا وهم یحسبون
انهم یحسنون صنعا نشوید و در آن مقام مزلت اقدام غیر از اطاعت حق چیزی کار آمدنی نیست و
هر چه درین دار الفنا از مال و منال عزت و وجاهت حاصل کرده اند چیزی بدست نمی آید
اگر ذره از حقوق منعم خود میشناسید درین مقدمه نیک نیک تامل فرمایید و در انقیاد احکام
رب العباد کمر بسته نمایید و مردانه وار جان خود را بعجلت تمام در مجمع مجاهدین رسانید و هرگز هرگز

زراه تکاسل و تغافل نه پیمایند که دفعتهً ملک الموت بر سر میرسد و تمام این راحت و فرحت از دست
میرود هذا حکیم الله رب العلمین و ما علینا الا البلاغ المبین باقی تفاصیل احوال از زبان دارنده که از
محبان قدیمی و مخلصان صمیمی اینجانب ست واضح خواهد گردید آنچه اظهار نماید آنرا قرین صدق و مصلحت
دانند و آنرا در اعمال و افعال خود مرعی دارند که باعث سعادت دارین و جالب برکات نشاتین
ست زیاده والسلام مع الاکرام مرقوم نهم محرم الحرام ۱۲۴۳ سنه هجری منمقام پنجتار بنام حاجی خان
کاکر که از اعظم ملازمان و عمده مصاحبان دوست محمد خان والی کابل و کوهستان و قندهار بانان نشان
بسم الله الرحمن الرحیم از امیر المومنین سید احمد تمطالعه خان عالیشان رفیع المکان جلالت
عظمت منزلت حاجی خان کاکر سلمه الله تعالی بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح
آنکه از آنجا که حق جل و علا بکرم عمیم خود آن سامی منزلت را بانواع نعم و اصناف جود و کرم نواخته
و از مقبلان زمان و معززان دوران ساخته و اجناس هنر مثل فکر صایب و رای ثاقب و انظار صافت
اذهان و رشاقت بیان و دقت مراتب دانش آرائی و شدت صولت معرکه آرائی در خاطر
فضائل ذخایر و دیعت نهاده و آن عالیشان این تمام انواع هنر و کمال را الی الآن در طلب
تحصیل مال و منال و جاه و جلال مصروف فرموده اند و بمقصد اعلی و مآرب اقصی رسیده چنانچه
سرداران زمان و دارا کین دوران مجالست و مصاحبت ایشانرا غنیمت کبری میدانند و در
مشاورت ایشان در مهمات فرمانروائی و کشورکشائی عمل مینمایند لازم که الحال قدری حقوق
مالک بالاستحقاق و منعم علی الاطلاق بشناسید و در ادای شکر نعم او بشتابید و این رای صایب
و فهم ثاقب و جلادت و شجاعت و عظمت و شهامت را در اعانت احیای شرع مبین و اهانت
اعدای دین متین صرف نمایند و چنانکه سرداران کثیر الاقتدار را بانواع مشاورات در مهمات
معاشیه اعانت کرده آمد همچنین الحال ایشانرا بر اقامت این رکن رکین یعنی نصرت دین متین

واستیصال کفره متمردین و پرورش جنود مجاهدین برانگیخته کنید تا چنانکه عمر خود را در انواع راحت
این جهان فانی گذرانیده اند همچنین دولت جاودانی بدست آید بالجمله وقتیکه دعوی میدارید و
جان خود را در محمدیان میشمارید لازم که در تائید دین محمدی سعی بلیغ بجا آرند و غیرت ایمانی و حمیت
اسلامی را بکار فرمایند و در رضاجوئی حضرت رب الارباب راسخ قدم شوید که همین وقت است
و وقت از دست رفته باز بدست نمی آید زیاده بجز تاکید درین معنی چه نگاشته آید والسلام
مع الاکرام مرقوم ۹ محرم سنه ۱۲۴۳ هجری بنام فیض الله خان مهمند که از اعزه ملازمین والی پشاور است

بسم الله الرحمن الرحیم . از امیرالمؤمنین سید احمد بمطالعه خان عالیشان رفیع المکان جلالت
نشان ملک فیض الله خان سلمه الله بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح انکه
زبانی اخوند حبیو اولاً و بزبانی نعمت خان ثانیاً واضح گردید که آنجناب را گمانی بس بعید بهم رسیده
که خطیکه شما نزد اینجانب در اصلاح سوادات مشتمل مراتب اظهار اخلاص و اتحاد فرستاده بودند
بدست اغیار حواله نمودم سبحان الله این عجب خیالیست پر اختلال و احتمالیست محال سخن چینی
و فتنه انگیزی فیما بین مسلمین از طینت منافقین نکوهیده خصال و از سیرت مفسدین بد مآل است
نه از عادات مؤمنین صادقین و معاملات مخلصین راسخین اگرچه فیما بین ما و شما انواع معاملات
شکر و شکایت متحقق گردد اما این امر قبیح هرگز گاهی شدنی نیست چه فتنه انگیزی و تزویر بازی
منافی خیرخواهی و سینه صافی است بالجمله از امثال این مقدمات از طرف اینجانب اطمینان کلی دارند
و هر که خلاف آن نقل کند آنرا از جمله مفتریات شمارند بنا بر تسلی خاطر و طمانیت قلب خطی مسرت نمط
که مزین بمهر خاص است بخدمت سامی بدست نعمت خان ارسال داشته شد انشاء الله تعالی بملاحظه
عالی خواهد رسید بخدمت سردار سلطان محمد خان از طرف اینجانب بطریق پیغام اینمعنی رسانند
که تا اید استبعاد سرانجام شدن مهم جهاد از دست ما ضعفای بی سر و سامان بخاطر عاطر مرکوز گردید

و احتمال دوام شوکت و صولت مخالفین بهم رسیده حالانکه انقلاب زمان و تغیر دوران در هر زمان
و هر مکان علی سبیل التواتر والتوالی متحقق میگردد آسلاف شما که ذره از عزت و وجاهت نمیداشتند
باز اخلاف ایشان بکدام مدارج عزت و مکنت رسیدند تا دریکه در گردنکشی و دشمن کشی ضرب المثل
بود بیک گردش گردون و تغیر زمانه بوقلمون منفعل و خجل شد بیت بیک گردش چرخ نیلوفری
نه نادر بجا ماند نی نادری * حشمت و عظمت ظاهری را از فتح و نصرت میشمارید و حکم تقدیر را
که قاهر بر تدبیر ست بخیال هم نمی آرید بیت ما از برون در شده مغرور صد فریب * تا خود درون
پرده چه تدبیر میکنند * بر رای فطانت پیرای ایشان معامله این خاک ار کالشمس فی رابعة النهار
هویدا و آشکار ست که جهاد اهل عناد ما مورم و بفتح و نصرت موعود احتمال خلف در مواعید
ملک منان از اوهام اهل کفر و طغیان ست نه از افهام اهل دین و ایمان که من اوفی بعهده من الله
نصی ست از کلام ملک علام و کان حقا علینا نصر المومنین وعده ایست از کلام هدایت التیام
آنیمعنی را بغور تمام دریابند و بسردار ممدوح برسانند و بخوبی ایشانرا بفهمانند دیگر آنکه آن خان
عالیشان را لازم که در رسانیدن مجاهدین هندوستان در قرب و جوار موضع گنده و اقامت
میدارند نزد فقیر از طریق مامون سعی بلیغ بجا آرند آنسب آنست که بنا بر بدسگالی سرداران معلوم ان
ایشان را از قرب و جوار پشاور در نیارند بلکه بر راه موضع منچنی عبور کنانند و خدمتگذاری
ایشانرا با نواع مشاورات و معاونات از افضل عبادات شمارند زیاده والسلام مع الاکرام
مورخه نهم محرم الحرام سنه ۱۲۴۳ از موضع پنجتار ؟؟

وصیت نامه

الحمد لله الذی تفرد بالبقاء والقدم * و حکم علی جمیع عباده بالفناء والعدم حتی قضی بذلک علی
نبیه و حبیبه محمد صاحب الشفاعة والعلم * و علی سایر الانبیاء والاوصیاء والخلفاء والاولیاء والعلماء
الاکرم فالاکرم صلی الله علیه و علیهم و سلم اما بعد برالواح متفحصان اخبار مجاهدین و اخیار مهاجرین ابرار

امیر المؤمنین

معرفت اکرم

نقل آنکه جناب هدایت مآب زبدهٔ اسلاف و قدوهٔ اخلاف پیشوای اصحاب شریعت
رهنمای ارباب طریقت عالم ربانی و عامل حقانی مقبول بارگاه رب قوی مولانا عبد الحی بتاریخ
هشتم شهر شعبان سنه یکهزار و دو صد و چهل و سه در قریه خار ضلعه سوات یوسف زئی
بتقدیر یزدانی و قضای آسمانی بر طبق منطوق لازم الوثوق کل نفس ذائقة الموت از جهان
فانی بدار البقاء جاودانی شتافتند و نقاب ثبوت جسمانی از جمال تجرد روحانی برانداختند
رفع الله درجاته فی اعلی علیین و اوصله فی حظیرة عباده المقربین آز آنجا که اظهار وصایا
بمقتضای فحوای حدیث نبوی و کلام مصطفوی من مات علی وصیة مات علی سبیل و سنة و
مات علی تقی و شهادة و مات مغفورا از مستحسنات شرعیه و موجبات نجات اخرویه است
بنا برآن علیه جناب مغفور مبرور قبل از وفات خود بحضور حضرت امام همام قدوهٔ اهل اسلام السید
الامجد سید المومنین سید احمد نصر الله دینه بعلو مجده و جمعی دیگر از خدام آنحضرت مثل فضیلت
مآب مناقب اکتساب مقبول بارگاه رب جلیل مولانا محمد اسماعیل دهلوی و فضیلت پناه کیاست
دستگاه حکیم محمد اشرف کاندهلوی و سعادت آگین میان شیخ نظام الدین بودهانوی و صلاح
آیین قاضی علاء الدین بکهروی و حافظ کلام ربانی حامل آیات قرآنی حافظ محمد صابر تهانوی
باین مضمون مصلحت مشحون وصیت فرموده که آنچه حق تصرف در جمیع اشیاء عموما و ولایت بنات
و ابناء خصوصا بذات آنجناب تعلق میداشت همه آن حق مذکور تمامه وصایةً و نیابةً بعفت مآب
عصمت قباب زوجه ایشان که والده عبد القیوم است تعلق دارد پس حق مذکور بآن عفت مآب
از آن جناب مغفور مبرور مفوض باشد بنا برآن علیه اینچند کلمات مشتمل بر وصی ساختن آن عفیفه
نوشته شد هر که اطلاع بر معنی داشته باشد لازم که مهر خود با علامت دستخط خود برین کاغذ
ثبت کنند تحریر بالتاریخ شانزدهم شهر شعبان المبارک ۱۲۴۳ سنه هجری

اعلام‌نامهٔ کلان   بسم الله الرحمن الرحیم   از امیر المؤمنین سید احمد بر الواح جواهر
سادات کرام و مشاهیر علمای عظام و جماهیر مشائخ ذوی الاحترام و اراکین امرای عالی‌مقام
و سایر خواص و عوام از اهل ایمان و اسلام خصوصاً   منقش و مبرهن باد که اصل جمیع
طاعات و اساس همه عبادات و مدار سعادات جاودانی و سرمایهٔ راحت دوجهانی تکمیل علاقهٔ عبودیت
و انقیاد و تحصیل مقام اطمینان و اعتقاد و ترجیح جانب حضرت حق بر جانب عباد است و اقوی علامات
و اعظم آثار آن ایثار محبت حضرت حق جل و علا رب الارباب بر محبت سایر اخوان و احباب است چنانچه نص
و من الناس من یتخذ من دون الله اندادا یحبونهم کحب الله والذین آمنوا اشد حبا لله و حدیث
من کان الله و رسوله احب الیه مما سواهما برین دعوی فرمان مسجل و شاهد معدل است و هر چند این
محبت مذکوره سریست مخفی است و امریست مبطن لیکن آثار و علامات آن در ضمن افعال و اعمال
ظاهر و هویدا میگردد و اقوی مظنهٔ ظهور آثار این محبت و انقیاد امر جهاد با اهل کفر و عناد است چه
مقابلهٔ مشرکین و اقامت این رکن رکین مستلزم صرف جان و مال و ترک اهل و عیال و مهاجرت
اخوان و اوطان است پس اقدام در اقامت ذروه سنام اسلام اقوای علامات غلبهٔ محبت
حضرت خالق است بر محبت جمیع مخلوقات و لهذا در کریمه قل ان کان آباؤکم و ابناؤکم و اخوانکم و
ازواجکم و عشیرتکم و اموال اقترفتموها و تجارة تخشون کسادها و مساکن ترضونها احب الیکم من
الله و رسوله و جهاد فی سبیله فتربصوا حتی یاتی الله بامره والله لایهدی القوم الفاسقین جهاد را
با محبت خدا و رسول در یک سلک منسلک گردانیده اند هر چند قتال اهل کفر و طغیان در هر زمان
و هر مکان لازم است اما درین عصر و زمان که شورش اهل کفر و طغیان از حد گذشته که فریاد و فغان
مظلومان از دست تظلم ایشان سر بفلک کشیده و تخریب شعایر اسلام از دست تعدی ایشان هویدا
گردیده پس برین تقدیر اقامت این رکن رکین یعنی مقابلهٔ مشرکین نزد همه جمهور مسلمین درین ایام

اولی و اهم

او که واجب گردیده بنا بر آن علیه الجناب از وطن مألوف خود برخواسته در دیار هند و سند
و خراسان دور و سیر نمود و مؤمنین آن اقطار و مسلمین آن دیار را بسوی ادای این عبادت عظمی
و ادراک این سعادت عظمی ترغیب کرد الحمد لله والمنة که اکثر مومنین مخلصین و صادقین را سخن این
دعوت حق را قبول کردند و بکمال وفور رغبت و غایت علو همت کمر عزیمت در ادراک این سعادت
چست بستند عند الطلب بطلب و قالب جان مستعد خواهند گردید و در صرف جان و مال در رضاجوئی ایزد متعال
دریغ نخواهند کرد آخر الامر در اوطان یوسف زئی رسیده آنها را با دای این عبادت عظمی و ادراک
این سعادت علیا ترغیب نمود الحمد لله والمنة که مخلصین ایشان این دعوت حق را بگوش هوش
شنیدند و در رفاقت این جناب در مقابله کفار نگونسار نمودند چنانچه چند بار بر سر آن اشرار تاخت آورده
مظفر و منصور گردیدند هر چند در مقدمه قتل و قتال بحکم الحرب بیننا و بینهم سجال فتح و شکست جانبین منصور است
اما در هر حال آن صادقان نیک مآل مستعد این کار اند بالجمله بر طبق منطوق لازم الوثوق فقاتل فی
سبیل الله لا تکلف الا نفسک وحرض المؤمنین بخدمت کافه اهل دین و جماع ارباب صدق و یقین بطریق
دعوت عامه بنگارش کرده میشود که ای مومنان پاک و ای مسلمانان چست و چالاک شکر منعم علی الاطلاق
بجا آرید و حقوق مالک باستحقاق یاد آرید و حمیت اسلامی کار فرمایید و غیرت ایمانی بر روی کار
آرید و این جان ناتوان را در راه دوست بنیاد نجات دهند حقیقی و خداوند تحقیقی بسپارید و متاع زندگانی
فانی بعوض راحت جاودانی بفروشید و در تحصیل رضاجوئی حضرت رب العزت بکمال علو همت در
تاکید عزیمت بکوشید و لباس صبر و استقامت در میادین شجاعت و شهامت بپوشید و آب شمشیر بران
مثل آب زلال باران بنوشید بالجمله محبت اهل و عیال و الفت اخوان و اوطان پس پشت انداخته
و جان و مال در رضاجوئی ایزد متعال در باخته و اطاعت رب ذو الجلال قبله همت خود ساخته
و علم نصرت دین متین برافراخته و کرسی تایید شرع مبین نواخته مردانه وار در معرکه جهاد کفار نگونسار درآیید

دگوی سعادت جاودانی و راحت دو جهانی بقوت ایمانی از میدان شجاعت و جلادت بربائید
و در مصاف قتل و قتال و معرکه جنگ و جدال مثل کوه متین و در مقابله اعدای دین ثابت القلب
و راسخ القدم باشند و شکستن رونق اهل کفر و عناد و برباد دادن نمایش ارباب شرک و فساد
بمثابه راندن مگسها یا برتافتن خس و خاشاک شمارند و نص قرآنی ان تنصروا الله ینصرکم
و یثبت اقدامکم در دل جلادت منزل ملاحظه کنید و آیه فرقانی کان حقا علینا نصر المومنین
و کم من فئة قلیلة غلبت فئة کثیرة باذن الله بلسان صدق ترجمان بخوانید و مضمون اذهب انت
و ربک فقاتلا انا ههنا قاعدون و لا طاقة لنا الیوم بجالوت و جنوده مثل قاعدین سابقین بر
زبان جدت نشان مرانید و گلگونه شهادت بر چهره عبودیت و اطاعت مالیده سرخروئی دنیا
و آخرت حاصل کنید و انگشت وفا و اتقیا و حنای خون اهل کفر و فساد مخضب کرده عروس وار
در محضر حضرت داور دادار جلوه گر شوید و چون همین رفتار و گفتار و این نیت درست و عزیمت حمیت
مثل شیر غران و فیل مست دمان در مقابله اهل کفر و طغیان خواهید رسید ضرور بالضرور بر طبق
منطوق لازم الوثوق و ان جندنا لهم الغالبون مظفر و منصور خواهید شد و از الواث آثام مطهر
گردیده و از عذاب الیم جحیم نجات یافته بمدارج عالیه و مراتب شامخه در ریاض جنان و روح و ریحان
در جوار مالک منان خواهید رسید و در سلک عباد مقربین و جماعه سابقین از بندگان خاص و مقبولان
ذوی الاختصاص منسلک خواهید گردید و علاوه برین آنکه در میان اخوان و اقران بشجاعت و جلادت
موصوف و بغیرت و حمیت معروف خواهید شد و آنچه از الله بر بلاد کفار و خزاین بیشمار قابض خواهید
گردید و بتسلط و حکومت بر اهل غرور و نخوت فایز شده بمنصب نیابت سلطانی و خلافت رحمانی
خواهید رسید و این مواعید مثل نمایش باغ سبز نا بر تسلی اطفال تصور نفرمائید بلکه مواعید مذکوره
مطابق کلام ربانی و موافق مضمون آیات قرآنی ست قال الله تبارک و تعالی یا ایها الذین آمنوا

هل ادلکم

هل ادلکم علی تجارة تنجیکم من عذاب الیم تؤمنون بالله و رسوله و تجاهدون فی سبیل الله باموالکم و انفسکم ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون یغفر لکم ذنوبکم و یدخلکم جنات تجری من تحتها الانهار و مساکن طیبة فی جنات عدن ذلک الفوز العظیم و اخری تحبونها نصر من الله و فتح قریب و بشر المؤمنین و علاوه برین آنکه اینجانب در منامات بیشمار و معاملات خارج از حد و حصار در باب سرانجام دادن این امر عظیم و مهم فخیم از پردهٔ غیب بابشارات ربانی مامور و از مکمن لاریب بشارات رحمانی مبشر است و چونکه الهام غیبی بکلام لاریبی منضم گردد مصمم شود پس در نظر مومنین راسخ الاعتقاد و مخلصین کامل الانقیاد مشابه بنور علی نور جلوه گر شود و اگر کسی از اعیان اسلام که از زمرهٔ منافقان بدانجام باشد مانع این امر گردد پس اولا با او مقابله و مقاتله نماید قال الله تبارک و تعالی یا ایها النبی جاهد الکفار و المنافقین و اغلظ علیهم و ماویهم جهنم و بئس المصیر و اگر تقاعد و تساهل درینباب عمل خواهند آورد پس چنانکه در دار دنیا مخذول و منکوب شده اند همچنین در دار آخرت بعذاب الیم در درکات جحیم گرفتار خواهند گردید و در عوض ایشان دیگر سعادتمندان ازلی و مقبلان لم یزلی در سلک خیر خواهان ربانی منسلک خواهند شد قال الله تبارک و تعالی الا تنفروا یعذبکم عذابا الیما و یستبدل قوما غیرکم و لا تضروه شیئا و الله علی کل شئ قدیر بالجمله این زندگانی فانی روزی گذشتنی و گذاشتنی است و در محکمهٔ حساب و کتاب و سوال و جواب در حضور حضرت رب الارباب حاضر شدنی است پس اهل تقاعد و تساهل در موکب حساب و کتاب بکدام زبان جواب خواهند داد و در حضور ملک علی الاطلاق و مالک بالاستحقاق بکدام روی حاضر خواهند شد و از گرفت و گیران رب قدیر بکدام حیله و تزویر خلاص خواهند یافت و ما علینا الا البلاغ المبین و السلام علی من اتبع الهدی فقط

اعلام نامه خورد

از فقیر سید احمد برالواح خواطر سادات کرام و مشاهیر علمای عظام و جماهیر مشایخ ذوی الاحترام

وارا کین امرای عالیمقام و سایر خواص و عوام از اهل ایمان و اسلام منقش و مبرهن آنکه هر چند
این فقیر در زمان سابق هم بحمد الله در امر خیر یعنی دعوت جمهور انام بسوی اتباع سنت سید الانام
علیه الصلوة والسلام در ساعات لیالی و ایام بکوشش تمام و سعی مالا کلام مشغول بود چنانچه این معنی
بر اکثر دوستان فقیر واضح و لایح است بعد از ان حق جل و علا بمحض کرم عمیم خود این فقیر را با جمع چندی
از مومنین مخلصین در سلک مهاجرین صادقین منسلک گردانید الحمد لله علی ذلک حمدا کثیرا لیکن باز از انجا
که دعوت لسان بدون انضمام جهاد سیف و سنان کامل و تمام نمیگردد لهذا امام همه دیان و رئیس
داعیان یعنی سید ولد عدنان علیه الصلوة والسلام آخر کار بقتل کفار مامور گردیدند و ظهور شعائر
دین متین و علو اعلام شرع مبین از اقامت همین رکن رکین صورت بست بنا برآن عزم ادای
این عبادت عظمی و ادراک این سعادت علیا بر چیزی در خاطر فقیر القا کرده اند که صرف جان و مال و
ترک اهل و عیال و مهاجرت اخوان و اوطان در جنب انجام دادن این امر عظیم و اتمام این مهم فخیم
مثل راندن مگس ناپاک و آب بر تافتن خس و خاشاک مینماید و آنهمه محض لله و فی الله است که شعبه وسوسه
شیطانی و شائبه هوای نفسانی با این داعیه رحمانی اصلا مختلط نگردیده هر چند این معنی بر اکثر واقفان
حال فقیر ظاهر و باهر است اما بر سبیل مزید تاکید باز بر طریق تجدید میگوید که خدای پاک جل شانه که دانای
نهان و آشکار و محیط بجمیع خفیات و اسرار است گواه میکنم بر این معنی که آنچه داعیه جهاد با اهل کفر و عناد
از دل فقیر جوش میزند اصلا و مطلقا بوجه من الوجوه بکدورت طلب مال و عزت و جاه و حشمت و امارت
و سلطنت و نام و نشان و ترفع بر اخوان و اقران بلکه بطلب چیزی سوای مالک حقیقی و اعلای کلمه
ملک تحقیقی نباشد هرگز هرگز ممزوج نیست و الله علی ما نقول وکیل پس هر که خود را در سلک مسلمین منسلک میسازد
و در زمره محمدیان میشمارد بر ذمه او لازم و متوکد است که خود را نزد فقیر رسانیده مشارکت فقیر
درین باب اختیار کند تا در معرکه محشر که مجمع اولین و آخرین است هم بحضور حضرت خالق السموات والارضین

وهم روبروی جناب سید المرسلین علیه الصلوة والسلام الی یوم الدین سرخروئی حاصل کنند و شفاعت
حضرت رسول مقبول صلوة الله وسلامه علیه فائز شده بمزید عز و اکرام که بابت حضرت سید الامام
علیه الصلوة والسلام که مخصوص است بهره ور شوند هر چند غلبه دین محمدی بر مشارکت کسی معین و موقوف نیست
زیرا که اگر قومی درین امر تقاعد و تساهل خواهند کرد قومی دیگر از بندگان الهی در عوض ایشان درین باب
داد کوشش خواهند داد لیکن اهل تقاعد و تساهل در حضور مالک حقیقی از روی پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم
چه خجالتها خواهند کشید و در انتقام منتقم حقیقی گرفتار شده چه دست ندامت و افسوس خواهند گزید
قال الله تبارک و تعالی الا تنفروا یعذبکم عذابا الیما ویستبدل قوما غیرکم ولا تضروه شیئا والله علی
کل شیء قدیر بالجمله وقت امتیاز مؤمن از منافق بر سر رسیده و مقاتله اهل کفر و طغیان پیش رو انجامیده
پس هر که خواهد خود را در جماعه معاندین که بانکار مقابله شرع مبین مینمایند داخل کند یا در زمره
منافقین که در پرده حیل باطله حکم حق را دفع مینمایند خود را شمارد و سلالکی بعضی از اعذار جسمانی مثل ضعف
و ناتوانی نسبت تحمل مشاق سفر و تکالیف جهاد اظهار مینمایند حال آنکه حق جل و علا در حق امثال
ایشان میفرماید فرح المخلفون بمقعدهم تا یفقهون و دیگر محبت والدین و پاسداری آقا و وابستگی
علایق اهل و عیال و اخوان و اوطان و سایر امور معاشیه پیش میکنند حال آنکه حق جل و علا میفرماید
قل ان کان آباؤکم و ابناؤکم تا فاسقین و هر که خواهد خود را از لوث عناد و نفاق پاک گردانیده در
اطاعت و انقیاد حضرت رب العباد کمر همت حسبة لله بسته و نیت خالصه درست نموده نام خود را در سلک
مخلصین در اعلی علیین داخل کند پس آنکه طریق آن را بیان کردیم و ما علینا الا البلاغ المبین
اجازت نامه بسم الله الرحمن الرحیم از امیر المؤمنین سید احمد بر ضمیر صفا پذیر
طالبین راه حضرت حق و سالکین طریق آن هادی مطلق عموما و کسانیکه باین جانب تعهد فی الله
جانبازانه و غائبانه محبت میدارند خصوصا پوشیده نماند که مقصود از بیعت بر دست مشایخ طریقت

همین است که راه رضامندی حضرت حق بدست آید و راه رضامندی حضرت حق منحصر در اتباع شریعت
غرّا است هرکه سوای شریعت مصطفویه طریق تحصیل رضامندی حق انگارد پس بیشک آن شخص کاذب
و گمراه است و دعوی او باطل و نامسموع و اساس شریعت مصطفویه دو امر است اول ترک اشراک
و ثانی ترک بدعات اما ترک اشراک پس بیانش آنکه هیچکس را از ملائکه و جن و پیر و مرید و استاد
و شاگرد و نبی و ولی حلال مشکلات و دافع بلیات قضا در تحصیل منافع ندانند و همه را مثل خود عاجز
و نادان در جنب قدرت و علم حضرت حق شمارد و هرگز بنا بر طلب حوائج خود نذر و نیاز کسی از انبیاء
و اولیاء و صلحاء و ملائکه بجا نیارد آری اینقدر داند که ایشان مقبولان بارگاه صمدیت اند بارگاه
صمدیت اند و ثمره مقبولیت ایشان همین است که در باب تحصیل رضامندی پروردگار اتباع ایشان باید
کرد و آنها را پیشوایان این طریق باید شمرد نه آنکه ایشان را قادر بر حوادث زمان و عالم السر و
الاعلان داند که این امر محض کفر و شرک است هرگز مومن پاک را ملوث آن شدن جایز نیست اما
ترک بدعت پس بیانش آنکه در جمیع عبادات و معاملات و امور معاشیه و معادیه طریق خاتم الانبیاء
محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم را بکمال قوت و علو همت باید گرفت و آنچه مردمان دیگر بعد پیغمبر صلی الله
علیه وسلم از قسم رسوم اختراع نموده اند مثل رسوم شادی و ماتم و تجمل قبور و بنای عمارات بر آن
و اسراف در مجالس اعراس و تعزیه سازی و امثال ذلک هرگز پیرامون آن نباید گردید و حتی
الوسع سعی در محو آن باید کرد اول خود ترک باید نمود بعد از آن هر مسلمانی را دعوت بسوی آن باید کرد
چنانچه اتباع شریعت فرض است همچنین امر بالمعروف و نهی عن المنکر نیز فرض است چون این امر ذهن
نشین شد پس طالبین حق را باید که همین امور را پیش نظر خودها داشته با یکدیگر بیعت نمایند خصوصا
کسانیکه بر دست اینجانب بیعت نموده اند و اینجانب این امور را روبروی ایشان کما حقه اظهار
نموده و ایشان را مجاز باخذ بیعت و تعلیم اشغال از جانب خود نموده پس بر ذمه ایشان لازم است

که اول

که اول خود ترک امور منکرة الصدر نمایند و قلب و قالب خود را متوجه بسوی حق کنند و اتباع شریعت
غرا را ظاهرا و باطنا پیش گیرند و تمامی انجاس اشراک و الواث بدعات را از خود دور نمایند و بعد
ازان جمیع طالبین حق را بسوی آن ترغیب دهند و در اخذ بیعت بدست خود از خود ساعی باشند
و ترغیب وافر نمایند و هرگز انجام ازان نمایند چه درین بیعت که بردست یاران اینجانب واقع خواهد شد
فایده شد نیست ان شاء الله تعالی کلمه گویان از رسوم شرک پاک خواهند شد و تعظیم شرع شریف در
دل ایشان جا خواهد گرفت و اینجا دعا خواهد کرد که آن بیعت مثمر ثمرات جمیله جزیله گردد و در
تعلیم و تفهیم طالبان سعی بلیغ بجان نمایند و از ایشان اخذ بیعت کنند و ایشان را تعلیم اشغال فرمایند
حق جل و علا اینجانب را و جمیع مخلصین و محبین ما را در زمره مرحدین مخلصین و متبعین شریعت غرا
منسلک گرداناد آمین

نیابت نامه

بسم الله الرحمن الرحیم

بر ضمایر دانش ذخایر کافه اهل انصاف و هدایت پوشیده نماند که قتل و قتال و جنگ و جدال
که با اهل کفر و ضلال واقع میشود اگر محض بنابر تحصیل مال و عزت و ریاست و حکومت باشد عند الله
اصلا اعتبار ندارد و اگر بنابر نصرت دین و اعلای کلمه رب العلمین و ترویج سنت سید المرسلین
علیه افضل الصلوة و التسلیم متحقق گردد آنرا در عرف شرع جهاد گویند و آن افضل عبادات و اکمل
طاعات است که هیچیک از طاعات و عبادات در باب رفع درجات و تکفیر سیئات مساوی آن نمیتواند
شد چنانچه کریمه فضل الله المجاهدین علی القاعدین اجرا عظیما درجات منه و مغفرة و رحمة بران دلالت
میدارد پس آنرا بوجهی ادا باید کرد که موافق قانون شرع شریف باشد تا در عقبی وسیله نجات و در دنیا
مثمر برکات باشد و باعث نزول رحمت یزدانی و تایید آسمانی گردد و از اعظم شروط جهاد نصب
امام است چنانچه کریمه اطیعوا الله و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم و کریمه و لو ردوه الی الرسول و
اولی الامر منهم و حدیث من لم یعرف امام زمانه فقد مات میتة جاهلیة و حدیث [illegible]

شهرکم واطیعوا ذا امرکم تدخلوا جنة ربکم و حدیث من قتل تحت رایة عمیة فقتلة جاهلیة و
حدیث من خلع یدًا من طاعة لقی الله یوم القیمة ولا حجة له ومن مات ولیس فی عنقه بیعة مات میتة جاهلیة
و حدیث الغزو الغزوان فاما من ابتغی وجه الله واطاع الامام وانفق الکریمة ویاسر الشریک واجتنب
الفساد فان نومه ونبهه اجر کله واما من غزا فخرًا وریاءً وسمعةً وعصی الامام وافسد فی الارض فانه لم یرجع
بالکفاف ودیگر آیات واحادیث بسیار بران دلالت میدارد و از بسکه اقامت جهاد و ازالهٔ کفر و فساد
درین جزو زمان که مدت شورش اهل کفر وطغیان ست بر ذمه جمهور مسلمین واجب بوده گردید پس نصب
امام هم بر ذمه ایشان اوجب واکد شد الحمد لله والمنة که حق جل وعلا بکرم عمیم خود اینجانب یعنی
سید احمد را اولا باشارات غیبی والهامات لاریبی باین منصب شریف مشرف گردانیده و ثانیاً
بتالیف قلوب جمعی کثیر از اهل اسلام و جمی غفیر از خواص و عوام منصوب ساخته چنانچه بتاریخ دوازدهم
شهر جمادی الثانی روز پنجشنبه یکهزار و دوصد و چهل و دو هجری قدسی جمعی از سادات کرام و علمای
اعلام و مشایخ عظام و صاحبزادگان ذوی الاحترام و خوانین عالیمقام و جماهیر از خواص و عوام
از اهل ایمان و اسلام بر دست اینجانب بیعت امامت بجا آورده امام خود قرار دادند و امامت و
ریاست اینجانب مسلم داشته ربقه اطاعت در گردن انداختند و روز جمعه خطبه بنام اینجانب خواندند
ان شاء الله الغفور ببرکت ادای این امر ماثور عنقریب مظفر و منصور خواهند گردید پس مومنین غائبین
را هم لازم ست که کمر همت در مقدمه اقامت جهاد و ازالهٔ کفر و فساد چست بندند و بیعت امامت
اینجانب بر دست نایب اینجانب یعنی حامی سنت بیضا ماحی بدعت ظلماء قدوة العلماء الراسخین ملاذ
المسلمین الناصر لدین الله الجلیل مولانا محمد اسماعیل احسن الله ماله ومناه واعانه فیما یحبه و یرضاه
ادا کرده اطاعت وانقیاد مولانای ممدوح در همه مقدمه بجا آرند بعد ازان بکمال وفور رغبت و علو همت
برفاقت ایشان در امر جهاد در آیند و خطبه بنام اینجانب خوانند تا قتال اهل کفر و عناد و تا انجمع

واعیان

واعیاد بروجه مشروع واقع شود در دنیا و آخرت ثمر ثمرات جمیله و موجب اجر جزیله گردد والسلام علی من اتبع الهدی

اجازت نامه

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی نور قلوب المؤمنین باخلاص النیة واتباع السنة وقوة الایقان. وکرم وجوه انبیاء بقبول التوبة وعفو الخطیئة وتکفیر العصیان. وفضل جنود المجاهدین بعلو الدرجة وعموم المغفرة وتوفیر الصالحات والصلوة والسلام علی محمد المبعوث بتکمیل التوحید وتعلیم السنة ومجاهدة ائمة الکفر والطغیان وعلی آله واصحابه الذین سووا الصفوف وسلوا السیوف وساقوا الحتوف علی اخوان البغی والعدوان وعلی الائمة العادلین والعلماء العاملین وجمیع المجاهدین وکافة اهل الخلوص والایمان اما بعد بر ضمیر صفا پذیر طالبین راه حق وسالکین طریق آن کما هی مطلق پوشیده نماند که بیعت بر دو قسمت بیعت طریقت وبیعت امامت اما بیعت طریقت پس مقصود از ان همین ست که راه رضامندی حق بدست آید و راه رضامندی حضرت حق منحصر ست در اتباع شریعت غرا هر که سوای شریعت مصطفویه علی صاحبها الصلوة والسلام طریق تحصیل رضامندی انگارد پس بیشک کاذب و گمراه ست و دعوی او باطل و نامسموع و اساس شریعت مصطفویه دو امر ست اول ترک اشراک و ثانی ترک بدعات اما ترک اشراک پس باینش آنکه هیچکس را از ملک و جن و پیر و مرید و استاد و شاگرد و نبی و ولی در حلال مشکلات و دافع بلیات و قادر بر تحصیل منافع ندانند و همه را مثل خود عاجز و نادان در جنب قدرت و علم حضرت حق شمارد و هرگز نیاز بر طلب حوائج خود نذر و نیاز کسی از انبیاء و اولیاء و صلحاء و ملائکه بجا نیارد آری اینقدر دانند که ایشان مقبولان بارگاه صمدیت اند و ثمره مقبولیت ایشان همین ست که در باب تحصیل رضامندی پروردگار اتباع ایشان باید کرد و آنها را شفعاء انبیاء باید شمرد نه آنکه ایشان را قادر بر حوادث زمان و عالم السر والاعلان دانند که این امر محض کفر و شرک ست هرگز مومن باک ملوث بآن شدن جایز نیست اما ترک بدعت پس باینش آنکه

حق تبارک و تعالی ایشان را ماجور و مساعی ایشان را مشکور گرداند و ما را و جمیع مومنین مخلصین را
در سلک مقبولین خود منسلک فرماید آمین یا رب العلمین و آخر دعوینا ان الحمد لله رب العلمین و صلی الله
تعالی علی خیر خلقه محمد و آله و اصحابه اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ۞

نیابت نامه

بسم الله الرحمن الرحیم ۰ الحمد لله الملک العلام ۰ الذی امرنا باقامة الجهاد و نصب الامام و الصلوة و
السلام علی محمد سید الانام و آله و اصحابه البررة الکرام اما بعد بر کافه طالبان حق پوشیده نماند
که اقامت جهاد افضل طاعات رب العباد ست چنانچه کریمه فضل الله المجاهدین علی القاعدین اجرا
عظیما بران دلالت میدارد و ادای این عبادت عظمی بدون نصب امام صورت نمی بندد ۰ لهذا
نصب امام بر جمیع اهل اسلام فرض عین گردید و معنی نصب امام همین ست که بیعت بر دست رئیس
جهاد بجا آرند و طاعت او را فرض عین شمارند کسیکه بیعت امامت مدة العمر بجا نیاورد در تیه
ضلالت مرد و کسیکه بعد ادای بیعت دست از طاعت امام کشید بیکبار به درکات جهنم رسید
چنانچه حدیث نبوی برین هر دو مضمون دلالت میدارد قال رسول الله صلی الله علیه و سلم من خلع یدا
من طاعة لقی الله یوم القیمة و لا حجة له و من مات و لیس فی عنقه بیعة مات میتة جاهلیة چنانچه صاحب
مشکوة این حدیث را در کتاب الامارة و القضاء روایت کرده از آنجا که جمعی کثیر و جمی غفیر از مسلمین
این دیار و مومنین این اقطار بیعت امامت بر دست این عاجز خاکسار یعنی سید احمد بجا آوردند
و اطاعت این فقیر مسلم داشتند و رفاقت مجاهدین اختیار کردند لیکن بسیاری از مومنین غایبین
بسبب بعد مسافت از ادراک این سعادت محروم ماندند بناء علیه فضیلت مآب کمالات اکتساب
ملا فیض محمد اخوندزاده را درین مقدمه نایب خود ساخته روانه کرده شد تا مومنین غایبین بر دست
ایشان بیعت امامت این فقیر بجا آرند و ادای آن بر خود فرض عین شمارند و اطاعت ایشان را واجب
و موکد پندارند و الله الهادی الی سبیل الرشاد و ایاه ندعوا الاستقامة و السداد

بسم الله

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على رسوله محمد وآله واصحابه اجمعين اما بعد پس این رساله اشغال مشتمل است بر سه باب و هر سه باب مشتمل است بر دو فصل باب اول در ذکر اشغال طریقه قادریه فصل اول در اذکار طریق ذکر یک ضربی آنست که دو زانو بطریق نماز نشسته اسم ذات را از وسط سینه برآورده پیش روی خود ضرب کند و چنان تخیل نماید که همراه این اسم نوری از دهنش برآمده بعد از ان نور را در خیال خود ممتد نماید و چنان تخیل کند که نور مذکور پهناور گردیده مثل چادر نورانی تمام بدن او را فرا گرفته باز ان صورت خیالی هم سکرت کرده چنان تخیل کند که چادر نورانی مذکور در تمام بدنش فرو رفته و فراهم آمده و در وسط سینه مجتمع شده مثل گره گردیده باز اسم مذکور بطریق مسطور بگوید و در اثنای این ذکر لحاظ خود را بذات بحت متوجه نماید و چند روز مزاولت همین ذکر کند و طریق دو ضربی آنست که دو زانو بطور نماز نشسته اسم ذات بطریق مسطور ضرب کند و متصل آن از خیال بجانب شانه راست متوجه شده بر قلب ضرب کند و چنان خیال نماید که نور درون قلب فرو رفته اندرون تمام بدن ساری گردیده و طریق ذکر سه ضربی آنست که چهار زانو نشسته ضرب اول و دویم بطریق مذکور و سیوم در قلب نماید و طریق ذکر چهار ضربی آنست که چهار زانو نشسته یک ضرب بجانب راست و دیگر بجانب چپ و سیوم در قلب و چهارم پیش رو فصل ثانی در مراقبات مراقبه وحدانیت آنست که چنان تصور کند که ذات الهی در هر مکان و هر زمان موجود است با معنی که در هر چیز سرایت کرده است بلکه با معنی که قیوم هر چیز است مراقبه صمدیت آنست که انعامات الهیه را اجمالاً و تفصیلاً ملاحظه کند و صفت جود او را تصور نماید یعنی نعم بیشمار عطا میفرماید و حال آنکه وصول هیچ منفعت و مضرت از طرف مخلوقات در بارگاه او تعالی متصور نیست و صفت عموم فیض او ملحوظ دارد یعنی انعام او بهر کس میرسد

در جمیع عبادات و معاملات و امور معاشیه و معادیه طریق خاتم الانبیاء محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم
را بکمال قوت و علو همت باید گرفت و آنچه مردمان دیگر بعد پیغمبر صلی الله علیه وسلم از قسم رسوم اختراع
نموده اند مثل رسوم شادی و ماتم و تجمل قبور و بنای عمارات بر آن و اسراف در مجالس اعراس و تعزیه بازی
و امثال ذلک هرگز پیرامون آن نباید گردید حتی الوسع سعی در محو آن باید کرد و اول خود ترک باید کرد و بعد
از آن هر مسلمانی را دعوت بسوی آن باید کرد چنانچه اتباع شریعت فرض است همچنین امر بالمعروف و نهی
عن المنکر نیز فرض است الحمد لله والمنة که کریم برحق و رحیم مطلق بکرم عمیم این عاجز خاکسار و ذره بمقدار
یعنی سید احمد را بدرجه اعلی از درجات توحید فایز گردانید و بمرتبه قصوی از مراتب اتباع سنت رسانید
و بمعاملات رحمت ریز و مکالمات محبت انگیز نواختند و بهدایت طالبین و ارشاد سالکین مامور
ساختند پس بجا آوردن بیعت طریقت بر دست این بنده درگاه رب العزت درمان بیماران اشتیاق
و هجران است و هادی دشت نوردان بادیه طلب و حرمان پس اولی و انسب در حق اصحاب طلب همین است
که این اکسیر اعظم و تریاق مجرب را از دست ندهند و در راهیکه این فقیر دعوت مینماید قدم همت
بنهند اگر بنا بر بعد مسافت ادای این بیعت نمیتوانند پس بر دست خلفای این فقیر بیعت بجا آرند
تا در عنایت خاصه ربانیه که بحال اتباع فقیر متوجه است شریک شوند اما بیعت امامت پس بیانش
آنکه قتل و قتال و جنگ و جدال که با اهل کفر و ضلال واقع میشود اگر محض بنا بر تحصیل مال و عزت و ریاست
و حکومت باشد عند الله اصلاً اعتباری نمیدارد و اگر بنا بر نصرت دین و اعلای کلمة رب العالمین و ترویج
سنت سید المرسلین علیه افضل الصلوة والتسلیم متحقق گردد آنرا در عرف شرع جهاد میگویند و آن افضل
عبادات و اکمل طاعات است که هیچیک از عبادات در باب ترفع درجات و تکفیر سیئات مساوی آن
نمیتوانند شد چنانچه کریمه فضل الله المجاهدین علی القاعدین اجراً عظیماً درجات منه و مغفرة و رحمة بر آن
دلالت میدارد پس آنرا بر چه طرح ادا باید کرد که موافق قانون شرع شریف باشد تا در عقبی وسیله نجات

و در دنیا مثمر برکات

در دنیا ثمر برکات باشد و باعث نزول رحمت یزدانی و تائید آسمانی گردد و از اعظم شروط جهاد
نصب امام است چنانچه کریمهٔ اطیعوا الله واطیعوا الرسول واولی الامر منکم در کریمه مذکور شده اولی الامر رسول
و الی ها ولی الامر منهم و حدیث من لم یعرف امام زمانه فقد مات میتة جاهلیة و حدیث صلوا خمسکم و صوموا
شهرکم و اطیعوا اذا امرکم تدخلوا جنة ربکم و حدیث من قتل تحت رایة عمیة فقد مات میتة جاهلیة و دیگر آیات
و احادیث بسیار بران دلالت میکند پس نصب امام واجب و موکد است الحمد لله والمنة که مالک الملک علی الاطلاق
و ملک بالاستحقاق این زاویه نشین فقیر و خاک نشین حقیر را اولا باشارات غیبی و الهامات لاریبی بلیاقت
خلافت مفتخر گردانیده و ثانیا بتالیف قلوب جمعی کثیر از اهل اسلام و جمعی غفیر از خواص و عوام باین
منصب امامت مشرف ساخت چنانچه بتاریخ دوازدهم جمادی الثانی روز پنجشنبه ۱۲۴۲ سنه یکهزار و دو صد
و چهل و دو هجری قدسی جماعه از سادات کرام و علمای اسلام و مشایخ عظام و صاحبزادگان ذوی
الاحتشام و خوانین عالیمقام مع جماهیر خواص و عوام از اهل ایمان و اسلام بر دست این جانب بیعت
امامت بجا آورده امام خود قرار دادند و امامت و ریاست این جانب مسلم داشته ربقهٔ اطاعت در
گردن انداختند و از آن روز تا حال بیعت مذکوره بر دست این فقیر جاری است و در میان جماهیر اهل اسلام
ساری پس مومنین غائبین را هم لازم که بیعت مذکوره بر دست نائبان این جانب بجا آرند و آن را از
جنس ادای واجب شرعی شمارند تا از معصیت ترک نصب امام رهائی یابند و باقامت سنت
متواتره ثواب یابند از آنکه جناب هدایت مآب کمالات اکتساب مناقب انتساب ناصر احکام
رب العلمین ناشر سنت سید المرسلین ... که از اعزه دوستان این ضعیف
و اعظم رفیقان این نحیف اند لیاقت نیابت این فقیر در اخذ بیعت طریقت و امامت میدارند
بنا بر آن علیهای ایشان را نائب مناب خود قرار داده بنا بر ترغیب مومنین غائبین باقطار ربعیه فرستاده شد
لازم که هر که از مومنین مخلصین رغبت انتساب باین فقیر داشته باشد بر دست ایشان بیعت نماید

تملیح باشد یا فاسق آن سان باشد یا حیوان حجر باشد یا شجر نخلی باشد یا ملکی شیطان باشد یا جن
طریق شغل دوره آنست که چنان تصور کند که روح او مجتمع شده در مکان ناف شکل کره گردیده است
بعد ازان لفظ اَللّٰهُ سَمِیْعٌ را چنان تصور کند که لفظ الله بالای آن روح است و سمیع زیر
آن باز بقوت خیال این هر دو اسم را معه روح مذکور از مقام ناف کشیده تا لطیفه سرّ بیارد
و آنجا بجای لفظ سمیع لفظ بَصِیْرٌ نهد و آز لطیفه سرّ کشیده تا بلطیفه اخفی رساند و در آن مقام
لفظ قدیر را بجای لفظ بصیر نهاده آز آنجا کشیده تا بآسمان چهارم رساند و آنجا بجای لفظ
قدیر لفظ علیم نهاده و آز آنجا کشیده تا بعرش رساند و در آن مقام روح را دور و سیر دهد
بعد ازان بهمون لفظ اَللّٰهُ عَلِیْمٌ تا به آسمان چهارم فرود آرد و آز آنجا همراه لفظ الله قدیر
تا بلطیفه اخفی فرود آرد و آز آنجا همراه لفظ الله بصیر تا بلطیفه سرّ فرود آرد و آز آنجا همراه
لفظ الله سمیع بلطیفه نفس فرود آرد این یک دوره شد بعد ازان بار بار همین شغل دوره عمل
آرد تا آثار آن مترتب شود یعنی نورانیت روح و ملاقات با رواح انبیا و اولیا و ملائکه و
سیر جنت و نار و امثال آن بدست آید طریق شغل نفی آنست که همه موجودات ممکنات را
نفی کند اول نفی بدن خود باین طریق نماید که چنانکه نقش را بدست محو کنند همچنین قوت خیالیه بمحو
بدن خود متوجه سازد اگر دفعة نفی تمام بدن بدست آید فبها و الا اجزای بدن خود را بتفریق
نفی کند و چون نفی بدن خود حاصل شد نفی تمام عالم حاصل کند تا اینکه بجای جمیع ممکنات
یک خلو متخیل شود و در ان خلو نوری نمایان گردد و آن نور بوجهی وسعت گیرد که بجای تمام عالم
قائم شود بعد ازان آن نور را هم نفی کند تا نوری دیگر نمایان شود و همچنین برود تا که تمام حجب
نورانی برانداخته شود و همراه همین شغل یاد داشت پیش گیرد یعنی خیال خود را در هر حال بجناب
حضرت احدیت متوجه سازد و دائما بران توجه نماید طریق شغل نفی النفی آنست که خیال خود را

کر بانفی

که بآن نفی تمام عالم بگیرد و بآن انوار درک نشود او را هم نفی کند و هر چیزیکه بر وی منکشف شود
او را هم نفی کند تا آنکه حالت ربودگی و غفلت مثل حالت نوم بر وی عارض شود بعد ازان سالک
بکرم عمیم حضرت حق بمقام مشاهده فایز میشود و مراتب سلوک متعارف تا بمقام منتهی میشود باب دویم
در ذکر اشغال طریقه چشتیه فصل اول در اذکار اول باید که دو زانو بطور نماز نشسته اسم ذات
را دو بار بگوید باین وضع الله الله چون بار اول بشدت و جهر بگوید چنان تخیل کند که نوری از
وسط سینه بر آورده تا لب رسیده و چون بار دویم بهمان شدت و جهر بگوید و چنان تصور کند که
همراه لفظ مذکور نور مسطور از دهن بر آمده بقدر یکدست بالای سر رسید باز بار دویم همین اسم
مکرر بطریق مذکور بگوید و چنان تخیل کند که نور ثانی همراه نور اول ملحق گردید باز همچنین مزاولت
نماید تا آنکه چنان در خیال او مستقر گردد که نور مسطور تو بتو شده مثل ستونی نورانی گردانیده
تمام بدن ذاکر در ان مضمحل گردیده بعد ازان ذکر لفظ الا الله بشدت و جهر شروع کند و چنان
تخیل نماید که نوری از وسط سینه همراه این لفظ بر آمده زیر قدم بفاصله یکدست در زیر زمین
رفته و بر همین ذکر چندان مداومت نماید که از نور مذکور از زیر بالا رفته با نور ذکر اول ممزوج گردد
بعد ازان ذکر لفظ الله بدون شدت و جهر بلکه بسبکی بگوید و چنان تصور کند که این اسم مبارک
مثل جاروب بر همان ستون نورانی میگردد و بسبب گردش آن ستون مذکور درخشان گردد و طریق
نفی و اثبات آنست که لا اله الا الله بخیال خود کشیده محیط زمین و آسمان سازد و بر جهتیکه بلفظ
لا اله نفی خود و نفی تمام عالم ملاحظه کند و بلفظ الا الله بجانب فوق بالای عرش مجید ضرب کند همین
شغل را بار بار بعمل آرد تا آنکه نوری بنهایت وسیع از بالای عرش فرود آید و تمام عالم حتی که
جسم خود سالک ذاکر دران نور گم گردد فصل دویم در مراقبات باید دانست که مراقبات
این طریقه هم همانست که در باب اول مذکور شد پس مراقبات مذکور ابتدای از شغل نفی ست

و انتهای آن مشاهده مشغول باید گردید و طریق شغل دوره چشتیه آنست که ذکر یا حی یا قیوم بطریق
نماید که کلمهٔ یا حی را بخیال از وسط تا لب آرد و روح خود را همراه آن سازد و باز لفظ قیوم را از لب آن
بوجهی برآرد که بمصادمت این اسم روح خارج شود پس روح را بقوت همین هر دو اسم تا بعرش مجید رساند
و در آن مقام قدری توقف نموده سیر و دور نماید تا امور غیبیه مثل ارواح ملائکه و جنت و نار و مثل آن
منکشف گردد بعد از آن وقتی که خواهد که این ذکر تمام کند بلفظ یا حی ارواح را انتقال کند و بلفظ یا قیوم
ببدن خود در آید و برای کشف قبور ذکر سبوح قدوس رب الملائکة والروح باین وجه باید کرد که سبوح
را از ناف تا بدماغ باید رسانید و لفظ قدوس را از انجا بعرش مجید و لفظ رب الملائکة والروح از
عرش تا قلب آورده و تا به در فوقانی آن داخل کرده و در تحتانی آن خارج نموده بقبر متوجه سازد ان شاء
الله تع بعد از مداومت این شغل کشف قبور حاصل خواهد گردید باب ثالث در ذکر اشغال طریقه
نقشبندیه فصل اول در اذکار مقامات لطائف ششگانه اینست که لطیفه قلب زیر پستان
چپ و روح زیر پستان راست و سرّ میان هر دو و نفس در مقام ناف و خفی در پیشانی و
اخفی بمقام کام پس لطائف ششگانه را بذکر خیالی ذاکر باید کرد در ابتدا علیحده علیحده هر
لطیفه را ذاکر باید نمود و در انتها مجموع ششگانه دفعة ذاکر باید کرد بعد از آن نفی و اثبات بحبس نفس
بطریقی باید کرد که دو زانو روی بقبله نشسته دم خود را بند کرده و زبان را بکام چسپانیده لفظ
لا را از لطیفه نفس کشیده بر لطیفه سرّ و خفی گذار کرده تا باخفی رساند و اله را از اخفی بلطیفه
روح رسانیده الا الله را در لطیفه قلب ضرب کند و این ذکر را بوجهی ادا کند که هیچ اثر آن بر
اعضای ظاهره نمایان نگردد بلکه بمحض خیال باشد بعد از آن سلطان الذکر بعمل آرد یعنی چنانکه
ذاکر از مقامات لطائف متصور میگردید همچنین در تمامی رگ و پی و هر بن موی از سر تا قدم ذکر سرایت
کند فصل ثانی در ذکر مراقبات بهمان ترتیب که در باب اول مذکور شد بجا آرد و اگر خواهد که کدام

واقراز

واقعه از وقائع این بنده منکشف گردد پس احسن واعلی آنست که در پاس سیوم از شب بیدار شده
بکمال آداب و مستحبات و حضور قلب طهارت بجا آرد و آنچه مسنون که تکفیر سیئات بعد از طهارت
تعیین فرموده اند بکمال خلوص و التجا بخواند بعد آن صلوة التسبیح بکمال آداب و رعایت سنن
و مستحبات و بکمال حضور قلب بملاحظه خشوع و خضوع بوجهی ادا نماید که در ته دل او طلب مغفرت از
درگاه رب العزت بکمال التجا و الحاح مکنون باشد بعد از آن بکمال حضور قلب از جمیع معاصی توبه نماید
و مراتب التجا و الحاح بغایت و بکمال رساند بعد از آن بشغلی از اشغال مذکوره مشغول شود
و در اثنای آن شغل بعالم غیب بوجهی متوجه باشد که خواهش انکشاف واقعه مذکوره از آنمقام دارد
انشاء الله بطریق الهام یا بطریق مشاهده حقیقت آن واقعه بر وی منکشف خواهد گردید اگر صد بار
همین عمل بجا آورد و حقیقت واقعه بر وی منکشف نگردید ترکیب مذکور یعنی پاس سیوم از شب دو رکعت بانیطریق
ادا نماید در هر رکعت سه بار سوره فاتحه و سه بار آیة الکرسی و پانزده بار سوره اخلاص بخواند
بعد از آن سر بسجده نهاده بکمال خشوع و خضوع یکصد و یکبار کلمه یا خبیر اخبرنی بخواند بعد از آن
سر از سجود برداشته دعای انکشاف واقعه مذکور بکمال الحاح و التجا نموده در خواب رود انشاء
الله تعالی حقیقت آن در منام منکشف خواهد گردید : فقط لله تمت

بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله رب العلمین والصلوة والسلام علی رسوله محمد وسیلة الطالبین
و علی آله و اصحابه السالکین اما بعد پس بشرف بیعت و توبه مشرف شده و در سلک طریقه عالیه
چشتیه و قادریه و نقشبندیه و مجددیه و محمدیه بتوسط فقیر سید احمد منسلک گشت و این فقیر را در
اخذ برکات این طرق دو وجه است وجه اول اویسیه و آن در طریقه چشتیه از روح مقدس
حضرت خواجه قطب الاقطاب خواجه قطب الدین بختیار کاکی و در قادریه از روح مقدس حضرت
غوث الثقلین حضرت سید عبد القادر جیلانی و در طریقه نقشبندیه از روح مقدس حضرت امام الشریعه

اویسیه

و الطریقه حضرت خواجه بهاء الدین نقشبند بخاری متحقق گردید و در طریقه مجددیه و محمدیه پس بلا واسطه
احدی از جناب حضرت حق مستفید گردیده و این حصول مقام اویسیه اگرچه محض بفضل الهی متحقق شده
لیکن آنرا سببی از اسباب ظاهره عیزلی باید و آن سبب در حق این فقیر دعای حضرت پیر و مرشد
خود است و وجه ثانی انسلاک بطریق بیعت و اجازت در سلک مشایخ طرق مذکوره و آن برین وجه است

وجه ثانی

که این فقیر را انتساب بیعت و اجازت بجناب قدوة العلماء و المحدثین و وارث الانبیاء و المرسلین و حجة
الله علی العالمین مولانا و مرشدنا شیخ عبد العزیز است و ایشانرا از جناب والد ماجد خود شاه ولی الله
است و ایشانرا از جناب والد ماجد خود شیخ عبد الرحیم و ایشانرا در طریقه چشتیه بجد ابوالام خود شیخ
رفیع الدین و ایشانرا از الشیخ قطب عالم و ایشانرا از الشیخ نجم الحق جاپین لده و ایشانرا از الشیخ
عبد العزیز و ایشانرا از القاضی خان یوسف ناصحی و ایشانرا از الشیخ حسن طاهر و ایشانرا از السید راجه حامد شاه
و ایشانرا از الشیخ حسام الدین مانکپوری و ایشانرا از الخواجه نور قطب العالم و ایشانرا از الشیخ علاء الحق
و ایشانرا از الشیخ اخی سراج و ایشانرا از السلطان الاولیاء حضرت نظام الدین و ایشانرا از امام الزاهدین
حضرت شیخ فرید الدین شکرگنج و ایشانرا از الخواجه قطب الاقطاب قطب الدین بختیار کاکی
و ایشانرا از نائب رسول الله حضرت خواجه معین الدین چشتی و ایشانرا از الخواجه عثمان هارونی و
ایشانرا از الحاجی شریف زندنی و ایشانرا از الخواجه مودود چشتی و ایشانرا از الخواجه یوسف چشتی و
ایشانرا از الخواجه محمد چشتی و ایشانرا از الخواجه ابواحمد چشتی و ایشانرا از الخواجه ابواسحاق چشتی و ایشانرا از
الشیخ علو دینوری و ایشانرا از ابی هبیره بصری و ایشانرا از حذیفه مرعشی و ایشانرا از السلطان التارکین
ابراهیم ادهم و ایشانرا از الفضیل بن عیاض و ایشانرا از عبد الواحد بن زید و ایشانرا از خیر التابعین
حسن بصری و ایشانرا از امام الاولیاء قدوة الاتقیاء حضرت علی مرتضی کرم الله وجهه و ایشانرا
بجناب سید الانبیاء و المرسلین محبوب رب العالمین احمد مجتبی محمد مصطفی صلی الله علیه و علی آله و اصحابه وسلم اجمعین

و همچنین

وهمچنین شیخ عبدالرحیم را قدس سره انتساب بیعت و اجازت در طریقه قادریه بسید عبدالله اکبرآبادی
ست و ایشان از السید آدم بنوری و ایشان از جناب امام ربانی قیوم زمانی مجدد الف ثانی حضرت
شیخ احمد سرهندی ست و ایشان از جناب والد ماجد خود شیخ عبدالاحد و ایشان از شاه کمال
و ایشان از شاه فضیل و ایشان از السید گدا الرحمن و ایشان از السید شمس الدین عارف و ایشان از
السید گدا الرحمن بن ابی الحسن و ایشان از الشیخ شمس الدین صحرائی و ایشان از السید عقیل و ایشان از
السید بهاء الدین و ایشان از السید عبدالوهاب و ایشان از السید شرف الدین قتال و ایشان از السید
عبدالرزاق و ایشان از جناب غوث الاعظم سید محی الدین عبدالقادر جیلانی و ایشان از الشیخ
ابو سعید مخزومی و ایشان از الشیخ ابی الحسن القرشی و ایشان از الشیخ ابی الفرح طرطوسی و ایشان از
الشیخ ابی الفضل عبدالواحد علی و ایشان از الشیخ عبدالعزیز یمنی و ایشان از الشیخ ابی بکر شبلی
و ایشان از السید الطائفه جنید بغدادی و ایشان از الشیخ ابی الحسن سری سقطی و ایشان از الشیخ
معروف کرخی و ایشان از الشیخ علی رضا و ایشان از امام موسی کاظم و ایشان از امام جعفر صادق
و ایشان از امام محمد باقر و ایشان از امام زین العابدین و ایشان از السید الشهداء حسین رضی الله عنه
و ایشان از السید الاولیاء خاتم الخلفاء حضرت علی مرتضی کرم الله وجهه و ایشان از السید الانبیاء محمد
رسول الله صلی الله علیه وسلم وهمچنین شیخ عبدالرحیم را قدس سره انتساب بیعت و اجازت
در طریقه نقشبندیه مجددیه بسید عبدالله اکبرآبادی ست و ایشان از السید آدم بنوری و ایشان از
الشیخ احمد سرهندی مجدد الف ثانی و ایشان از الخواجه باقی بالله و ایشان از الخواجه الکنکی و ایشان از
مولانا درویش محمد و ایشان از مولانا زاهد و ایشان از الخواجه عبیدالله احرار و ایشان از مولانا
یعقوب چرخی و ایشان از امام الشریعة والطریقة خواجه بهاء الدین نقشبند و ایشان از الخواجه
محمد بابا سماسی و ایشان از الخواجه رامیتنی و ایشان از الخواجه محمود الخیر الفغنوری و ایشان از الخواجه عارف

ریوگری و آنها از خواجہ خواجگان خواجہ عبد الخالق غجدوانی و آنها از خواجہ یوسف ہمدانی
و آنها از ابی علی فارمدی و آنها از امام ابی القاسم قشیری و آنها از شیخ ابی علی دقاق
و آنها از شیخ ابی القاسم نصیر آبادی و آنها از شیخ ابوبکر شبلی و آنها از سید الطائفہ جنید
بغدادی و آنها از شیخ ابی الحسن سری سقطی و آنها از شیخ معروف کرخی و آنها از امام
علی رضا و آنها از امام موسی کاظم و آنها از امام جعفر صادق و آنها از رئیس الفقہای
والتابعین قاسم بن محمد و آنها از الصاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلمان فارسی و آنها از
امیر المومنین سید المسلمین افضل الخلفاء الراشدین ابی بکر الصدیق و آنها از سید المرسلین
امام المتقین احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم   نماز پنجگانہ ادا نمودن فرض است
و ترک آن کفر لازم است ہر مومن را کہ بجان و دل حکم خدا بجا آرد۔ تمت الشجرۃ
بسم اللہ الرحمن الرحیم طریقہ نقشبندی امیر المومنین سید احمد دام فیضہم حضرت شاہ
عبد العزیز شاہ ولی اللہ شیخ عبد الرحیم سید عبد اللہ سید آدم بنوری شیخ احمد سرہندی
مجدد الف ثانی خواجہ باقی باللہ خواجہ امکنگی مولانا درویش محمد مولانا زاہد خواجہ عبید اللہ احرار
مولانا یعقوب چرخی حضرت خواجہ جناب بہاؤالدین نقشبند خواجہ محمد بابا سماسی خواجہ رامیتنی
خواجہ محمود انجیر فغنوی خواجہ عارف ریوگری خواجہ خواجگان خواجہ عبد الخالق غجدوانی
خواجہ یوسف ہمدانی خواجہ ابوعلی فارمدی خواجہ ابوالقاسم قشیری شیخ ابوعلی دقاق
ابوالقاسم نصیر آبادی ابوبکر شبلی سید الطائفہ جنید بغدادی ابوالحسن سری سقطی معروف
کرخی امام علی رضا امام موسی کاظم امام جعفر صادق قاسم بن محمد سلمان فارسی امیر المومنین
ابوبکر صدیق سید المرسلین امام المتقین احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم
اجازت نامہ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد

وسید الطائفین

و سید الطالبین و علی آله و اصحابه ائمة السالکین اما بعد پس برادر دینی بر دست این
خیرخواه کافهٔ مومنین سید احمد بشرف بیعت و توبه مشرف گردیده و قلاده سلک طریقهٔ چشتیه
و قادریه و نقشبندیه و مجددیه و محمدیه بتوسط اینجانب منسلک گشته الله تعالی نعمتهای این طریقها
نصیب ایشان گرداناد و قدم اتباع شریعت غرا استقامت عطا کناد آمین. مورخه هفتم ذی الحجه
۱۲۴۲ سنه هجری من مقام تخته بند

شقه خاص بنام نواب احمد علیخان رامپوری

در جواب از امیر المومنین سید احمد بجناب مستطاب متعالی القاب حشمت مآب شوکت انتساب
محامد اکتساب نواب احمد علی خان صاحب دام الله اقباله و ضاعف اجلاله بعد از سلام مسنون و
دعای اجابت مقرون واضح آنکه نامهٔ نامی و رقیمه گرامی مشتمل بر مراتب اتحاد و اخلاص و مدارج وداد
و اختصاص عز ورود فرمود و علاقه صداقت و رشته مودت را محکم تر نمود و دیده را نوری و دل را سروری
بخشید آنچه بنوک قلم خلت شیم رقم فرموده بودند که بخدمت بابرکت جناب هدایت مآب افادات انتساب
مقرب بارگاه رب قوی مولانا سید حیدر علی صاحب معامله مسنونه بجا آوردند از استماع آن فرحت
بر افزود الحمد لله والمنة که حق جل و علا بکرم عمیم خود آن حشمت مآب را باین توفیق رفیق خیر موفق گردانید
اکثر تجربه کرده شده که هر که از مومنین مخلصین به نیت پاک این معامله ادا میکند البته ابواب هدایت بر روی
او مفتوح میشود امید قوی است که حق جل و علا بکرم عمیم خود ببرکت ادای امر مسنون در سلک بندگان
خاص و مقبولان ذوی الاختصاص منسلک خواهد گردانید و احوال اینجانب آنکه رب معبود و رب متعال شانه
که کار در علی الاطلاق و مالک بالاستحقاق است این عاجز خاکسار و ذره بمقدار را محض بکرم عمیم خود توجهی
نواخت که محبت ما سوی ذات خود را پس پشت این ضعیف انداخت و فقط تحصیل رضای خود را
قبله همت این ضعیف ساخت و کفالت پرورش این فقیر بذات پاک خود پرداخت شکر نعمت عظمی
بجناب آن معبود بکدام جوارح ادا توان کرد و حمد این عطیه کبری ببارگاه آن محمود بکدام زبان بجا باید آورد

بیت اگر هر بن موئی با صد زبان ۔ کند شکر این نعمتش با بیان و تعبیر الفاظ نهایت تبیان یکی از هزاران
هزار نه، و بالجمله برکت این اخلاص همین این اختصاص جلوت بندگان خود را بجدی معنون این ضعیف
گردانید که از حیطه تحریر و تقریر بیرون است و کیفیت توجه عنایات حضرت منان در باره این ضعیف
ناتوان قابل تماشا کردنی است حقیقت آن کما حقه بعیان منکشف میشود نه به بیان اگر اینجانب را ایشان
فرمایند چه مراتب تعجبهاست که لاحق نگردد هر چند مقتضای غیرت ایمانی و حمیت اسلامی در حق جماهیر
مؤمنین عموما و رؤسای ایشان خصوصا همین است که درین معرکه بجان و مال حاضر شوند و در سلک
الذین جاهدوا فی الله باموالهم وانفسهم منسلک گردند لیکن از آنجا که حرکت آنوالا منزلت درین ایام
باعث حدوث مفاسد عدیده است بنا برآن علیه نگارش کرده میشود که بنفس نفیس خود اقامت نمایند
و سایر محبین مخلصین را ترغیب فرمایند و در باره عازمین این صوب اعانت مالی بجا آرند خصوصا کسانیکه
بتقوی و دیانت موصوف اند و در علم و وجاهت معروف مثل فضایل مآب کمالات اکتساب مولوی
غلام جیلانی صاحب و امثال ایشان که انصرام عنان عنایت در باره ایشان ضروری است و آنچه
مضامین مراتب نهایت خلت و مدارج غایت محبت در نامه نامی مندرج بود از بسکه این محبت
محض فی الله است حق جل و علا بدرجات یکی خود متکفل مجازات آن در دنیا و عقبی خواهد گردید انشاء
الله باعث حصول سعادت اخروی و موجب نزول برکات دنیویه بحدی خواهد شد که سیمرغ بلند پرواز
منیات شیری گاهی باوج آن نرسیده باشد و در طلب انسانی خیال حصول آن خطره هم نکرده باشد
و در حضور حضرت رب العلمین و جناب سید المرسلین علیه افضل الصلوة والتسلیم مراتب وجاهت و مناصب
مقبولیت بوجهی حاصل خواهد شد که رشک افزای اخوان و اقران باشد زیاده والسلام مع الاکرام
شقه خاص بنام مولوی حیدر علی رامپوری در جواب هفتم ذی الحجه سنه ۱۲۴۳ از مقام پنجتر
بسم الله الرحمن الرحیم ۔ از امیر المومنین سید احمد بخدمت سراپا برکت مولوی صاحب معدن علوم

ابحاث فهوم

و منبع هموم متعدد فیوض ربانی مخزن اسرار رحمانی حامی انوار سنت ماحی آثار شبهات بدعت ظلمات
هدایت مآب کمالات اکتساب مقرب بارگاه رب قوی مولانا سید حیدر علی مد الله ظلال
افاضته علی رؤس المستفیضین الی یوم الدین آمین یا رب العلمین بعد از سلام مسنون و دعای
اجابت مقرون واضح آنکه بعد ورود میمنت لزوم فضیلت مآب مناقب انتساب مقبول بارگاه قوی
مولوی محمد علی صاحب چه ابواب فرحت و مسرت که بر روی این ضعیف نحیف مفتوح نگردید لاسیما
وقتیکه از زبان صدق ترجمان آن مقبول ملک نشان اخبار فرحت آثار انصراف عنان عزیمت
آن والا همت بر ترغیب جماهیر مومنین عموماً و مشاهیر رؤسا خصوصاً در باب اعانت مجاهدین و استیصال
کفره متمردین شنید فرحت بر فرحت و مسرت بر مسرت حاصل گردید حق جل و علا بکرم عمیم خود
ضعفاء را و آن هدایت مآب را بلکه جمیع بندگان خود را در همین کار بار علی ممر الدهور و الاعصار
مشغول کناد و دل اخلاص منزل جمیع مومنین صادقین را بتمنای اعلای کلمه رب العالمین و احیای
سنت سید المرسلین تا دم واپسین مملو و مشحون داراد آمین یا رب العباد و احوال اینجد و در بکرم رب معبود
سراسر مستوجب حمد و شکر است که الوف الوف انام بلکه جماهیر اهل اسلام از سکنه این دیار رو
انتظار در مقدمه اقامت جهاد و ازاله کفر و فساد در رفاقت این بنده خاکسار روز بروز بمحض قدرت
قادر مختار اختیار نموده اند و در صرف جان و مال تحصیل رضای رب ذو الجلال مستعد گردیده سبحان
الله که مسخر آن رب قدیر رؤسای قوم آفریدی و مهمند و خلیل و یوسف زئی که از مرور دهور
پیشه بغی و استکبار بر سلاطین ذوی الاقتدار میداشتند ربقه اطاعت این بنده ضعیف عاجز
نحیف در گردن خودها انداخته و ریاست این فقیر را بر سر خودها مسلم داشته چه قدر شادان و فرحان
اند که از حیطه تحریر و تقریر بیرون است بنابر تفریح خاطر عاطر این چند اشارات اجمالیه نگارش کرده شد
و الا حقیقت سرگذشت اینجد بعد بیان واضح میگردد زیرا که از اکتناه آن من خود قاصرم

تا به گیری چه رسد حمد این نعمت عظمی در بارهٔ آن محمود علی الاطلاق بکدام زبان برآرم و شکر
این عطیهٔ کبری در درگاه آن معبود بالاستحقاق بکدام قلب و قالب بجا آرم مثنوی کرا باشد آن
فکرهای غریق ٭ که غور در درین بحرهای عمیق ٭ اگر آن زبان و اگر آن بیان ٭ که ذکر ثنایت تواند بیان
ثنایت همان به که تو گفته ٭ ترا میسز و آنچه تو سفته ٭ ز باریکی و دقت آن میان ٭ بیان چون کند
کس بجز آن دهان ٭ نظر چون کنم در رامهای تو ٭ تعجب کنم از کرمهای تو ٭ که چون من خسی را
نو نواختی ٭ با صلاح حالم تو پرداختی ٭ ترا زیبد این لطف و صدزان دگر ٭ فدای تو این جان و
صد جان دگر ٭ ترا حمد گویم بصد احترام ٭ کلامم برین ختم شد و السلام ۞

بنام مولوی غلام جیلانی رامپوری در جواب هفتم ذی الحجه ۱۲۴۶ سنه از تخته بند

بسم الله الرحمن الرحیم ٭ از امیر المومنین سید احمد بخدمت فیضدرجت جناب هدایت مآب
کمالات انتساب مناقب اکتساب مورد فیوض رحمانی مهبط انوار ربانی مخدومی مولوی غلام جیلانی
بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه رقیمه کریمه مودت ضمیمه مشتمل بر نهایت
وفور رغبت و تاکد عزیمت و کمال مراتب اشتیاق در اعانت دین رب خلاق و انسلاک در
سلک مجاهدین و استیصال کفره متمردین رسید مضامین مندرجه واضح گردید الحمد لله والمنت که
حق جل و علا بکرم عمیم خود در دل هدایت منزل آن مناقب اکتساب این داعیه رحمانی القا فرمود
آنچه در نامه نامی مندرج بود که بسیاری از مومنین مخلصین بنابر استیصال اعدای دین مستعد
گردیده اند در رفاقت آن هدایت مآب اختیار نموده اند لهذا نظر بقلت سامان سفر و کثرت رفقا
هیچگونه توقف واقع گردید از استماع این کلام نهایت تعجب دست داد با وجودیکه حق جل و علا آن
هدایت مآب را بعلم و عمل مشرف گردانیده باز امثال این خیال بر اختلال در سینه اخلاص گنجینه
خطور کند چه حق جل و علا در کلام پاک خود میفرماید و فی السماء رزقکم و ما توعدون و ان الله هو

الرزاق

الرزاق ذو القوة المتین و ما من دابة فی الارض الا علی الله رزقها آیا محل ایفای این وعده
در رامپور و بلاس پور منحصرست تا وقتیکه ازان دیار قدم بیرون نهادند از ایفای این وعده مایوس
خواهند گردید یا اینکه هر چند رزق هر کس از جناب جواد مطلق موعودست اما چون چندی از بندگان الهی
بنابر امتثال احکام او تعالی مجتمع خواهند گردید ابواب رزق بر روی ایشان مسدود خواهد گشت
سبحان الله اینچه خیالات دور دراز ست توکل را کار فرمایند و آیات بالقدر را ملاحظه نمایند و از ته
دل هیچ اذعان کنند که خزاین ربانی بنابر فحوای آیت قرآنی و ان من شیء الا عندنا خزائنه غیر متناهی
ست اگر آن قادر علی الاطلاق را رسانیدن رزق منظورست پس هیچ مکان و هیچ زمان و هیچ حال
مانع نمیتواند شد و اگر انمعنی منظور اوست پس هرگز هرگز هیچ تدبیری از تدبیرات بدست آدمی نیست
لا مانع لما اعطیت و لا معطی لما منعت و لا راد لما قضیت شان اوست پس این وسوسه نفسانی را دور
فرمایند و بر کفالت مالک حقیقی و ملک تحقیقی اعتماد نمایند و در جمیع مومنین باواز بلند نفیر عام در دهند هر که
رفاقت ایشان اختیار نماید آنرا همراه گرفته محض اعتماد علی الله برخیزند آنگاه الله بر طبق منطوق
لازم الوثوق و من یتوکل علی الله فهو حسبه عنایت ربانی و کفالت رحمانی را در باره خود بوجهی
مند رل خواهند یافت که از وهم و خیال فوق باشد آری اگر درین اثنا کسی از مومنین اغنیا
بنابر تحصیل سعادت مشارکت مجاهدین اعانت مالیه بوجهی نماید آن از من الله فهمیده هرگز رد
نباید کرد که رد عطیه الهیه از قبیل سوء ادبست آری آنهمه را در مرضیات او صرف باید نمود
و هوای نفسانی را هیچگونه دران دخل نباید داد زیاده تطویل کلام در خدمت آن قدوه لقمان
حکمت آموختن ست والسلام مع الاکرام ۱۲ بنام سردار میر عالم خان با جندی که امیر کبیر ست
بسم الله الرحمن الرحیم از امیر المومنین سید احمد تعالی سردار کثیر الاقتدار و بانیت شعار
شجاعت آثار سرحلقه محافل ریاست و کیاست پیش قدم معارک صولت و جلادت حشمت نشان

سردار میر عالم خان ایده الله جلاله و ضاعف اقباله بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون
واضح آنکه هر چند اقامت جهاد و ازاله کفر و فساد بر جمیع مومنین عموما و بر سلاطین خصوصا
در هر زمان و هر مکان لازم است اما درین دور زمان که وقت شورش اهل بدعت و طغیان است
اوجب و اوکد بنا بر آن علیه این ضعیف مع از چندی مومنین صادقین از وطن مالوف خود بر خاسته
محض لله و فی الله بنا بر اقامت همین رکن رکین یعنی جهاد نصرت دین رب العلمین کمر همت بسته
حال این عاجز خاکسار روز بروز بمقدار بر خاطر عاطر آن سردار کثیر الاقتدار باخبار متواتره واضح
و لایح شده باشد که آنچه داعیه استیصال معاندین دین در دل اخلاص منزل این ضعیف متمکن است
اصلا و مطلقا بطلب غرضی از اغراض دنیویه مثل تحصیل مال و منال یا بدست آوردن عزت و جاه
یا استعلا بر قری و امصار و امثال آن هرگز هرگز ممزوج نیست بلکه سوای اعلای کلمه دین و احیای
سنت سید المرسلین هیچ غرض در میان نه لهذا درین صورت بر هر مومن راسخ الاعتقاد و مسلم کامل الانقیاد
را لازم که در مقدمه اعانت دین رب ذو الجلال تقصیری در صرف جان و مال نورزند هرگز هرگز ازین
امر پهلو تهی نکنند که محکمه حساب و کتاب بحضور حضرت رب الارباب در پیش است لا بد در مقام مقتضای
کریمه لتسئلن یومئذ عن النعیم شکر نعمت مال و منال و عزت و جاه مطلوب شدنی است و از
تغافل و تساهل که در باب امتثال احکام رب العلمین واقع میشود سوال متوجه خواهد گردید پس بکدام زبان
جواب پیش کرده خواهد شد بالجمله اگر این جان ناتوان نهاد سست بنیاد و مال سریع الزوال و متاع
قلیل الانتفاع و وجاهت مشوب بذلت امروز در راه حضرت رب العزت مصروف نگردید پس صرف
خیالی است پر اختلال بلکه باعث حصول معنی نکبت و وبال علاوه برین آنکه چیزی که در راه خدا مصروف
میگردد فی الحقیقت بر باد نمیرود بلکه منافع آن در دنیا و فواید آن در عقبی و حصول اجر جزیل در جنان
و ثنای جمیل در میان اخوان و اقران بوجهی حاصل میشود که خارج از حیطه وهم و خیال است بنا بر آن علیحده

عالی نوشته میشود

عالی نوشته شود که هرچند مشارکت مجاهدین بظاهر امری صعب مینماید لیکن فی الحقیقت بمقتضای
کریمه یا ایها الذین آمنوا هل ادلکم علی تجارة تنجیکم من عذاب الیم تؤمنون بالله ورسوله وتجاهدون فی سبیله
باموالکم وانفسکم ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون یغفر لکم ذنوبکم ویدخلکم جنات تجری من تحتها الانهار ومساکن فی
جنات عدن ذلک الفوز العظیم واخری تحبونها نصر من الله وفتح قریب وبشر المؤمنین نوعی ست از سوداگری
که منفعت آن حصول راحت کونین وسعادت دارین وسرخروئی در بارگاه رب العلمین وجناب سید
المرسلین وبدست آمدن عزت ووجاهت ومملکت وامارت وتصرف قری وامصار واضلاع و
اقطار وتحصیل مال حلال از غنائم کفار بدمآل ست پس قدری اگر رنج بر نفس خود اختیار نمایند انواع
راحات بعوض آن در دنیا وعقبی مشاهده فرمایند اما اینقدر لازم ست که مردانه وار درین معرکه
درآیند ویکدل ویکجهت شده علایق طمع وخوف از غیر ذات حضرت حق منقطع گردانند ودر زمرهٔ
یجاهدون فی سبیل الله ولا یخافون لومة لائم منسلک شوند غرض آنکه اقامت جهاد وازاله
بغی وفساد افضل احکام رب العباد ست که هیچ عبادتی از عبادات وطاعتی از طاعات مساوی
آن نمیتواند شد قال الله تبارک وتعالی لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر والمجاهدون
فی سبیل الله باموالهم وانفسهم فضل الله المجاهدین باموالهم وانفسهم علی القاعدین درجة بناءً علیه این
ضعیف بکرم عمیم حضرت حق وقدرت کاملهٔ قادر مطلق بنا برادای این عبادت عظمی وادراک این
سعادت علیا خود هم کمر همت بسته وندای قوموا الی جنة عرضها السموات والارض درمیان جماهیر
مؤمنین ومشاهیر مسلمین درداد چنانچه جمعی کثیر وجمی غفیر ازیشان مشارکت مجاهدین اختیار نموده
داد دیانت وشجاعت در معرکه قتال اهل کفر وضلال درداده‌اند لیکن درین اثنا عجب مقدمه درپیش آمد
که سرداران پشاور بر عادت قدیمه خود که پیشه حسد ونفاق نسبت هرکس در سینه پرکینه خود
خود مرکوز میدارند در تعقید مهم ما مداخلت نموده وراه حیله وتزویر پیموده گزندی بعساکر مسلمین رسانیدند

لیکن بحمد الله والمنة که نکبت و وبال این قبایح افعال لاحق حال ایشان گردید و هیچگونه مضرتی
باهل ایمان نرسید چنانچه مومنین سوات و بنیر و امثال ایشان بازبر اقامت جهاد و ازالهٔ نفاق
وفا دمستعد گردیده اند لیکن منافقین مذکورین تا حال هم از قبایح افعال خود دست بردار نمیشوند
چنانچه مجاهدین هندوستان که تو بفیاد تدریجا می آیند مدد بدسگالی ایشان داد نفاق میدهند در بصورت
بحکم مقدمه الواجب واجب جهاد منافقین هم واجب گردیده بنابر آن علیه این ضعیف با مومنین صادقین
عزم پاک کردن بلده پنجتار و در قرب و جوار آن از الواث منافقین بدکرداران مصمم کرده تا بموضع
پنجتار رسیدیم و بنابر امتثال فرمان عالیشان حضرت ملک دیان که منطوق کلام لازم الوثوق
یا ایها النبی جاهد الکفار والمنافقین واغلظ علیهم است کمر همت بستیم و بر حول و قوت الهی اعتماد کرده
و دعای ماثوره اللهم بک احول و بک اصول و انت عضدی و نصیری بر زبان اخلاص ترجمان رانده
متوجه بسمت بلده مسطور گردیدیم حق تبارک و تعالی بقدرت کامله خود مظفر و منصور گرداناد هر چند ما
ضعفا بظاهر سر و سامانی نمیداریم اما بمقتضای کریمه کم من فئة قلیلة غلبت فئة کثیرة باذن الله حکم
مالک علی الاطلاق و ملک بالاستحقاق در باب استیصال کفره متمردین و منافقین مخذولین بقدر وسعت
خود کوشش مینمائیم آینده سرانجام دادن هر کار بدست قادر مختار رب العزت است مالک هر چه خواهد
آن کند عالمی را بدمی ویران کند درینصورت لازم که آن حشمت مآب هم غیرت ایمانی و حمیت
اسلامی را کار فرمایند و در منطوق انما المومنون الذین آمنوا بالله و رسوله و جاهدوا باموالهم وانفسهم
غور نمایند که مجرد ایمان لسانی از اقامت جهاد از پایهٔ اعتبار ساقط است هر چند مشارکت آن حشمت
مآب بنفس نفیس خود درینمقدمه بعیدتر مینماید لیکن لغو فرستادن اقربا و اتباع ممکن پس لازم که وقتیکه
این فقیر از موضع پنجتار کوچ نماید عسکر ظفر پیکر خود در سلک مجاهدین منسلک گردانند باقی تفاصیل احوال
زبانی حافظ کلام ربانی مورد عنایات رحمانی مقبول بارگاه اله حافظ اعظم شاه واضح خواهد گردید چه

حافظ ممدوح از زبان صدق ترجمان خود اظهار نمایند آنرا قرین صدق و مصلحت تصور نموده بر طبق
آن عمل باید نمود که حافظ ممدوح از خلص یاران اینجانب و خیرخواهان دین اسلام است زیاده والسلام
مع الاکرام ۵۱ بنام احمد خان بن شه خان کمال زئی متوسل معتمد یار محمد خان
بسم الله الرحمن الرحیم ٠ از امیر المومنین سید احمد بمطالعه خان والا مناصب عالی مراتب کثیر المناقب
عظمت نشان رفیع المکان احمد خان سلمه الله تعالی بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون
واضح آنکه رقیمه کریمه مشتمل مراتب محبت و اخلاص و مودت و اختصاص رسید انواع فرحت و امتنان و
مسرت بخشید حق جل و علا برحمت خود این مراتب خلت را که محض لله و فی الله است روز افزون
گرداند بالنبی و آله الامجاد و آنچه کمال وفور رغبت و نهایت علو همت آن والا همت در باب اعلای
دین رب العزت از قلم خلت شیم نگارش فرموده اند همه ناشی از حمیت اسلامی و غیرت ایمانی است
حتی که تمام این عزت و وجاهت و حکومت و ریاست و آرام و راحت لابد روزی گذشتنی و
گذاشتنی است و در محکمه سوال و جواب و حساب و کتاب بحضور رب الارباب حاضر شدنی است در آن مقام
پر هول غیر از ایمان و اسلام چیزی دیگر کار آمدنی نیست و در ظلمات قبر و صراط غیر از نور اخلاص
چیزی افروختنی نه و آنکه علم عمر افراشتنی است و این تخم طرب همیشه کاشتنی است آین
داشتنی همه بگذاشتنی است بجز ذره دردت که نگهداشتنی است غرض آنکه اگر این لذائذ
دنیاویه را امروز اگر در راه مولای خود صرف نکردیم لابد فردا جنود عزرائیل بجبر و زور بستانند
پس بهتر آنست که بطوع و رغبت جان و مال در رضای رب ذو الجلال در بازیم و وسیله حصول
سعادت کونین و راحت دارین بدست آریم و علاقه بندگی را بحضور مالک حقیقی محکم سازیم و ایمان
کامل حاصل نمائیم و تکمیل ایمان غیر از مقاتله اهل کفر و طغیان صورت نمی بندد قال الله تبارک و تعالی

قالت الاعراب آمنا قل لم تؤمنوا و لکن قولوا اسلمنا و لما یدخل الایمان فی قلوبکم و ان تطیعوا الله و رسوله

لا یلتکم من اعمالکم شیئاً ان الله علیم خبیر انما المؤمنون الذین آمنوا بالله و رسوله ثم لم یرتابوا و جاهدوا باموالهم و
انفسهم فی سبیل الله اولئک هم الصادقون پس لابد دعوی ایمان را بشهادت اقامت جهاد ضرور می باید کرد
والا مجرد ایمان بدون اقامت جهاد از پایهٔ اعتبار ساقط است آری بنده که در مقابلهٔ اعدای مولای خود
غیرت و حمیت نمیدارد فی الحقیقت بنده نیست و محبی که جان و مال و عزت و آبروی خود را در تحصیل
رضای محبوب خود نگهدارد فی الحقیقت محب نی و مخلصی که پاسداری وجاهت غیر محبوب خود را ملحوظ دارد
در دعوی اخلاص کاذب و دروغ زن است مقتضای علاقهٔ عبودیت همین است که محبت اهل و عیال و
طلب اهل و منال و مراعات عزت و وجاهت و امارت و ریاست و الفت اخوان و اقران و پاسداری
رؤسا و دوستان پس پشت اندازند و فقط رضای رب ذوالجلال و مجرد انقیاد ایزد متعال قبلهٔ
همت سازند مصلحت دید من آنست که یاران همه کارها بگذارند و خم طرهٔ یاری گیرند بر خاطر عاطر واضح
و لائح است که سرداران زمان با وجود دعوی اسلام رعیت گیری کفار لیام اختیار نموده اند و بلاد مسلمین را
بسبب این عمل قبیح دار الحرب گردانیده اند و اولاد خود را در زیر عمل کفار شرار در داده اند و محبت و خلت
آن ملاعین بحدی در سینهٔ نفاق گنجینهٔ خود مرکز ساخته اند که در پی ایذای مهاجرین ابرار و مجاهدین اخیار
افتاده اند سبحان الله زهی اسلام و خهی ایمان است که بار خیر خواهی کفرهٔ ملاعین و بدخواهی افاضل مومنین
که زمرهٔ مهاجرین و مجاهدین اند بجا می آرند نعوذ بالله من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا آخر شده شده
نوبت ایشان بحدی رسید که مومنین را اشتغال بجهاد بدون استیصال آن اهل فساد متعذر گردید
و بحکم مقدمة الواجب واجب جهاد ایشان نسبت بجهاد با کفار واجب اوکد شد تا وقتیکه استیصال
ایشان متحقق شود جهاد با اهل کفار و عناد صورت نه بندد بنا بر آن علیه این عاجز خاکسار و ذرهٔ بیمقدار
با چندی از مهاجرین اخیار بر طبق فرمان عالیشان واجب الاذعان یا ایها النبی جاهد الکفار
و المنافقین و اغلظ علیهم و ماویهم جهنم و بئس المصیر بر جهاد منافقین مخذولین کمر بسته تا بفتح پنجتار

البتهم

رسیدیم انشاءالله عنقریب بحول و قوت ملک جبار و مالک قهار تمام شوکت منافقین برگرداسست
تمام مضمحل میگردد و در عرصهٔ قلیله انشاءالله این تماشای قدرت قادر مختار بعین الیقین مشاهده خواهند
فرمود لازم که آن والامناقب شارکت عساکر رب العلمین را بر رفاقت جنود شیاطین ترجیح دهند
و پاسداری رب العلمین را بر روداری منافقین ایثار فرمایند آنچه از سرداران زمان توقع حصول
منافع دنیویه میدارند اضعاف آن از درگاه شاهنشاهان که خالق انس و جان است باید داشت
امید واثق از درگاه حضرت خالق آنست که اگر یکرو و یکجهت شده در زمرهٔ ناصرین دین متین
منسلک خواهند گردید منافع دنیویه هم بحدی حاصل خواهند کرد که خارج از وهم و خیال است اما اگر کسی خواهد
که پاسداری جانبین ملحوظ دارد و در زمرهٔ مذبذبین بین ذلک خود را منسلک گرداند باز جان خود را در
بندگان عبودیت کیش و محبان اخلاص اندیش شمارد و تحصیل رضای حضرت حق متوقع باشد پس این
خیالیست پر اختلال و وهمیست سراپا باطل و محال بیت هم خدا خواهی و هم دنیای دون ٭ این خیال است
و محال است و جنون ٭ آنچه از واقعهٔ منازعت فیمابین عالیجاه محمد خان و سیف الله خان نگارش فرموده
بودند حقیقت آن واضح گردید بالفعل انتقام آنرا در حیز تعطیل و اهمال باید انداخت و استیصال اعدای
دین پیش نظر باید ساخت و تنقیهٔ این دیار و اقطار از الواث مفسدین بدکردار مطهر و پاک گردید
تصلاح فیمابین علاجش بغایت سهولت صورت خواهد بست اگر بالفرض انصلاح واقع نخواهد شد
تدبیری دیگر که مناسب وقت خواهیم دید بعمل خواهیم آورد زیاده والسلام مع الاکرام

بنام درانیان عالیجاه از عساکر یار محمد خان ٭ بسم الله الرحمن الرحیم ٭ از امیرالمومنین سید احمد
بخدمت مومنین مخلصین و صادقین اسحقزین از قوم درانی و غلزی که در سلک عساکر یار محمد خان
منسلک اند بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه کسیکه دعوی اسلام می نماید
و جان خود را در امت محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم میشمارد لازم که در مقدمهٔ نصرت دین محمدی کوشش

بلیغ بجا آرد و در تمهید مهمات جانب خدا و رسول را بر جانب منافقین و کفار ترجیح دهد و ترک رفاقت دشمنان
دین بگذارد و جان خود را شریک مجاهدین سازد و بالفعل این عاجز خاکسار و ذرهٔ بمقدار یعنی سید احمد
که بندهٔ عبودیت شعار است از بندگان قادر مختار و باعتبار نسب از اولاد نبی سید ابرار محض بنا بر نصرت
دین و احیای سنت سید المرسلین کمر بسته و استیصال کفار ستمگر دین پیش نظر نهاده اما بعضی از کلمه
گویان منافقین که محبت و خیرخواهی کفار در دل نفاق منزل مرکوز میدارند و بنا بر این بدخواهی اهل
اسلام عموماً و مشاهیر علما و خوانین خصوصاً مینمایند و در حق مهاجرین و مجاهدین بجدی و امداد
میدهند که مضرت آنها بنسبت مضرت کفار بمراتب زاید گردیده و آنقدر شده عداوت آنها بمرتبه
رسیده که مومنین را مانع از اقامت جهاد میشوند و مجاهدین را سد راه میگردند در صورت جهاد
بر ایشان بنسبت جهاد کفار لازم تر گردیده پس هر که ایمان خود را عزیز میدارد و دین اسلام را فخر
خود میشمارد و محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم را پیشوای خود میشناسد و توقع شفاعت ایشان در روز
جزا میدارد لازم که خود را شریک مجاهدین گرداند و غیرت ایمان و حمیت اسلامی را کار فرماید و خیرخواهی
کفار را و رفاقت منافقین را ترک کند و دل را از محبت این هر دو گروه شقاوت پژوه پاک سازد
و در عسکر مجاهدین داخل شود آنچه در رفاقت کفار و منافقین او را منفعتی دنیاوی حاصل میشد
زاید از آن بمراتب انشاء الله خواهند یافت و در دنیا و آخرت وجاهت و سرخروئی حاصل خواهند کرد
بالجمله هر کس که اراده مشارکت مومنین میدارد لازم که آنجناب را آگاه نماید تا صورت معاش او
و طریق گذران او معین کرده شود زیاده والسلام مع الاکرام فقط نقل خطیکه از جناب سلطان محمد خان
بتاریخ بیست و سیوم ذی الحجه سنه ۱۲۴۶ هجری در موضع پنجتار رسید
بسم الله الرحمن الرحیم ۰ بخدمت وافی هدایت ذات بابرکات مجموعهٔ الحسنات مستجمع الفیوضات
خلاصهٔ خاندان حضرت سید المرسلین خاصهٔ دودمان جناب خاتم النبیین امیر المومنین و امام المجاهدین

حضرت سید بادشاه

حضرت سید بادشاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه بعد از تبلیغ تحفهٔ سلام خیر الکلام
و عرض تعظیمات و تسلیمات ضراعت انجام که شیوه و شعار معتقدان واثق الارادت و صادق
النیت است مکشوف میدارد آنکه ارشاد نامهٔ فیض شمامهٔ مشتمل بر نوید صحت و سلامتی عنصر لطیف
و جوهر نظیف در عین انتظار شرف ورود ارزانی فرمود باعث مسرت تازه و موجب فرحت بی اندازه
گشت معاذا حضرت حق جل شانه شاهد حال و گواه صدق مقال که این نیاز مند درگاه اله
دوست دار اهل الله محض خالصه لوجه الله مختصا برضات رسول الله صلی الله علیه وسلم تا انقدر صدق
اعتقاد و حسن ارادت و نسبت بخدمت شامل السعادت خادمان آنحضرت ثابت و کائن دارد که
بوجهی از وجوهات اعراض نفسانیه مشوب و محلول نقص و زوال تواند شد بلکه بدستیاری عنایت
حضرت باری عز اسمه و تیمن توجه ظاهری و باطنی آنحضرت امیدواریم که جذبهٔ شوق و ذوق و
علاقهٔ صداقت بندهٔ درگاه بخدمت خادمان آنحضرت یوما فیوما بل آنا فانا متزاید آید و از انجا
که از عهد قدیم نیت و همت نیاز مند مصروف و مشغول آن بوده که بموجب فحوای کرامت انتمای
آیهٔ وافی هدایهٔ ان الله اشتری من المومنین انفسهم و اموالهم بان لهم الجنة مردانه دار پای ثبات
و لنگر استقامت در مقام محاربه و مجاهده با طائفهٔ ضاله مخذول العاقبت کفار محکم و مستحکم داشته
بوسیلهٔ این امر جلیل القدر بهره یاب و فائز المرام سعادات ابدی شوم لیکن موافق الامور مرهونة
باوقاتها اتفاق وقوع اینمطلب قصی معطل تا دیگر و ساعت موعود ماند تا آنکه از تائیدات بی نهایات
ربانی و اتفاقات حسنات جاودانی توجه و التفات آن حضرت رو باین طرف صورت تحقق یافت
و عنقریب آن بشرف ملازمت سامی در توقف دار السلطنت کابل معزز و مفتخر گردیده در تمهید
و استحکام مبانی امر جلیل القدر جهاد کوشش و مساعی بعمل آورده و تسجدات شکرانهٔ حضرت
معطی العطایا در عوض اینکه بسعت متابعت و پیروی حضرت صحابهٔ جلیله اشداء علی الکفار رحماء بینهم

کامیاب گشته مسرور ساختیم والحمد لله علی ذلک که الی زمان وقوع مجاهده و مقابله با کفار فجار
فی مقام اکوڑه در آنچه فی مقام دار السلطنت کابل با آنحضرت سعد فی الله مقرر و معهود بود سوای
اینکه بنحو از تقدیم یا تاخیر بنابر ضرورت و تقاضای مصلحت هرگاه بعمل آمده باشد خواهد بود و
دیگر تخلف و تفاوت بهیچ وجه من الوجوه ازین نیازمند درگاه که سر بر زده و لله المنة که
محض اخلاص و صرف اعتقاد بنده درگاه که فی سبیل الله بود بر آنحضرت تجربه و امتحان گشت
آزان بعد بموجب مشیت ازلی عند الحرب هزیمت جمیع مجاهدین واقع و مطابق مضمون بلاغت
مشحون کریمه لا راد لقضائه و لا معقب لحکمه تسلط و تصرف کفار بملک پشاور متحقق آمد در
آنحالت بنابر ملاحظه نجات رعایا و برایا و حفاظت مساجد و معابد و زیارات متبرکه از
انواع ضرر و شر کفار چنانچه تاراج و تاخت و انهدام بنیان مساجد وغیره نور الابصار
ارجمندی محمد حسن خان را معه ناظر راه علی به لشکر کفار رو شیته سپرده مرخص و مراجعت نور
الابصاری و ناظر مذکور از حدود اتک قرارداد مقرر نمودیم قضا را آن بدکرداران ارجمندی
را معه ناظر الی حد لاهور با خود بردند چنانچه الی یومنا هذا ارجمندی از احاطه کفار نجات
و مخلصی نیافته سابق ازین چند گاه میشود که رنجیت رخصت ارجمندی را مقرر نمود که معه ناظر
روانه پشاور نماید که درین اثنا ناگاه اخبار عبور جنود مجاهدین از اطراف پشاور در لطف
یوسف زئی و واصل شدن شان بخدمت سامی و مره اخری جمع آوری صورت یافتن لشکر
اسلام به رنجیت رسید به فقط اطلاع بر همین خبث جبلی و بغض باطنی آن بدسرشت در استیلا آراء
زخم دیرینه کینه جوئی او تازه گشت و مستعد ویرانی و خرابی پشاور شده در صدد آن ساعی
گشت که کره بعد اولی لشکرهای خود را رو به اطراف مقرر نماید چنانچه ارجمندی محمد حسن خان را
معه ناظر نزد خود طلبیده حال گونه غضبانه گفت که برای سردار حشمت و شوکت مدار یعنی قبله گاهی

محمد

خود سردار یار محمد خان و برای عموی خود که مرادش بنده درگاه بوده باشد عرایض قلمی دارید که
از عبور لشکر حضرت سید بادشاه من اطراف پشاور الی سمت یوسف زئی مانع شوند بل مزاحم
شده مقابل گردند والا آنچه زجر و عذاب و جور مقدور من است متوجه حال شما نمائیم مطلع من ارجمندی
محمد حسن خان که طفل مهجور الوطن و دور افتاده وصال والدین از چگونه کلمات رعب انگیز شرارت
خیز از زبان رنجیت شنید و ایذا و ضرر او متوجه حال دید مراسلات الم افزا و آه و الات
محنت زار برای قبله گاهی یعنی اخوی مطاعی امیدگاهی سردار یار محمد خان و برای بنده درگاه
قلمی داشته و مفصل واضح ساخت که اخبار زبان رنجیت روزمره احوال عبور لشکر بطرف یوسف زئی
و مانع ناشدن و لیعنی قبله گاهی ام و خود شما بلکه رد دار بودن و گذار را داشتن شما عبور لشکر را بطرف
یوسف زئی حالی رنجیت مینمایند در صورت نجات ما محض محال و ابتلا و گرفتاری ما بکینه جویی
و زهر افشانی غضب کافر مارمنش نقد حال بیشتر حافظت حضرت ایزدی بر همه غالب است تحمید و ما
چون تصفیه و تزکیه نفوس ما از لوث تعلقات ظاهری و علاقه الفت و گرفتاری محبت فرزندان
و اقربا بدرجه که آنحضرت تکمیل آن حاصل دارند و صبر و تحمل و شکیب بر نزول آلام و مصائب عارضه
بهم رسانیده طالب اسد تارک ماسوی الله اند برین نیازمندان هنوز جلوه گر نشده و ترقی
باینچنین مقام عالی حاصل نیامده بنابر اعاده از استماع ابتلا و گرفتاری نور چشمی بدام ضرر و شرر
آن بد منظر رحم و رقت بحال آن طفل مهجور دامنگیر جان گشته و بیقراری دست داده هر گاه یمن
توجه کامل و معونت شامل آنحضرت متوقع آئیم که از کل دنیا و ما فیها فراغ حاصل و لوح سینه از نقوش
مقتضیات نفسانیه صافی و منزه گردد در آنحالت هیچ المی و غمی متوجه حال نخواهد و تسلیم ساذج
در رضای صرف بر حوادث عالم امکان منصور خواهد گشت خلاصه کلام که فی الجمله حیله که اخوی مطاعی
صاحبی سردار یار محمد خان بنابر ظاهر نه بر طبق فی الحقیقت بعمل آورده

محمد اسعد الله [illegible] ۳۰

حدرا جاجیل که زیاده بر سه گروه مفاصله از شهر نادر و مقرر کرده فرستاده بودند و نتیجه آن مدنظر
داشتند که برای رنجیت علی دارند که عبور لشکر حضرت سید بادشاه رو به یوسف زئی از حدود
متعلقه قریبه با شود و هر چند با برای مانع بودن آنها لشکر مقرر نموده ایم لشکر مذکور معاینه نشد
و از اطراف بعیده عبور کرده تا بدین قریب رنجیت از آن مرحله فرود آمده ضربه بارجمندی زیاده
در خصمت او چنانچه سابق مقرر کرده بوده هر چون در آنروز فیمابین اخوی مطاعی و بنده درگاه
ملال خاطر واقع بود در حین تعیین نمودن محمد اسد خان با جاجیل غیر مطلع و خالی ذهن بودم بعده
بمجرد اطلاع بخدمت مطاعی رفته محمد اسد خان را معه شش هزار سواره بشهر و الیس طلبانیدم و در
باطن آدمان خود را بحدود معینه مامور نمودم که حامی و بدرقه لشکر آنحضرت بوده بسلامت بگذرانند
صورت اصل واقعه روئیداد این ولا اند بیم خیال بود که معروض داشته شد و هر چه از بدعملی منافقان
بعمل آمده تفصیل آن این است که مردم بخیه جو فتنه خو مکتوبات متعدده از تلقای آنحضرت برای
اعیان ملک پشاور مشتمل بر مضامین تباین و بیگانگت فیمابین از خود ساخته و اطلاع داده خبث
اصلی و شرارت ذاتی خود ها بظهور میرسانند و نسخه مکاتیب را بحضور اخوی مطاعی برده
و به شغل رخنه اندازی و فساد پیشگی سرگرم کار اند البته هم برین قیاس بخدمت آنحضرت گرفتار همین
عمل خواهند بود از یکطرف عداوت با برادران فیمابین خودها و از یکطرف خدانخواسته رنجش
خاطر آنحضرت مقصود و مطلب دارند چنانچه بخدمت اخوی مطاعی بنده درگاه را مبدء و منشاء
کار گرفتاری ارجمندی محمد حسن خان و اختراع خلل و فساد ملک و معارضه دکر درست بخدمت
آنحضرت از تلقای اخوی مطاعی بر بنده تهمت و بهتان می بندند و حال آنکه هرگاه کل متفقان
و جز زبان یک لفظ شده حکمها در باب جدائی فیمابین و عقیده فساد بنده نسبت آنجا خواهند
که بوقوع آرند معاذ الله که بنده فریب خورده و لغزش نیت از جانفشانی و فدویت در راه حق

بخود گوارا

بخود گوارا دارم که بجهة در مقام خوشنودی خدا و رسول از صرف جان و مال و منال و ننگ
و ناموس و الحاق عار و آزردم پریشانی روزگار باک نمیدارم که تمامی امور دنیوی که زیاده
بر پنجروزه عمر فانی بقا و دوام ندارد در عوض حیات ابدی که انقطاع و زوال نپذیرفته سودا
نموده شود و سرمایهٔ لطف نامتناهی حضرت باری را بجان خریدارم تا روح در قلب این و سر
بر تن است همین آرزو میجوئیم و این راه میپوئیم و هواداران این مقام رفیع را بجان و دل دوست
دارم بیت مرا عهدیست با جانان که تا جان در بدن دارم ❊ هواداران کویش را
چو جان خویشتن دارم ❊ در استقامت صبر و تحمل بر مفارقت و مهاجرت فرزند خود و
ابتلای او در ایذا و ضرر کفار از آنحضرت میخواهم و بنابر قلق و اضطراب و بیتابی که از روی
ترحم و رقت قلبی و عدم اصطبار بر مفارقت فرزند لخت جگر عارض حال اخوی سطامی است و
هم کدورت و ملال خاطری که بعضی منافقان بعلت اظهار مکتوبات وضعی و ساختگی ذهن نشین
اخوی سطامی نموده است آن از شرارت باز نمیدارند و مشغول همین کار اند و بنده درگاه را هدف
تیر تهمت و نشانه سهام ملامت ساخته در نزاع خاندان ما ساعی میباشند بخدمت آنحضرت
استصواب میرود که هرگاه موافق تدبیر نجات فرزندی قبل از صفای رائی خود مجاهدت
صورت نبندد و کفار از غفلت داده ارجمندی را از قلمرو او بیرون آوریم و بنده مستعد این مقام
دین مبین ایم و هم بنابر یگانگت و اتحادی که فیما بین متحقق است انفعال غماز ان منافقت
شعار را صورت میبندیم درین دو مدعا رای صواب نمای آنحضرت چه حکم میفرماید در آنچه آنحضرت
مراقبه و تامل کامل بصدد فرموده امر و ایما بخشند بر آن عمل است چون اخوی سطامی مع الخیر
عازم کابل و ارجاع کل امور تعلق باین نیاز مند گرفته لهذا استدعای استفسار مطالب فرق
علی سبیل التفصیل درخواسته و هم حسب الاشاره آنحضرت وضوح کرائف تجدد و حوادث

مرقوم داشته اند تا باقی حالات زبانی فضایل نشان ملا میر عالم اخوندزاده حالی خواهند شد

(مهر: سلطان محمد ...) بنام سردار سلطان محمد خان در جواب مرقومه ۲۵ ذی حجه سنه ۱۲۴۲ هجری بمقام پشاور

از امیر المومنین سید احمد بخدمت عمده اراکین عالیمقام قدوه خوانین ذوی الاحتشام ارزانی
جارباش حشمت معرکه پیرای میادین صولت سردار عظمت شعار جلالت آثار شوکت نشان
سردار سلطان محمد خان زاد الله اقباله وضاعف اجلاله بعد از ادای احسن تحف اسلام یعنی
گلدسته ریاحین سلام و ادعیه ترقی مناصب دارین و مدارج نشاتین واضح آنکه رقیمه مودت
ضمیمه مشتمل بر غایت مراتب اخلاص و نهایت مدارج اختصاص مع تفاصیل احوال خیر مآل در عین
انتظار رسید مضامین مندرجه از تحریر دلپذیرش اجمالاً و از تقریر فضیلت پناه ملا میر عالم
اخوندزاده تفصیلاً واضح ولایح گردید الحمد لله والمنة که محبت دیرینه و خلت پارینه تا حال بستان
سرو نونهال در سینه بی کینه اخلاص گنجینه مکرم رب الارباب سرسبز و شاداب است حق تبارک و تعالی
بقدرت کامله و تربیت بالغه خود این شجر موالات را مثمر ثمرات گرداناد آمین یا رب العباد
آنچه از لحوق انواع پیچ و تاب و قلق و اضطراب در مفارقت خان سعادت نشان محمد حسن خان
بخواطر شفقت ذخایر آن عظمت نشان و سردار کلان رقم زده کلک مودت سلک شده بود ان شاء
الله در مقدمه صیانت خان مسعود از شر کافر سطور دعا کرده خواهد شد حضرت رب کریم بفضل
عمیم خود در موقف اجابت آرد فاما آنچه استشاره در تدبیر استخلاص آن نوجوان از پنجه ظالمان مهربان
نوک خامه محبت شمامه شده بود پس حقیقتش آنست که در هنگام تفویض آن سعید در دست عدو
عنید هیچگونه مشاورت باینجانب نموده بودند تا الحال در مقدمه استخلاص استصواب مینمایند بالفعل
چاره استخلاص آن بیچاره غیر ازین هیچ بنظر نمی آید که جمیع اقربا و دوستداران آن گرفتار رنج و بلا تمامی
همت خود را فراهم آورده دفعةً شورشی عظیم بر سر آن لئیم بیجی برپا کنند که بالاضطرار ازان برخوردار

دست بردار شو

دست بردار شود و آنچه در مقدمهٔ تعطیل و اهمال و تسویف و اهمال در اقامت جنگ و جدال
با اهل کفر و ضلال تا زمان استخلاص آنغز نیز از قبضهٔ متعدی بی تمیز نگارش فرموده بودند پس
حقیقتش آنست که ما مردم بنا بر امتثال احکام رب العلمین و احیای سنت سید المرسلین ترک
اهل و عیال خود گزیدیم و مهاجرت اخوان و اوطان ورزیدیم و جمیع ماسوی الله را پس پشت
انداختیم و اطاعت و انقیاد احکام رب العباد قبلهٔ همت خود ساختیم و علایق راسخه که با
با فرزند و عیال و مال و منال و اوطان و اخوان میباشد از سویدای قلب برکندیدیم و انواع
رنج و تکالیف بر خود پسندیدیم و تعطیل و اهمال را هیچگونه در مقدمهٔ اقامت این رکن رکین و نصرت
دین سید المرسلین بدون توقع منفعتی از منافع دینی روا نه دیدیم و از پاسداری محبان قدیمی
و اخوان صمیمی درین ماده دست کشیدیم و از ملاحظهٔ منافع و مضار جان خود درین باب دست برداریم
و از پاسداری ماسوی الله درین راه بیزاریم بالجمله شب و روز در کار و بار خود چالاکیم و از لحاظ
چپ و راست بیباک و در تدابیر نصرت دین عاقلیم و از پس و پیش غافل ما بندگان عبودیت
شعار را چه یارا که در امتثال احکام مولای خود دمی توقف ورزیم و عاجزان خاکسار را چه
طاقت که بر مصروف شدن جان و مال در راه قادر ذو الجلال نوعی تاسف کنیم پس توقف
و انتظار در مقدمهٔ استیصال شرار بدون مظنهٔ حصول رضای پروردگار خیالی است پر اختلال
و وهمی است سراسر باطل و محال و اگر بالفرض قدری مهلت روا داریم لا ابدا و لا اطمینان بر قول
شما بدست آریم و اعتماد مسلمان خالص الایمان بر مواعید و مواثیق سردار کلان خیلی متعذر
الحصول پس تاخیر هم از ما مردم غیر مامول شب و روز در تهیهٔ مهم سعی بجان و دل بجا می آریم
و اتمام آن از درگاه واهب العطایا امید داریم بالجمله تا جان در بدن و سر بر تن است بهمین
کار و باریم و انجام اینکس بدست قادر مختار میسپاریم در صورت فتح توقع غلبهٔ دین است و آمال

و در صورت شکست نقد شهادت فی الحال در هر دو صورت بمقصد خود فایز بیم و بمراد خود
کامیاب و آبیان سرو آزاد در بهار و خزان سرسبز و شاداب باقی تفاصیل احوال از زبان
صدق ترجمان ملا میر عالم اخوندزاده بمنصهٔ ظهور خواهد رسید والسلام مع الاکرام فقط
بار دیگر خطیکه بخانخانان علیجاهی والی قلات مصحوب ولی محمد بتاریخ بیست نهم ذی الحجه
سنه ۱۲۴۳ هجری مقدس نوشته شد از امیر المومنین سید احمد نجابت مطلب معلی القاب
یادگار سلاطین کرام تذکار خوانین ذوی الاحتشام زیب افزای چار بالش ابهت و جلالت
بزم آرای ارک سطوت و صولت شجاعت شعار شهامت دثار رایات آثار عظمت نشان
سر دار سرداران خان خانان ابد الله جلاله و ضاعف اقباله بعد از سلام مسنون و دعای جاب
مقرون واضح آنکه هر چند غایت علو همت و نهایت وفور رغبت و کمال قوت استعداد در مقدمه
اقامت جهاد و ازالهٔ کفر و فساد که از سینهٔ جلادت گنجینهٔ آنجناب جوش میزند مسلم طوائف انام
بل زبان زد هر خاص و عام است لیکن بر طبق منطوق لازم الوثوق و حرض المومنین علی القتال
نجابت معلی القاب نگارش کرده میشود که درین ایام خجسته فرجام جماهیر اهل اسلام از سوات و بنیر
و چمهلی و باجور و تهمند و خلیل و آفریدی و پشاوری و غیرهم از جماعات مسلمین بنا بر اعانت
دین متین رفاقت این عاجز مسکین اختیار نموده اند در راه اطاعت این بندهٔ درگاه رب العلمین
بجان و دل بسر برده و مجاهدین هندوستان قوافل قوافل تدریجا می آیند بسیاری رسیده اند
و بسیاری انشاء الله عنقریب میرسند از آنجا که مقاتلهٔ کفار شرار بدون استیصال منافقین بدکردار
صورت نمی بندد بنابر آن علیه مصلحت وقت همین است که اولا بر منافقین شل شمشیر تیز بر تن باید جست
و بنیاد کفرهٔ متمردین کما ینبغی باید بست و طریقش آنست که والا تبار در قرب و جوار غزنین و قندهار
دایرهٔ دولت قایم فرمایند و منافقین آن جوار را زیر و زبر نمایند و اینجانب بمعه جمعی کثیر و جمی غفیر

از نو منی

از مومنین مخلصین و مجاهدین صادقین بسمت پشاور متوجه میگردد آتش اسد بانیطارتی بنیاد
فساد اهل بغی و عناد متزلزل شود و هر یکی از منافقین شرارکه از بلده پشاور تا بلده قندهار
منتشر اند در همین کار و بار مشغول خواهند گردید و مجال خود بوجهی گرفتار خواهند شد که اعانت
دیگری از ایشان متصور نباشد و اجتماع ایشان متعذر گردید بالجمله بهر وجهیکه بهتر دانند در باب
استیصال ایشان سعی بلیغ بجا آرند تا وقتیکه استیصال منافقین محقق نگردد جهاد با کافرین باطمینان
خاطر صورت نه بندد آری اگر این مهم عظیم بالفعل متعسر الحصول باشد لازم که جهاد کفار را
بطریقیکه در نامه نامی نگارش فرموده بود مدّ پیش نظر همت عالیه سازند و این امر بنهایت متعسر
الحصول است زیرا که مومنین اضلاع تنور و آمان و ذیره اسماعیل خان با این فقیر موافقت میدارند
و اظهار موافقت مینمایند و خطوط مشتمله برین مضامین میرسند و قاصدین خود علی التواتر میفرستند
چنانچه نقل خط رئیس ذیره مذکور معه نقل خط شیرخان و پاینده خان که از اکابر سرداران
رئیس مذکور اند در لفافه این رقیمه بخدمت عالی میرسند تا حقیقت حال بر رای صفات پیرای
منکشف شود و در جواب خطوط ایشان اشارتی باینمعنی نوشته ام که اگر موکب جلال باشکر
اقبال آنجناب در قرب و جوار ایشان بنا بر نصرت دین ملک شان نزول فرمایند جمیع روسای
آن نواحی را عموماً و سرداران ممدوحین را خصوصاً لازم که رفاقت آنجناب در هر باب اختیار
نمایند و اگر اجتناب از موافقت آنجناب خواهند نمود آنجناب بدغدغه گوشمالی آنها خواهند فرمود
هر چه ازین هر دو صورت مناسب وقت دانند بلا تکلف بعمل آرند لیکن در تالیف روسای
قوم خود بلکه جمیع روسای آن قرب و جوار سعی بلیغ بجا آرند و از مناقشات سابقه درگذرند
و این تالیف اعداء و احباء را افضل عبادات شمارند و بهر وجه که مناسب دانند در کوشش
درین باب بدهند و هرگز ازین امر پهلو تهی نکنند و تکاسل و تساهل را در مقدمه هیچگونه راه ندهند

که ما ضعفا در این وادی پرهول قدم نهاده ایم و جان و مال و اهل و عیال محض لله فی الله بباد
داده با وجودیکه خلوت گزینی کار و بار خود داشتیم و در زاویه نشینی عنوان خودمی انگاشتیم در نصرت
آن والا تبار که سلاله سلاطین کبار و خواقین ذوی الاقتدار اند که شوکت و صولت ایشان در میان
جمیع قوی و بلدان کالشمس فی رابعة النهار تابان و درخشان است چه مراتب شجاعت است که ایشان
در مقابله اهل ایران بر منصه ظهور رسیده و چه مدارج عدالت است که در دیار خراسان جلوه گر
گردیده از غلغله صولت ایشان سرکشان زمین و زمان لرزیدند و از صیت سخاوت شان
ضعفای اهل ایمان مذاق جود و کرم عطاشان چشیدند پس نهایت محل حیرت است که ضعفای مسلمین
با قامت این رکن رکین آماده شوند و نسل آن سردار سرداران درمانده و فقرای مؤمنین برای
نصرت دین کمر بسته کنند و آن خان خانان در خلوتخانه نشسته و کمال مقام غیرت است که باغیان
مفسدین سر استکبار بفلک رسانند و آن والا و سلاطین جبین ذلت بر زمین سایند و کافران شریر
بر مسلمین صادقین دست تعدی و تظلم گشایند و رؤسای عالیمقدار و اجرای قوی الاختیار در
استیصال ایشان تساهل نمایند لیکن الحمد لله والمنة که درین جزو زمان بر از شورش و طغیان
رگ غیرت آنجناب جوش زده و غلغله صولت آن والا جناب خروش کرد که همت عالیه استخلاص ممالک
موروثه خود متوجه گردید و فکر عالی بطریقه مرضیه اسلاف کرام خود منتبه شد از انجاکه بسیاری
از مضامین از حیطه تحریر بیرون است بنابر آن اعلیه عقیدت آیات اخلاص انتساب مقبول بارگاه رب صمد
حاجی الحرمین الشریفین حاجی ولی محمد را که اقدم رفقای این فقیر اند و اعزه دوستان این حقیر
و کوه و دشت نوردیده و گرم و سرد زمانه چشیده و در مواقع مقابلات و مقاتلات با اهل کفر و ضلالات
لنگر استقامت گزیده بجناب معلی روانه کرده شد تا شب و روز از این مهم عظیم و طریق و انداز این امر فخیم بحضور موفور
السرور عرض نماید و تمامی الضمیر این فقیر بسمع رساند زیاده والسلام مع الاکرام

بنام سردار پاینده خان

بنام سردار پاینده خان که امیر کبیر ست از متولی بسم الله الرحمن الرحیم آز امیر المؤمنین
سید احمد بمطالعه سردار شجاعت شعار جلادت آثار صولت تاب شوکت انتساب عظمت نشان
سردار پاینده خان سلمه الله تعالی بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه
آز آنروزیکه درین دیار رود قطار وارد گردیدیم اخبار حمیت و شجاعت شما بیش از بیش شنیدیم
که با عدای دین رب العلمین عداوت کلی میدارند و با حیای شرع مبین محبت جبلی با کفرهٔ
متمردین گاهی موافقت ننموده اند و راه مسالمت نه پیموده شب و روز با کفرهٔ فجره در
محاربه و جنگ مشغول اند و همت عالیه در محافظت ناموس و ننگ مبذول هر چند بظاهر ملاقات
نگردیده اما احوال خجسته مآل شما از زبان هوا خواهان دین آگه مجملاً و از بیان هدایت نشان
اخوی اعزی میان شاه رسید مفصلاً باستماع رسیده ازین معنی محبت غایبانه روی نمود
و مراتب اخلاص بیشتر از بیش افزود از بسکه درین ایام اقامت جهاد بر اهل کفر و فساد عناد
هم افضل ارکان دین ست و گوشمالی منافقین بیشتر هم از اهم ضروریات شرع متین
لیکن تقدیم یکی بر دیگری محل فکر ست و نظر که کدام یک را ازین هر دو مهم پیش نظر باید ساخت
و دیگری را بالفعل پس پشت باید انداخت چنانچه بر تقدیر پیش کردن مهم کفار احتمال حصول
منافع و مضار همچنین در صورت تقدیم مهم منافقین جانبین فایده و نقصان بر روی کار و از آنجا
که شما بحمیت و شجاعت موصوف هستید و بعقل و کیاست معروف آنچه از نشیب و فراز مقدمات
این دیار رود قطار برای فطانت پیرای شما واضح و لایح ست کسی دیگر را اطلاع بر آن مراتب
حاصل نی بنابرآن علیه هدایت مآب کمالات انتساب اخوی اعزی ملا شاه سید اخوند زاده
را معه خان عالیشان رفیع المکان سید محمد مقیم خان که از اعزه برادران این فقیر اند
و از اعقل اخوان این حقیر و از افاضل سادات کرام اند و اکمل هواخواهان دین اسلام

بنا بر مشاورت بخدمت والانهمت روانه کرده شد تا غور تام و فکر مالاکلام را کار فرموده
آنچه درباب تقدیم یکی بر دیگری از مقدمتین مذکورتین اولی و انسب باشد بر آن مطلع فرمایند
و هر دو برادران ممدوحین را بر منافع و مضار آن آگاه نمایند و آنچه گفتگو در هر مقدمه منظور باشد
با این هر دو برادران بر روی کار آرند که کلام این هر دو برادران در هر مقدمه بعینه کلام این جانب
است لیکن در مرخص کردن ایشان عجلت تمام فرمایند زیرا که بسیاری از مجاهدین هندوستان
فراهم آمده اند و بسیاری عنقریب میرسند و مومنین سوات و بنیر و کاهران و غوربند و
آفریدیان و مهمند و خیل کمر همت چست بسته مستعد و آماده این کار شده اند پس همه را
معطل داشتن مناسب وقت نیست لابد در کاری ازین دو کار مشغول باید ساخت
تا مطمئن الخاطر گردند زیاده بجز تاکید اکید ترخیص برادران چه نگاشته آید والسلام
تحریر بتاریخ ۲۰ ذی الحجه سنه ۱۲۴۲ هجری مقام پنجتار فقط   بنام سردار دوست محمد خان
که سابق نوشته شده بود یعنی از رسیدن ایشان سابق نوشته شده بود فقط

بسم الله الرحمن الرحیم . از امیر المؤمنین سید احمد بخدمت سردار کثیر الاقتدار
جلالت شعار عظمت آثار شجاعت دثار والا تبار سردار دوست محمد خان زاد اقباله
بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه نامه نامی و رقیمه گرامی مشتمل بر
قوت استعداد تعالی نهاد در مقدمه اقامت جهاد و استیصال کفر و فساد با دیگر مراتب
اظهار اخلاص و اتحاد و محبت و وداد رسید مضامین مندرجه واضح گردید الحمد لله والمنة
که عزم اقامت این رکن رکین یعنی نصرت دین متین و استیصال کفره منکرین در دل
جلادت منزل آن سردار جلالت آثار رهویدا گردید الحق که مثل این علو همت و تاکید عزیمت
شایان شان مثل آن عظیم الشان تواند بود هر چند سعی در اقامت این رکن اسلام یعنی قتال

کفار لیاد

کفار لئام در هر زمان و هر مکان واجب است اما درین خرد زمان که وقت شورش اهل کفار
و طغیان است بر ذمه جماهیر مؤمنین عموماً و مشاهیر مسلمین خصوصاً اوجب و آکد هر قدر که حصول
معنی اقتدار و کثرت جنود و انصار و تسلط بر بلدان و امصار زیاده است در اضلاع و اقطار
بیشتر اقامت این رکن رکین را اعلای دین سید المرسلین مؤکدتر لهذا هرکه از سرداران
نامدار و رؤسای ذوی الاقتدار بنصرت دین پروردگار و ترویج سنت سید مختار موفق
میگردد مستحق اجر جزیل در عقبی و ثنای جمیل در دنیا میشود و حصول سعادت اخروی و نزول
برکات دنیوی و صعود در مراتب جنت و عروج در معارج حشمت بوجهی نصیب او میگردد که
آحاد مسلمین را ادراک آن خیلی متعذر و اگر معاذ الله از ایشان در اقامت همین امر ماثور
ادنی تساهل و تقصیر واقع میشود پس لابد بحکم الناس علی دین ملوکهم تمام رعایا و عساکر ایشان
بالکل درینباب داد تغافل و تساهل خواهند داد پس بحکم من یشفع شفاعة سیئة یکن له کفل منها
اعمال ایشان بمعاصی جمیع رعایا و سپاه مشحون و سیاه خواهد گردید درهمین مقدمه نیک تامل
فرمایند و فکر عمیق و غور غریق را بکار برند و از قبیل مخیلات شعرا و تکلفات بلغا نه که محض بنا بر زبان
آرائی و عبارت پیرائی در سلک تحریر میکشند نشمارند که این مضمون در کلام ملک علام و احادیث
سید الانام منصوص و مصرح است پس کسیکه ایمان بالله و بالرسول و بالآخرة میدارد البته بیقین و قطع
میداند که این امر حق محض و صدق بحت است پس باز پرس این تغافل و تساهل در محکمه حساب و کتاب
بحضور رب الارباب ظاهر شدنی است و در مجازات آن چه انواع رنج و متاعب و اجناس تکالیف
و مصائب کشیدنی است فاما آنچه در ظن اکثر تجربه کاران زمان مرتکز است که بغیر اعانت سرداران
نامدار و اصحاب شوکت و اقتدار حصول این معنی صورت نمی بندد پس این خیالی است محال و احتمالی
است پر اختلال زیرا که ممکن که حق جل و علا بقدرت کامله خود دیگر سعادتمندان ازلی و مقبلان لم یزلی را

که از ضعفای مسلمین و فقرای مخلصین باشند تر ردی کار آرد که محض عنایت خود این مهم عظیم از دست
ایشان برآرد قال الله تبارک و تعالی الا تنفروا یعذبکم عذابا الیما و یستبدل قوما غیرکم و لا تضروه شیئا
و الله علی کل شیء قدیر باقی احوال انجد و دبکرم رب المعبود بر نهج منوال است که این عاجز از دار السلطنت کابل
برآمده و اضلاع جلال آباد و نواحی پیشاور را طی کرده در بلده نوشهره رسید درین اثنا لشکر
مخالفین بموضع اکوره بکمال جمعیت و نهایت استکبار و نخوت آمده یراق کرد هرچند همراه این فقیر جمعی
قلیل بی سر و سامان بودند اما از انجا که طالبان رضای حضرت خلاق بودند و در صرف جان و مال نهایت
مشتاق بنا بر علیه ایشان را شبا شب از دریای لنده عبور کنانیده بر سر کفار نگون ریلاوی شبخون
و تاخت روانه کرده شد در آخر همان شب بحکم حضرت رب مثل موت مفاجات با عذاب بغتت
جنود مجاهدین بر سر آن غافلین ناگهان رسیده و از اسلحه دور دست مثل تیر و تفنگ در گذشته
آنها را زیر تیغ بیدریغ گرفتند معسکر ایشان را از خون آنها لاله زار ساختند چنانچه جمعی کثیر را از ایشان
که قریب یکهزار باشند با آن همه بسیار بدار البوار فرستادند و جمعی را بزخمهای پرخطره تا لب سقر
رسانیدند و اجناس نفیسه از قسم اسپ و شتر و سلاح و یراق وغیره بیش از بیش بردند بعد از آن
آنچه بمرتبه شهادت مشرف گردیدند بجنة الماوی ماوی ساختند و اکثر ایشان مشمول حفاظت ربانی
و کفالت رحمانی بمعسکر خود مراجعت نمودند و این شبخون کمر کفار را بر کردار را الجدی شکست که از مقام
اقامت برخاسته بمقامی دیگر بار انداختند و از شدت خوف گرداگرد معسکر سنگر زدند بعد از آن
فقیر از بلده نوشهره برخاسته بموضع هند آمده اقامت نمود مومنین این اقطار را از دریای اباسین
عبور نموده بر سر شهر حضرو که مرکز کفار اند یار مجمع متمولان آن اقطار بوده تاخت آورده چهار صد
ناکس را بجهنم رسانیدند و اشیای نفیسه و اموال خطیره از نقود و اجناس بدست عموم الناس
آنقدر افتاد که از تقریر و تحریر بیرون است بعد از آن ابواب جنگ و جدال و قتل و قتال مفتوح

گشتند

گردید و شب و روز نصرت آسمانی و تائید رحمانی باران صفت میبارد از جمله تائیدات الهی این است
که اجتماع جنود مجاهدین هر چند بسیار از بسیار بود لیکن از بسکه لشکر بی سر بود مثل لوائی علم
و در کوچ و مقام بی انتظام مینمود بناءً علیه بر طبق فحوای مضامین کلام ملک علام و احادیث سید الانام
علیه الصلوة والسلام و فتوای فقهای عظام و صوابدید ... ی ذوی الافهام مصلحت وقت چنان
اقتضا کرد که اقامت این رکن اسلام بدون نصب امام بوجهی مشروع صورت نمی‌بندد بناءً علیه
دوازدهم جمادی الثانی ۱۲۴۲ سنه هجری مقدس باتفاق مشاهیر سادات کرام و علمای اعلام و
مشایخ عظام و صاحبزادگان ذوی الاحترام و خوانین ذوی الاحتشام و جماهیر خواص و عوام
از اهل ایمان و اسلام بیعت امامت بر دست اینجانب واقع گردید و در روز جمعه خطبه بنام اینجانب خوانده شد
هر چند این عاجز خاکسار را ذره بمقدار بحصول این مرتبه منیف اولاً باشارات غیبی و الهامات ربی
مبشر بود و ثانیاً بحصول این منصب شریف باتفاق جماعات اهل اسلام از خواص و عوام مشرف گردید
لیکن رب غیور که علیم بما فی الصدور و دانای نهان و آشکار و محیط بمراتب اعلان و اسرار است گواه حق است
بر معنی که این فقیر را از قبول این منصب شریف غیر از اقامت جهاد و صحت جمع و اعیاد و امثال آن
از اظهار احکام دین و اعلای کلمه رب العلمین غرضی دیگر از اغراض دنیویه مثل تحصیل مال و عزت و
جاه و سلطنت یا حصول معنی تسلط بر قری و امصار و اضلاع و اقطار یا تذلیل اهل سیاست و ریاست
و اهانت ارباب ایالت و یا تنفیذ احکام خود بر بندگان ملک دیان یا تحصیل معنی ترفع بر اخوان
و اقران هرگز هرگز نیست بالجمله شعبه وسوسه شیطانی و شائبه هوای نفسانی باین داعیه رحمانی اصلا
مخلوط نگردیده و از بسکه اقامت این امر خالصاً لوجه الله الکریم بوقوع آمده بود بناءً علیه آثار آن
هویدا گردیده چنانچه جمعی کثیر و جمی غفیر هزاران هزار بعید و بیشمار از هر جانب مثل مور و ملخ فراهم
آمده اند و می آیند و در میدان جلادت و دیانت داد شجاعت و حمیت داده اند و میدهند و علاوه

برین آنکه حق جل و علا بکرم عمیم خود علایق خوف و طمع را از ما سوای خود منقطع گردانیده است نه از
شوکت مخالفین خوفی فی الحال داریم و نه از کثرت موافقین طمعی فی المآل آری اینقدر میدانیم
که هر که جان خود را در سلک مجاهدین منسلک گردانید دعوی ایمان خود را مبرهن کرد و هر که ازین وقت
پهلو تهی کرد باد حسرت بدست برده. ای مدعیان دین اسلام بیایید و در نصرت دین خود
جان و مال ببازید تا گوی سعادت جاودانی و راحت دو جهانی بربایید چنانکه در نعم منعم حقیقی
عمرها گذرانیده اید الحال در ادای شکر آن جان و مال خود را حاضر کرده کوشش بلیغ نمایید
تا سعادت دارین و ریاست کونین حاصل کنید فقط

بنام مسلمین علیجائی از موضع پنجتار

بسم الله الرحمن الرحیم . از امیر المؤمنین سید احمد بمطالعه خوانین کرام قوم دارالکین عالیمقام و
ملکان ذوالاحترام و سایر مسلمین مومنین علیجائی کثرهم الله تعالی و وفقهم لما یحب و یرضی بعد سلام
مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه هر چند اقامت جهاد در ازاله کفر و فساد بر جمیع مومنین
عموماً و مشاهیر مسلمین خصوصاً در هر زمان و هر مکان واجب و موکد است اما درین جزو زمان که در وقت
شورش کفر و طغیان است اوجب و اوکد گردیده است بنا علیه این بنده ضعیف با چندی از مومنین صادقین
از وطن مالوف برخاسته محض لله و فی الله برای اقامت همین رکن رکین و نصرت دین متین
کمر همت بسته و دانای نهان و آشکار آگاه و خبردار است که سوای اعلای اعلام دین و احیای
سنت سید المرسلین هیچ غرضی و مطلبی درمیان ندارم درین صورت بر هر مومن راسخ الاعتقاد
و مسلم کامل الانقیاد واجب و لازم که غیرت ایمانی و حمیت اسلامی را کار فرموده در تقدیم اعانت
دین و نصرت شرع مبین کمر عزیمت چست بندند و در صرف جان و مال در راه رب ذوالجلال دریغ
نورزند و هرگز هرگز از ادای این عبادت عظمی و ادراک این سعادت کبری روی نتابند تا روز
جزا در محکمه حساب و کتاب بحضور رب الارباب سرخرو و برخیزند و در روبروی خیر الانام علیه الصلوة والسلام
شرمسار نشوند

شرمسار نشوند که شکر نعمت مال و منال و جاه و عزت طلب شده فی است و از تغافل و تساهل در
اطاعت فرمان رب العزت سوال متوجه گردیدنی پس بکدام زبان جواب خواهند داد و چه عذر
پیش خواهند نهاد بالجمله اگر امروز جان و مال در راه ایزد متعال صرف نگردید فردا وبال جان است
و هیچ کار آمدنی نیست پس اگر کمر همت جهت بسته درین باب داد شجاعت و شهامت خواهند داد
و در راه تائید دین قدم خواهند نهاد و آنچه اجر جزیل از حضور ملک منان و ثنای جمیل در میان
اخوان و اقران خواهند یافت بر هیچ عاقل پنهان نیست فاما آنچه منافع بسیار و محاصل بسیار
از عزت و وجاهت و دولت و مکنت بدست خواهند آورد بیرون از اندازه قیاس خواهد بود
ان شاء الله تعالی هم مناصب موروثی ایشان بدست خواهد آمد و هم نظر بمساعی جمیله ایشان
درین باب فوائد بیش از بیش علاوه بر آن حاصل خواهد شد زیاده والسلام مع الاکرام
مرقومه بیست و نهم ذی الحجه سنه ۱۲۴۲ هجری از ضلع یوسف زئی از پنجتار ختم
نقل خطیکه ملفوف بوده در خط خانخانان که قبل ازین به خط نوشته شده جناب ارسال کرده شده
بسم الله الرحمن الرحیم • از امیر المومنین سید احمد بجناب سردار سرداران خان خانان مکرر
آنکه از بسکه رؤسای درانیان عموماً و پاینده خیل خصوصاً بانواع فسق و فجور موصوف اند
و باصناف تعدی و تظلم معروف بنا بر علیه حمیت دین و حمایت شرع مبین همین اقتضا میفرماید
که سلطنت و حکومت این فیصله ظلمه از بیخ برکنده شود خصوصاً حکومت پاینده خیل که البته برهم زدنی
است و طریقش همین است که آنجناب از آنطرف نهضت فرمایند و اینجانب ازینطرف عزیمت نماید لیکن
عقل دوربین چنان حکم میفرماید که اگر بدون مشارکت رئیسی از رؤسای درانیان این مقدمه
پیش کرده میشود ممکن است که تمام قوم درانی بنا بر حمیت ناموس در رعایت حکومت قوم خود شور خوردند
و فتنه عظیم برپا نمایند بنا بر علیه مناسب وقت چنان بنظر می آید که کسی را از خانواده سلطنت شریک حال خود

سازند تا دیگر درانیان سوای بانیده خیل باین حیله کمر بسته نمایند و سعی بلیغ در مقدمه استیصال
منافقین و کافرین بکار آرند اینک قطعه خط بنام شاه هرات و دیگر بنام شاهزاده کامران
ارسال خدمت عالی کرده شد تا آنجناب هر دو خط را ملاحظه فرمایند اگر مناسب دانند با دم نجابت
باز بسپارند تا هر دو خط را بمحل آنها رسانند و اگر مناسب ندانند خطین را در حیز تعطیل اندازند
بالجمله بهر وجه که انسب و اولی دانند بر طبق آن عمل فرمایند و در آن همت و شجاعت بدهند و وقت
را از دست ندهند ان شاء الله تعالی بعد استقلال حکومت اسلام آنجناب را در مقدمات ریاست
و سیاست بوجهی مداخلت بدست خواهد آمد که بسیار راضی و خوشنود خواهند شد آنچه میگویم که
در امور سلطنت و حکومت آنجناب را بنوعی مداخلت خواهم آمد و اساس ریاست قدیمه آنجناب
از سر نو خواهم نهاد این همه را از مواعید صادقه شمارند و خیال خلف و کذب را درین وعده بخاطر
نیارند که ان شاء الله تعالی ضرور بالضرور مطابق وعده مذکور معامله خواهم نمود و در راه صدق
و وفا در ایفای وعده بر طبق مصلحت وقت خواهم پیمود و سابق ازین حسب الالتماس آنجناب
که مندرج نامه نامی بود خطوط بنام اهل نورداران و غیرهم ارقام نموده در لفافه عریضه کریمه
بدست حاجی جان محمد ارسال خدمت داشته بودم اغلب که فائز شده باشند حالا باحتمال
نرسیدن تکرار ترسیل پرداخته شد و از نصوص بنام آنها خطوط ارسال داشته ام همه ها
رفاقت و اطاعت خواهند نمود و در راه موافقت خواهند پیمود. والسلام مع الاکرام فقط —
بنام شاهزاده کامران شاه هرات از موضع پنجتار بسم الله الرحمن الرحیم
از امیر المومنین سید احمد بجناب معلی القاب سلاله خاندان سلاطین کرام نقاوه دودمان
خواقین ذوی الاحتشام زینت بخش جا رباس حشمت و شوکت تکیه ناز رخش سطوت و دولت
یادگار ارباب سیف و قلم جگر گوشه اصحاب جود و کرم گل سرسبد چمنستان شادمانی فرمانروای

[illegible] بتاریخ ۲۹ ماه [illegible]

اورنگ کامرانی

اورنگ کامرانی زاد الله اقباله و ضاعف اجلاله بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه
از بسکه مهاجرت از بلاد کفر و فساد و مجاهده با اهل کفر و عناد و مقابله ارباب بغی و فساد از اعظم ارکان
اسلام است و تساهل و تغافل درین از اقبح معاصی و آثام آمد ازینکه بلاد هندوستان از شیوع آثار
اهل کفر و طغیان مملو و مشحون گردید اینجانب از وطن مالوف خود برخاسته بنیت هجرت و جهاد بسمت
خراسان متوجه شد چون درین اضلاع رسیدم طرفه ماجرای دید که رعایا و صغار و برایا آمده و آماده
و لبریز شوق جهاد اند و در روساء و اقویای این جوار سرمست و سرشار بغی و عناد بنا بر آن علیه در اوطان
یوسف زئی رسیده مومنین آنجا را و مسلمین آن اقطار را بسوی اقامت این رکن رکین یعنی استیصال
کفار بشرر درین دعوت نمود الحمد لله که این دعوت حق رفته رفته بگوش اکثر مسلمین از غازیان و اهل
گمرکار و از بیابان و ختک و تهمند و خلیل و اهل سوات و بنیر و اهل پکهلی و از جاهای کشمیر رسید همه مومنین
مخلصین و صادقین این سخن حق را بگوش هوش شنیده رفاقت اینجانب اختیار نمودند و اطاعت و انقیاد
هرگونه مسلم داشتند و از آنجا که قتال کفار لئام شرعا بدون نصب امام صورت نمی بست بنا بر آن علیه جماهیر
علمای دین و جماهیر مومنین مجاهدین بر دست اینجانب بیعت امامت بجا آوردند و خطبه بنام اینجانب
خواندند و ربقه اطاعت و انقیاد در گردن خودها انداختند و امامت اینجانب مسلم داشتند الا چندی از
منافقین که فرق درمیان منصب امامت و سلطنت نفهمیده و بنده درگاه حضرت رب الارباب را
طالب سلطنت تصور کرده در پی عداوت مجاهدین افتادند حالا آنکه خالق البریات و عالم السر و الخفیات
گواه است بر همینی که گاهی بر دل اخلاص منزل اینجانب آرزوی حصول منی بلکه خطره این بسیار دور تسلط
!! و زامد از راه طلب عزت و وجاهت و ریاست و امارت یا فرمانروائی بر اقران و اخوان یا تجبر بر بندگان
ملک دیگران یا اهانت روسای عالیمقدار یا سلب سلطنت سلاطین والا تبار گاهی خطور هم نکرده و در سینه
آن هم بهم نرسیده بلکه مقصود از برپا کردن تمام اینهمه که برپای این عربده آرائی غیر از اعلای کلمه رب العلمین

ا جه کهی

و احیای سنت سید المرسلین و استیصال کفره متمردین و استخلاص بلاد مومنین از دست تغلب مفسدین چیزی
دیگر مقصود نیست علاوه برین آنکه ایجاب از پرده غیب بتمکین لاریب بآثار اقامت جهاد و ازالهٔ کفر و فساد
مامورست و به بشارات فتح و ظفر مبشر خفایا نکات و مرات بکلام روحانی و الهام ربانی برین لطف نهانی مطلع گردیده
که هرگز هرگز شعبهٔ وسوسهٔ شیطانی و شایبهٔ هوای نفسانی بآن مخلوط نشده بالجمله چون منافقین بدنهاد که پیشه بغی و عناد
و بکامرانی بنیاد آن مدتها معتاد شده بودند در سوء آداب نسبت خاندان سلطنت و اجلال و دودمان عزت و اقبال
گستاخ چشمی که مراتب سوء ادب و بدسگالی نسبت آن خانوادهٔ عالی بحدی رسانیدند که اکثری را از اولاد امجاد آن ارباب
عدل و داد آوارهٔ بادیهٔ پریشانی گردانیدند بعضی از ایشان رو به بند و زندان نهادند و بعضی بکوهستان و بعضی کوچه گردی اختیار
نمودند و بعضی دشت نورد و بعضی پیشه سوداگری گرفتند و بعضی مذلت گداگری بالجمله آنچه از دست تعدی این ظالمان بدنهاد
و حاکمان بیعدل و داد بر جمیع ارباب جاه و حشم و اصحاب سیف و قلم گذشت و میگذرد بر جمهور انام ظاهرست و زبان زد هر خاص
و عام که کار رعایا بر جمیع صغایر و کبایر بویژه زمینداران و اقطاعداران از دست این متعدیان ستمگار بانواع اضطرار و الحاح کشیده و بحدی
بمراتب مذلت و خواری رسیده که اگر بالفرض حفاظت ناموس و ننگ در رفاقت مشرکین بینند و کفار فرنگ دانند آن وقت تبرا و با ایشان
تولا بعید نیست نمایند و از دست منافقین برانش طریق خلاص جویند و با کفار بدکیش راه خلاص پویند چه جای آنکه کسی از سلاطین
زمان و خواقین دوران تفقد حال ایشان نماید و بالتفات ملتفت بسوی ایشان فرماید که درینصورت چه مراسم اطاعت و انقیاد نسبت او بجا آرند
و دریغ جان و مال خود در رفاقت او از مفاخر خود شمارند و از بسکه بیدستگاهی خود در حق خود دیده دست از جان امید ندارند بنابران از باد انس گرد آزار خود
ترسناک درین ایام متحیرند مبادا مسلولان اهل اضطرار فراهم آمده شورشی بر پا کنند و ملهوفان لاعلاج باهم شده جوشی بر روی کار آرند
لهذا آن منافقین بدطینت تا حال دعای منصب سلطنت بر زبان نمی آرند تا شاید خیرخواهان دودمان سلطنت آنها را سزای کردار
رسانند آخر الامر این قبایح افعال و شنایع اعمال آنها را بحدی رسانیده که برای سیر آداب نسبت احکام شرع و تورهٔ رسید
عرب گستاخ گردانیده و از حدود نفاق گذرانیده تا به مراتب ارتداد کشیده چنانچه فی الحال آن منافقین بدمآل حق اصحاب برده حیا
از روی بر انداخته و سرمایهٔ دین و ایمان در بازی نفس شیطانی در باخته بحمایت کفرهٔ متمردین کمر بسته و عدو مجاهدین بر روی

کار آورده

کار آورند پس بمصور این گونه تسلط اینان از مفسده ها جهاد و متممات آن انالکفر دفع گردیده بنا بر آن اعلیٰ آنجناب که فرقه مجاهدین را
مگر تسلط منافقین ترغیب نمود و چنانچه عنقریب انجام دارد این مهم عظیم و تحول قوت در بکریم متوجه نگردد و بعد از
پاک کردن این بلاد از انجاس مشرکین و الواث منافقین مستحقین حکومت و سلطنت و مستعدین ریاست و مملکت تفویض کرده
خواهند شد اما تنبیه ملکیه شکر این نعام الهی بجا آرند و علی الدوام جهاد در شهر خالق قایم دارند و گاهی معطل نگذارند و در ابواب
عدالت و فصل خصومات از قوانین شرع شریف سر مو تجاوز و تخالف بمیان نیارند و از ظلم و فسق بکلی اجتناب ورزند بار خود
آنجناب همه مجاهدین میان دین سمت بلاد هندوستان بنابر ازاله اهل کفر و طغیان متوجه خواهند شد که مقصود اصلی بنود از جهاد بر
هندوستان است نه توطن در دیار خراسان بالجمله رؤسای علیا بیان مثل خانخانان و شهاب الدین خان و امثال اینان
هرچند در مفسده حمیت اسلامی و غیرت اسلامی استعداد و کمک میدارند و علو همت با وفور رغبت متوقعست لیکن اگر بانقطاع عزیمت
آنجناب به نصرت دین رب الارباب و استیصال اهل کفر و ارتیاب مطلع خواهند گردید البته استعداد و کمک ایشان بر منصه ظهور
خواهد رسید و مشارکت ایشان در نیابتها غنیمت کبری است و نجابت انسب و اولی زیرا که اگر شورشی از طرف ایشان هم برپا
شود هر آینه لشکر استقامت منافقین متزلزل گردد هند آنجناب مستطاع نگارش کرده شود که هرچند نصرت دین و اعانت
مجاهدین بتصرف جان و مال بر جماهیر اهل اسلام عموما و بر مشاهیر احکام خصوصا واجب گذشت اما چون توجه
آنجناب باین دیار و انقطاع بنابر موانع چند در چند ظاهر متعذر مینماید پس لازم که کسی از شاهزادگان عالیمقدار
و صاحبزادگان والاتبار که بعلو همت موروثی خانزاده خود موصوف باشند و بکیاست و شجاعت معروف با قدری از
لشکر ظفر پیکر نزد آنجناب روانه فرمایند و منشور عنفوس بنام خانخانان و سایر رؤسای علیا بیان مشتمل بر ماموریت ساختن ایشان
بموافقت آن خلاصه مجاهدین ابرار شرف صدور یابد تا در ثواب مشارکت آنجناب متحقق گردد و استحقاق حصول فوائد اخروی
و منافع دنیوی ثابت شود و استخلاص حق خود از دست باغیان مفسدین بدست آید باقی تطویل کلام بجناب آنقدر دراولی
الالهام اتمام را حکمت آمیز نقص گشت چه آنجناب مدبران فرمانروائی و کشورکشائی حکیم و تجربه کار اند و معامل و نشیب و فراز ملکی
والسلام مع الاکرام مرقومه دوم محرم الحرام سنه یکهزار و صد و چهل و سه از مبعث چهار متعلقه ضلع ثمره و نیا روز که روز جمعه بود

مسوده حاجی ولی محمد قندهاری بعد نماز جمعه روانه نموده شد ۱۱ بنام شاه پسند خان
وزیر شاه محمود بسم الله الرحمن الرحیم . از امیر المؤمنین سید احمد بجانب عمده خوانین عظام
زبده اراکین عالیمقام والامناصب کثیر المناقب عالیشان عظمت نشان شاه پسند خان سلمه الله تعالی
وعظمه بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه ایزد متعال و منعم لایزال
بمحض جود و نوال خود آن کثیر المناقب را بمناصب عالیه ریاست و مراتب رفیعه حکومت نواخته و بانواع
نعم حشمت و شوکت و اصناف شیم شجاعت و شهامت بهره ور ساخته پس مقتضای شکر این دولت
عظمی و لازمه سپاس این موهبت کبری آنست که در باب اطاعت احکام ملک علام اهل همت
کشایند و در سلک فرمانبرداری و رضا جوئی پروردگار بقدم عزیمت بپایند و کمر همت چست بسته و نیت
قلبیه درست نموده در اعانت ملت بیضاء و حمایت شریعت غراء مساعی جمیله بر روی کار آرند
و محبت اهل و عیال و جان و مال پس پشت انداخته در رضامندی و خوشنودی ایزد کریم را قبله همت
ساخته در اعلای کلمه رب العلمین و احیای سنت سید المرسلین همت عالیه گمارند که اینهمه مال و منال
سریع الزوال و این حشمت و ریاست فنا مآل از روزی گذشتنی و گذاشتنی ست و در روز جزا و معرکه
پرهول حساب و کتاب و سوال و جواب رو بروی رب الارباب حاضر شدنی پس مقتضای حرارت
ایمانی و غیرت اسلامی آنست که در راه رضای مولای خود جان بازند و جهان تازند و ماسوی
الله پس پشت اندازند و اقامت جهاد بر اهل کفر و عناد و ارباب بغی و فساد سازند و این جان ناتوان
و نهاد سست بنیان بخاوند حقیقی بسپارند و زندگانی فانی بعوض حیات جاودانی بفروشند
و در تحصیل رضامندی حضرت رب العزت بکمال علو همت و وفور رغبت بکوشند و در تألیف انام
و ترغیب خاص و عام بسوی اقامت این رکن رکین و اعانت دین متین جد و جهد بلیغ بکار برند
و داد کوششها دهند حضور ما بجنود لامع النور حضرت بادشاهی بطلب مناسب آنرا معقول

بالمیمون

بامضمون عرض لازم القبول فرمایند و گوش حق نیوش ملازمین آنجناب جلالی را بدرر مکنون
خوش بیانی و گهر حرفشانی چنان آرایند که مدعای دلی و خواهش قلبی آنحضرت یعنی اقامت جهاد
بر اهل کفر و ضلالت و استیصال بیخ و بنیاد اهل بغی و نخوت آنچه در پرده اختفاست بظهور آید و از
قوت بفعل گراید و بنوعی مشارکت فقیر درینباب بمعرض قبول افتد و بوجه من الوجوه معاونت
دین رب الارباب بمنصه بروز جلوه آرا گردد و هر چند همت فرمائی دایره دولت و اقبال
آنحضرت در رونق افزائی قدوم میمنت لزوم آن والاهمت بانی دیار و اقطار متعسر و دشوار است
که حاجت روائی رعایا و انجاح مسئول و مأمول و داد رسی برایا مانع این کار ظاهر و آشکار
اما نفاذ امر عالیمقدار در باب سرانجام این امر عظیم و مهم فخیم نسبت کسی از عمده ارکان عقیدت
و فدویت آئین خیلی آسان و متعسر الحصول و انبعاث و انتهاض این داعیه رحمانی و امداد
شرع ربانی نظر بوفور رغبت و تاکد عزیمت آن سلطان حق پسند سزاوار اجابت است و قابل
قبول بالجمله بهر وجه که دانند و توانند باعانت دین متین و نصرت شرع مبین بجان و دل کوشند
تا فردا روز جزا روبروی حق تبارک و تعالی و حضرت سید الوری افضل البرایا تشریف شرف و خلعت
عزت پوشند که ثمره نمک حلالی مولی همین است و نتیجه حق شناسی مالک چنین که دار عقبی برای
مکافات همین سعیهاست و روز جزا برای ایفای مواعید حقه عوض چنین چیز دنیا و آنچه
ثمرات این جهد جمیل و نتایج این جهد جزیل در دنیا خواهند دید از دید و شنید بیرون است و از
وهم و خیال افزون آنست که انشاء الله تعالی زود مناصب رفیعه حاصل خواهد گردید و مراتب منیعه واصل
الحاصل که تا بفعل کار و بار دیگر را بجای خود واگذارند و همه همت بنصرت دین مبین و اعلای
کلمه رب العالمین و استیصال کفره متمردین و شکست رونق این فرق ملاعین برگمارند که در
سرانجام آن هم دنیا حاصل و هم دین و هم منفعت آجل بسیار است و هم بهبود عاجل خارج از حد شمار

و هم جالب رضای ایزد متعال است و هم باعث حصول خدمت و شوکت برادران و امثال ما
موجب ازدیاد مال و منال است و واسطه عزت و اقبال علاوه ازین نیکنامی در دنیا تقید
وقت است و در دین نجات موقت لیکن لابد با متثال اوامر الهیه کار فرمایند و تاکید عزیمت نمایند
که مقتضای غیرت ایمانی و لازمه حمیت اسلامی همین است و بس والسلام مع الاکرام مرقومه
دویم محرم الحرام ۱۲۴۲ سنه هجری از مقام پنجتار ضلع سمه موضع فتح خان رقعه شاه زمان
بسم الله الرحمن الرحیم . مشهود ضمیر منیر سیادت و نجابت پناه فضیلت و کمالات
دستگاه نقاوه خاندان مصطفوی خلاصه دودمان مرتضوی عارف اسرار شریعت و طریقت
عالم علوم حقیقت و معرفت سید نبی سید امیر المؤمنین سید احمد شاه شود هرچند که آن
سیادت پناه در ارسال خبر خیریت خود تساهل و تغافل را بسبب اشتغال طبیعت بطرف دیگر
روا میدارند لیکن طبیعت اینجانب از بسکه غلیان شوق بی اندازه دارد جبراً بر آن می آرد
که ارسال مکاتیب محبت اسالیب نموده اطلاعی حاصل نموده آید چون مدت مدید و عرصه
مزید رو بانقضای آورده که خبر منبع که موجب جمعیت خاطر و اطمینان قلب باشد مسموع نگردیده
ازین سبب خاطر لیل و نهار متعلق آنطرف میماند لهذا انتظاری بسیار کشیده داد محمد خان را
معه رقیمة الشوق روانه آنطرف نموده شد امید که نظر بر اتحاد معنوی که چند مدت فیما بین متحقق
و متیقن است نموده با رسال خبر خیریت خود معه دیگر کوائف اتحاد و اجتماع مردمان مجاهدین که
چه قدر هستند و تبیش نهاد مردمان آن نواحی که در درستی اعتقاد همان طور دارند و آراده جدال
با کفار بد مآل بر چه منوال است یکبیک نقلم نموده رقم آرند که تسلی خاطر گردد و تا دوام تحریر خبر خیریت
نامجات نموده مسرات فرحت افزای خاطر مشتاق مینموده باشند غره محرم ۱۲۴۲ هجری
بموضع پنجتار رسید جواب خط بسم الله الرحمن الرحیم . از امیر المؤمنین سید احمد

بحضور لامع النور ظل سبحانی مورد الطاف ربانی متصف اخلاق جهانبانی مسندآرای بزم
جاه و جلال فرمانروای اورنگ عزت و اقبال رونق افزای بنیاد دین شهامت معرکه
پیرای اساطین شجاعت جم جاه سکندر پایگاه ادام الله ظلال جلاله و ضاعف مدارج اقباله
بعد از ادای تحیات مسنونه سید الانام و اظهار تعظیمات مکنونه قلوب اهل مودت و التیام
بر ضمیر آفتاب نظیر مخفی مباد که نامه نامی و رقیمه گرامی مشتمل بر مراتب مودت و اخلاص و محبت و اختصاص
غره ورود فرمود و مدارج استحکام علاقه خلت بیش از بیش افزود حقا که از سطور مشکین شمائم
حب و وفا مشام جان میرسید و از سحایب مضامین دلنشینش زلال صدق و صفا باران
صفت میچکید آنچه از گله محبانه و شکایت دوستانه در باب اهمال ارسال تفاصیل احوال
در مطاوی مضمون لطف مشحون مندرج بود پس تحقیقش آنست که اینجانب گاهی در ارسال
جواب رقائم کرائم هیچگونه تاخیر و تعطیل نورزیده و در نگارش اخبار مقاتله مجاهدین اخیار
بوجه من الوجوه قصوری و فتوری واقع نگردیده چنانچه سابق ازین دو قطعه مودت نامه
ارسال حضور عالی نموده ام لیکن شاید بسبب تغافل و تساهل حاملان رقائم مودت شمائم بحضور معلی
رسیده باشند تفاصیل احوال برین منوال است که جماهیر ضعفا و مشاهیر رؤسا از اهل قندهار و علمای
و اهل نگرهار و شنواری و مهمند و خلیل و آفریدی و مهمند و یوسف زئی از اهل سوات و بنیر و باجور
و پکهلی و کاتره و غوربند و تنول و راجه های کشمیر و رؤسای کهات و دیره اسماعیل خان و عیسی خیل
و دیگر مومنین اطراف و اکناف سوای چندی از منافقین بارک زئی و امثال ایشان برای اعلای
کلمه رب العلمین و احیای سنت سید المرسلین و استیصال کفره متمردین و گوشمالی منافقین مفسدین کمر بسته
اند و آماده بکار و منتظر طلب نشسته بیعت امامت بر دست این عاجز خاکسار نموده در راه اطاعت
این ذره بیمقدار پیموده رشته روابط ما سوی الله را بریده اند و بیخ علائق من دون الله از ته دل کشیده

و محبت جان و مال پس پشت انداخته اند و موالات مولای خود پیش نظر ساخته بالجمله کمر همت
چست بسته اند و نیت قلبیه درست نموده و زنبکه بیت نخستین این ایران و رکن رکین این
بنیان خان عقیدت نشان فتح خان یوسف زئی ست بنابر آن علیه این عاجز خاک ربوطین
خان اخلاص آثار یعنی موضع پنجار که مضمون بحصار کوهسار است رخت اقامت انداخته و آنرا
معسکر جنود مجاهدین ساخته بنابر آن علیه بحضور لامع النور اظهار کرده میشود که ضرور بالضرور در این
شبستان کوهستان رای اجلال بکمال استعجال با نوار خورشید موکب اجلال تابان و درخشان
فرمایند و کسی را از شاهزادگان والاتبار عالیقدر نسل شاهزاده محمد ناصر یا غیر ایشان هر کرا
مناسب دانند شریک این سعادت جاودانی و دولت دوجهانی یعنی نصرت دین ربانی نمایند که
قران مشتری با نیر اعظم یعنی مقارنت شاهزاده مکرم با شاه معظم قرین ظهور عجایب گوناگون و
وقوع غرایب بیچگون خواهد گردید غرض که آنچه از پرده غیب و مکمن لاریب به کسوت این تدبیر رخ
خواهد نمود آنرا بعین الیقین مشاهده خواهند فرمود مگر صایب و نظر ثاقب را کار فرمایند و رنج و راحت
سفر را بر ذات والاساتت گوارا نمایند و محفل مجاهدین را بقدوم ظفر لزوم بیارایند و علم نصرت
دین متین بشارکت مومنین مخلصین برافرازند زیاده والسلام مع الاکرام مرقومه جمعه دویم
محرم الحرام سنه ۱۲۴۲ نقل شاه زمان بنام فتح خان رئیس پنجار که در رفق شنگرف
نوشته بود معلوم عالیجاه رفیع جایگاه فتح خان بوده باشد چون نیک اندیشی و سعادت گیشی
آن رفیع جایگاه بر آئینه ضمیر منیر توجه احسن عکس پذیر است و شما را خیر خواه با اخلاص دانسته
مقصد رخدمات شایسته دانسته میشود لیکن عجب صد عجب که با وجود آنکه اینقدر تعدات و
فسادات از بچهار سرفراز معاینه و مشاهده میکنند هیچ بخاطر شما نمیرسد لهذا دادو محمد خان
را بمکمی حقیقت زبانی فهمانیده معه دستخط جهان مطاع خورشید شعاع روانه فرموده شد لازم

که دگر پیلم

مگر سلیم و اندیشهٔ مستقیم نموده ساعی باشند که غبار اشرار از میان برخیزد و ملک موروثه از
خیلهٔ باغیه خلاص شود و دوستان دولت بموجب اخلاص خود بپایهٔ عزت و اعتبار رسند و مخالفان
سزای اعمال خود دیده بجهنم شتابند غرض که این مقدمه را مقدمهٔ دولت خود دانسته ساعی
باشند فقط   نام خوانخانان علیجاهی سیوم بار دویم محرم وارد بنجبار گشته — نقل
بسم الله الرحمن الرحیم · از امیر المومنین سید احمد بجناب مستطاب معلی القاب یادگار
سلاطین کرام تذکار خواقین ذوی الاحتشام زینت بخش چار بالش حشمت و شوکت تکیه تاز
رخش سطوت و صولت شجاعت شعار شهامت آثار دیانت دثار جلالت نشان سردار
سرداران خان خانان ابد الله جلاله و ضاعف اقباله بعد از سلام مسنون و دعای اجابت
مقرون واضح آنکه مودت نامهٔ مشتمل بر تفاصیل احوال این حدود سابقا مصحوب حاجی ولی محمد صاحب
ارسال جناب کرده شد امید که قبل از وصول این رقیمة الوداد رقیمهٔ اولی بملاحظهٔ عالی خواهد گذشت
پس نگارش آن مضامین را درین رقیمه باعث تطویل دانسته عنان کمیت قلم بجولانگاه
تحریر اصل مقصد منعطف کرده میشود که از بسکه آنجناب بحمیت ایمانی موصوف اند و بغیرت اسلامی معروف
و خلف وعده هم در شریعت ایمانی مذموم است و هم در عرف ارباب ناموس و ننگ ملوم بنا بر آن بخدمت
عالی نگارش کرده میشود که در نامهٔ نامی و رقیمهٔ گرامی خود این وعده مندرج فرموده اند که بر تقدیر
طلب این فقیر بنفس نفیس خود معهٔ الوس و قشون در مقدمهٔ تائید دین رب العلمین کمر همت خواهند بست
و در صرف جان و مال درین راه بوجه من الوجوه قصوری و فتوری نخواهند ورزید و هیچگونه مرتبه
را از مراتب مساعی جمیله درین مقدمه فروگذاشت نخواهند کرد چنانچه نقل رقیمهٔ کریمه مشتمل همین در
لف این رقیمة الوداد بنا بر تذکیر وعدهٔ سابقه ارسال خدمت عالی کرده شد انشاء الله تعالی
بملاحظهٔ عالی خواهد گذشت پس الحال آنجناب را بنا بر تائید دین متین طلب مینمایم و وعدهٔ سابقه را یاد میدهم

لازم که در ایفای وعده داد کوشش دهند و درین راه قدم راسخ نهند که خلف وعده هم از قبایح
شرعیه است و هم از ذمائم عرفیه اهل دین و ایمان را ازان اجتناب واجب است و هم ارباب ناموس را
ازان احتراز لازم که آیة المنافق اذا وعد خلف حدیثیست ماثور و سخن مردان جان دارد مثلی است
مشهور بنا بران علیه داد محمد خان را که از معتبران اهل دانش و بینش است بنابر یاد دهانیدن وعده
و فهمانیدن تدبیر ایفای آن بخدمت عالی روانه کرده شد زیاده والسلام مع الاکرام
مرقومه دویم محرم الحرام ۱۲۴۲ سنه هجری بمقام بخارا تمت شقه شاه زمان بنام خانخانان
علیجائی نوشته شد بسم الله الرحمن الرحیم معلوم عالیجاه رفیع جایگاه خانخانان
بوده باشد چون حسن خدمتی و خیراندیشی آن عالیجاه بر آئینه ضمیر منیر بوجه احسن عکس پذیرست و
خیرخواه پروری و مخلص نوازی با نهما معلوم چون از چند مدت که بحسب تقدیر دادار این ملک گشته ایم
لیکن تعلق خاطر اکثر با طرف مینماید پس شما را لازم که نظر بر رضامندی جناب ایزدی نموده فکری نمایند
که دامن ولایت از خس و خاشاک اهل فتنه و فساد صاف و پاک شود و خیرخواهان دولت
بخدمتهای شایسته عز امتیاز یابند و بدخواهان سزای اعمال خود در کنار دیده بدار البوار شتابند
لهذا داد محمد خان که معتبر سرکار است معه دستخط جهان مطاع خورشید شعاع و دیگر کوائف زبانی
فهمانیده روانه فرموده شد لازم که سرانجام این امر را موجب عزت و اعتبار خود دانسته ساعی
باشند که ایزد جل شانه بر آید امورات مقصوده نموده سرفرازی و بخت بلندی عنایت خواهد کرد
و هم موجب نیکنامی همیشه خواهد ماند دویم محرم دار در بخارا گشته تمت
بسم الله الرحمن الرحیم از امیر المومنین سید احمد بمطالعه خوانین سامی منزلت عالی مرتبت
کثیر المنقبت حشمت نشان خوانین علیجاه سلمهم الله تعالی بعد از سلام مسنون و دعای اجابت
مقرون واضح آنکه درین جزو زمان بفضل ایزد منان مقابله اهل کفر و طغیان و مقابله منافقین

و با عیان پیش رو آمد در تنخالت بر جماهیر مؤمنین عموماً و مشاهیر رؤسا ایشان خصوصاً واجب
و لازم گردیده که بجان و دل تمام همت گردیده با عانت مجاهدین و نصرت شرع متین کوشند
تا خلعت افتخار و تشریف شرف روز جزا بحضور جناب کبریا بپوشند پس هر که داد سعی درین
باب خواهد داد فردا قیامت بمکافات آن آنچه ثمرهٔ نیک خواهد دید بیانش بس دشوار بل
خارج از حد حصار و هر قدر که بدار دنیا نقد وقت بدست خواهد آورد از حیطهٔ تحریر بیرون است
و از حد تقریر افزون آنست که الله تعالی بعد استقلال حکومت اسلام و تسلط اسلامیان هر یکی
را بمرتبه رضامند و خوشنود خواهیم گردانید و بپایهٔ عزت و وجاهت خواهیم رسانید که دور
از وهم و قیاس باشد و این کلام که بر اقوال کاذبه دنیا طلبان قیاس کرده آید که ایزد کریم
بکرم عمیم خود این خاک را و ذره بمقدار را از چنین الواث که علامت نفاق و صفت منافقین است
مطهر و پاک گردانیده هرگز شک و اثبات را درین گنجایش نیست خاطر جمع دارند و تمام همت خود
بتائید دین و نصرت مجاهدین برگمارند که مقتضای حمیت ایمانی و لازمه غیرت اسلامی همین است
و بس زیاده والسلام مع الاکرام فقط   و دیگر نه خطوط بهمین مضمون باسامی بعضی
خوانین علیجانی مفصله ذیل نوشته شد: یار محمد خان ساکن میدان   طره باز خان ایضاً
تبر محمد خان و نعمت الله خان ساکن مرغه   تاج خان ساکن کنورا و رحمت الله خان ایضاً
بختیار خان ساکن غزنی و سبحان وادیجان ساکن کابل   عبدالله خان ساکن زرمل
یار محمد خان نایب از میدان   القاب اینهمه سامی منزلت عالیمرتبت کثیر المنقبت حشمت نشان
فلانی خان سلمه الله تعالی   سید گل شاه ساکن سرروده   القاب سیادت مآب نقابت انتساب
اخوی اعزی میان سید گل شاه سلمه الله تعالی   خواجه مراد خان اخوندزاده   القاب فضیلت
مآب کمالات انتساب خواجه مراد خان اخوندزاده سلمه الله تعالی فقط :

بسم الله الرحمن الرحيم. قال عباد الله الملك القيوم تلامذة جهابذة العلوم طلبة
علوم الدين خدمة الشرع المبين المجتنبين عن مسلك التعصب والغي الساكنين في جوار قرية
باجاور الثغر. الحمد لله الذي جعل الامام عصاماً للاسلام ونظاماً للملة وقياماً للاحكام
وامر الناس بان يعرفوه ويطيعوه ويعاملوه بالتعظيم والاكرام. ووعدهم على ذلك بنزول الرحمة
ودخول دار السلام. ونشهد ان لا اله الا الله الملك العلام ونشهد ان محمداً عبده ورسوله
سيد الانام صلى الله عليه وعلى آله واصحابه الكرام اما بعد فهذا كتاب بالقبول حقيق وخطاب
بالاستماع يليق. عدة من احكام الفلاح والرشاد. عدة لاحكام اساس الجهاد. نبراس
على الصراط المستقيم. قسطاس لتقويم الدين القويم. تذكرة من اخبار اخيار المهاجرين.
تبصرة لمن اقتفى آثار المجاهدين. ذكر لما سنح في هذه الايام من سطوع نور الله في تراكم الظلام
وهو ان الشريف النظيف ذو الفضل المنيف فلذة كبد الرسول قرة عين الزهراء البتول
السيد الامجد امير المؤمنين السيد احمد الفاطمي محتداً والهندي مولداً اعز الله الاسلام
بتائيد احبابه واذل الكفر بتبديد اعدائه من خرج من بيته ناوياً للهجرة والجهاد داعياً الى
سبيل الفلاح والرشاد مع جماعة من اهل الكرم المتنهضين لمعالي الهمم المتشبثين باذيال المتمسكين
بافعاله واقواله اولو الاحلام والنهى من سكان الامصار والقرى فهذا وفور من المناقب و
المآثر والفضائل والمفاخر فمنهم السادات الكرام ومنهم العلماء الاعلام ومنهم حجاج بيت
الله الحرام ومنهم زوار قبر سيد الانام عليه افضل الصلوة والسلام ومنهم حملة القرآن.
ومنهم قتلة الشيطان. فداروا وساروا في الامصار والبلاد يدعو الناس الى طاعة رب العباد
فلم يزل يتخطى الرمال ويترقى الجبال ويشد الجمال ويحط الرحال حتى ان طلع على ارض
خراسان فضبح هناك من صدره ينابيع الايمان فما من عالم جليل ولا ذي فضل نبيل.

والا تلقيه بام

ولا شريف كريم ولا سيد عظيم الا وقد استسقى من غمامه واستشفى من كلامه فما زال يظهر بشره
وينتشر بره ويمطر كالسحاب على كافة اولي الالباب حتى نزل باذن الله الملك الحق في
قبيلة معروفة بيوسف زئي فاظهر الدعوة بهاك جهارا وعمّ بها الناس صغارا وكبارا فشافه بها
بعضا وكاتب بها آخرين ان تعالوا عباد الله الى ربكم ناصرين فان كفار الهند يهجمون على هذه
البلاد في كل عام فاليوم صار الجهاد فرض عين عليكم يا كافة اهل الاسلام فاجاب الدعاء جماهير الفهام
واناب الى ندائه مشاهير الاقوام فاجتمع عليه الاعاظم والاحاقر وصنف الاصاغر والاكابر و
لما كان الجهاد لا يتم الا بنصب امام ونصبه كان من فرائض الاسلام كما لوح اليه كلام الملك العلام
وصرح به حديث سيد الانام عليه الصلوة والسلام واجمع عليه جمهور المحدثين من اهل الحق وسائر المسلمين
الا شرذمة من المبتدعين كانهم خوارج من جماعة المسلمين فلما كان كذلك عزم المسلمون على ذلك
فبايع على يده جمع كثير وسلم امامته جم غفير منهم من هو من اهل الحل والعقد والجرح والنقد من
السادات الكرام والعلماء الاعلام والرؤساء العظام ثم انه اعظم الله مجده واكرم له قدره
ارسل الكتب والرسائل وبعث الرسل والوسائل الى من غاب من المسلمين يدعوهم الى اعلاء
كلمة رب العالمين ثم الى قبول امامته وتسليم خلافته فانتدب لها الاماثل والاراذل والافاضل
والاسافل فسلموا له التقدم على الاصاغر والاكابر وتصدوا اليه بتعبئة الجيوش والعساكر حتى
ان ولاة خيسا نور قد بعثوا اليه كتابا يخبرون فيه عن انفسهم انهم سلموا له الامامة الكبرى
والخلافة العظمى وانهم لما اتوه يدعون معه اقامة الجهاد وان كانوا يريدون بقلوبهم المكر و
الفساد قد اظهروا الخضوع والانقياد وان اضمروا في نفوسهم البغي والفساد فتم بذلك تسليمهم
للامامة وكذا تصريح خلافهم بعد باتمام خلافته ثم انه رفع الله قدره وشرح صدره بذلك بعد
برهة من الزمان وعلى تقلبات الدوران ان تشمر لتسخير وتسيير في قرى سوات وبنير

فانعقد غارب الاعراب وتظلل علينا تظلل السحاب فظل يتصفح القرى ويتفحص عن اهل النبي
يدعوهم الى ان يقيموا الجهاد ويسلموا الرياسة خليفة الله على العباد فتقبل منه هذا القول الوف
من الصادقين ولم ينكروا ذلك عليه الا شرذمة من المنافقين تابعة كافة جماهيرهم ولم يخالفه
احد من مشاهيرهم ثم ان هذا الامام الجليل نزل بيننا واكرم من نزيل فلما اظهر علينا دعوته وعرض علينا
بيعته سلمنا له امامته والتزمنا له اطاعته وبايعناه على ذلك فنرجو الله ان ينجينا بها من المهالك فنشهد
بالله وبالله امامته قد ثبتت واطاعته قد وجبت وان رحمة الله بهدايته قد عمت العباد وان حجة الله
بامامته قد تمت في الجهاد وان من تخلف عنه بعد ظهور دعوته او خالفه بعد ثبوت بيعته فهو الذي اخبر
به النبي صلى الله عليه وسلم بانه مات ميتة جاهلية فهو المعدود من الفرقة الخبيثة الخارجية كيف لا والامامة
ببيعة واحدة من المسلمين كما صرح به شارح المواقف وغيره من المتكلمين فضلا عما اذا اجمع خلق كثير
وجم غفير يبلغ كثرتهم ثمانية الوف من اولى الاحلام والسيوف فهذا هو حكم الله الملك الجبار فهو
الذي يحكم به على الصغار والكبار وآخر دعوينا ان الحمد لله رب العلمين وصلى الله على خير خلقه محمد وآله
واصحابه وسلم اجمعين فقط

استفتا

ما قول العلماء الربانيين وخدام
الشرع المتين درینصورت که جمعی کثیر وجمی غفیر از علمای اعلام ورؤسای ذوی الاحترام بر دست
امام همام خلیفه رشید انام علیه الصلوة والسلام سید امجد امیر المؤمنین سید احمد مد الله ظله بیعت
امامت بجا آوردند واطاعت آنجناب ~~بجا آوردند~~ التزام نمودند پس اگر آنجناب بنابر خدمت دینی
واجرای احکام شرع مبین امری اصدار فرمایند وکسی از مسلمین خواه رئیس باشد خواه ضعیف امر
آنجناب را رد نماید ودر مخالفت ایشان مستعد شود حتی که بنابر او حکم آنجناب بر قتل وقتال وجنگ
وجدال آماده گردد درینصورت حکم شرع شریف درمقدمه مخالفت مذکور ورفیقان او چیست بینوا
توجروا فقط

جواب

امامت چنان کس مذکور به بیعت علما ورؤسای مذکورین

صفحه بعد

منعقد گردید زیراکه امامت به بیعت یکی از مسلمین منعقد میگردد چه جای که جمعی کثیر و جمی غفیر از ایشان
به بیعت مذکور بجا آرند قال شارح المقاصد وتثبت الامامة باختیار اهل الحل والعقد وبیعتهم من العلماء
والرؤساء ووجوه الناس الذین تیسر حضورهم ولا یشترط اجماعهم علی ذلک ولا عدد محدود بل ینعقد
بعقد واحد منهم وقال ملا علی قاری رحمه الله فی شرح الفقه الاکبر وتنعقد الامامة بعقد واحد وقال
شارح المواقف واذا ثبت حصول الامامة بالاختیار والبیعة فاعلم ان ذلک الحصول لا یفتقر الی الاجماع
من جمیع اهل الحل والعقد اذ لم یقم علیه ای هذا الافتقار دلیل من السمع والعقل بل الواحد والاثنان
من اهل الحل کاف فی ثبوت الامامة ووجوب اتباع الامام علی اهل الاسلام وذلک لعلمنا ان الصحابة
مع صلابتهم فی الدین وشدة محافظتهم علی امور الشرع کما هو حقها اکتفوا فی عقد الامامة بذلک المذکور
من الواحد والاثنین کعقد عمر لابی بکر وعقد عبد الرحمن بن عوف لعثمان ولم یشترطوا فی عقدها
اجتماع من فی المدینة من اهل الحل والعقد فضلا من اجماع الامة من علماء امصار الاسلام ومجتهدی
اقطارها هذا کما مضی ولم ینکر علیهم احد وعلیه ای علی الاکتفاء بالواحد والاثنین فی عقد الامامة
انطوت الاعصار بعدهم الی وقتنا هذا وقتیکه امامت آنجناب ثابت گردید پس عصیان از حکم
آنجناب اثم صریح ست وجرم قبیح قال الله تبارک وتعالی یا ایها الذین آمنوا اطیعوا الله واطیعوا
الرسول واولی الامر منکم وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اطاعنی فقد اطاع الله ومن عصانی
فقد عصی الله ومن یطع الامیر فقد اطاعنی ومن یعص الامیر فقد عصانی وقال صلی الله علیه وسلم من
خرج من الطاعة وفارق الجماعة فمات میتة جاهلیة وقال صلی الله علیه وسلم من خلع یدا عن طاعة لقی
الله یوم القیمة ولا حجة له وچون سرکشی مخالفین بحدی رسید که بدون برپا کردن معرکه قتل وقتال
جنگ وجدال از مخالفت دست بردار نشوند بر حکم اکام کردن نتهیند پس جمیع مسلمین مامور میشوند که
بمدایشان لشکرکشی کنند وحکم امام بر ایشان جا جاری گردانند قال الله تبارک وتعالی فان بغت

احدهما علی الاخری فقاتلوا التی تبغی حتی تفیء الی امر الله وقال النبی صلی الله علیه وسلم انه ستکون هنات
وهنات فمن اراد ان یفرق امر هذه الامة وهی جمیع فاضربوه بالسیف کائنا من کان وقال صلی الله علیه وسلم
من اتاکم وامرکم جمیع علی رجل واحد یرید ان یشق عصاکم او یفرق جماعتکم فاقتلوه قال فی مختصر الوقایة
والبغاة قوم مسلمون خرجوا عن طاعة الامام فیدعوهم الی العود فان تحیزوا مجتمعین حل لنا قتالهم بدءاً
انتهی پس لابد هر که از لشکر امام در معرکه مقتول خواهد گردید پس همون ست شهید ناجی و هر که از
لشکر مخالفین مقتول خواهد گردید پس همون ست طرید ناری و موت این مخالفین اقبح ست از سایر
فاسقان مثل زنا و سارقین چه نماز و جنازه بر سایر فاسقین ادا کردن واجب ست بخلاف این مخالفین
که نماز جنازه هم بر ایشان جایز نیست کما فی الدر المختار والله اعلم بالصواب تمت

بسم الله الرحمن الرحیم این ذکریست در بیان آنچه بندگان درگاه حضرت رحمان اضعف العباد
فلان محمد عهدی بس چیست و میثاقی بغایت درست و این معنی مکمل و مسجل شود که ما بندگان بحمد الله
مسلمان و مسلمان زاده ایم آیین شرع متین و دین سید المرسلین بسر و چشم قبول میداریم و دیگر از بهر
افتخار خود میشماریم آنچه از احکام معاملات فیما بین الوسات خلاف شرع شریف رواج یافته
از همه رسوم مذکوره دست بردار شدیم و همین احکام شریعت غرا را از اینجا خود پسندیده داشتیم و در جمیع معاملات
و مناقشات در مقدمه اجرای احکام شرعیه جناب قدسی القاب امام همام خلیفه ملک علام نایب
سید انام علیه الصلوة والسلام یعنی سید امجد امیر المومنین سید احمد مد الله ظله را امام خود برضاء
و رغبت قرار دادم و بیعت امامت بر دست آنجناب بجا آوردم و اطاعت آنجناب را بموجب کریمه
اطیعوا الله و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم عین اطاعت خدا و رسول خدا شمردم و همین التزام
بیعت و اطاعت دین و اسلام خود را مکمل کردم هر چند این بیعت از مدت مدید بجا آورده بودم
فاما فی الحال بنابر تذکیر ما سبق و تاکید ما لحق ایمعنی در محضر علماء دین و مجمع فضلای شرع متین الطاهر

نمودم

نمودیم و آن بزرگان را بر عهود و مواثیق خود گواه گردانیم و از ایشان دعای استقامت خود بر
همین عهد و مواثیق درخواست نمودیم تا حیات و ممات ما ایمان بر قانون اسلام و آیین سنت سید الانام
واقع گردد والله علی ما نقول وکیل آنچه کلمه بطریق عهدنامه نوشته شد تا عند الحاجت حجت باشد

بسم الله الرحمن الرحیم

هذا کتاب من عبد الله الصمد امیر المؤمنین سید احمد . الحمد لله الملک الدیان الذی یحکم بالعدل
والفضل والاحسان جعل القضاء اداء الحق الاسلام وتمام الملة ووفاء السنة سید الانام واشهد
ان لا اله الا الله العدل الحکم واشهد ان محمداً عبده ورسوله ذو المجد والکرم صلی الله علیه وسلم
اما بعد فان اشاعة احکام الملک الجبار واقامة العدل فی عباده من الصغار والکبار من افضل
الطاعات واوکد العبادات قد امر الله به فی زبره المنزل وقضی به فی منشوره المسجل فقال
عز من قائل ان الله یأمر بالعدل والاحسان وقال الله تعالی ان الله یأمرکم ان تؤدوا الامانات
الی اهلها واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل ان الله نعما یعظکم به ولما اردنا ان نبعث رجلاً
یقضی بحکم الله الملک الجبار فی الاضلاع المنسوبة الی پنجتار وکان الاخ الحبیب والفاضل اللبیب
المزکی من الظلم والجهل المحلی بالعلم والعدل الحبر النحریر مولینا سید امیر حقیقاً بان یقوم فیهم بما
قضی به رب العلمین ویحکم علیهم بما شرع سید المرسلین نصبناه فیهم قاضیاً وجعلنا حکمه علیهم ماضیاً و
فوضنا الیه قطع المنازعات وفصل الخصومات واقامة الحدود والتعزیرات وازالة الجور والفساد
واقامة الجمع والاعیاد فان قام فیهم بالعدل والانصاف وتجنب عن المیل والاعتساف کما هو المرجو منه
فله عند ربه الاجر علی ذلک وبه ینجو فی الآخرة من المهالک ویستحق به منا التعظیم والاکرام وجمیل
الثناء من سائر علماء الاسلام وان عدل الی غیر ذلک فنحن براء منه عند الله وعند عباده المؤمنین
والله حسبه فی الدنیا والآخرة وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون وآخر دعوینا ان الحمد لله رب العلمین

وصلی الله علی خیر خلقه محمد وآله واصحابه اجمعین . حرر یوم الجمعة الخامس عشر من شعبان سنة
الف ومائتین واربع واربعین من الهجرة النبویة علی صاحبها الصلوة والسلام فی پنجتار ۱۲۴۴

بسم الله الرحمن الرحیم . خلاصه مضمون این منشور هدایت معمور آنکه جناب امیر المؤمنین
امام المسلمین خلیفة الله فی الارضین ظل الله علی العالمین بتاریخ فلان فضیلت مآب مناقب
اکتساب مقبول بارگاه رب قدیر مولانا سید امیر ساکن قریه کوته ضلع اتمان زئی را بمنصب
قضا در موضع پنجتار مشرف گردانیدند و فصل خصومات و قطع منازعات و اقامت حدود و تعزیرات
و احتساب بر اهل فسق و فساد و اقامت جمع و اعیاد در قریه مذکوره و حوالی آن بایشان تفویض
نمودند که ایشان احکام شرعیه بعون الله بکمال عدالت و انصاف جاری نمایند و از جور و میل
احتراز فرمایند والله المستعان فقط . فضیلت مآب ملا جلندر اخوندزاده بتاریخ
دوازدهم ماه شوال ساکن قریه سراکای از اضلاع بنیر از حضرت امیر المؤمنین مشرف منصب
قضا گشتند . بتاریخ چهاردهم ماه رمضان سنه ۱۲۴۴ هجری روز جمعه فضیلت مآب ملا صفی الله
اخوندزاده ساکن قریه شیوه ضلع سه خیل را بمنصب قضا در قبیله عمر خیل مشرف گردانیدند
و فصل خصومات و قطع منازعات و اقامت حدود و تعزیرات و احتساب اهل فسق و فساد
و اقامت جمع و اعیاد در قبیله مذکوره بایشان تفویض فرمودند فقط . بتاریخ پنجم ماه شوال
سنه ۱۲۴۴ هجری روز پنجشنبه فضیلت مآب ملا عین الدین ساکن قریه تولی متعلقه ضلع صدر را
بمنصب قضا در دهات متعلقه فیض الله خان مشرف گردانیدند و فصل خصومات و قطع منازعات
و اقامت حدود و تعزیرات و احتساب اهل فسق و فساد و اقامت جمعه و اعیاد در دهات
مذکوره بایشان تفویض یافت . تمت

بسم الله الرحمن الرحیم

ذکر سرگذشت حضرت امام همام در بین ایام برین نمط است که چون از جنگ اشغر مراجعت فرموده

درمقام

در مقام لوات رسیدند چنان فکر فرمودند که قیام جهاد علی اکمل وجوه که باعث نزول تائید
آسمانی باشد بدولت امیمغنی منصور الوقوع نیست که مسلمین این اضلاع را اول بقبول احکام
شرع ربانی و ترک رسوم افغانی و وجوب اطاعت امام حقیقی دعوت کرده شود تا که مومن
خالص مبرا از شوب بدعات و منکرات و عصیان امام شوند و اطاعت خدا و رسول و
اولی الامر باکمل وجه نمایند در آن صورت البته قیام جهاد بکمال استحکام صورت خواهد بست
بنا بر آن اعلیه در مقام لوات اظهار این دعوت حق فرمودند چنانچه هزارها مردم از سادات
و علماء و خوانین و عوام فرادی فرادی بیعت امامت بر دست آنجناب بجا آوردند و باجرای
احکام شرعیه اقرار نمودند اما چون هر کس بسبیل انفراد اقرار نمود و کدام جمعی از مسلمین سنت
جماعتیه بر همین مستعد نگردیدند بنا بر آن اعلیه سرانجام این امر عظیم باعتبار ظاهر عقل از ایشان مستبعد
مینمود لهذا حضرت امام همام عزم انتقال از آن مقام در دل مصمم داشتند درین اثنا هدایت نشان
فتح خان در ریاست عنوان اشرف خان یک قطعه عریضه مشتمل بر همین ارسال نمودند که اگر جناب
در غربیجانه ما رونق افزا شوند هر آئینه احکام شرعیه بلا کم و کاست بر ذمه خود قبول خواهم نمود
و در الوس خود طوعاً یا کرهاً اجرا خواهم کرد و حتی الاستطاعت در مقدمه بجان و دل سعی بلیغ
بجا خواهم آورد و چون عرائض ایشان مشتمل بر همین علی سبیل التواتر و التوالی بحضور لامع النور
رسید بنا بر آن اعلیه آنجناب از مقام لوات کوچ فرموده بموضع پنجتار متوجه گردیدند در اثنای
راه بضلع سه صده که مجمع علماء و کبراء نصف قوم مندر است وارد گردیدند و در موضع ذاکلی
که مرکز ضلع مذکور است دیره نمودند بنا بر ملاقات جمعی کثیر از علماء که قریب دو صد کس باشند
در موضع مذکور مجتمع گردیدند آنجناب مسئله وجوب نصب امام و اطاعت او در مجمع مذکور پیش
کردند آخر بعد قیل و قال و بحث و جدال و ردو دراز سوال و جواب بین خودها مسئله مذکور منقح گردید

چنانچه سرآمد همه علمای مذکورین مولانا نیاز محمد در مجمع جمیع علما از تصویب مسئلهٔ مذکوره و تخطئهٔ
خودها در مساهلت نصب امام زبان کشادند و کلامی وعظ آمیز در مقدمهٔ مداهنت کبرای زمان
در مقدمهٔ دین و ایمان عموماً و در مقدمهٔ اقامت جهاد و نصب امام خصوصاً بتوجهی بیان نمودند
که اکثر اهل مجلس بآن کلام متاثر گردیدند آخر الامر مولانا ممدوح و جمیع علمای حضار مجلس بیعت
امامت بر دست آنجناب بجا آوردند بعد ازان بموضع پنجتار تشریف آورده بکرات و مرات
در خلوات و جلوات بتقاریر رنگارنگ فتح خان ممدوح را این معنی فهمانیدند که مشارکت با و شما
در باب صلح و جنگ و التزام با شما در وطن شما هرگز بدون این معنی متصور نیست که رسوم ریاست
و سیاست و سایر رسوم غیر شرعیه را که بنا بر تحصیل مال و جاه بسته اید آنهمه را یکقلم ترک نمائید
و جان خود را مثل آحاد الناس یکی از رعایا یا احباب شمارید و پاسداری احبار و اخبار در باب
اجرای احکام شرعیه بالکل بگذارید و از وجوه تحصیل اموال که بالکل غیر مشروعه است بالکل دست بردار
شوید و در باب معاش محض بر کفالت رزاق مطلق توکل نمائید بالجمله چند روز در تقاریر همین مضامین
گذشته بود که درین اثنا امری پیش آمد که باعث سفر آنجناب بضلع اتمان نامه که مجمع کبرای
یصفدیگر قوم مندرست گردید که چون آنجناب بموضع باجا که مرکز ضلع مذکور است رسیدند علمای
آن نواح بنا بر ملاقات آنجناب مجتمع گردیدند و همون واقعه که در ضلع سه صده بموضع ذاکئی
متحقق گردیده بود همان واقعه بعینها در موضع باجا مذکور بوقوع آمد چون باز بموضع پنجتار
مراجعت فرمودند بفتح خان موصوف همون کلام پیش کردند آخر الامر خان موصوف اقرار نمود
که بعد چندی بر طبق آنجناب عمل خواهم نمود در همان ایام جناب امام همام بتقریب علمای سه صده و
اتمان نامه را در موضع پنجتار طلب فرمودند چنانچه جمعی کثیر از اساتذه و جمی غفیر از تلامذه که
عدد ایشان قریب دو هزار باشند بموضع مذکور فراهم آمدند و آنجناب در همون ایام اشرف خان

دغادیخان

وعادینجا را نیز طلب فرمودند و ضیافتی بس وسیع برای علما و خوانین مهیا ساختند
بالجمله بروز جمعه غره شعبان ۱۲۴۳ سنه هجری در مجمع اینهمه علما و رؤسا آنجناب فتح خان
موصوف را بازهمان معنی فهمانیدند و فرمودند اگر مقدمه مذکور قبول کردنی است بالفعل در همین
مجمع قبول کنید و الا از اتحاد ما دست بردار شوید خان مذکور بعد از فکر عمیق و غور دقیق فرمود
که هرچند قبول این امر نهایت صعب است که هم ترک جاه و مال است و هم سد وجوه معاش و هم
برپا کردن مخالفت با جمیع افاغنه در باب ترک رسوم راسخه از صدها سال لیکن محض لله
و فی الله و ابتغاء لوجه الله و توکلا علی الله کفاله الله تعالی بجان و دل قبول دارم و اتباع
خدا و رسول و صاحب امر در جمیع احکام عبادات و معاملات اختیار نمودم و منفعت آجله را
بر منفعت عاجله و صلاح معاد را بر فساد معاش ترجیح دادم انشاء الله بعد نماز جمعه در مجمع
عام تجدید بیعت امامت خواهم نمود و عهدنامه مشتمل بر همین معنی نوشته خواهم داد و دیگر خوانین
را با همین ترغیب خواهم گرداند و در همان روز علمای هند و چین را امر فرمودند که بیعت امامت که
سابقا بجا آورده اند درین مجمع باز تجدید نمایند چنانچه ایشان عهدنامه محرر کرده بمواهیر مشاهیر
علما مسجل گردانیده درست کردند که بعد ادای نماز جمعه هم تجدید بیعت واقع خواهم کرد و هم
عهدنامه مسطوره پیش کرده خواهد شد در همین اثنا آنجناب یک صورت استفتاء مشتمل بر تفتیش
احکام عاصی و باغی محرر کنانیدند و فرمودند که بعد وقوع تجدید بیعت و عهدنامه این استفتاء
در مجمع علمای مذکورین پیش باید کرد و جواب آن بمواهیر مشاهیر ایشان طلب باید نمود بالجمله
بعد ادای نماز جمعه جمیع علما و رؤسا تجدید بیعت امامت کردند و علما عهدنامه خود را که
بزبان عربی است مسجل بمواهیر پیش کردند و خوانین عهدنامه خود را که بزبان فارسی است هم مسجل
بمواهیر خود نموده بحضور گذرانیدند بعد ازان جواب استفتای مذکور مسجل بمواهیر مشاهیر علما محرر

کرده شد چنانچه نقول هر سه قطعات بخدمت سامی میرسد ان شاء الله بملاحظه خواهد رسید
بعد از ان بروز جمعه دیگر فتح خان جمیع رؤسا الوس خود را حاضر نموده از ایشان بیعت اقامت
واجرای احکام شریعت و ترک رسوم جاهلیت نمود و آنهمه مخلصین بعد نماز جمعه بیعت اقامت بجا آوردند
و بهر دو امر مذکور اقرار نمودند و در همان مجمع یک فاضل جلیل سندی را منصب قضا سپرده شد و دستار
قضا بر و بسته شده منشور قضا با و داده شد چنانچه نقل منشور مذکور هم بخدمت سامی میرسد
ان شاء الله بمطالعه سامی خواهد گذشت بعد از ان بحمد الله احکام شرع جاری گردید و فصل خصومات
و قطع منازعات بر قانون شرع شریف در اضلاع متعلقه پنجتار شروع شد چنانچه چندی از معاملات
عموماً بنا بر تمثیل مناقشه میشود و از انجمله امام ملا قطب الدین ساکن ضلع نگرهار که از مدت مدیده بنا بر
نیت اقامت جهاد در رفاقت آنجناب سالها بسر برده و در دیانت و تقوی بی نظیر برآمده خدمت
احتساب بر تارکین صلوة سپرده شده و قریب سی مردم تفنگچی کاری از قندهاریان همراه او
متعین کرده شد چنانچه ملا ممدوح با رفقای خود در دهات قرب و جوار تا بکره بند دورۀ سیر نمود
و چندان ضرب شلاق بر اعزه نوجوانان افاغنه که تارک صلوة بودند قایم گردانید که همه صغیر و
کبیر از دهات مذکور بر اداء صلوة مستقیم گردیدند چنانچه بالفعل یک متنفس هم در دهات مذکوره
که تارک صلوة باشد باذن الله یافته نمیشود و بر اهل دهات چندان هیبت تعذیرات واقع گردید
که اگر کدام از هندوستانیان یا قندهاریان بنا بر بعضی حوائج خود بعضی دهات مذکوره میرود
در تمامی ده بحدی شور و غوغا بر پا میشود که رؤسای ده مذکور عاجز گردیده اظهار مینمایند که درین
ده یک متنفس از تارکین نماز نیست و از انجمله آنکه از عادات افاغنه که اگر کسی گناه کرده باشد
خواه از جنس حقوق الله خواه از جنس حقوق العبد باز از قریه خود گریخته بقریه دیگر آمده نزد
رؤسای آنجا بنشیند پس رؤسا بالضرور بحدی اعانت او میکنند خواه ظلم باشد خواه عدل

که اگر کسان

که اگر لشکر پادشاهی هم بر سر ایشان تاخت آرد و جان و مال ایشانرا پناه گردانند هیچگونه
از رفاقت آن عاصی دست بردار نمیشوند و جان و مال خود را بی تکلف بر باد میدهند بنا بر
همین قاعده چندی از مردمان دهات مذکوره در قدیم الایام مرتکب بعضی از منکرات و فواحش
گردیده از مقامهای خود گریخته بدیهات دیگر رفته بودند آنجناب بنا بر سد باب این فتنه
در یک شب جماعت را از غازیان بطریق چپاؤ بر سر دهات مذکوره فرستادند چنانچه غازیان
مذکورین شباشب بر سر آن عاصیان رسیده آنها را گرفتار کرده آوردند و آنجناب بعضی
از ایشان بحبس و بعضی را بضرب و بعضی را آویختن بشاخهای درخت کلان بر سر شارع عام
بتعزیر رسانیدند و بعد ازان کسی از رؤسای دهات مذکوره باعانت ایشان نه برخاست

و از انجمله اکثر یک دیهی بسیار کلان متصل حدود اضلاع پنجاب واقع ست و داخل در اضلاع
پنجاب نیست بلکه داخل در اضلاع هندست که تعلق بجادیخان دارو نه نقیم خان و نام آن ده
ماهنری ست ساکنان ده مذکور بنهایت سرکش و بیباک اند و هزار تفنگچی از عین ده بیرون
می آیند و شش هزار تفنگچی از قوم ایشان در دهات دیگر در اگر دوده مذکور سکونت میدارند
و جادیخان که مالک جمعی کثیر از سوار و پیاده ست از قدیم الایام جنبه و حامی ایشان ست در
ایام سابقه که قریب نود سال گذشته باشد یک حادثه دران ده واقع شده بود که مردم آن ده
مجمع گردیده رئیسان خود را بمحض گستاخی و شوخ چشمی از ده کشیده بودند و تمام اراضی و منقولات
ایشانرا بطریق غصب در تصرف خود آورده آن مظلومین گریخته در دهی دیگر از متعلقات
اشرف خان نشسته بودند و از اهل آن ده رفاقت خود طلب کرده چنانچه اهل آن ده رفاقت
اینها اختیار نموده بر سر قریه ماهنری تاختند اهل ماهنری بمقام بر خاستند بسیار کشت و
خون واقع گردید باز همون عداوت فیما بین هر دو قوم جاری و ساری گشت همیشه یکی با دیگری

چپاؤ

تاخت آورده و متعدد قتل و قتال و جنگ و جدال برپا میگردد چون آن قرن درگذشت
عداوت آبا و اسبوی ابنا گردید بالجمله بتواتر چنان مسموع گردیده که بقدر چهار هزار مردم
از طرفین بقتل رسیده اند چون آوازه اجرای احکام شرعیه در اضلاع متعلقه پنجاب در تمام
قوم مندر رسید مظلومین مذکورین بخدمت امام زمان قضیه مذکوره مرافعت نمودند و حال
آن موافق قانون شرع درخواست کردند آنجناب خادیخان و اشرف خان و فتح خان و دیگر
اعزه خوانین قرب و جوار را طلب فرموده استفسار حقیقت انمقدمه نمودند بعد از قیل و قال
بسیار حق مظلومین مذکورین واضح گردید آنجناب حق ایشان حکم فرمودند که بر اراضی قدیمه
خود قابض شوند و در خانهای آبا و اجداد خود سکونت گیرند اهل ماهنری که بر شوکت خود مغرور
بودند و بر رسوم جاهلیت معتاد از جمله رسوم جاهلیت ایشان اینهم هست که وقتیکه بر مالی از اموال
خواه عقار باشد خواه منقول منازعت بجدی واقع شود که نوبت بکشت و خون رسد پس حق
مالک از و منقطع شد و چون منازعت مذکوره بکشت و خون هزارها مردم رسیده بود و مدتی مدید
برینمعنی گذشته بنابران حق مالکان اول از اراضی مذکوره بزعم ایشان منقطع گردیده بود بالجمله اهل
ماهنری از قبول این حکم سر پیچیدند و متمردان الوس ایشان و خادیخان بنابر پاسداری رسوم
جاهلیت اعانت آن متمردین در تمرد اختیار نمودند آنجناب اول مساعی بلیغه در تفهیم ایشان بجا آوردند
بعد از ان بحکم السیف آخر الحیل بر سر ایشان لشکرکشی نموده عزم فرمودند چنانچه جماعه هندوستان و جماعه
الوس فتح خان و جماعه الوس اشرف خان و جماعه علما و طلبا از اهل سه صد مجتمع گردیده بسمت
ایشان کوچ نمودند و علمای مذکورین ایشان را از جمله باغیان شمرده باستحلال دم ایشان حکم دادند چون این
لشکر گران برپا گردید و حکم علمای جوانب و اقطار باستحلال قتل ایشان بگوش شان رسید ایشان مرعوب
گردیده رؤسای آنها بحضور حاضر گردیدند و مدعیان مذکورین را همراه خود گرفته بر اشیای مملوکه ایشان

بنا کما علیه

قابض گردانیدند

قابض گردانیدند و ریاست قریه مذکور بایشان سپردند و جان خود را شل آجا در عایا در زیر حکم ایشان
آوردند از وقوع اینواقعه حیرتی بس عظیم و هیبتی بس فخیم بحال اکثر مردم این قرب و جوار لاحق گردید
چنانچه شخصی از مشاهیر علما مسمی بمولانا صفی الله قاضی موضع مذکور مقرر کرده شد و از سکنه موضع
مذکور عهد بس جیت و مواثیق بس درست در مقدمه اطاعت قاضی مذکور گرفته شد همچنین معاملات
رنگارنگ که از فروع اجرای احکام شرعیست شب و روز میگذرد لیکن این شه چهار معامله
بطریق تمثیل درینمقام ذکر کرده شد تا کاشف حقیقت حال باشد بالجمله تمامی ملک متعلق فتح خان
بلا مانع و مزاحم در تصرف اهل همام ست و ریاست و سیاست آنجا تعلق بآنجناب دارد و خصومات
و منازعات تمام بمحکمه قضا رجوع میشود و فتح خان مثل دیگران یکی از رعایاست هیچگونه بر ملک مذکور
تصرف ندارد ان شاء الله بر وقت تحصیل عشور هم جاری خواهد شد و مامول از درگاه واهب العطایا
آنست که درین استحکام بنیان دین را یوماً فیوماً ترقی بخشد و ابتدای این عروج را بانجام رساند
آمین یارب العلمین فقط

بسم الله الرحمن الرحیم

از بنده ضعیف محمد اسمعیل بجناب حشمت مآب جلالت انتساب نواب وزیر الدوله بهادر زاد
الله اقباله و ضاعف اجلاله بعد از سلام مسنون و دعای اجابت ~~مقرون~~ اخلاص مشحون ملتمس آنکه
نامه نامی و رقیمه گرامی که بدست شجاعت نشان عبد المجید خان بنام این ضعیف ارسال فرموده بودند
خان ممدوح بعسکر اقبال پیکر رسیدند تفاصیل اخبار صداقت آثار از زبان واضح البیان خان ممدوح
بوضوح انجامید حاجی محمد صابر که سابق از ایشان بعرصه قلیله رسیده بودند از زبان صدق ترجمان
ایشان چنان بوضوح پیوست که اکثر مدعیان اسلام از سکان هندوستان از قسم دانشمندان کتب
فضیلت نمای و سالکان طریقت پیشوا اسیران نخوت شعار و اتباع ایشان در نفاق و فجار
بلکه جمیع منافقین شرار و فاسقین بدکردار از ملت محمدیه دست بردار شده راه کفر و ایذا و طعن

بر ساعیان جهاد اختیار نموده‌اند و وساوس شیطانی بطریق نیابت از وسواس خناس در قلوب طالبین
حق القا کرده‌اند و در راه راست ملت محمدیه علی صاحبها افضل الصلوات و اکمل التسلیمات کج مج
نموده‌اند و طالبین حق را سد راه گردیده آن گروه شقاوت پژوه بیک سبب وافی مورد لعن رب العالمین
شده‌اند چنانچه حق جل و علا در کلام پاک خود میفرماید الا لعنة الله علی الظالمین الذین یصدون عن
سبیل الله و یبغونها عوجا چنانچه پاره از اشکالات ایشان که بحسب ظاهر بر امام همام و عسکر اسلام
ایراد کرده بودند و بحسب حقیقت آنها از اشکالات بر کلام ملک العلام و بر ذات سید الانام وارد
میگردید از زبان صدق ترجمان حاجی صاحب ممدوح مسموع گردید حال اشکالات مذکوره از کلام
رب العالمین و سنت سید المرسلین رد بر روی حاجی صاحب ممدوح با حسن وجوه بیان کرده شد هر چند
حاجی صاحب ممدوح که طالب حق بودند از حال مذکور منتفع گردیدند اما این ضعیف را یقین قطعی یا ظنی
حاصل است که تقریر مذکور هیچ منفعتی بملاعین مذکورین نخواهد رسانید که سند تقریرات مذکوره کتاب
و سنت است و مقصود منافقین مذکورین در پرده ایراد اشکالات بر عین کتاب و سنت است و
مطلب ایشان رد و قدح بر سیرت نبویه است علی صاحبها الصلوة والسلام پس جواب طاغیان غیر
ضربة السیف چیزی دیگر نشنوانده شد و تا وقتی که استطاعت این امر حاصل نیست جواب ایشان همین
ترک التفات بکلام ایشان است و بس بیت آنکس که بقرآن و خبر زو نرهی آنست جوابش که
جوابش ندهی آنجناب که از صفای عقیدت بی بدل اند و در صدق نیت ضرب المثل ان شاء الله
عند الملاقات حقیقت این امر را تفصیلاً بخدمت عالی عرض خواهم نمود اما درین چند زمان که وقت
شورش وساوس شیطان است محافظت جان خود از وساوس آن شیاطین و نزغات جنود ابلیس
لعین واجب و موکد دانند و تا زمان ملاقات بر ادراک همین نکته قناعت فرمایند که اصل سیرت
سید المرسلین و جمیع خلفای راشدین و اهل بیت مطهرین و صحابه مکرمین همین است که تمام عمر خود را

بلکه هر ساعتی

بلکه هر ساعتی از ساعات روز و شب را در سعی اقامت جهاد صرف نمایند و جمیع اوقات عزیزه را
بهمین مساعی جمیله معمور دارند و صرف عمر گرانمایه را در همین شغل عین سعادت عظمی شمارند خواه
سعی مذکور بانجام رسد یا نرسد چه مقصود صرف عمر عزیز است در اطاعت رب العلمین و اتباع سنت
سید المرسلین فاما انقلاب ادوار و اطوار و برهم تقلب اقبال و ادبار و در برهم زدن ملل و دول
پس تعلق بقدرت کامله ربانی میدارند نه باستطاعت ناقصه انسانی و مسلمان محمدی را همین
لازم است که جان و مال و عزت و آبروی خود را در همین راه در بازد و آنرا عین سعادت خود شمارد
و ترقی و تنزل موافق و مخالف بقدرت کامله ربانیه سپارد بیت بخت اگر مدد کند دامنش آورم بکف
گر بکشم زهی طرب ور بکشد زهی شرف و صرف اوقات را در همین مساعی معظمه عبادات
انگارد و قرب حق را در همین راه منحصر پندارد و دیگر مشاغل دنیویه و دینیه را معطل کرده مردانه وار
در همین میدان در آید بیت مصلحت دید من آنست که یاران همه کار بگذارند و خم طره یاری گیرند
پس انجناب را لازم که همین راه را راه خدا و رسول انگارند و هر که درین امر زبان طعن و طنز کشاید
آنرا از جمله اعدای این مطرودان رب العلمین مثل نصاری و یهود و مجوس و هنود شمارند
والسلام مع الاکرام فقط

بسم الله الرحمن الرحیم ۰ از بنده ضعیف محمد اسمعیل
بخدمت معدن غیرت ایمانی منبع حمیت اسلامی مقبول بارگاه رب مجری مخدومی میر شاه علی
سلمه الله تعالی ۰ بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه نامه نامی و رقیمه
گرامی متضمن بر بیان کلامیکه فیما بین صادقین و منافقین واقع گردیده رسید مضامین مندرجه
واضح گردید جزاکم الله خیر الجزاء علی ما تجاهدون المنافقین باللسان و تدعون الطالبین الی
طریق الایمان ۰ آنچه نگارش فرموده بودند که مضامین سوال و جواب را منقح گردانیده و آنرا بکسوت
تالیف رساله پوشانیده ارسال باید داشت مخفی نماند حقیقة الامر این است که هر چند تحریر و تقریر هم درین

مقدمات نوعی از جهاد است فاما این ضعیف بلکه سایر حاضرین این مقام در امری مشغول اند که
تقریرات و تحریرات را دران امر اصلاً گنجایش نیست حال ما مردم نسبت حال اهل تقریر و تحریر مثال آن
حال شخصی است که بنفس ادای صلوة مشغول است نسبت کسیکه تعلیم مسائل صلوة مینماید پس هر چند
تعلیم مسائل صلوة هم از جمله مقدمات صلوة است فاما حال ادای نفس صلوة مانع است از اشتغال
بتعلیم مسائل صلوة کسیکه حال مجاهدین را مشاهده نماید بالیقین میداند که مسلک قیل و قال و بحث و جدال
خواه حق باشد خواه باطل دیگر است و مسلک این مردم دیگر مسلک اول از جنس مسلک علمای است مسلک
ثانی از جنس مسالک سپاهیان و شتان بینهما حالانکه درین مقام که چند کلمه تحریر کرده میشود هر چند آنهم
بر خاطر فاتر بس گران است فاما بنا بر پاس خاطر عاطر نوشته میشود که در انعقاد امامت جناب امیر المؤمنین
بر قانون حدیث و کلام و فقه اصلاً شبهه نیست و آنچه مخالفین از جنس قبائح بآنجناب یا باتباع آنجناب
نسبت مینمایند پس اولا آنکه آنچه بذات آنجناب نسبت میکنند آنهمه سراسر باطل و از وسمه صدق عاطل
و آنچه برفقای آنجناب نسبت مینمایند پس اکثری از آن هم مطابق واقع نیست بر تقدیر تسلیم پس قبح
رفقای امام هر که در امامت آن امام قادح نیست چنانکه قبح امتیان هرگز در نبوت نبی ایشان
قدح نمیتواند کرد و نیز بر تقدیر تسلیم آنچه بذات آنجناب هم نسبت میکنند پس ظاهر است که آنهم در
ثبوت امامت با بقای آن اصلاً قادح نیست چه منتهای آن قدح در مراتب ولایت است و ثبوت
مراتب ولایت اصلاً در شروط امامت نیست بلکه فسق و ظلم هم سبب زوال امامت بعد ثبوت آن
هرگز نمیتواند شد چنانچه احادیث متواتره و عبارات اسلاف و اخلاف از فقهای متکلمین بر آن
دلالت میدارد بالجمله مدار کلام بر همین دو امر است اول ثبوت امامت و بعد از آن عدم زوال
آن بسبب اعتراضات مسطوره اما مقدمه اولی پس بایستی آنکه طریق ثبوت امامت را از کتب حدیث
و کلام و فقه تفتیش باید کرد و در مقدمه روایات قویه از ضعیفه و ارجح را از مرجوح تمیز باید داد

بعد ازان خلاصه مضمون قوی راجح که در باب طریق انعقاد امامت است منقح کرده در ذهن
ملحوظ باید داشت و بعد ازان تامل باید کرد که در ما نحن فیه آن امر منقح متحقق است یا نه هرچند
حقیقة الامر در امثال این مقدمات بمشاهده منکشف میگردد که لیس الخبر کالمعاینة حدیثی است ماثور
و شنیده کی بود مانند دیده مثلی است مشهور اما جابر مشاهده حال به نسبت غائبین مفقود است
پس انکشاف حال بر سبیل اجمال به نسبت ایشان از اطلاع بر اخبار این جمع اخیار هم بقدر
ضرورت میتواند شد بنابران یکقطعه مشتمل بر اخبار این اطلاع معه چند قطعات کواغذ دیگر که
شارح قطعه مذکور میتواند شد بخدمت ارسال داشته شد تا بوجه من الوجوه حقیقة الحال منکشف
گردد پس هرکه درین مقدمه بخوبی تامل خواهد کرد لا بد بانعقاد امامت آنجناب اذعان خواهد نمود
اما مقدمه ثانیه پس آنرا هم از کتب حدیث و کلام و فقه تفتیش باید نمود که کدام امر باعث
انعزال امام است از امامت خود و یقینی است که هیچ یک ازان در آنجناب یافته نمیشود بلکه وجود
امثال این قبائح در وزرات که باعث انعزال امام باشد از منصب امامت خود بحدی در بارگاه
آنجناب بعید است که کسی از کفار سکهه و فرنگ هم ادعای وجود این قبائح در وزرات آنجناب
نمیتواند کرد بالجمله چون امامت آنجناب ثابت گردید و هیچ امری باعث انعزال آنجناب از منصب امامت
باشد یافته نشد پس اطاعت آنجناب بر کافه مسلمین واجب گردید هرکه امامت آنجناب ابتداءً
قبول نکند یا بعد القبول انکار نماید پس همون است باغی مستحل الدم که قتل او مثل قتل کفار عین جهاد
است و جنگ او مثل جنگ سایر اهل فساد عین مرضی رب العباد چه امثال این اشخاص بحکم
احادیث متواتره از جمله کلاب النار و ملعونین شرار اند این است مذهب این ضعیف درین مقدمه
پس جواب اعتراضات معترضین نزد این ضعیف همین ضربة بالسیف است نه تحریر و تقریر اما آنچه
ذکر مینمایند که برای مقابله اهل شوکت مماثلت ایشان در شوکت ضروری است پس میگوئیم اولاً اینکه

مقدمهٔ مذکوره ممنوع است بلکه سعی در تحصیل معنی شوکت بقدر استطاعت خود کافی است مماثل
شوکت مخالفین باشد یا نباشد قال الله تبارک و تعالی و اعدوا لهم ما استطعتم و لم یقل و اعدوا
لهم مثل ما اعدوا لکم و ثانیاً اینکه معنی وجود شوکت این است که در جسم امام قوتی بهم رسد که بآن قوت
دولت مخالفین را برهم زند و بثبات خود تمام جنود و عساکر ایشان را هزیمت دهد بلکه معنیش
همین است که جماعات موافقین همراه او بحدی مجتمع شوند که باعتبار ظاهر عقل مدافعت مخالفین
بقوت ایشان میتوان کرد و مراد از اجتماع این نیست که در هر آن گرداگرد او استاده باشند
بلکه معنیش همین است که ایشان را بذات او علاقه بهم رسد که مقتضای آن علاقه در حق ایشان
اطاعت احکام او باشد مثل علاقهٔ نوکری در عرف سلاطین و علاقهٔ قرابت و برادری در عرف
افاغنه و در عرف شرع همین علاقهٔ بیعت را اعتبار فرموده اند پس چنانکه صاحب شوکت در عرف
سلاطین همان است که مجمع کثیر از نوکران همراه داشته باشد و در عرف افاغنه همان است که مجمع کثیر
از مسلمین بر دست او بیعت امامت بجا آورده باشند چه علاقهٔ بیعت نزد شارع اقوی است
از علاقهٔ نوکری و قرابت پس جناب امام همام را شوکت شرعیه بالفعل بحدی حاصل است که بمراتب
اقوی است از شوکت مخالفین چه سرداران پشاور که صاحب عساکر و جنود و توپ و سامان اند
و خوانین سوات و بنیر و سمه و همه عوام و خواص ایشان و پاینده خان تنولی بیعت امامت بر دست
آنجناب بجا آورده اند و شمار این اشخاص بلک میرسد پس لابد شمار عساکر آنجناب بحدی خواهد
رسید که شمار نبود کسی از مخالفین هرگز بآن حد نمیتواند رسید فاما اینکه بعضی از ایشان نکث بیعت
نمودند و حق آنکه طاعت است بجا نیاوردند پس محتمل است که دیگران هم همین معامله پیش کنند پس
ازین معنی اصلاً در شوکت شرعیه قدح نمیتوان کرد چنانکه بسیاری از نوکران نمک حرامی میکنند و در بدخواهی
آقای خود میکوشند پس احتمال است که دیگران هم همین معامله پیش کنند پس چنانکه این احتمال در شوکت

عرفیه سلاطین

عرفیه سلاطین قدح میکنند پس همچنین آن احتمال در شوکت شرعیه ائمه قدح نمیتواند کرد و ثانیاً آنکه مماثلت
شوکت با شوکت جمیع مخالفین از کفره شرق و غرب اصلاً مراد نیست والا امامت هیچ امامی از سابقین
ولاحقین ثابت نگردد پس مماثلت با شوکت همین مخالفین مراد باشد که بالفعل مقابله با ایشان در پیش است
و در ما نحن فیه اینقدر شوکت البته متحقق است که مماثل شوکت ناظمان ضلع چهچه و هزارا و پکهلی شده‌اند
اگر چه مماثل شوکت رنجیت سنگه و کمپنی نباشد و کدام کس بایشان خبر داده که جناب امام همام بهمین جمعیت
قلیله عزم لاهور و کلکته میدارند بلکه شب و روز در ازدیاد جمعیت مسلمین و ترقی شوکت ایشان ساعی
بلیغه بجا می آرند و عروج شوکت اسلامیه تدریجاً امید میدارند و این امر اصلاً مستبعد الوقوع نیست
بلکه در انقلاب ملل و دول همین سنت الهیه جاری است که ضعیفی از ضعفاء آحاد الناس مثل نادر شاه
وغیره سری برآرد و آهسته آهسته اجتماعی از رفقاء بهم میرساند و قوتی و شوکتی تدریجاً بدست می آرد
حتی که سلطنت سلاطین کبار و مملکت خوانین ذوی الاحتشام را برهم میزند چه بلا بی انصافی است
که کسیکه محض برای طلب دنیا کمر بسته باشد در حق او گمان فتح و نصرت نمایند و بر همین گمان رفاقت
او اختیار میکنند و کسیکه محض بمرضی الله و ابتغاءً لوجه الله برای نصرت دین حق قایم گردد در
حق او حصول معنی فتح و نصرت مستبعد میپندارند و آنرا از جمله اوهام بعیده میشمارند و اشکالات رنگارنگ
و اعتراضات گوناگون بر او وارد گردانند و خود رفیق او نمیشوند بلکه عوام مسلمین را از رفاقت او متنفر
میگردانند و آخر شده شده نوبت باین حد میرسانند که در برهم زدن کار و بار جهاد سعی نا مشکور بجا
می آرند الا لعنة الله علی الظالمین الذین یصدون عن سبیل الله و یبغونها عوجاً و رابعاً آنکه مسلّمنا که
حصول شوکت قویه شرط اقامت جهاد با اهل شوکت میباشد و آنجناب را بالفعل شوکت حاصل نیست لیکن
میپرسم که طریق حصول شوکت برای امام وقت چیست آیا شوکت باین طریق حاصل میشود که شخصی
از شکم مادر خود مع عساکر جنود و سایر سامان جنگ بیرون بر آید یا وقتیکه بر اقامت جهاد مستعد میبود

پس همانوقت فی الفور از غیب الغیب تمام عساکر و جنود و سایر سامان جنگ باو عطا شود این نه گاهی
شده است و نه گاهی شدنی است بلکه طریقش همین است که چنانچه نصب امام بر ذمه کافه مسلمین فرض
است و مداهنت دران موجب معصیت همچنین تحصیل یعنی شوکت هم برای امام وقت بر ذمه ایشان
فرض است که بر جماعات مسلمین از هر سو دوان نزد او جمع شوند و هر کس از ایشان بقدر استطاعت خود
در تحصیل سامان جنگ کوشش نموده و اسباب آن بقدر طاقت خود بدست آورده بحضور امام وقت
حاضر گردانند و لهذا در کریمه و اعدوا لهم ما استطعتم و کریمه جاهدوا باموالکم و انفسکم خطاب بعموم سلف
متوجه گردیده نه بخصوص ائمه پس هر که میگوید که شوکت امام شرط جهاد است و شوکت مذکوره در ما نحن فیه
متحقق نیست پس او را لازم که اول خود بیاید و بقدر استطاعت خود سامان جنگ همراه آرد و انتظار
مشارکت دیگری درین امر اصلاً جایز نیست پس آنچه در امر جهاد تعویق و تعطیل واقع میشود وبال
و نکال اینهمه بر گردن قاعدین متخلفین است مشابه آنکه ادای نماز جمعه بر هر کس واجب است و ادای آن بدون
جماعت متصور نه و نه انعقاد جماعت بدون امام ممتنع پس اگر هر کس در خانه نشسته انتظار همین معنی
کشد که وقتیکه امام قایم خواهد شد و جماعت مجتمع خواهد گردید همانوقت من هم حاضر خواهم شد پس
لابد نماز جمعه فوت خواهد گردید و هر کس در عصیان گرفتار خواهد شد چه نزول آسمانی از ارواح
مقدسه و جماعتی از جماعات ملائکه برای اقامت جمعه هرگز واقع شدنی نیست بلکه طریقش همان است
که هر کس از خانه اگرچه تنها باشد بیرون برآید و در مسجد رود اگر جماعت مجتمع باشد شریک ایشان
شود و الا در همان مسجد بنشیند و انتظار دیگری نماید نه اینکه چون مسجد را خالی بیند بخانه خود باز گردد
که انعقاد جماعت و اقامت جمعه هرگز باین وجه نخواهد شد همچنین لازم که هر کس اگرچه تنها و ضعیف و قلیل
الاستطاعت باشد بمجرد استماع آوازه دعوت امام از خانه خود بدود و جان خود را معه هر قدری
از سامان جنگ که میسر باشد در مجمع مسلمین رساند تا قیام جهاد صورت بندد نه اینکه جان خود را

[illegible]

از سلک عباد الله برکشیده در زمره عباد الاجوفین داخل گردانند و آن رکن رکین دین
متین را گذاشته در کاسه لیسی اغنیا آستمر دین و فرج سائی نسوان ناقصات العقل والدین
مشغول شوند سبحان الله حق اسلام همین بود که بیخ رکن اعظم او را بر کنند و کسیکه با وجود ضعف
و ناتوانی غیرت ایمانی و حمیت اسلامی در سینه او جوش زند آن را ملام و مطعون سازند اما این قوم
از جمله نصاری یا یهود یا مجوس و هنود اند که با ملت محمدیه عداوت میدارند بلکه مقتضای محمدیت
همین بود که اگر کسی بطریق بیهوده باری هم ذکر جهاد بر زبان میراند قلوب مسلمین از استماع آن بسان
گل شگفته میگردد و بسان سنبل سرسبز میشد و اگر از بلاد دوردست هم آوازه قیام جهاد بگوش
هوش اهل غیرت اسلامی میرسید فی الفور دیوانه وار در دشت و کوهسار رسیده بلکه مثل شهباز می پرید
آیا امر جهاد با وجود این عظم شان از پایه تعلیم و تعلم کتاب الحیض والنفاس هم ساقط گردید مناسب
همین است که این هواجس نفسانی و وساوس شیطانی را از دل دور گردانند و غیرت ایمانی و حمیت
اسلامی را بجوش آرند و مردانه وار در مجمع مجاهدین در آیند و در نشیب و فراز زمانه که برایشان بگذرد
مصابرت ورزند و خیالات دور دراز که از عقل اسباب پرست سر برمی آرند از نظر بردارند
و آنرا از اوهام جز بزه شمارند و علایق دینیه و دنیویه را که مانع آن استعجال این امر باشند از هم پاشیده
سازند مصلحت دید من آنست که یاران همه کار بگذارند و خم طره یاری گیرند در حدیث شریف
وارد گردیده که ان لقلب ابن آدم بکل واد شعبة فمن اتبع قلبه الشعب کلها لم یبال الله بای
واد اهلکه ومن توکل علی الله کفی به الشعب مخاطب این کلام سیادت پناه سید محبوب علی و امثال
ایشان از طالبین حق هستند که دین و ایمان را هم در جنس صفات محموده میشمارند نه مولوی نصیر الدین
و امثال ایشان که بسبب بلادت طبع و غباوت فهم منتهای مقصود ایشان همین قیل و قال و بحث
و جدال است نه تفتیش حقیقت حال و اکتفاء بر کنه مقال وقتیکه این ضعیف با این هر دو بزرگ

در شاهجهان آباد ملاقات میداشت حال هرکس از ایشان بر همین منوال بود که نگارش
کرده شد اما فی الحال اگر حال ایشان منقلب گردیده باشد بر آن اطلاع ندارم و آنرا از ممکنات
عقلیه میشمارم والسلام مع الاکرام فقط

بسم الله الرحمن الرحیم

من عبد الله المنتهض لاعلاء کلمة الله الی الشیخین الجلیلین والحبرین المعظمین زاد الله مجدهما
السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته اما بعد فقد من الله علی اهل الاسلام فی هذه الایام بتائید
احبائه علی اعدائه وتبدیدا عدائه برجب احبائه فلما ان جاءنا جنود الرسل علیهم رعبا وجنودا
لم تروها وکان الله بما تعملون بصیرا فانهم اذا تراها دلنا الذی القی الله فی قلوبنا سکینة وایانا فوالله
ما ضربناهم بسیف ولا رمیناهم بمدفع الا ربنا جل جلاله القی الرعب فی قلوبهم ودروا جنودنا رأیناهم
فقروا او تهردوا ما نعرف الی الآن لم اتهروا وکیف اتهروا فالحمد لله الذی صدق وعده
ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده فلا شیء بعده ثم ان بریدکم المسمی برمضان خان قد اتی
فی عین تلاطم امواج الملاحم بسفتجة الف من الدراهم فالقیناها علی تاجر منا ره فقلبها بالتبشش
وحسن البشارة ولم نتفرغ اذ ذاک لان نکتب کتاب الوصول بلسان عربی فامرنا احدا من
اخواننا ان یکتبه بلسان عجمی ثم انه لا بد لنا فی هذه الایام من ان یصل الینا مجموعة خمسة الاف
من الدراهم فان کان عندکم هذا القدر حاضرا فعلیکم ان تسعوا فی ارسال سفتجتها بید هذا البرید
الامین فانا قد ارسلناه الیکم للضرورة والا فهو ممن یعنی بمرافقة ولا نجد دعا مفارقته اذ
ما تخلف عن غزوة ولا سریة قد اقامنا الله علی هذه السجیة السلام علیکم دعاء من لدیکم .
حرر فی تاریخ الغرة من ذی الحجة یوم الخمیس سنة الف ومائتین واربع واربعین سنه

بسم الله الرحمن الرحیم من عبد الله المنتهض لاعلاء کلمة الله الی
ذی المناقب والمفاخر والمکارم والمآثر الشیخ الجلیل ذی الفضل النبیل طبیب الاعراق بحد

احا

رحال الاشواق والی علوه فی العلم والادب وصنوه فی الحسب والنسب العظیم الیعسوب
ذی الخلق المرغوب السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته اما بعد فقد وصل البرید الامین وهو نذر
الله القوی المتین مع الخیر والظفر فی عشرین من شهر صفر بلغ الینا منکم ما هو عدة لانجاح
الحوائج اعنی باربع قطعات من سفاتج مجموعها بعدة اثنین من المرتبة الرابعة وخمس من الثلثة
احدیهما تساوی عدة الحجبات معدودة من المآت والاخری منهما تساوی عدة الکتب
المنزلة اذا انزل فی تلک المرتبة وثالثهما تساوی عدة السیارة من الکواکب اذا لوحظت
فی تلک المرتبة من المراتب ورابعها تساوی عدة ابواب الجنان اذا لوحظت فی تلک المنزلة
عند الحساب وقد اشعرتم فی کتابکم واندرجتم فی خطابکم انه ما بقی عندکم من مال الله الملک الجلیل
الا شیء یسیر ونذر قلیل فلیس ذلک مما یضرنا فی هذه الامر الخطیر فانما عند ربنا کثیر ثم کل شیء
عنده خزائنه الا انه لا ینزل الا بقدر معلوم فنحن بحمد الله راضون بالمقدر والمقسوم ونحن
نرجو الله ان یملأ بیت المال بکثیر من البرکات والاموال وما وصل الیکم من بلدة عظیم اباد من
قبل بعض المخلصین معونة للجهاد فقد کتبنا الیهم بوصوله وبشرناهم بقبوله وما وصل عندکم من قبل
ذی المجد والمعالی شیء من الیواقیت والمال لا یبلغ ثمنها ثمنة الآلاف لاشتهار الاذیال
وزعم الاغیار فالتحقیق فیها ان یباع بالتیسر من الثمن ولا یترقب غلاءها الی کثیر من الزمن وما وقع
من المکاتبة بینکم وبین مرزا کریم الله بیک البنارسی فی وصیة امرأة کانت تحت المصرانی و
قد علمنا ذلک واترکوه کذلک ولا تعرضوا له بالرد والقبول ولا تعدوه ایده ولا ذلول فانا قد کتبنا
الیه ما کان به الیق واشرنا فیه بما هو به حقیق السلام علیکم وعلی من لدیکم ثم السلام مع الاکرام
من نخبة اللغات وملتقی العبارات مقرر المضمون محرر السطور علی جنابکما وآلکما وعلی فلذة کبده
وحبة ولده وعلی اخته الکبری وبنته الصغری وعلی ابنیها وعلی سائر الاقربا والاصدقاء د

بعد التسلیم علی اخته الکبری اقول انا ارسلت من التنباک المصنوع مع حالفین للشعور وقارص

للمسطور علی ید البرید الامین فقد وصل و علی محله نزل فلله الحمد وله الثناء وجازاک الله خیر الجزاء

ثم ان ما تجتم ارساله معونة للمجاهدین هو خمسون ممنیطا لاصلاح جروح المجروحین وان قطعة من الکتاب

یصل الیکم فی لف هذا الکتاب فعلیکم ان ترسلوها الی قاضی محمد حیات المبرئی مع خمسة وثلثین

درهما من بیت المال فعلیکم بارسالها بالاستعجال وایاکم والمسامحة فیه فان مقتضی المصلحة بیانه

واکتبوا الی ذلک القاضی المکتوب الیه ان یوصل الدراهم الی المرسل الیه ویاخذ منه قرطاس الایصال

ویرسل الینا بلا تاخیر واهمال ۰ تحریر بتاریخ دهم ماه ربیع الثانی ۴۷

نقل خط شاهزاده کامران مؤرخه تاریخ بیست وهفتم ماه ربیع الثانی سنه ۱۲۴۷ هجری

بر ضمیر منیر آفتاب نظیر کالشمس فی رابعة النهار هویداست که از دست منافقین شقاوت شعار بغاوت

دثار که بر بلده پشاور و دور دار السلطنت کابل وقندهار یافته اند بر بندگان ملک علام و خواص

عوام چها جور و فساد و ظلم و بیداد بر پا گشته و شعائر دین متین و احکام رب العلمین همه برهم خورد

و بنیاد فسق و فجور و دغل و دوز قایم گردیده که بجز نام اسلام درین ملک و دیار باقی نمانده و به نسبت خاندان

عالیشان سلطنت چه گستاخیها و بی ادبیها بوقوع آمده حتی که بسیاری از شهزادگان والا تبار با طراف

و اقطار نهاده و بادیه پیمای کربت و غربت گردیدند و بعضی از متعلقان این خانواده رفیع الاقتدار

برگشتند و بلا جاری و خواری در در و تیره گی اختیار کردند پس استیصال بنیان این منافقین بددین

و مفسدین بد آئین از لوازم خدمت دین است این ذره بیمقدار درین باب مساعی جمیله بکار برده و همت

خود بسر انجام این اهم المرام مصروف میدارد و آثار خیر و برکت یوما فیوما جلوه ظهوری یابد امید خوب

از بارگاه الهی میداریم که در مدت قلیل ساحت این سرزمین از الواث این اعدای دین پاک

و مطهر گردد و انوار عدل و داد و اطاعت احکام رب العباد درین بلاد درخشان شود اگر غیرت ایمانی

و مگر

دشمنان خاندانی در سینه حمیت گنجینه جوش زند و داعیه انتقام و گوشمالی این مفسدین در دل صفا منزل
در خروش آید بحول و قوت قادر علی الاطلاق در عرصه قلیل سررشته این اهم المرام نیک سرانجام یابد
لیکن از بسکه نهضت مواکب اجلال و توجه رایات اقبال بسبب اشتغال در جهاد جهت روائی انام و کار فرمائی
بندگان ملک علام متعسر می‌نماید قرین صلاح چنان می‌نماید که چندی از مقربان سریر عزت و جلالت را
مثل عالیجاه سمندر خان و جاندار خان و عبدالمجید خان و عظیم خان همراه رکاب سعادت انتساب یکی
از صاحبزادگان والاجناب بشرف رخصت اینصوب مشرف و ممتاز فرمایند و اگر قدوم میمنت لزوم
کدام صاحبزاده عالی قدر هم درین دیار متعذر باشد پس رخصت خواهی ممدوحین را از مهمات جلیله
پندارند تا به نیابت آنجناب در خدمت دین متین و اعانت سید المرسلین مشغول شوند و شراکت آنجناب
درین سعادت عظمی و عبادت کبری متحقق گردد آنگاه ان شاء الله تعالی آنچه آرزوهای مکنونه ضمیر منیر اند اضعاف
مضاعف آن بر منصه ظهور جلوه گر خواهند گردید این خاکسار را گاهی خواهش حکومت و ریاست و عزت
و وجاهت بخیال هم نمیگذرد و بجز اطاعت رب العزت و اجرای احکام شریعت و قوت و شوکت اسلام
و اشاعت اوامر ملک علام هیچ غرض ندارد هر که استعداد آن داشته باشد سلطنت و حکومت بادو
مبارک باد از و محض اطاعت رب العلمین و اجرای احکام دین و عمل و داد بر بندگان رب العباد میخواهم
و بس والسلام بالتعظیم والاکرام فقط

از امیر المومنین سید احمد بمطالعه

سامی منزلت عالی مرتبت معدن جود و کرم مرجع اصحاب سیف و قلم مالک خزائن و دفائن صاحب جنود
و عساکر سیاست آرای ریاست انتمای راجه هندو رای بفرمانروائی و کامرانی مسرور باشند
و بفرحت و شادمانی مامور بعد از اظهار مراتب اتحاد واضح آنکه این فقیر با چندی از بندگان رب قدیر
در حوالی پشاور بخدمت گذاری اسلام و تائید ملت سید الانام مشغول است و ثمره این مساعی جمیله
از درگاه واهب العطایا مامول برای سامی روشن و مبرهن است که بیگانگان بعید الوطن ملوک زمین و زمن

گردیده اند و تاجران متاع فروش بپایهٔ سلطنت رسیده امارت امرای کبار و ریاست رؤسای
عالیمقدار بر باد نموده اند و عزت و اعتبار ایشان بالکل ربوده و چون اهل ریاست و سیاست در
زاویهٔ خمول نشسته اند ناچار چندی از اهل فقر و مسکنت کمر همت بسته این جماعه ضعفا محض بنا بر
خدمت دین رب العلمین برخیسته اند هرگز از دنیا داران جاه طلب نیستند محض بنا بر خدمت دین
رب ذو الجلال برخاسته اند نه بنا بر طمع مال و منال وقتیکه میدان هندوستان از بیگانگان دشمنان
خالی گردیده و تیر سعی ایشان بر هدف مراد رسیده آینده مناسب ریاست و سیاست بطالبین آن
مسلم باد و هیچ شوکت و سطوت ایشان محکم شود و آن ضعفا را از رؤسای کبار و عظمای عالیمقدار
همین قدر مطلوب است که خدمت اسلام بجان و دل کنند در مسند مملکت متمکن شوند چه این جماعه فقرا
اگرچه بظاهر بی سر و سامان اند فاما به پرورش مالک حقیقی فرحان و شادان از آرزوی جاه و جلال
بیزار اند و از طمع مال و منال دست بردار آنچه از لذائذ نفسانی نه فی الحال مرغوب است و نه در
استقبال مطلوب هرگز از ارباب ریاست قدیمه در اعانت ایشان سعی خواهد نمود هیچ ریاست خود
مستحکم خواهد فرمود و از آنکه حامل رقیمة الوداد یعنی مقبول بارگاه اله حاجی بهادر شاه از اقدم
رفقاء این ضعیف اند بنا بر آن علیه تفصیل این مجال و تشریح این مقال بر زبان صدق ترجمان ایشان
حواله کرده شد زیاده بتحریر تاکید اکید در مغز شناسی این کلام و غور رسی بمقام چه بر نگارد
دیگر آنکه حاجی صاحب ممدوح از مدت مدیده در رفاقت دین رب قدیر مشغول اند و از خبرگیری عیال خود
مجبور و آینده هم قصد ملازمت لشکر اسلام میدارند پس در صورت هرگز هرگز خدمتگذاری اهل
و عیال ایشان متصور نیست بنا بر آن علیه بخدمت سامی منزلت نگاشته میشود که برادر و فرزند
ایشان را در سلک ملازمان سرکار خود منسلک گردانند تا با طمینان تام در خدمت دین ملک علام
مشغول باشند زیاده والسلام مع الاکرام فقط

از امیرالمؤمنین

از امیر المومنین سید احمد بسامی خدمت رفیع المنزلت کثیر المنقبت ریاست نشان غلام حیدر خان
صاحب سلمه الرحمان بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه تفاصیل
احوال اینجا سابقاً هم بدست اخلاص نشان یار خان ارسال خدمت عالی نموده شده یقین که
بملاحظه سامی رسیده باشد تدبیری که باعث فتح باب جهاد باشد باذن الله بظاهر صورت
می پذیرد سابق هم تدبیری بس چست و درست بعد از مدتی بر روی کار آمده بود اما چه باید کرد
که بسبب مداخلت چندی از منافقین تدبیر مذکور برهم خورد فی الحال هم تدبیری بهتر از تدبیر سابق
درست گردیده لیکن بنای تدبیر اول بر جانبازی بود و بنای این تدبیر بصرف مال اگر این تدبیر
بانجام رسید ان شاء الله تعالی بی رنج و کلفت باب جهاد مفتوح خواهد گردید و محض بنا بر انتظار
وصول مصارفی که در سرانجام مذکور کفایت کند تاخیر مقدمه میکنیم والا همه سامان آن مهیا چیزی
از مصارف که در شاهجهان آباد نزد مولانا محمد اسحاق صاحب موجود است تدریجاً نزد اینجا می‌رسد
چنانچه قدری از آن بالفعل هم رسیده در این صورت مناسب وقت چنان می‌نماید که ریاست آرای
سیاست آرائی عظمت نشان راجه هندو رائی ایمعنی بفهمانند که اکثر بلاد هندوستان بدست
بیگانگان افتاده و ایشان هر جا بنیاد آئین جور و ظلم نهاده ریاست رؤسای هندوستان
بر باد زنند کسی تاب مقاومت ایشان نمیدارد بلکه هر کس ایشان را بجای آقای خود می‌شمارد و چون
رؤسای کبار از مقابل ایشان نشستند لاچار چندی از ضعفاء بیمقدار کمر همت بستند پس
در این صورت رؤسای عالیمقدار را لازم چنانکه بر مسند ریاست سالها سال متمکن مانده اند
بالفعل در اعانت ضعفای مذکورین مساعی بلیغه بجا آرند و آن را باعث استحکام بنیان ریاست خود
شمارند چه حال این فقیر هر چند کسی دیگر بخوبی نمی‌فهمد اما بر آن سامی منزلت نهایت روشن و مبرهن
است که این فقیر اصلاً آرزوی حصول جاه و جلال و غرور اقبال و طمع مال و منال در دل مطلقاً نمیدارد

بلکه علاقهٔ غیر الله را از جنس شرک میشمارد و خدا گواه است که این فقیر را از همه که برای دعوه ارای
بجز اعلای کلمهٔ رب العالمین و خدمتگذاری دین متین چیزی دیگر مقصود نیست و الله علی ما نقول وکیل پس وقتیکه
میدان هندوستان از بیگانگان که دشمن دین اند و اهل دین خالی گردید و تیر مراد بر هدف رسید پس منصب ریاست
لطالبین ریاست مبارکباد و این فقیر بهر تقدیر بنده پروردگار است نه بادشاه جبار اگر رؤسای هندوستان طاقت
شراکت ضعفای بی سر و سامان نمیدارند پس استطاعت اعانت ایشان تا به زبان البته میدارند لازم که جان خود را
بهمین وجه شریک ایشان گردانند و غیرت ریاست و سیاست را بانجام رسانند غرضکه اغنیای ایشان را بخوبی بفهمانند اگر
فهمیدند پس اعانت اینوقت در حق ایشان روزی کار آمدنی است و الا بالیقین انشاء الله این کار شدنی است
که حق جل و علا این ذرهٔ بیمقدار را بقدرت کاملهٔ خود باین منصب رسانیده و بفتح و نصرت میسر گردانیده اگر امروز
آثار آن روپوش است فردا ظاهر شدنی است و اگر فی الحال در پردهٔ خفاست لیکن عنقریب جلوه گر شدنی زیاده
والسلام مع الاکرام. مکرر آنکه از نسبکه این رقیمه بدست حاجی بهادر خان بخدمت سامی برسد و قدری که ایشانرا
از یگانگی و اتحاد و عزت و اعتبار نزد این فقیر حاصل است آن سامی منزلت را بخوبی معلوم باد بنا بر اعلیه برین چند
سطور اکتفا کرده شد و پرچه کاغذ مشتمل بر مجمل اخبار اینجا و نوشته شد و تفاصیل اخبار این سمت به
زبان صدق ترجمان ایشان حواله کرده شد دیگر آنکه حاجی صاحب ممدوح از مدت مدیده در رفاقت این فقیر
و اعانت دین رب قدیر مشغول اند و از خبرگیری عیال خود مجبور و اینده هم قصد ملازمت سکهٔ اسلام دارند
پس در صورت هرگز هرگز خدمتگذاری اهل و عیال از ایشان متصور نیست بنا بر اعلیه بخدمت سامی
نوشته میشود که برادر و فرزند ایشان را البته بهر وجه در سلک نوکران سرکار منسلک گردانند تا
باطمینان تمام در خدمت دین ملک علام مشغول باشند و مشارکت جهاد در نامهٔ اعمال آن سامی منزلت
هم نوشته میشود زیاده والسلام مع الاکرام ۞

بسم الله الرحمن الرحیم

از امیر المؤمنین سید احمد بحضور لامع النور جناب معلی القاب زیب افزای اورنگ عزت و اجلال

زینت آرای

زینت آرائی چارپالش حشمت و اقبال صاحب عزت و بخت مالک دیهیم و تخت قدوة السلاطین
عمدة الخواقین زاد الله اجلاله و ضاعف اقباله بعد از سلام مسنون و ادعیه ترقی مناصب کونین
و مدارج دارین واضح آنکه شقه خاص مشتمل بر مراتب اختصاص مهد است اخلاص نشان شیر زمان خان
عز نزول فرمود و محبت دیرینه و اتحاد پارینه را تجدید نمود آنچه در باب نزول موکب اجلال بنابر
اعانت لشکر ظفر اجلال و استیصال اهل کفر و ضلال تذکره خامه حشمت شمامه شده بود حقیقة الامر
این است که مشارکت زمره مهاجرین و مجاهدین ابرار و معاونت لشکر اخیار در حق جمیع بندگان
الهی و اقتضای رسالت پناهی خواه سلاطین ذوی الاقتدار باشند خواه مساکین ذوی الاضطرار
خواه اشراف کرام باشند خواه اجلاف گمنام مایهٔ عزت جاودانی است و مایهٔ حشمت دوجهانی
چه جماعه مذکوره لشکر خالق زمین و زمان است نه لشکر کسی از افراد انس و جان هر که دعوی
بندگی مالک ایشان میدارد و لابد مشارکت ایشان را از سعادت خود میشمارد لیکن مقتضای
عقل و کیاست و فهم و فراست همین است که اول حقیقت امر خود را ملاحظه فرمایند بعد از آن بر
طبق رای صائب عمل نمایند بیانش آنکه در تمامی ملک خراسان از قندهار تا لب دریای اباسین همین
فرزندان پاینده خان تسلط و تحکم میدارند و ایشان نهایت ناکسان بیحیا و نامردان بیوفااند
که در خیرخواهی کفار شهره دین عالم اند و در بدخواهی دین و اهل دین بغایت راسخ قدم پاس اهل عزت
و اعتبار را اصلاً نمیدانند و حرف مردم شناسی مطلقاً نمیخوانند آنچه کینه دیرینه با آن خاندان
معدلت نشان میدارند بر هر کس و ناکس مبرهن و روشن است خصوصاً و قتیکه بدانند که کسی از
ارکین آن خاندان جلالت عزم مشارکت لشکر مجاهدین میدارد که بدخواهی ایشان بر ملا خواهد
گردید و عداوت ایشان ده بالا چه عداوت کهنه که با آن دودمان عزت میدارند با کینه نو
که فی الحال به نسبت لشکر مجاهدین بهم رسانیده اند آمیخته خواهد شد پس لابد داد بدخواهی خواهند داد

و اساس کینه جوئی خواهند نهاد و طریق وصول بلشکر مجاهدین بهتر ازین دو راه راهی دیگر بنظر
نمی آید یکی همان راه است که درمیان کفار متمرد دین واقع است دوم دیگر همین که درمیان این منافقین
بیدین و در هر دو راه احتمال وصول مضرت قوی است و گمان صدور یکنوع بی ادبی از گستاخان
شوخ چشم قطعی و حال حاکمان سند را هم این فقیر دیده و طریقه ایشان را بخوبی فهمیده ایشان از آن
قسم نیستند که بر مواعید و مواثیق ایشان اعتماد کرده شود و بقول و قرار ایشان اعتبار نموده شود
و احوال قوم غلجائی بر همین منوال است که ایشان هرچند بنابر حمیت ایمانی و غیرت اسلامی با این فقیر
راه رسل و رسائل مسلوک میدارند و خود را از محبان لشکر مجاهدین میشمارند فاما قوم
درانی عداوت جبلی دارند و بغض دلی سینه ایشان از کینه دیرینه بوجهی مالامال است که آتش
عداوت دایما در اشتعال است و درین عداوت حال ایشان با همه کس یکسان است خواه کسی از
فرزندان یا بندهگان باشد خواه از خاندان عالیشان فاما حال ساکنان یاغستان مثل آفریدی
و یوسفزئی پس بر همین منوال است که هرچند جمیع خواص و عوام ایشان با این فقیر رابطه محبت و اخلاص
میدارند و علاقه مودت و اختصاص دعوی مشارکت مهاجرین بهزار زبان میدارند و آرزوی معاونت
مجاهدین در دل و جان فاما بعضی از رؤسای ایشان بر وقت کار باین حد بی ننگ و عاری برآمده است
که در بیان نمی آید چنانچه درین ایام عنایت الله خان یوسفزئی با این فقیر علاقه عقیدت و ارادت
میداشت و بیعت طریقت و امامت چند بار بر دست این فقیر ادا نموده و در ادعای محبت و اخلاص
گوی مسابقت از تمامی خوانین سوات در ربوده چون وقت مقابله با منافقین در رسید مقدمه کارزار
برباد گردید سراسر نرد دغا و دغل در باخت بلکه بی پرده علم منازعت و مخالفت برافراخت بالجمله
هرچند اکثر صغار و کبار این دیار بنسبت لشکر مجاهدین دعوی محبت میدارند و ادعای مودت
اما بر قول و قرار کسی اطمینان دلی و اعتماد کلی حاصل نیست که مبادا کسی از گستاخان شوخ چشم با کینه کشان

با خشم

پر خشم در اثنای راه یک گونه بی ادبی به نسبت آن عظمت دستگاه پیش آرد و این فقیر در آن
حال شریک آن صاحب عزت و اقبال نباشد بلکه در مقام خود براحت و آرام نشسته باشد و در اثنای
راه به آن عظمت پناه گزندی برسد پس این امر نهایت باعث رنج این فقیر خواهد گردید و خجالت جدید
در دل خود خواهد کشید و نیز درین ایام تدبیری برای فتح پیشاور باذن الله درست گردیده که سوای سکهین
منافقین محض بنا بر غیرت دین شریک این مهم گردیده اند بعضی از ایشان از قوم درانی اند و
بعضی از قوم غلجائی و از بسکه این فقیر اختصاص با قوم خاص نمیدارد و محض خدمت دین متین
شعار خود می انگارد بنا علیه هر کس از قوم مختلفه با این فقیر رابطه مودت محکم میدارد و تعظیم
این فقیر را مسلم میشمارد و تمنا از عتبه که غائبانه خودها میدارند در تقدیم هر خدمتگذاری این فقیر از آن
هم درست بردارند ؎

نقل شاه زمان پادشاه

مکشوف ضمیر خلت تخمیر سید السادات مجمع الحسنات برگزیده خاندان مصطفوی و پسندیده
دودمان مرتضوی رونق افزای و زینت پیرای شرع متین مظهر الطاف سبحانی مهبط فیوضات
ربانی امیر المومنین سید احمد شواد چون از امتداد مدت کثیر نوید عافیت ذات شریف سامی
افروز ناصیه دولت نگردیده آئینه توجه طبع همایون بسیار از بسیار بهمان سمت منصرف میماند
مواهش بجز شواغل دینی امری دیگر مباد چون مزاج وهاج شائق آن سلاله سلسله سیادت
بغیر از انکه بوساطت رسل و رسایل غایبین اخبار خیریت دماغ حال را تر و تازه دارد صورت
نمی بندد و جذبات شوق آن سالک طریق طریقت بدان غایت رسیده که بغیر از ملاقات صوری
هیچ خورسندی نمیشود بلکه خواهش باطن فیض مواطن همایون آنست که با جمعیت چند هزار کس
عزم آن صوب نموده آید و دیگر آن بود که ما از راه سند که حاکمان آن گل زمین از قدیم با این خاندان
عظمی نسبت غلامی دارند از آن راه تردد کرده شود بنا بر آن اشتیاق نامه که مشتمل بر استفسار خیریت است

ارسال داشته لازم که مطابق صوابدید خود بهر چه که مافی الضمیر کلی باشد بر نگارند که نهضت با دولت
با جمعیت چند هزار کس ... یا اراده سنده هر چه که مستحسن باشد مفصل بقید قلم آرند که موافق
آن بعمل آید و بندگان حضور را از همه جهت موافق رای خود فهمیده هیچ نحوی حرف دویی تصور نکنند که
انشاء الله سبحانه در اندک فرصت ببرکت اتفاق تمامی مهمات که مرکوز خاطر اند بخوبی انصرام خواهند
یافت و در جواب نامه هرگز تانی و تاهل روا ندارند که در اسرع اوقات در مقدمه پیش نهاد
تدارک کرده آید والسلام مع الاکرام زیاده خیر فقط

رقعه شاه میر خان بجـ

بسم الله الرحمن الرحیم . بعز عرض امیر المومنین و زبده العارفین و اولیاء الله میر سید احمد شاه
میرساند بعد از لوازم بندگی معروض آنکه فدوی از چند مدت دراز بهاء به پای کار حضر دری
آمده ایم و درینجا شاه زمان شاه نیاز مند را طلبیده و بسیار پرسش آنصاحب کرده و باز بزبان
آورده که من هم برای عند الله بخدمت سید احمد حبیب حاضر خواهم شد و لیکن بدون اجازت
آنصاحب رفتن مایان نمیشود چرا که کسی میگوید که میان صاحب دیگر را تا طلب حال خود نمی کنند این بنده
بسیار قسم اقسام از جانب آنخداوند درمیان آورده باز همین مقرر شد که نوشته حبیب صاحب
بنام مایان می آید و امر شود بحکم خدا تعالی که شما هم بیایند در شامل جهاد گردید اینجانب تیار هم
هر قدر که جمعیت بهم آید جمع کرده زود میروم اگر حکم صادر شود براه بهاول پور و دیره غازیخان
می آییم باطراف دره دیره مذکور فوج جمع کرده شامل سید موصوف شوم همین آدم خود را که نام
شیر زمان است فرستاده ایم هرچه زبانی عرض کند یقین فرمایند و جلد این را رخصت فرمایند
که انتظار خواهم کشید و شیخ منور علی درینجا رسیده بود زبانی نامبرده همه احوال دریافت شد
و بطرف دهلی رفت و مولوی قدوس که قید بود او هم مخلصی یافته بطرف پوریه رفته است برای اطلاع
معروض داشته شد فقط

بسم الله الرحمن الرحیم

از امیر المومنین

از امیر المومنین سید احمد بحضور لامع النور جناب معلی القاب زیب افزای اورنگ عزت و جلال
زینت بخش چار بالش حشمت و اقبال صاحب عزت و بخت بلند همیم و تخت قدوة السلاطین
عمدة الخواقین زاد الله اجلاله و ضاعف اقباله بعد سلام مسنون و ادعیه ترقی مناصب کونین
و مدارج دارین واضح آنکه شقه خاص مشتمل بر آیات اختصاص بدست اخلاص نشان شیر زمان خان
عز نزول فرمود محبت دیرینه و اتحاد پارینه را تجدید نموده آنچه درباب نزول موکب اجلال
بنا بر اعانت لشکر ذو الجلال و استیصال اهل کفر و ضلال تحریر خامه حشمت شمامه شده بود حقیقة
الامر آنست قدر یکه اشتیاق ملاقات این فقیر در دل عظمت منزل میدارند زیاده چند از آن این
فقیر را اشتیاق ملازمت خود می شمارند اول آنکه رابطه محبت قدیم که فیما بین طرفین واقع است چنانکه
آنجناب را اشتیاق ملاقات این فقیر گردانیده چندها را به از آن این فقیر را باشتیاق ملازمت آنجناب
رسانیده دوم آنکه درین ایام مشارکت یک گدای فقیر را هم غنیمت کبری میشمارم چه جای آنکه معاونت
پادشاه کبیر و نیز حال این فقیر بر آنجناب بخوبی واضح باشد یا نباشد لیکن حقیقة الامر این است این
فقیر را از تمامی این معرکه آرائی و عربده پیرائی غیر از خدمت دین متین و اعلای کلمه رب العلمین امری
دیگر مقصود نیست بلکه آرزوی این فقیر همین است که هر کافر عنید و جابر مرید از میان برخیزد
و مسلمانی خداپرست بر سریر سلطنت بنشیند و این فقیر خدمت او بجان و دل بجا آرد و اعانت
او را از جمله خدمت دین متین شمارد و اولی و الیق باین منصب فی الحال غیر از آنجناب دیگر بنظر نمی آید
آنجناب هم سلطان قدیم این دیار اند و هم قاتل کفار شرار آئین سیاست بخوبی میدانند و قوانین
ریاست بوجه احسن میشناسند حامل کلام ملک علام اند و حاجی بیت الله الحرام لیکن چنانکه این فقیر
بجان و دل آرزومند ملاقات آنجناب است همچنین بهر وجه خیرخواه آن والا قباب هر چند آرزوی
ملاقات تعجیل تشریف آوری آنجناب میخواهد اما خیرخواهی ما جز آن مینماید چه تشریف آوری آنجناب

درین ایام شورش و غوغا بنظر قاصر مناسب نمی آید که مبادا گزندی در اثنای راه بفتنه دشمنان گردد
آری بعد سرانجام مهم پیشاور که در عرصه چند روز پیش آمدنی است تشریف آوری آنجناب بغایت
انسب و اولی است و نهایت افضل و اعلی ان شاء الله بعد فتح پیشاور مکلف خدمت خواهیم گردید
و بتقاضای طلبی خواهیم رسید بالفعل فضیلت پناه ملا هدایت الله و اخلاص نشان دائم خان
و امثال ایشان را باستعجال تمام نزد آنجناب روانه فرمائید و درین وقت برهمین قدر اکتفا نمائید فی
الحال مجمل این سخن را در خاطر فیض مآثر محفوظ دارند ان شاء الله عنقریب بعد از دو سه روز
شخصی را از اقدم رفقای خود مقبول بارگاه آله حاجی بهادر شاه اند بحضور لامع النور روانه
خواهیم ساخت تفصیل این اجمال و تشریح این مقال از زبان صدق ترجمان ایشان واضح خواهد
گردید فقط

بسم الله الرحمن الرحیم

از امیر المومنین سید احمد
بمطالعه سامی منزلت عالی مرتبت اخلاص نشان محبت عنوان شاه میر خان سلمه تعالی
بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه رقیمه کریمه مع شقه خاص شاهی همراه ست
شیر زمان خان رسیده کوائف مندرجه واضح گردید حقیقت الامر این است که هر چند این فقیر را
اشتیاق ملاقات آن شاه جم جاه بحدی که پایان ندارد و تشریف آوردن آنجناب باین نواحی
در حق این فقیر و سایر لشکر مجاهدین خیلی نافع پس بملاحظه شوق ملاقات و سرانجام مهمات دل
اخلاص منزل این فقیر همین میخواهد که بعجالت تمام آن شاه عالیمقام را مکلف تشریف فرمائی شوم
لیکن ازانکه رابطه محبت قدیمی و مودت صمیمی با آن عالیجناب معلی القاب میدارم بنابران برنج
آنجناب را از رقم قبائح میشمارم و ظاهر و باهر است که درین ایام شور و غوغا بهر سو برپا است
و فتنه و فساد در هر راه برملا هیچ راهی نیست که بنسبت آنجناب محظور نباشد و هیچ مکانی
نیست که بفتنه و فساد معمور نباشد مبادا که در اثنای راه در دست کدام گستاخ گزندی بنسبت

آنمعظم

آن معظم مکرم برسد و بر دل این فقیر از آن حسرت و رنجی بماند بنابر آن اعلیه بعقل ناقص این فقیر
همین مناسب مینماید که بنفس نفیس خود در همان مقام قیام فرمایند و تحصیل سپاه ملا هدایت الله و اخلاص نشان
دایم خان بتعجیل تمام رخصت نمایند تا ایشان فی الحال بکمال استعجال نزد این فقیر رسیده شریک مهم میشوند در
شوند و جمعی دوستی آنجناب والاقبال را در رفاقت این فقیر ادا نمایند و بمجرد فتح پیشاور که انشاء الله تعالی
عنقریب پیش آمدنی است آنجناب را تکلیف خواهیم گردید همان وقت رونق افزای این نواحی شوند و آنچه
شدنی است در آن وقت بر منصهٔ ظهور خواهد رسید در آن وقت ذات مجمع الحسنات آنجناب بهر کس و ناکس
انواع فیض و سرور خواهد بخشید این است آنچه عقل این فقیر در سرانجام این تدبیر حکم مینماید فاما
از بسکه آن شاه عالیجاه حالات این سمت تجربی میدانند و تشخیص از انهم مقدمات بر چه احسن مینمایند
اگر رای صایب و فکر ثاقب آنجناب تشریف آوری حکم فرماید عین آرزوی دلی و تمنای قلبی این
فقیر است بلا تکلف بر طبق آن عمل فرمایند و بقدوم میمنت لزوم خود لشکر مجاهدین را مشرف فرمایند
آنچه درینمقام از مصلحت وقت درین رقیمه نوشته ام سببش همین است که اظهار مصلحت وقت در حق
دوستان بر ذمه هر مسلمان واجب است مکرر آنکه حاجی بهادر شاه را بنابر سرانجام کردن بعضی
مقدمات بطرف هندوستان روانه نموده ام در اثنای راه با ایشان ملاقات خواهند کرد اگر رسانیدن
چیزی از خرج یا از سلاح یا اسباب دیگر از شما ممکن باشد آنرا آنکه نزد حاجی صاحب ممدوح اظهار نمایند
تا ایشان چیزی که شما حواله خواهند نمود شما بحفاظت تمام نزد اینجانب رسانند زیاده و السلام مکرر آنکه
اگر شاه جم جاه عزیمت این سمت فرمایند پس بمجرد عزیمت آنجناب پیش از نهضت فرمائی شما را
لازم که این فقیر را از زودترین اوقات اطلاع بخشند و اگر صلاح دیگر اختیار فرمایند بر آن هم اینجانب را
اطلاع باید داد بالجمله آنچه در جواب رقعه خاص رساله نوشته ام آنرا دقیقه ملاحظه خواهند فرمود بعد
از آن هرچه مصلحت مقرر شود و عزیمت بر آن قرار گیرد آنرا بعجالت تمام نزد اینجانب بنگارند و درین باب

مساهلت روا ندارند زیاده والسلام مع الاکرام ختم — در باب اثبات فرضیت جمعه

بسم الله الرحمن الرحیم ٭ چه میفرمایند علمای دین و مفتیان شرع متین درین صورت که در یک مکانی اذن امام وقت در باب اقامت جمعه و عید متحقق گردید لیکن جمیع احکام شرعیه بالفعل دران مقام جاری نیست پس درین صورت مسلمین آن مکان را اقامت جمعه و عید میرسد یا نمی رسد — جواب

مسلمین مکان مذکور را اقامت جمعه میرسد زیرا که هر چند فقهارا درین مسئله اختلاف است بعضی میگویند که نفاذ جمیع احکام شرعیه شرط اقامت جمعه است و بعضی میگویند فقط اذن امام کافی است بالفعل نفاذ جمیع احکام شرعیه ضرور نیست لیکن قول ثانی بسیار صحیح است و نهایت قوی زیرا که پیغمبر صلی الله علیه وسلم پیش از هجرت خود مصعب بن عمیر را که از اعظم اصحاب بود بمدینه منوره برای هدایت اهل مدینه فرستاده بعد وصول ایشان بمدینه رسیدند با چندی از مومنین مخلصین در آن مقام اقامت جمعه نمودند حالانکه در آن وقت اکثر اهل مدینه اسلام هم قبول نکرده بودند چه جای نفاذ حکم شرعی و چون پیغمبر صلی الله علیه وسلم بذات پاک خود در مدینه منوره تشریف آوردند بفعل مصعب بن عمیر را مسلم داشتند بلکه خود هم اقامت جمعه فرمودند حالانکه تا آنوقت حکومت اسلام در مدینه مستحکم نگردیده بود حتی که جهاد هم در آنوقت قایم نگردیده بلکه دران زمان بتدبیر جهاد مشغول بودند و در بابتوقت اقامت جمعه نمودند و در وقت بنی امیه آنکه بسیاری از صحابه و اهل بیت و اکابر تابعین اقامت جمعه میکردند حالانکه جمیع احکام شرعیه هرگز در آنوقت جاری نبودند. و همچنین در وقت هارون رشید حضرت امام اعظم و صاحبین و امام مالک و امام شافعی اقامت جمعه میکردند حال آنکه هارون رشید هرگز جمیع احکام شرعیه جاری نمیکرد و لهذا حضرت امام اعظم از منصب قضا قبول نکردند با وجود آن گاهی ترک نماز جمعه نمودند پس معلوم شد که قول ثانی همان است صحیح که مؤید است بفعل پیغمبر صلی الله علیه وسلم و اصحاب کرام و اهل بیت طاهرین و اکابر تابعین و ائمه مجتهدین پس بر همان قول عمل باید نمود و هرگز در اقامت جمعه توقف نباید کرد و همین حکم شرع اول جاری باید کرد تا جمیع احکام

شرعیه

شرعیه ببرکت آن تدریجاً جاری گردد

بسم الله الرحمن الرحيم من عبد الله المنتهض لنصر دين الله الى بدري سماء العز والعلاء
وبدري شجرة الجود والسخاء علمي العلم والهدى معلمي الحلم والتقى زبدتي الاسلاف قدوتي الاخلاف
كمل الله افادتهما وجمل الله هدايتهما اما بعد فطالما كنا مستشرفين لاخباركم متفحصين عن آثاركم
اذ هب قبول الشمال والصبا فنبت به الاطلال والربا اعني به بريداً اتى بروح وريحان المسمى
بروح سعيد ولد عدنان فالقى الينا رقيمة هي بالروح ضميمة وللجسم تميمة مع سفتجة هي نهر الجود
ينبوع من الالاف بعد ايام اسبوع فالقيناها على رئيس اهل التجارة من ساكني قرية منارة فقبلها بالتعظيم
والاكرام ووعده ايفائها بعد عشرين من الايام فنرجو من الرب القدير ان ناخذ بعد الميعاد كل النقير والقطمير
ثم ان ما كتبنا اليكم من انا قد تسولنا في هذه الايام ان ننتهض لما نحن بصدده بعد شهر الصيام فان ذلك التسويل
قد بطل اذ قد قرب الامر واظل فلا بد من الاستعجال في ارسال مال بيت المال ليصرف في اعانة الغزات من
الابطال ولتحقيقه انا قد ارسلنا اليكم بريدين هما عند كافة المجاهدين امينين وفي اقليم سرعة السير اميران
احدهما يسمى بابو صمد الاوبار والثاني شيخ منسوب الى سيد الابرار فعليكم ان ترسلوا كل ما عندكم
على ايديهما بان تستكتبوا سفاتج غير مكتوبة على رسم رجل خاص لكن لا بد من كثرة قراطيس السفاتج بحيث
لا يزيد احد منها على الالفين فان ذلك اقرب من نقد العين واما اذا كانت ازيد من ذلك فانها تحتاج
الى السعي في المهالك والى كثرة القيل والقال والى عقد المواعيد والآجال وعليكم ان تحفظوا عندكم من
جملة تلك القناطير ٤٠ الف درهم او ما يساويها من الدنانير وكذا عليكم ان تفرزوا منها ما حولنا عليكم
قبل من ثلثة الاف لرجلين الذين ارسلناهما لجمع الغزات من الاطراف والاكناف ثم ارسلوا ما بقي
وغيره الى عسكر النصر والظفر على يدي هذين البريدين المسارعين الى دين الله من تعيين اخذ بذلك ان
تفوضوا اليهما السفاتج فان ذلك انجى من المهالك وانجح للحوائج ثم ان ما كتبتم من ان نرسل اليكم

کتاباً محتویاً بالخواتیم الثلثة یدل علی ان ما ارسلتم نبل قد وصل الینا قرطاسها ولم یصل الینا دراهمها
فقد ارسلنا فی طی هذا الکتاب تلک القرطاس المختوم بالخواتیم والسلام علیکم وعلی من لدیکم تم السلام
من العبد الذلیل والراجی لرحمة الله الجلیل علی الشخصین العظیمین والحبرین الکریمین وعلی فلذة کبده وحدة
ولده واخته الکبری وبنته الصغری وعلی ابیها وسائر الاقربا والاصدقا فقط حاصل کلام اینکه
بالفعل این بار دو شخص بخدمت سامی میرسند بهر وجه امین ومعتبر اند هر قدر از مال معهود که نزد آنجناب
باشد آن بجمله مبلغ واحد از مرتبه رابع نزد خود نگاه دارند و ۳ عدد از همان مرتبه که پیشتر حواله
آن بر جناب مستطاب واقع کرده بود آنرا هم نزد خود نگاه دارند وبعجال بما رسانند وباقی را الطرق
هندوی درستی ارسال بانیوجه فرمایند که قطعات متعدده حاصل نمایند که هر واحد از ان زاید دو عدد
نباشد لیکن فی الحال بکمال استعجال ارسال فرمایند که بازار تجارت نهایت گرم است زیاده والسلام
مع الاکرام فقط خط حضرت امیر المومنین بنام مولوی صاحب مولوی محمد اسحاق
مرقومه سیوم رجب بدست میان ومیان امان الله بسم الله الرحمن الرحیم من عبد الله
المنتهض لاعلاء کلمة الله الی من ترقی ذروة الفضل والکمال وتحلی اهل المکارم والمعالی
المشتاق الی لقاء اخلاف والاول ثانیه فی الفضائل وثالثه فی الفواضل الذی کمال لرقی کنف
الله مربوب والکرم فی قلبه مصبوب السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته اما بعد فانا قد ارسلنا الیکم قبل
کتاباً والقینا فیه قبلکم حفظاً بان کل ما عندکم ثمرة بیت المال فارسلوا رجله الینا من غیر تسویف و
اهمال فان الامر قد استشرف والخطب قد استانف وطریقه ان تستکتبوا اسفاتج مجهولة الاسم
معلومة الرسم والرید انکون کل سفتجة منها قلیلة المال فان ذلک احسن فی المآل وان هذا الکتاب
قد کتبناه تاکیداً وتکریراً وتثبیتاً وتقریراً وقد ارسلنا مع الید سیارین امینین وسیاحین سریعین
احدهما صغیر اسماً وکبیر حسباً وثانیهما فی الغایة قصیر المسمی بحرز الله القدیر فتجمع ان شاء الله عندکم

ابوتن

اربعة من السيارة كل واحد منهم في سرعة السير طيارة اثنان سابقان واثنان لاحقان فعليكم
ان ترسلوا معهم السفاتج فان ذلك انجح الحوائج والسلام مع الاكرام ثم السلام من العبد
الذليل الراجي الى رحمة الله الجليل على فلذة كبده وحبة ولده واخته الكبرى وبنته الصغرى
وابنها وسائر الاقربا والاصدقاء والسلام مع الاكرام والاعظام على الشيخين الجليلين المعظمين ايضاً
بعد السلام فقد كتبت قبل رقيمة الى ولدي واخرى الى اخته الكبرى فاعملا عليه فمرحبا والا
فامرها بيدها هذا وقد لحق بفضل الرحمان والصابر على الدار الزمان بخليفة الملك الديان واتباعه
من الاتراب والاخوان جمع من المهاجرين منهم الشاب المسمى بشرف الدين والشيخ محمد اسحاق
مع ثلثة اخر الذين هم في امر الايمان كالبدر ثم انا بعد ما كتبنا هذه الرقيمة القي علينا الشيخ سميكم
صحيفتكم الكريمة فقرءنا عباراتها وفهمنا اشاراتها فيا كنتم فيها انما ارسلتموه قبل ولم يصل الينا
فان التاجر الكافر الذي بيننا وبينكم سفير لا يرد عليكم من نقير وقطمير ولا شيئ حصل له الا بذل القناطير
فاعلموا ان هذا الامر مفوض اليكم ومحول عليكم فما الهم اليكم في ذلك ملهم الخير فلا ضرر فيه ولا ضير وما اريكم ربكم
في تسويل هذا الخطب العظيم فاعملوا به وتوكلوا على الرب الكريم وملاك الامر فيه ان ما بذلتم في استرداده
ما قل وكثر فابذلوه وخذوا ما بقي وغيره ثم ان هذين السارين اذا وصلا لديكم فاعطوا اخر الذي
يسمى بجزاء الله عشرة من الدراهم واعطوا الاخر الذي هو الصغير اسما والكبير جسما ثمانية منها وعليكم
ان ترسلوا السفاتج اولا بيد الاولين وثانيا بيد اللاحقين وان اشد حقين ان ارسلتموها سريعا
فلا بد انهما يقيمان في ابهما عشرة ايام وان ترسلوها بالاستعجال اعني ان لم يكن حاجة في ارسالهما
بالتعجيل مع وجهان ان يقيا في ابلهما شهرا كاملا ثم يرجعا اليكم فارسلوها اذ ذاك الينا والسلام

بسم الله الرحمن الرحيم ۔ از مطلع الله خان بخدمت حافظ کلام
ربانی حامل آیات قرآنی عزیز القدر وسیع الصدر خادم شرع متین حافظ قطب الدین سلمه الله تعالی

بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون مرتسم آنکه احوال اینجا بحمد و کرم رب ودود و سرآمد مستوجب
حمد و شکر است بازار تجارت درین ایام گرم است تاجران اصلاح مغرب با خبر رسانند که اگر چیزی از
رعیت میدارند این وقت را غنیمت شمارند این موسم باز بدست آمدنی نیست لازم که آن عزیز القدر
رنج و تکلیف سفر را بر خود گوارا نمایند تا سرداران اینجانب که در اضلاع مشرق سکونت
میدارند قدم رنجه فرمایند رقیمه سابقه که بدست اقبال دبیر محمد بخدمت سامی ارسال داشته شد
یقین که بملاحظه سامی رسیده باشد و مضامین آن درج گردیده باشد بر طبق آن عمل باید کرد و آنرا
باعث بهبود خود شمرد رقیمه هذا بنا بر تکرر و تاکید نوشته شد والسلام مع الاکرام تحریر پانزدهم
ماه رجب المرجب ۱۲۴۵ سنه هجری بدست مولوی شکر الله صاحب مرسول داشت لله

بسم الله الرحمن الرحیم من مطیع الله المنتهض لاعلاء کلمة الله الی الشیخ العظیم ذی الخلق
الکریم والفخر الجسیم والفضل العمیم محدی مکارم الاخلاق ومثبت لطائف الاعراق والی اخیه الصغیر
الذی هو باخبار الصدق خبیر العظیم المبعوث والخلق المرغوب زاد الله افادتهما وضاعف هدایتهما
السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته اما بعد فقد بعثنا الیکم بریدین سریعین وقفینا هما بسیارین
امینین وارسلنا مع کل واحد منهم کتابا ینطق بما یجب علیکم من ارسال مال بیت المال ونرجو من الله
ان یبلغهم الیکم باحسن الاحوال ثم یرجعهم الینا باسرع الاستعجال ولا یبتلینا بمدة الامهال ثم انا
قد سمعنا ان الشیخ الجلیل ذا الفخر النبیل الداعی الی الله اهل البدعة والضلال نور الله المشرق فی
بطون ظلمات اهل الرفض والاضلال قد قعد غارب الاغتراب وذهب الی رب الارباب وادبر
دار الغرار واقبل علی دار القرار وان فلذة کبده واسعد ولده قد قضی عدة من سنین فی اعلاء کلمة
رب العلمین ومرافقة المهاجرین والمجاهدین وقد سمعنا ان نبعثه الان لجمع شتات اهله ونظم
نبات امله ثم یرجع سریعا الی عسکر المجاهدین ویشتغل باعلاء کلمة الدین فاذا وصل الیکم هذا الکریم

به الکریم

بن الكريم فليلقوه بالترحيب والتعظيم وعليكم ان تدراه الجليل ذو الفضل والنحو شيئ وما عندكم
من مال الله بعدة ايام الشهر ثم عليكم ان تشتغلوا الى ارجاع سفر الاستاذ، وتروهم ان ليسرعوا الى السير
وتيسا لقوا الى الخير والسلام عليكم وعلى من لديكم ☙ اَبِتُثُ بَجِحُخُ ذَدِرُزُسُ
شَصِضُطُ ضَعِغُفُ قَكِلَمُ نَوِهُيُ ☙

بسم الله الرحمن الرحيم. من عبد الله المنتهض لاعلاء كلمة الله الناصح لكافة المسلمين
الملقب بامير المومنين الى من تعلى سنام الفضل والكمال وتخطى رقاب المجد والمعالي الدائر
نعته في المساجد والاسواق الغائر مدحه في نجوم الاطار والاغوار الشيخ الاجل مولينا
محمد اسحاق واكي تاليه في الفضائل وثانيه في الشمائل الزكار في عقله مشبوب والايمان في
قلبه مصبوب الشيخ الجليل مولانا محمد يعقوب زاد الله افادتهما وضاعف سعادتهما اما بعد السلام عليكم
ورحمة الله وبركاته فقد اتى السيار المجد المسمى بالشيخ پير محمد بكتاب كريم وخطاب الذين النشيم
مع عين من ارض الكرم تابعة اعني بها سفتجة واحد من المرتبة الرابعة مقسومة بقسمين احدهما
تمثال الآخر بلا ريب ولا غين ثم ان بعد حين من الدهر وبرهة من العصر نزل الصغير الطويل وما اكرمه
من نزيل اذ اتى بالصحيفة العلية والرقيمة البهية مع ما تقربه العين اعني بسفتجة اثنين مقسومة
على اربعة تقاسيم احد من المرتبة الثالثة بعدد اقاليم والآخر كانه مشيد لاساس الدين يحكي عدة
الخلفاء الراشدين والثالث لما كان من افضل الصدقات احاط بصاحبه من كافة الجهات والرابع
كانه للجود ينبوع تضاهي عدة ايام الاسبوع ثم ان اخر ثموه من طريق ارسال اهل بيت المال حو
بحقيق بالقبول والاحسن في المآل ثم اوقد اريح ما كتبتم ان ارسلتموه من مال بيت المال الى الاخ
المتصدي لجمع الرجال من الابطال لما ارى تخلصهم عن هذه الخطب الجليل يرد المال عليكم بكل تعزير او تطهير
فالحمد لله الذي حبس المنافقين من عسكر الصادقين وحفظ ارزاق المومنين عن اختلاس الشياطين

قد لاح ایضا انه قد نزل علیکم الدین السعید والخلف الرشید لاشرف العلماء الراسخین وافضل

کبراء الصادقین فابتلی بما ابتلی من الاسقام شفاه الله عنه وطهره من الآثام وقد کتب الینا کتابا

یشکر کم الینا رافتکم علیه والتفاتکم الیه والله یجازیکم علیه احسن الجزاء ووفقکم بکل ما یبار وضاعه ثم ان

ما جری بهامی هذه الایام من تائید الله فی تشئید مبانی الاسلام فلا نستطیع ان نصرح به تصریحا لکن لوحنا

الیه تلویحا فی کتابنا المرسل الی اخینا الحبیب الولی الموسوم بسید شاه علی فمن اشتاق الی استطلاع

اخبار اولی الالباب فعلیه بمطالعة ذلک الکتاب والسلام علیکم وعلی من لدیکم من محرر السطور الراجی

لرحمة الله الرب الغفور   ثم انا قد سلونا خطبا کثیر النفع فیما نحن بصدده من تقوی اجتماع اخواننا بدؤ

لکن ذلک الامر الخطیر لا یتم الا بان یتشمر له عامل مکین وناصح امین وطال ما نحیط بیاننا ان نفوض

کفالة هذا الامر الی الصدیق الحبیب والاخ اللبیب الصابر الشاکر حاجی محمد صابر فالآن قد استقر

هذا الامر وتمکن وقار فی القلب وتوطن فنبعث ذلک الاخ ان شاء الله تعالی بیوم او یومین ویصل عندکم

فی شهر او شهرین ونبعث معه کتابا یتعلق باسولنا ونحیل علیکم شیئا یصرف فی اتمامه من مال بیت المال

فعلیکم ان نوددوه الیه وتؤیدوه فیما استعان بکم ما استطعتم هذا ومن محرر السطور الی ولده ان ما کتبت

الیک من ارسال شیء من العین تبدیه من هو ضد الادبار فان لم یتیهض ذلک الرجل فارسلوه بید

برید آخر من هولاء السیارین وان تیسر ارساله بید هذا البرید الامین فبها ونعمت والسلام

مع الاکرام فقط

بسم الله الرحمن الرحیم   من عبد الله المتیهض لاعلاء

کلمة الله الناصح لکافة المسلمین الملقب بامیر المؤمنین الی من ترقی ورده التدقیق وتلقی

صفوة التحقیق طاهر الاخلاق فاتح الاغلاق الشیخ الاجل مولانا محمد اسحاق   زاد الله

هدایتها وضاعف افادتها السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته اما بعد فان انفع ما یتقوی به اکر

الاسلام فی هذه الایام وانفس ما یرغب الیه اولوا النهی والاحلام هو ان یتشمر الحذاق من الرجال

فی امر القتال

فی امر القتال آراء البصیرة فی سیاسة الجنود والابطال لتنفر المجاهدین وکبت المعاندین وقد
سمعنا ان رجلین من سباق هذا الرایة وحذاق هذه الصناعة احدهما انشخان والآخر
جرای خان راغبان الی مرافقة جموع المهاجرین ومعاونة جنود المجاهدین وان روحهما وانکانت
الی هذا السفر مائلة الا انهما عاجزان عن الزاد والراحلة وانهما منتظران ان نخصهما بالدعوة الی
هذا الخطب الشریف فیفوزان اذ ذاک من غیر امهال وتسویف فلما کان کذلک اقدمنا علی ذلک فبعثنا
الیهما اخانا الحبیب اللبیب والکیس الاریب الدائر السائر حاجی محمد صابر لیبلغ الیهما دعوة الخطب
الجلیل ویتکفل لهما مؤنة السفر الطویل فالواجب علیکم ان تعطوه البقیة من مال بیت المال لیعینوه
علی ما استعان بکم فی اتمام هذا المقال وتشارکه بعض الافعال والاقوال والاعتماد فی اداء
المال الیه وفی تحویل هذا الخطب الجلیل علیه علی کتابنا هذا فانه یلیق نعم وثوقه وعدالته وعن صدقه
فی معاملته ومقالته

بسم الله الرحمن الرحیم. از امیر المومنین سید احمد بجناب خلائق مآب معلی القاب رونق افزای
اورنگ جلالت فرمانروای کشور شهامت مسند آرای محافل سیاست وکیاست معرکه پیرای میادین
صولت وشجاعت مقبول بارگاه اله مروج دین رسول الله عظمت مآب دیانت انتساب سلیمان شاه
ابد الله جلاله وضاعف اقباله سلامیکه روح روح ریحان بلکه بهی وجان رنگ وبوی گلستان
یکتا دلی آمنی گلدسته بهارستان سنت نبوی وترباوه نگارستان شریعت مصطفوی که
اکمل تحائف واحسن هدایای اهل اسلام ست پیشکش بوده کرده اتحاد در صفا نقوش مرتقش باد
نامه عنبرین شمامه که هانا هر حرفش داستان مودت وهر لفظش کتاب محبت بود پس از انتظار
بسیار باران محمود وساعت مسعود ورود کرامت آمود فرمود بادراک مضامین دلنشینش ابواب

منظرت مفتوح گشت و بدریافت نوید فرحت جاوید فتح نمودن محالک کلکهت که رقمزده کلک مرصع
نگار و نگاشته قلم ندرت شعار بود جهان جهان فرحت و عالم عالم بهجت حاصل گردید حق تبارک
و تعالی مبارک و میمون گرداناد و این عزم بالجزم که فی الحقیقت اقامت جهاد و اعانت دین رب العباد
ست پیوسته و مدام مرغوب خاطر عاطر دارد خوشا چشمی که بامثال اوامر مالک کون و مکان دوخته
و همایون دلی که بکاشانهٔ تمنیات خود چراغ اعلای کلمة الله افروخته زهی خوش نصیبی سعادتمندی که
باین توفیق خیر موفق گردید و خهی خوش طالعی ارجمندی که بمدارج عالیه رضاجوئی مولای خود رسید
آنچه در مقام بیان تعذر وصول عسکر ظفر پیکر در اضلاع افغانستان بنابر حیلولت برف کوهستان
رقمزده کلک شهامت توام گردیده بود لیس الحق که گذر عساکر در وقت درین راه صعب و سخت
نهایت دشوار است اینجانب که در رقیمة الوداد ترغیب باقامت جهاد کرده بود مقصود این نبود
که جنود آنجناب ازین راه دشوار گذار عبور نماید بلکه مقصود همین بود که مستعد بودن شما در مقدمه
قتل و قتال با اهل کفر و ضلال واضح گردد و الحمد لله که قوت استعداد شما درین مقدمه لایح گردید و از وفور رغبت
و علو همت از فحوای نامهٔ نامی بر منصهٔ ظهور رسید الحمد لله و المنة که حق جل و علا بکرم عمیم خود
روی زمین با نوار سلاطین عادلین منور گردانیده و اخبار فرحت آثار ایشان بگوش همه
مردم رسانیده و آنچه در مقام بیان شارکت این فقیر در مهم بلاد کشمیر نوک زیر خامهٔ جلالت شمامه
شده بود که اعانت مجاهدین ابرار و نصرت دین پروردگار نسبت بلاد مسطوره خواهند فرمود آفرین
آفرین بر همت آن شاه ارجمند که با وجود شدت اشتغال بجهاد اهل رفض و ضلال بر اعانت مجاهدین
و اهانت مشرکین مستعد گردیده‌اند ان شاء الله همین علو همت و تاکید عزیمت سرانجام این کار کلی بر
صورت خواهد بست بمقتضای قلبی و تایید غیبی بر کرسی خواهد نشست و بعده این کار از تو آید و مردان
چنین کنند لیکن آنچه ایمای مصلحت انتمای فرموده بودند که بعد از فتح قلعهٔ خیرآباد و اتک بسمت کشمیر

متوجه باید شد

متوجه باید شد پس صورتش این است که ضلع خیرآباد و اتک منتهای حکومت مشرکین است متصل بضلع حکومت
اهل پشاور و سرداران پشاور غباری در سینهٔ پرکینهٔ خود از طرف عساکر مجاهدین میدارند پس اگر عساکر
مجاهدین مذکوره بدست آرند و در آن مقام اقامت نمایند البته در میان مشرکین و منافقین خواهند افتاد و این
هر دو جانب بنیاد مخالفت خواهند نهاد در آن صورت تشویش بس عظیم لاحق حال مجاهدین نیک مآل خواهد گردید
و اغلب که یک نوع گزندی بایشان خواهد رسید و پاک کردن پشاور از الواث منافقین بقتل و قتال و
جنگ و جدال اگرچه در شرع مقبول است و بظاهر متیسر الحصول لیکن از آنجا که منافقین مذکورین بظاهر
خود را در سلک مومنین میشمارند که انواع مکر و تزویر در اخلال دین رب قدیر بروی کار می آرند اما در میان
جماهیر مسلمین بنام اسلام اشتهار میدارند بنا برآن علیه ابتدای قتل و قتال و جنگ و جدال بایشان باعث
بدنامی است لهذا تدبیری بس نیک نموده ام و راهی نهایت باریک پیموده ام که اگر آن ان شاء الله تعالی بسهولت
تمام بلدهٔ مذکوره از الواث منافقین مسطورین بدون ارتکاب قتل و قتال صورت بندد لیکن از آنجا
که مومنین ضلع پاجوری و پکهلی و دهمتور و کهیبے و دهنتی و هزاره و راجه های کشمیر با این فقیر در تقدمه
اعانت دین رب قدیر رفاقت محکم بربسته اند و منتظر طلب این فقیر نشسته و جمعی کثیر و جمی غفیر از غازیان
هندوستان فراهم آمده پس تعطیل این جمع مجاهدان تا امتداد زمان مناسب وقت نبود بنا برآن علیه
بدرخواست مومنین مسطورین لشکری از مجاهدین بسرکردگی جناب هدایت مآب کمالات انتساب
ملا شاه سید و شجاعت شعار جلادت آثار عظمت نشان سید مقیم خان بسمت پکهلی متوجه است تا در
کار و بار مجاهدهٔ کفار مشغول شوند و تدریجا در راه ضلع کشمیر روند و ضلع پکهلی برای همین معنی تعیین کرده شد
که از کاشغار تا ضلع مذکور راه هموار است که عبور جنود در آن بسهولت تواند شد لهذا بحضور معلی نگارش
کرده میشود که هرچند حرکت خود آنجناب از دار الحکومت خود باعث اختلال مذکور سلطنت مینماید لیکن
جمعی را از عسکر ظفر پیکر مستعد و آماده فرمایند تا بمجرد طلب شاه سید و سید محمد مقیم خان عسکر فیروزی اثر

بسمت ضلع پکهلی بنا بر مشارکت مؤمنین و معاونت مجاهدین متوجه گردد و با ستعجال تمام شریک
حال ایشان شود از آنجمله تفاصیل احوال در سلک تحریر آوردن متعذر بود بنا بر آن اعلیه فضیلت مآب
کمالات انتساب مقرب بارگاه رب صمد ملا فیض محمد را که از خاص رفقای این ضعیف اند و اعظم خلفای
این نحیف نشیب و فراز دوران دیده اند و سرد و گرم زمانه چشیده و انواع تربیت سلوک و اشتغال
طریقت از صحبت این فقیر یافته اند و در راه رضاجوئی حضرت حق شتافته بحضور معلی فرستاده شد
تا تفاصیل حال بحسن مقال اظهار نمایند و بر مصالح وقت آگاه فرمایند و چند روز در هدایت طالبین و
افادت سالکین مشغول مانند و حقیقت حال کما حقه مکشوف سازند و آنچه چلکین بدست حامل رقیمه
کرمیار ارسال فرموده بودند رسید جزاکم الله خیر الجزاء فی الدنیا و الآخرة العقبی دو عدد تفنگچه نهایت
عجیب و نفیس بصحابت ملا ممدوح الطریق هدیه بحضور لامع النور ارسال داشته ام حق تبارک و تعالی
بحفاظت خود رساناد آمین یا رب العباد والسلام مع الاکرام   مرقومه دهم محرم الحرام سنه ۱۲۴۳ هجری
من مقام پنجتار   بنام نواب امیر الدوله محمد امیر خان بسمت تونک نوشته
بسم الله الرحمن الرحیم از امیر المؤمنین سید احمد بجناب خلایق مآب معلی القاب رفعت قباب
حشمت انتساب محامد اکتساب نواب امیر الدوله بهادر محمد امیر خان زاد الله اقباله و ضاعف
اجلاله بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه نامه نامی و رقیمه گرامی مشعر بر
صحت مزاج شریف و عافیت عنصر لطیف مشتمل بر مراتب اخلاق کریمانه و اشفاق محبانه رسید
اصناف مسرت و انواع فرحت بیش از بیش بخشید احوال اینجا بحمد و بکرم رب معبود بر منوال است
که رؤسای ملجای و اهل نگرهار و شنواری و آفریدی و مهمند و خیل و ختک و مندر و اهل
سوات و بنیر و تاجر و پکهلی و متول و راجهای کشمیر همه با این فقیر راه اخلاص و مودت پیموده اند
و معامله طاعت و انقیاد نموده اند و بر اعانت دین متین و استیصال کفره متمردین کمر بسته اند و در تقدمه

جنگ و جدال و قتل و قتال مستعد هستند الا اولاد پاینده خان بارکزئی که بعضی از ایشان
بر سر مخالفت اند و بعضی میلان بموافقت میدارند بالجمله حق جل و علا بکرم عمیم خود بوجهی در تالیف
قلوب مؤمنین و تسخیر مشاهیر مسلمین تایید فرموده که قابل تماشا کردنی ست شب و روز بشکر بجا می آرم
و بر حال خود تعجب مینمایم که این ذره بیمقدار و عاجز خاکسار را باین نعمت عظمی و عطیه کبری موفق
گردانید یعنی جان و مال این ضعیف ناتوان بی سر و سامان را بتوفیق قبول خود رسانید که شب
و روز در اعانت دین مشغولم و در میان جماعه مسلمین مخلصین صادقین مقبول و در حق کفره متمردین
سیف مسلولم و در باره مؤمنین مخلصین بر لطف و رحمت مجبول و عجب تر آنکه در بنای این کار
و بار و بهمی این نشیب و فراز دل اخلاص منزل باعتماد توکل مشحون دارم و بر رضا و تسلیم مقرون
سینه صفا گنجینه از آرزوی انقیاد احکام رب العباد مالامال است و از نشیب و فراز زمانه مبرا
از رنج و ملال تا باعانت ربانی شادانم و بحمایت رحمانی نازان از استعانت غیر حق بیزارم و از
خوف مخلوقی ما سوی الله دست بردار اعلامات عامه که باهل هندوستان برنگاشتم محض امتثال
حکم حرض المؤمنین علی القتال مقصود میداشتم نه آنکه التجا بمخلوقین نمودم و در راه استعانت بغیر الله
پیمودم نعوذ بالله من ذلک و همچنین اشارت طلب مصارف مجاهدین که بحضور آنجناب بخدمت دیگر
احباب نوشتم هرگز هرگز راه اظهار احتیاج الی غیر الله نرفتم بلکه این امر محض بنا بر وعده بود که
در وقت ملاقات آنجناب فرموده بودند که اگر عند الضرورت طلب خرچ واقع نخواهد گردید پس معامله
بیگانگی بطور یگانگی خواهند انجامید و از انجا که رسول خطوط باین مسافت دور و دراز مشکل
بنا بر آن علیه در رقائم متعدده اشارت مذکوره مندرج کرده شد الحال که از فحوای رقیمه که بملاحظه
عالی رسیده وعده مذکوره بوفا انجامید باز بار دیگر نگارش اشارت مذکوره احتیاج نیست
و آینده ان شاء الله این امر واقع نخواهد شد زیرا که خزائن الهی غیر متناهی و بر ورش عساکر مجاهدین که فی الحقیقت

جنود رب العلمین اند از بارگاه پروردگار مامول است نه از بندگان خاک رو عاجزان بمقدار آری اگر کسی
از بندگان عبودیت کیش و مطیعان انقیاد اندیش بنا بر استحصال سعادت خویش اعانت مجاهدین بنفس یا بمال
یا بحسن مقال نماید پس زهی سعادت او و خهی اطاعت او بالجمله غرض از دعوات افراد انسانی بجهاد مالی
و جانی و لسانی همین قدر است که مضمون کریمه جاهدوا باموالکم بگوش هوش بندگان حق نیوش رسانیده شود
و الا رب غیور که علیم بما فی الصدور است آگاه است بر معنی که اظهار حاجت نزد غیر مالک بالاستحقاق عار و ننگ
میدارم و در حق خود بسان خار و سنگ میشمارم خاطر جمع فرمایند و دعایا در باب نصرت دین دعا نمایند
این آرزو در سویدای دل دارم که خدمت آنجناب در دنیا و عقبی بجا آرم هر چند عاجز و خاکسارم اما
حصول این آرزو امید دارم که مولای من بعظمت قدرته و عمت رحمته بفتح و نصرت میسر گردانیده و
بمقام رضا و تسلیم رسانیده بنا بر تسلی خاطر الطاف ذخایر اینچند کلمات نوشته شد تا دل شفقت منزل
بسبب تموج اخبار وحشت آثار پیچ و تاب بر گرد اضطراب نخورد زیاده والسلام مع الاکرام مکرر آنکه چند
خطوط رؤسای مسلمین مثل سلیمان شاه بادشاه کاشغر و خانخانان عالم خیل رئیس قوم خلجائی که
مشتمل بر رفاقت ایشان است با این فقیر در اعانت دین رب قدیر در لف همین رقیمة الوداد و نقول
آنها بحضور عالی ارسال داشته شد تا بملاحظه آن اطمینان قلب و تسلی خاطر حاصل گردد زیاده خیر.

بسم الله الرحمن الرحیم . از امیر المؤمنین سید احمد بخدمت فیضدرجت
منبع ینابیع علوم و حکم معدن یواقیت معانی اخلاق و شیم مخزن اسرار معقول و منقول ممهد احکام
فروع و اصول موسس بنیان هدایت مشید ارکان افادت سلاله خاندان سیادت نقاده دودمان
سعادت مورد الطاف ربانی مهبط انوار رحمانی مقرب بارگاه رب قوی مولانا سید حمید علی صاحب
مد الله ظلال هدایته علی رؤس المستفیدین و متع ببرکاته المسترشدین بعد از سلام مسنون و دعای
اجابت مقرون واضح آنکه الحمد لله والمنة که حق جل و علا بکرم عمیم خود ما ضعفای پریشان و فقرای

بی سر و سامان را بوجهی مشمول گردانیده و در نظر مشاهیر مومنین و جماهیر مسلمین متبحران گردنکش
و تحلیدان دشمن کش بمرتبه قبول رسانیده که حال بذات اشتمال عاجزان خاکسار را زان
بمقدار تماشا کردنی ست که امواج مجاهدین ابرار بسان بحر زخار در جمیع بلاد و امصار این اقطار
در جوش ست و غلغله اقامت جهاد و استیصال ارباب بغی و فساد و اصحاب کفر و عناد در اطراف
و اکناف در خروش انطباق کون و مکان و بساط زمین و زمان از انوار اهل اخلاص و ایما معمور گردیده
و تعز گردون دوار از صیت مردان جنگ و پیکار و غازیان شهامت آثار پر سوز از آنجا که آنجناب
هدایت مآب در جهاد لسانی و حمیت ایمانی یعنی ترغیب و ترهیب و وعظ و تذکیر شب و روز مشغول اند
و کلام ایشان در میان جماهیر اهل ایمان مقبول تا باعلیه بخدمت فیض درجت نگارش کرده میشود که بهمین
طریقه مرضیه و دعوت خفیه و جلیه همواره ثابت القدم باشند و آن کلام هدایت التیام بگوش هوش ایشان
رسانند که ورود این زمان محمود و اوان مسعود را در حق ظهور اخلاص مخلصین و بروز ایقان موقنین مشابه
ورود موسم بهار در حق گل و بلبل و ایام برشگال در باره اشجار و سایر نباتات تصور فرمایند گلی که
موسم بهار نخندید او را بمثابه خار باید فهمید و دانه که در ایام برشگال نجمید از درود آن الی ابد الاباد
طمع باید برید و درختیکه در اوان ربیع سرسبز نگردید بسان هیزم خشک او را از بیخ باید کند خصوصا
بر صحایف افکار دانشوران عبودیت کیش و زبان آوران اخلاص اندیش اینمضامین هدایت آگین
بنوک زبان برنگارند و بچشم دوربین ایشان این حجله نشین خمول را بزیور خوش بیانی بیارایند که بر
ذمه ایشان واجب مؤکد و لازم متحتم ست که زبان عذب البیان را در باب ترغیب برگشایند و
سعی بلیغ در مقدمه وعظ و تذکیر بجان و دل نمایند تا بمنصب جلیل و مقام نبیل الحکم علماء امتی کانبیاء
بنی اسرائیل فایز گردند اگر حدت اذهان و قوت بیان امروز بکار نیاید هیچ کار آمدنی نیست چنانچه
سنان در معرکه تقریر باید جنبانید و کمیت قلم در میدان تحریر باید جهانید زیاده تطویل کلام بخدمت آن

عروس

ندوه انام لقمان را حکمت آموختن ست که در امثال اینمقدمات خود تجربه کار اند و عاقل و هوشیار

زیاده والسلام مع الاکرام مرقومه یازدهم ماه محرم الحرام ۱۲۴۳ السنه هجری بنام فقیر محمد خان دیم یار

بسم الله الرحمن الرحیم ٠ از امیر المومنین سید احمد تحیّت بخانصاحب عالیمراتب والامناصب

کثیر المناقب فقیر محمد خان صاحب سلمه الله تعالی و وفقه لما یحب و یرضی بعد از سلام مسنون و

دعای اجابت مقرون واضح آنکه احوال اینجانب بکرم رب معبود مستوجب حمد بعید و سپاس

بیقیاس ست که شب و روز بحمایت و کفایت ربانی مشمولیم و از دیار توفیق خیر مآل داریم هرچند

در واقعه جنگ و جدال و قتل و قتال با اهل ضلال بنابر مشارکت چندی از منافقین یکگونه گزندی

بمومنین رسیده بود و این فقیر هم در مرضی شد که از آثار رستم تشخیص نموده مبتلا گردیده لیکن حق جل و علا

بکرم عمیم خود بعد از چند روز شفای کلی عطا فرمود بعد از حصول صحت بسمت سوات و بنیر و چمله دوره

نمودم جمیع رؤسا و ضعفا و علما و فقرا اضلاع مذکوره که تخمینا سه چهار لکهه مردم باشند بردست این

فقیر بیعت امامت بجا آوردند و رفاقت فقیر در اعانت دین رب قدیر اختیار نمودند و ربقه اطاعت و انقیاد

بنسبت این ضعیف العباد در گلوی خود انداختند آخر الامر از دعوات ایشان فارغ گردیده بموضع پنجتار

که وطن فتح خان یوسف زئی ست معاودت ساختیم و رخت اقامت چند روزه در موضع مذکور انداختیم

درین اثنا ساکنان سواحل دریای اباسین مثل اهل تنول و دمهتور و جدون و پکهلی و کهیب و دهنی و هزارا

بر فضایل جهاد با اهل کفر و عناد آگاه گردیدند و رفاقت اینجانب در مقدمه اعانت دین پروردگار ورزیده

در باعث اینمعنی شدند که عسکر فیروزی اثر مجاهدین درین نوبت از پکهلی و تنول متوجه گردد بالجمله بعنایت

ربانی و تائید یزدانی مومنین سنده و خراسان مثل غلجائی و اهل غزنین و کابل و فارسی بانان کوهستان

و اهل ننگرهار و شنواری و آفریدی و مهمند و خلیل و خٹک و منڈر و یوسف زئی از اهل سوات و بنیر

و چمله و اهل باجوڑ و اهل پکهلی و تنول و دمتور و کهیپ و دهنی و هزارا و راجه های چهاکی کشمیر و بادشاه

کاشغر

کاشغر برای اعانت دین رب العالمین کمر بسته اند و منتظر طلب نشسته و اکثر قوم درانی هم رفاقت این نفر اختیار
نموده اند حالا خاندان نفاق نشان باینده خیل که بعضی ازیشان بر سر مخالفت اند و بعضی ساکت
غرض مکرر این دیار روا انتظار بقدرت قادر مختار حمیت ایمانی در جوش است و غلغله اقامت جهاد در خروش
هر چند در مقدمهٔ اعانت دین متین و پرورش عساکر مجاهدین که فی الحقیقت از جنود رب العالمین اند دستگیری
مالک علی الاطلاق و کمک بالاستحقاق بر طبق منطوق لازم الوثوق و من یتوکل علی الله فهو حسبه کافی و شافی است
اما از انجا که این نعمت عظمی و عطیهٔ کبری از قبیل نوادر زمان و بدایع دوران است که گاه گاه بعد از مرور
دهور رو مینماید و بر روی مومنین مخلصین ابواب فتوح و سرور میکشاید تنها آنرا علیه نمیخواهم که دوستان دینی
و محبان صمیمی خود را شریک این فیض ربانی و دولت جاودانی گردانم و بمراتب عزت دارین و درجات سعادت کونین
رسانم لهذا بخدمت صداقت درجت نگارش کرده میشود که درین زمان محمود و اوان مسعود را به نسبت
مومنین راسخ الاعتقاد و مخلصین کامل الانقیاد مشابه آمد موسم بهار در حق گل و بلبل و یا موسم برشکال
در حق اشجار و نباتات شمارند و آنچه ارزانی باشد بکنند و اگر تجارت مالی میخواهند اینک وقت او در رسید
یک دانه بکارند و هفتصد دانه بدست آرند قال الله تبارک و تعالی مثل الذین ینفقون اموالهم فی سبیل الله
کمثل حبة انبتت سبع سنابل فی کل سنبلة مائة حبة والله یضاعف لمن یشاء والله واسع علیم
وقت را از دست نه دهند و آنچه از دست توانند شد فی الحال بکنند که اوقات محموده و ساعات مسعوده از
دست میرود و جز بار حسرت و ندامت بدست نمی آید هر آینده مختار اند و در معاملات معاشیه و
معادیه هوشیار و تجربه کار بر لوح ضمیر کیاست تخمیر واضح و مبرهن است که اعانت دین متین و مشارکت
مجاهدین بلسان سائر مومنین بر آنجناب هم لازم و موکد است و اگر بالتعیین طلب نام اینکس فرض عین
میگردد لیکن درینباب که تغافل بر روی کار می آرم بمنفعتی از منافع دینیه امید دارم که ترغیب مسلمین
خواهند نمود و در راه اعانت مالی خواهند پیمود و اگر این هم بمنصه ظهور رسید محض حرمان و حسرت نصیبه

اعدا گردید آنکه نیک شامل نزاع اند که محض بنا بر خیرخواهی که مقتضای محبت قدیمه است یمینی
اظهار نمایم و هرگز هرگز راه استعانت لغیر الله بوجه من الوجوه نمی پیمایم که این امر از قبیل
معاصی می شمارم و قوت و ثروت مخلوقین را در جنب عظمت پروردگار بخیال هم نمی آرم زیاده
والسلام مع الاکرام مرقومه دوازدهم ماه محرم الحرام ۱۲۴۵ سنه هجری

بنام سید محبوب علی هنگامیکه در موضع گنده و متعلقه آفریدیان مقام داشتند —

بسم الله الرحمن الرحیم ۰ از امیر المومنین سید احمد تحیت سراسر برکت جناب هدایت مآب
سیادت انتساب مناقب اکتساب سلالهٔ اولاد ائمه اطهار نقاوه احفاد اسلاف کبار گل
سر سبد چمنستان مصطفوی سرو نونهال بستان مرتضوی مقبول بارگاه رب قوی اخوی
اعزی سید محبوب علی متع الله المسلمین بطول بقایه و الطف المومنین بجمیل بنایه بعد از سلام مسنون
و دعای اجابت مقرون واضح آنکه فضیلت پناه ملا قطب الدین و میرزا صاحب سعادت نشان میرزا
احمد گل بیگ رسیدند تفاصیل مضامین عسکر ظفر پیکر از زبان صدق ترجمان خود اظهار گردانیدند
و دو بعض از نصوص فرقانی یعنی دو آیه از آیات قرآنی در قرطاس هدایت اساس که نوک ریز خامه
افادت شمامه شده بود بملاحظه رسید مقصود آن واضح و لائح گردید الحق که توکل علی خالق البریات
فی جمیع المهمات از افضل آثار ایمان و ثمرات ایقان است لیکن در مقدمه سیاست ملت و احیای سنت
و اقامت جهاد و ازاله کفر و فساد استعمال انظار و افکار بقدر منتهای طاقت خود نهایت ضرور است
خصوصا بروز کسیکه جماهیر اهل اسلام و مشاهیر اعلام او را بر منصب ریاست و امامت قائم کرده باشند
که او را است با اهل رای ثاقب و فکر صائب در تدبیر سرانجام این مهم عظیم و التزام این امر فخیم از واجبات موکد است
تلفیق تدبیر منافی تفویض تقدیر هرگز هرگز نیست که و شاورهم فی الامر نصی ماثور و گفت پیغمبر باواز بلند
بر توکل زانوی اشتر ببند بیتی است مشهور مناسب وقت همین است که بمجرد ملاحظه این رقیمه مستعد

یکجا شوند

کوچ شوند و اردوی عزیمت بانصوب نهند و رکاب بهرام خان نزد اینجانب رود و بسیاری از اعزهٔ
این دیار بکفیل محافظت ایشان گردیده و چنان اظهار نموده که من ایشان را از راه امن نزد شما خواهم
رسانید یعنی سه چهار اشخاص را از واقفان راه بطرف ایشان روانه خواهم ساخت که ایشان را
از قرب و جوار موضع سیجتی عبور کنانیده بحفاظت تمام رسانند و بر نشیب و فراز راه آگاه سازند ان شاء الله
همراه فضیلت پناه ملا قطب الدین اخوند زاده آدمان بهرام خان بخدمت سامی میرسند و میرزای
ممدوح بسبب آبله پای رفتن نمیتوانند بنابرآن علیه فرستادن ملای موصوف معه آدمان مذکور اکتفا
کرده شد در استعجال تشریف آوری تعطیل و اهمال و تسویف و امهال را کار نفرمایند که مصالح آن
بالمشافه اظهار کرده خواهد شد و آن را منافی توکل و تجلد تصور نفرمایند و در سلک سلوک فی بشارات الله
منسلک نسازند و در باب توکل و تجلد و بشارت فتح و نصرت بنظر رسول بشیر نذیر هیچکس از مخلوقات
نگاهی شده است و نه گاهی شدنی است با وجود اینچنین توکل و اعتماد و رسوخ اعتقاد و وفور جلادت
و قوت بشارت صلح حدیبیه بر وجهیکه واقع شد بر ضمیر کیاست تخمیر روشن و مبرهن است هر چند غیرت
اسلامی و حمیت ایمانی در دل جلادت منزل هر صحابی مکرم لاسیما فاروق اعظم چه قدر جوش میزد
و کلمات جرئت سمات از زبان غیب ترجمان ایشان چه قدر سر میزد اما جناب رسالت مآب
علیه الصلوة والسلام مصلحت وقت را رعایت فرمودند باستنکاف مومنین و استهزار منافقین
و استکبار کافرین التفات ننمودند لقد کان فی رسول الله اسوة حسنة بالجمله بر طبق منطوق لازم
الوثوق کریمه و لو ردوه الی الرسول و الی اولی الامر منهم و حدیث ان لا ننازع الامر اهله کلام
این عاجز خاکسار ذره بمقدار را قبول نمایند و در آن مقام تشریف آورده مصالح و منافع این امر را
مشاهده فرمایند و قدری از آن از زبان صدق ترجمان ملا قطب الدین خواهند شنید و پاره از آن
از کلام ایشان خواهند فهمید هر چند بحکم الشاهد یری ما لا یراه الغائب حقیقت حال بدون

تشریف آوری جلوه‌گر نخواهد شد امّا فراست ایمنی از کلام ملّای ممدوح هم بکنه امر پی خواهند برد طریق
سفر را همین اختیار فرمایند از آنجا که موسم تابستان و اوقات شب ماهتاب شب روی اختیار
فرمایند و شتران از امعه تمامی احمال بصوابدید ملا علی خان تفویض کسی از معتبران بطریق امانت باید کرد
و تجربه شده بعد مغرب کوچ باید کرد و تمامی شب راه باید زد و در روز بمقام محفوظ در بغل کوه
باید گذرانید و بهمین طریق خود را نزد اینجانب باید رسانید و چند کس را از ضعفا برای حفاظت
اسباب و خدمت شتران تعیین نمایند و اسلحه ایشان را هم همراه خود بیارند آنجا و اسبابی آدمان
بهرام خان همه جمال معه تمامی احمال باینجانب خواهند رسید خاطر جمع فرمایند و مومنین آن دیار و مخلصین
آن اقطار را تسلی نمایند آنجا را اسد اینجانب در عرصه بیست و نه روز یا یکماه تخمیناً بسمت پشاور
عزم خواهند نمود هرگز هرگز با منافقین مصالحت ننموده ام و اصلاً راه موافقت نه پیموده چنانچه
خط ملک صفی احمد خان درین ایام نزد اینجانب رسیده بود جواب آن نوشته شد نقل هر دو
در لفافه این رقیمه بخدمت سامی میرسد ملاحظه نمایند و تسلی همه‌ها بفرمایند و ملا علیخان را ضرور
بالضرور همراه خود آرند زیاده والسلام مع الاکرام تحریر فی چهاردهم ماه محرم الحرام ۱۲۴۶ سنه هجری

بنام صبغة الله سندهی — بسم الله الرحمن الرحیم. از امیر المؤمنین سید احمد
بخدمت بابرکت سجاده نشین محافل ارشاد و تلقین رهنمای ارباب صدق و یقین مرجع مستفیدین
ملاذ مسترشدین هادی راه آله مخدومی حضرت شاه صبغة الله صاحب مد الله ظلال هدایته
علی رؤس الطالبین الی یوم الدین بعد از سلام مسنون دعاهای اجابت مقرون واضح آنکه
رقایم کرایم مشتمل بر کمال وفور رغبت و علو همت و تاکید عزیمت در باب اقامت ملت و احیای سنت
و اقامت جهاد و استیصال کفره ضلال رسید مضامین مندرجه اش اجمالاً از عبارات بلاغت
آیات و تفصیلاً از زبانی آیندگان و روندگان واضح گردید الحق که رغبت بسر انجام دادن این

ارقام

امر عظیم و اختتام این مهم فخیم با متثال آن ہدایت مآب از مقبولان سرفراز و ہادیان ممتاز از ارباب همت بلند پرواز فرید مصرع این کار از تو آید مردان چنین کنند ہر چند اگر خارستان کوه و دشت را بقدم متعالی می پیمایند و محل فقرا را بقدوم جلالت لزوم رشک افزای چمن جنان و در دلق شکن سمن و ریحان نمایند بعید از همت عالیه و عزیمت سامیه نخواهد بود لیکن صلاح بدید وقت چنان مینماید که مخلصین محبین را خصوصاً و سایر مؤمنین صادقین را عموماً ترغیب فرموده و مشاهیر آن دیار را بلکه جماهیر آن اقطار را رفیق خودگردانیده در مقامیکه از گزند مخالفین مصون باشند و از دست برد معاندین مامون و بحدود کفار شرار متصل باشند و از مضرت متعدیان ستمگار منفصل شل داخل و غیره اقامت فرمایند و اهل و عیال این فقیر را مع اهل و عیال خود در موضع مذکور یا غیر آن از مواضع محفوظه مقیم نماید و با اهل همت در همان مقام بکشایند و معرکه جهاد بر اهل کفر و فساد با ظهار جلالت و شجاعت بیارایند و دست همت باطراف و جوانب دراز کنند و بلاد کفر را محل مواکب مجاهدین و مشرق کوکب دین متین گردانند و تا هر جا که ممکن باشد صیت اقامت جهاد و غلغله استیصال کفر و فساد برسانند بالجمله چهره دراست در میدان شهامت بیا زند و جوب کفار را بخون ریزی اشرار بسان لاله زار سازند حتی که ظلمت شرک بشوارق سیوف الماس رنگ و بوارق تیر و تفنگ مفقود گردد و تمام اینجدود ممتلی بتوحید رب معبود شود و شب کفر بزاویه عدم رود و آفتاب عالمتاب هدایت و دیانت از افق شجاعت و شهامت طلوع کند هر چه منتهای طاقت باشد در صرف آن سعی بلیغ بجا آرند و اتمام آن از درگاه واهب العطیات امیدوارند کار بندگان عبودیت شعار همین است که در مقدمه انقیاد احکام رب العباد از طرف خود انتهای تدبیر بجا آرند و اتمام آنرا بتقدیر گذارند اعلام عام بخدمت جماهیر اهل اسلام بخدمت عالی میرسد نقول آنرا گرفته در اطراف و اکناف میرا باید گردانید و بمسامع علماء و فقراء و رؤساء و ضعفاء این دعوت حق باید رسانید آنچه الله در عقب این رقیمه

شخصی را از رفقای خود ~~منتخب این وصورت حق باید رسا~~نیده که از مومنین راسخ الاعتقاد و مسلمین
کامل الانقیاد و صاحب همت بلند و بخت ارجمند باشد بخدمت سامی روانه خواهم نمود و آن را با
خود در باب اخذ بیعت امامت خواهم کرد امید که مومنین آن دیار و مسلمین آن اقطار را با همین ترغیب
نمایند که بیعت امامت این فقیر بر دست او بجا آرند هر چند اولی و انسب چنان بنمود که خود آنجناب را
در نیابت خویش دگر دانم و آوازه این نیابت بگوش کافه مومنین آن دیار رسانم لیکن از آنجا که بحکم
و احضرت الانفس الشح اگر نفوس انسانی بر آنجا و مجبول اند و صفای لوح قلب از شان غیر مامول
پس محتمل که بعضی اعزة آن دیار که در زعم خود دعوی همچشمی آنجناب میدارند و جان خود را همسر آن والا
مناقب میشمارند پس بجا آوردن بیعت امامت اگرچه بطریق نیابت باشد بر جان خود گوارا ندارند و باین
باعث امر مسنون را بجا آرند بنا بر آن علیه شخصی اجنبی برای هم ما بر سر انجام این افضل شعائر اسلام
تعین کرده شد و الا فی الحقیقت منصب نیابت ایجانب آنجناب نزیبد باقی تفاصیل احوال از زبان
صدق ترجمان مجمع مکارم برادر دینی میان محمد قاسم واضح خواهد گردید آنچه از کلام مصلحت التیام
ایشان مفهوم کرده آید آن را قرین صدق و صواب دانسته بعمل آرند زیاده والسلام مع الاکرام
مکرر آنکه وقتیکه جهاد در آن دیار بنمایند و داد سعی در نمیقدمه بدهند هر قدر که بلاد کفار را زیر حکومت اسلام
بیارند و وقت استقلال حکومت اسلام و ولایت بلاد مسطوره بآن قدوه انام مفوض کرده خواهد شد
این وعده را از مواعید صادقه واجب الایفا شمارند و هیچگونه وساوس را در خاطر عاطر راه ندهند
اما بشرطیکه احکام شرعیه در بلاد مسطوره جاری نمایند و قوانین شرع در مقدمات عدالت و حکومت
مرعی دارند که سر مو از آن تجاوز نورزند باقی تفاصیل احوال از زبان صدق ترجمان مجمع مکارم
برادر دینی میان محمد قاسم واضح خواهد گردید آنچه از کلام مصلحت التیام ایشان مفهوم گردد آن را قرین
صدق و صواب دانسته بعمل آرند زیاده والسلام مع الاکرام ۱۵ بنام نواب خولاد جنگ بهادر

بسم الله الرحمن الرحیم

بسم الله الرحمن الرحیم. از امیر المؤمنین سید احمد بجناب خلایق مآب معلی القاب
رونق افزای اورنگ جلالت فرمانروای کشور شهامت مسندآرای محافل سیاست وکیاست معرکه
پیرای میادین صولت شجاعت عظمت مآب ابهت انتساب نواب سکندر جاه فولاد جنگ بهادر
زاد اقباله وضاعف اجلاله ووفقه الله لما یحب ویرضاه واوصله الی غایة ما یتمناه بعد از ادای
آداب تسلیمات مسنون وتحیات اخلاص مشحون برای جلالت پیرای واضح اگر از آنجا که حمیت دین
متین شعار بندگان عبودیت کیش ست وحمایت شرع مبین دثار محمدیان خیراندیش تذلیل کفره فجره
از علامات صولت ایمانی ست وتحقیر ظلمه متغلبین از امارات سطوت سلطانی لاکن انشراح صدر دین اکمل
عبادات اسلام ست واعانت خیار مجاهدین افضل عبادات احکام کافرکشی از تتمات غیرت دین ست
دشمن کشی از مهمات سیرت سلاطین مخالفت اعدای دین متین عین رعایای اعلام نبوت ست
وموافقت انصار شرع مبین اصل مقتضای اخلاق فتوت تایید ادیان بقوت سیف وسنان
ثمره قوانین انبیاء کبار ست وکسر شوکت اهل فساد باستیصال ارباب بغی وعناد نتیجه آئین سرداران
ذوی الاقتدار واز بسکه دودمان عالیشان آن عظمت نشان از امتداد زمان مقر جاه وجلال
ومرکز عز واقبال ماند ومعدن معالی اخلاق وهمم ومنبع ینابیع جود وکرم ومرجع ارباب سیف وقلم
بوده از غایت سطوت ارکان آن خاندان قلوب متکبرین زمین وزمان میلرزید واز نهایت
صولت اعلام آن دودمان زهره متجبرین دوران میترکید لیکن از چند سال بتقدیر فعال
علیه مشرکین هند وکفار فرنگ بر ممالک اکثر ارباب ناموس وننگ صورت بسته جاه وجلال
ارباب علم ودیانت برهم گشته وعز واقبال اصحاب حکم وریاست درهم شده جای تأمل بجناب والا
قباب نگارش کرده میشود که آخر این جان ناتوان ومال سریع الزوال ومتاع قلیل الانتفاع
وجاه وجلال فنا مآل روزی گذشتنی وگذاشتنی ست ودر محکمه حساب وکتاب سؤال وجواب بحضور

رب الارباب حاضر شدنی هر چند امروز در محافظت آن کمال جد و جهد بجا آریم لیکن لابد روزی
آنهمه را گذاریم و بجنود عزرائیل و اعوان ملک الموت سپاریم پس چرا بکمال علو همت و وفور رضا
و رغبت بدست خود نثار مولای خود امروز نکنیم که فردا بکمال مسکنت و ذلت و حسرت و ندامت
بغیر خود بدهیم و متاع نکبت و نکال و معصیت و وبال همراه بریم پس بهتر همین است که امروز باعلای
کلمهٔ رب العلمین و احیای سنت سید المرسلین و استیصال کفرهٔ متمردین کمر بسته سازیم و علم ناموس شرع
مبین و اعانت مجاهدین صادقین و مشارکت مومنین مخلصین برافرازیم هر چند اقامت جهاد و
ازالهٔ کفر و فساد بر ذمهٔ جماهیر اهل اسلام عموماً واجب است اما بر مشاهیر حکام خصوصاً واجب
بنا بر آن اعلیه نگارش کرده میشود که این عاجز خاکسار ذره بمقدار بمقتضای حمیت اسلام و بدعای
تائید دین خیر الانام با چندی از مومنین مخلصین از وطن مالوف خود به نیت استیصال هجرت
و اقامت جهاد برخاسته در بلاد هندوستان و خراسان دور و سیر نموده و کافهٔ مومنین را
بسوی ادراک این خیر ترغیب داده تا باوطان یوسف زئی رسیدیم و در آنجا برفاقت مومنین
آن دیار و اعانت مخلصین آن اقطار مقدمهٔ جنگ و پیکار و حرب و کارزار با کفار نگونسار پیش
کردیم الحمد لله و المنة که علامات فتح و نصرت بر طبق وعدهٔ حضرت رب العزت و کان حقاً
علینا نصر المومنین مظفر و منصور گردیدیم گو که در بعضی اوقات بنا بر مشارکت چندی از منافقین
یک گونه گزندی بجنود مومنین رسید فاما اصل شجرهٔ اقامت جهاد و اساس بنیان استیصال اهل کفر
و عناد بوجهی محکم گردیده که از فرو ریختن چندی از برگها بنا بر مصادمت صرصر شورش کارزار
با بیجا شدن چندی از کلوخ و سنگ بنا بر تزلزل بعضی از نامردان بی ناموس و ننگ اصل اصیل
و اساس سوس نمی جنبد بلکه مومنین مخلصین را عرق غیرت ایمانی و حمیت اسلامی بیش از بیش در
جوش آمده و بر زبان مسلمین صادقین نعرهٔ نحن انصار الله از چار سوی در خروش هزاران هزار

ملکه خلایق

خلایق بعید و نشار حلقهٔ اطاعت و انقیاد در گوش و غاشیهٔ استقامت و سداد بر دوش

انداختند و تاج غیرت و حمیت بر سر و خلعت شجاعت و شهامت در بر ساختند و از محبت

جان و مال و اهل و عیال و عزت و نمایش و راحت و آسایش دست افشانده کمر همت بستند

و در میدان اعلای اعلام دین و افشای سنت سید المرسلین چون شیر غران بر جستند و از آنجا که

بفحوای کلام ملک علام و سنت سید الانام و فتاوای علمای کرام اقامت این عمده ارکان اسلام بدون

نصب امام بر وجه مشروع صورت نمی بندد بنا بر آن اکثر جمعی از سادات کرام و علمای اعلام و قضاة

و مشایخ عالیمقام و دیگر اعیان ذوی الاحتشام و جماهیر خواص و عوام بر دست این فقیر بیعت

نموده اند الحمد لله والمنة که بعد مرور دهور مقابلهٔ اهل کفر و عناد و صحت جمع و اعیا در بر وجه مشروع

صورت بست هر چند این بنده ضعیف بحصول این منصب شریف اولا به بشارات غیبی میسر بود

و ثانیا باتفاق جماهیر مومنین مشرف گشت فاما عالم السرائر و الخفیات گواه است که از تمامی این

معرکه پیرائی و عربده آرائی غیر از اعلای کلمهٔ رب العلمین و احیای سنت سید المرسلین و استخلاص

بلاد مومنین از دست کفار و مشرکین امری دیگر مقصود نداریم و آرزوی تسلط بر بلاد

و امصار و ملک خدائی حشمت و شوکت سلاطین و الا تبار در ریاست رؤسای عالیمقدار

و امتیاز خود از بندگان پروردگار و آستان سید الابرار گاهی بخیال هم نمی آریم و هرگز هرگز

شعبه وسوسهٔ شیطانی و شائبهٔ هوای نفسانی باین داعیهٔ رحمانی مخلوط نگردیده و الله علی ما نقول وکیل

پس هرگاه این عاجز خاکسار و ذرهٔ بیمقدار با وجود یکه خانه نشینی کار ماست و خلوت گزینی

شعار ما بمقتضای غیرت ایمانی و حمیت اسلامی خالصا لوجه الله و محض ابتغاء لمرضات الله

کمر همت چست بسته تا بر نصرت دین متین و حمایت شرع مبین بمیدان استقامت قدم ثابت

نهادیم و تعهد جهد و طاقت داد کوششها دادیم یقین دانسته که آنرا الاجاه که بغیرت ایمانی

و حمیت خاندانی موصوف اند و بغیرت عساکر کشی و اعدا کشی معروف در اعلای اعلام دین و
افشای سنت خاتم النبیین و استیصال کفره فجره دین و استخلاص بلاد اسلام از دست کفار و
مشرکین و اجرای احکام رب العلمین و انتظام مجاری سیاست و عدالت بر قوانین شرع مبین البته
همت والانهمت خواهند ساخت و علم شجاعت و شهامت و لوای صولت و استقامت خواهند
افراخت لیکن اگر توجه موکب اجلال بدین دیار و اقطار متعذر و دشوار نماید لازم که جمیع صغار
و کبار و علمای اخیار و ارکین ذوی الاعتبار و سپاهیان شجاعت شعار و رعایای انقیاد آثار
را ترغیب فرمایند و جمعی را از لشکر ظفر پیکر متوجه این سمت نمایند و در اعانت مجاهدین لله خزانه عامره
بال همت کشایند تا مشارکت دالاقتباب بعد اعلای دین رب الارباب و استیصال اهل کفر و
ارتیاب باحسن وجوه بر منصه ظهور گراید و حظی وافی از منطوق آیه فضل الله المجاهدین باموالهم
و انفسهم علی القاعدین درجه بدست آید چنانکه بریاست و امارت اینجهان ممتاز بنی نوع اند
همچنین بدرجات عالیه جنت نعیم و مقعد صدق در جوار رب کریم مباهی امثال شوند و ان شاء الله
طبق مواعید صادقه کلام ربانی و کان حقا علینا نصر المومنین و ان تنصروا الله ینصرکم و یثبت اقدامکم
و هم بموجب اشارات غیبی و بشارات لاریبی که این فقیر بآن مستبشر است عنقریب فتح و نصرت جلوه
ظهور خواهد داد و خزاین بیشمار و بلاد کفار رنگون از در دست تصرف انصار اخیار خواهد افتاد
این فقیر تحصیل مال و منال و تصرف بلاد و امصار غرضی ندارد هرگاه از اخوان مومنین استخلاص
بلاد از دست کفار و مشرکین نموده در اجرای احکام رب العلمین و احیای سنت سید المرسلین
کوشند و قوانین شریعت و رایت عدالت مرعی داشته مقصود فقیر حاصل گشت و تیر سعی
بر هدف نشست در مقدمه سیک تامل نفرمایند و تعجیل در دین را کار فرمایند و دولت دو جهانی
و سعادت جاودانی بدست آرند

بنام نواب محمد بهادر خان عباسی نوشته

بخدمت خان شهامت عنوان شوکت نشان عالیجاه رفیع دستگاه عظمت پایگاه شجاعت
آثار تهور دثار حافظ الملک نصرت جنگ رکن الدوله محمد بهاول خان عباسی بهادر زاد الله حشمته
بتاریخ هژدهم ماه محرم الحرام سنه ۱۲۴۲ هجری روز یکشنبه مخزن افاضات جزیل معدن افادات جمیل
هادی انام اهل اسلام مقرب بارگاه جلیل مولانا محمد اسمعیل از حضور فیض معمور سیدنا و سندنا
حضرت امیر المومنین و امام المسلمین اید الله الدین بنصره و بقائه با جمعیت لشکری از غزات ابرار
و مجاهدین اخیار بطرف پکهلی رخصت شدند و الله الناصر والمعین از مقام پنجتار رسید

بسم الله الرحمن الرحیم . از خدمتگذاران فدویت کیش و جان نثاران عقیدت اندیش بندهٔ
ضعیف محمد اسمعیل و سید محمد مقیم خان و شاه سید بحضور لامع النور حضرت امیر المومنین امام
المسلمین قدوة المجاهدین اید الله اجلاله و ضاعف اجلاله تعداد ادای تسلیمات مسنون و تعظیمات
اخلاص مشحون و تحیات انکسار مقرون آنکه روزیکه از حضور عالی رخصت گردیدیم بموضع توپی
رسیده شب گذرانیدیم روز دویم از انجا روانه شده بموضع کهبل رسیده فروکش شدیم روز سیوم
از انجا بسمت موضع امب متوجه شدیم فدوی قدیمی یعنی محمد اسمعیل در اثنای راه شنید که در موضع تناول
که صوفی منحرف از راه است بود و بنا بر تقریب ملکان کهبل و اعزه اخون خیل ملا اسمعیل اخوندزاده نزد
رئیس دیه مذکور یعنی سید اعظم شاه و سید اکبر شاه که از مشاهیر علمای این دیار اند مجتمع گردیده اند
بنا علیه راه راست را گذاشته و بهدایت آن شاه و سید را همراه گرفته مع چند رفقای دیگر بموضع مذکور
رسیدیم و در انمقام قدری توقف کردم و آنهمه اعزه را بجهاد ترغیب نمودم و بیعت امامت حضور از ایشان
گرفتم میخواستم که ایشان را همراه خود در موضع امب بیارم اما ایشان بعضی اعذار پیش کردند که امروز
رفتن ما نهایت متعذر است بعد یکدو روز اگر طلب خواهید کرد حاضر خواهیم گردید هر چند عذر آنها را
قبول ننمودم اما اخوندزاده ملا اسمعیل که در میان ایشان مشار الیه بودند ترغیب داده همراه خود بموضع

اینب اردوم ملا محمد رحیم اصالةً از طرف خود و وکالةً از آن همه عظماء مشارکت مجلس مشاورت قبول نمود
چون بموضع اینب رسیدیم خان عالیشان عظمت نشان پاینده خان بتقریب استقبال از مکان خود بیرون
آمده ملاقات نمودند اما بنا بر قول ماثور الحزم سوء الظن مقامی بعید از مسکن خود فرودگاه مجاهدین قرار دادند
و از اینکه در آن روز وقت مجالست و مشاورت باقی نمانده بود بمجرد ملاقات اکتفا کرده بفرودگاه خود رفتیم
علی الصباح چون جای مذکور ملاحظه نمودیم چنان واضح گردید که بر یک لب دریای اباسین
موضع اینب واقع است و بر لب دیگر قلعچهای ستکار بر کوهچهای دشوار گذار علی سبیل التوالی واقع چنانچه
در عین محاذات فرودگاه ما فدویان هم یک قلعچه ایشان بفاصله یک گلوله تفنگ تخمیناً واقع بود چنانچه
اصوات طرفین مسموع میگردید آنچه از طریق دست برد در ذهن مستولی شده بود طریق جریان آن بالکل
مسدود بود خصوصاً قصور همت میزبان با فدویان باعث قصور عزیمت غزات از استعمال دست برد
مذکور واقع شد الحق که اقدام در انتقام از مباحات شرعیه هم نبود چه جائیکه از عبادات شمرده شود
بالجمله پیش کردن مقدمه معلومه پس پشت انداخته در مجالس متعدده با میزبان مذکور در طریق عبور مشاورت
واقع گردید مشارکت او در هیچ باب بوجه من الوجوه بمیزان عقل او سنجیده ولا بالنفس ولا بالمال ولا
بالاتباع الا بالتمکن فی موضع لا یعتریها الحرب لاضطرار او ان شیئاً حاربنا بهم فلما رأینا انه لا یتارکنا
الا بهذا القدر اکتفینا به من هذا المرء الا ان ذلک الموضع لما کان بعیداً من ساحل النهر علی مسافة ثمانیة
امیال او مثلها و لو عبرنا النهر من مسکنه راجلین الی ذلک الموضع لتخلل فی اثناء الطریق حصون المعاندین
او المنافقین اعرضنا عن ذلک و اخترنا معبراً آخر کان واقعاً من مسکنه علی ثلثة امیال او ازید و کان
الطریق من النهر الی الموضع الذی قصدناه فی خلال المسلمین الذین لم ینقادوا قط لاحد من الحکام عموماً
و للکفار خصوصاً و کانوا ینسبون انفسهم الی ذلک الرئیس و کوادنی انتساب ثم لما قدم رئیس محل
اقامتکم فی قریة منسوبة الیه کتب الینا ان اقدموا انتم و رئیس محل اقامتکم الی مشاورین فی هذا الامر الخطیر

للمار الینا

ولما رأينا ان قدوم رئيس مقامنا اليه بعيد بدا لما جبل على الاستكبار وطال ما وقع بيننا من الحقد
حتى ان صار الحقد ديدنا له مع انا لم نجد له كثير ميل الى معاندة انصار دين الله حتى يتواضع ويتغمض
عينه من الصنعة التي طال ما تشبث بها قدمنا عليه في قرية داعين الى قدومه على ذلك المستكبر فتكلم بكلمات
هنيات من انه لو قدم عليه يلحق به ما يلحق باتبار الدنيا من تغير سمتهم وهيئتهم لكنا لم نزل نحاوره في
هذا الامر حتى ان قدم على المستكبر معنا فدار الكلام بيننا في مشاورة الامر الخطير فانطق الله السنتنا
بكلمات يتأثر به الرئيس ان لا يهاب المستكبر فان قلبه قد لان بكلامنا لينا ما فدار المحاورات والمكالمات
بيننا ليس لنا الى ذكرها سبيل لكثرتها فما حصل لنا من نتيج الكلام هو ان الرئيس المتواضع لا يطيب نفسه
بعبورنا من النهر وان المستكبر يشير الينا الا انه لا يسمح نفسه بشيء من مظاهرتنا الا بالتمكين في تلك القرية
التي مر ذكرها ولما ان راجعنا الى وجداننا علمنا ان نزولنا في تلك القرية ليس فيه مفسدة ظاهرة
بل فيه منفعة عظيمة مرجوة فان فزنا بتلك المنفعة فبها والا تيسر لنا الرجوع اليكم فانه لا نرى بحسب
الظاهر من يسد طريقنا ونرجو من الله تبارك وتعالى ان يجد انتشار صيت نزولنا في تلك القرية
ينفع في اعلاء كلمة الله منفعة عظيمة فاخترناه متوكلين على الله والله يحب المتوكلين مصلحت وقت
چنان اقتضا نمود که شخصی را از رفقا که از مخلصان صمیمی حضور بود بسمت ساکنین لب ساحل دریای
اباسین مثل عیسی زئی و امان زئی و کرون و اتمان زئی معه یک اعلام عام از طرف خود روانه نمودم
و ملا عصمت الله اخوند زاده و مولوی عبد الله خان صاحب را معه دو سه کس دیگر نزد صاحبزاده افاده
مآب حضرت شاه محمد نصیر که از علمای اکابر آن لب دریا اند معه یک خط از طرف خود و یک اعلام مزین
بمهر حضور روانه نمودم و خود جمیع رفقا بروز جمعه از موضع انب کوچ نموده بگذر رکیه بفاصله سه کروه
از موضع مذکور واقع است رسیدیم و از بسکه بر گذر مذکور یک جاله بود و عبور تمامی رفقا در یک
دو روز متعذر مینمود و تفریق رفقا در عبور بوجهیکه شب واقع شود و بعضی باین لب دریا باشند و بعضی بر آن

لب دریا مناسب وقت ندید بناءً علیه جمعی را بر گذری دیگر که بالای گذر مذکور بفاصله دو سه
کروه باشد فرستاده شد بر آن گذر دو جاله است پس عبور هم مجاهدین ازین هر دو گذر در یک روز
ممکن بود بناءً علیه این طریق اختیار کرده شد بالجمله شب بر لب دریا گذرانیدیم در روز شنبه بعد
از نماز صبح این فدوی معه چندی از تفنگچیان در اول جاله عبور نمود و بعد ازان متواتر آمد
و رفت جاله شروع شد چنانچه در وقت تحریر این عریضه بر آن لب دریا با جماعه از رفقا نشسته ایم
و باقی رفقاء تدریجاً و تفرقاً می آیند بعضی ازیشان عبور کرده نزد اینجانب رسیده اند و بعضی بر لب
دریا مستعد عبور نشسته ان شاء الله تعالی تا وقت دو پهر عبور سائر رفقا واقع خواهد گردید
بعد از نماز ظهر بسمت قریه مذکور روانه خواهیم گردید و در اطراف و جوانب آنچه مقدمه بقدر فکر خود تامل
کرده شد و در استحکام بنیان تدبیر بقدر افکار ناقصه سعی بلیغ بجا آورده شد آینده توکل پیش نظر
کردیم و تشبث بذیل تقدیر اختیار نمودیم باقی سر رشته هر کار بدست قادر مختار است عبور از
قلعه دربند بفاصله یک کروه تخمیناً واقع گردیده هر چند قلعه مذکوره مجمع کفار شرار است لیکن در
موضعیکه ما عبور کرده ایم اگر چه در قرب و جوار قلعه مذکور است لیکن از احتمال گزند ایشان مامون
و مصئون است باقی کفالت و حمایت ربانی کافی است و ملا اسمعیل اخوند زاده کمر همت بسته
رفاقت با فدویان اختیار نموده اند چنانچه شب بر لب دریا با ما فدویان گذرانیده اند و الحال مستعد
عبور نشسته اند ان شاء الله تعالی در یکدو ساعت عبور خواهند نمود زیاده والسلام مع الاکرام
مرقومه بیست و چهارم ماه محرم الحرام ۱۲۴۳ سنه هجری مرقومه آن لب دریای اباسین بتاریخ
۲۷ شهر محرم در پنجتار رسید رقیمه دویم بار بسم الله الرحمن الرحیم
از فدویان جان نثار و عقیدتمندان خدمتگذار بنده درگاه رب جلیل محمد اسمعیل و سید محمد مقیم
و شاه سید بحضور لامع النور حضرت امام المسلمین امیر المؤمنین عظیم المجاهدین ایده الله اجلاله و ضاعف

اقباله

اجلاله تعید از ادای تسلیمات مسنون و تحیات ندویت مشحون معروض آنکه صحیفه علیه در قیمه بهیه
بصحابت سعادت نشان نیاز محمد خان بموضع نکاپانی رسید مضامین هدایت آگین واضح و لایح
گردید تفاصیل احوال سفر از ابتدای وقت رخصت تا وقت عبور از دریای اباسین نوشته ارسال
حضور فیضگنجور معرفت ملا محمد اسماعیل اخوندزاده نموده ام اغلب که رسیده کاشف مدعا گردیده باشد روز که
عبور واقع گردید بسبب تنگی وقت مصلحت وقت چنان اقتضا نمود که بر ساحل دریا شب گذرانیده شود
اما از انجا که قلعه دربند بفاصله یک کروه بود اقامت در آن مقام غیر مناسب فهمیده بنابران دو سه
کروه در ها نرور کوچ کرده در مقامی فرکش گردیده مردمان قرب و جوار آن مقام باشارت خان
عظمت نشان پاینده خان بکمال حسن سلوک و طلاقت وجه پیش آمدند و تمام شب بطریق محافظت
گرداگرد لشکر بر سر کوههای بلند بیدار ماندند و آتش افروختند علی الصباح که از انجا کوچ واقع
گردید و حشم آن قرب و جوار باشارت خان ممدوح همراه شده تا بموضع نکاپانی رسانیدند و در آن
موضع هم بطریق سابق بسیاری از منتسبان خان ممدوح و بسیاری از مومنین مخلصین آن
قرب و جوار بطریق مذکور پیش آمدند و موافق استطاعت خودها خدمت نان و نمک بجا آوردند و بعضی
از علمای قرب و جوار آن اطراف ملاقات کرده نیت مکنونه خود را در باب اقامت جهاد اظهار نمودند
و گفتند که اگر بالفعل طلب نمایید بقدر هفتصد یا هشتصد کس از مومنین مخلصین همراه گرفته رفاقت
شما اختیار مینماییم بنا بر صوابدید وقت چنان جواب گفتیم که بعد از چند روز شما را اطلاع خواهیم نمود وقتیکه
کاغذ من بشما رسد بمجرد ملاحظه کاغذ هر جا که باشم بیایید ایشان این معنی قبول نمودند و قطعه اعلام
قرب و جوار ضلع نکاپانی روانه کرده شد و آنچه از مفاد فرمان واجب الاذعان مفهوم گردید که
بالفعل از پاینده خان علاقه دوستی و امید موافقت قطع نموده بعجالت تمام بسمت پکهلی با فوج آن
روانه شویم و نزد محمد علی شاه و سربلند خان برسیم هر چند این امر عین صواب است اما در نیوقت اظهار

اینمعنی مناسب وقت ندیدیم بلکه مناسب وقت چنان بنظر آمد که بالفعل علاقه مودت و اخلاص با خان
ممدوح اظهار نموده چندی در مواضعیکه انتساب با و دارد اقامت نموده مؤمنین این دیار را رفیق
خودگردانیده بسمت کابلی متوجه شویم بالجمله امروز انشاء الله بجدو و اگر در خواهیم رسید و آنقدر که
اقامت مناسب وقت خواهیم دید خواهیم ورزید انشاء الله قدری جمعیت خواهیم کرد و آنچه مصلحت وقت
خواهد بود بعمل خواهد آمد که مقام محفوظ و مصون بغیر مواضعیکه انتساب به پاینده خان دارد نیست
و تا حال سوای حسن سلوک معامله دیگر از طرف خان ممدوح ظاهر نگردیده اگرچه شراکت بالکل [illegible]
نیست لیکن مخالفت و بدخواهی هم ظاهرا مستبعد مینماید ملا اسماعیل اخوندزاده که نهایت عاقل و
هوشیار اند و در مقدمات تألیف و تنفیر دانا و تجربه کار و در عوام و خواص این دیار مشهور اند و از طرف
خان ممدوح برفاقت ما فدویان مامور و بجای خود هم دیانت کیش اند و در اعانت مسلمین خیر اندیش
بجان و دل رفیق لشکر مجاهدین اند و بیشتر بکمک حال مومنین در هر منزل سعی بلیغ در مقدمات خیرخواهی
عسکر ظفر پیکر بجا می آرند و آنرا منجمله افضل عبادات میشمارند چنانچه خطوط خان ممدوح مشتمل بر
مامور ساختن اعزه این قرب و جوار بخدمتگذاری مجاهدین همراه میدارند و بواسطه خطوط مذکوره
امور نافعه برای مجاهدین میدارند لیکن معروض آنکه از بسکه راه این اضلاع بسبب وقوع کوهسار
دشوارگذار نهایت صعب الورود است تا آنکه کسیکه معتاد یا محتاج سواری باشد باین سمت حرکت
نباید فرمود تا کسیکه اتقیاء و کلی و از عوائق جبلی به نسبت اهل یا نایب امام نداشته باشد یا آنرا زوامر متعسر الحصول
مینماید او را هم باین صوب بلا انتظار فرمودن مناسب وقت نیست یعنی کسیکه در انتقام به نسبت حضور من جمیع الوجوه
اتقیاء و کلی مینمایند تا بنیابت آنجناب چه رسد پس در حق ایشان همانست که در ملازمت آنجناب
باشند تا با ثار تربیت آنجناب مهذب شوند بالجمله آنچه اولی و انسب باعتبار ظاهر بتدبیر فکر ناقص خود
می آید بر آن عمل مینمائیم و باقی سرانجام هر کار را بدست قادر مختار میشمارم بالفعل گزندی ظاهره و مضرت

باهره

بسم الله الرحمن الرحیم [illegible]

[illegible]

با هره ور بمقام اسلام نظر نمی آید بر دل هدایت منزل غبار تردد ننشیند انفع تدابیر اعانت مجاهدین

این اضلاع همین است که اعانت ایشان بارسال جماعات غازیان تدریجا معه سامان حرب از

شمشیر و تفنگ و باروت و سرب آهسته آهسته ارسال فرمایند تا جماعات متعاقب بفاصله یک یک روز

یا دو دو یا سه سه برسند که همین باعث ترغیب مومنین و ترهیب منافقین و ارعاب اهل کفر

وارتیاب خواهد گردید زیاده تعلیمات لله   رقعه سیوم بار   بسم الله الرحمن الرحیم

از فدویان جان نثار محمد اسمعیل و محمد مقیم بحضور حضرت امیر المومنین امام المسلمین ادام الله جلاله

وضاعف اجلاله بعد ازادای تسلیمات مسنون و تکریمات فدویت مقرون آنکه ازین پیش دو قطعه

عرائض یکی از مقام انب و دوم از مقام نکاپانی مشتمل تمامی سرگذشت ارسال حضور پرنور

نموده ایم اغلب که رسیده کاشف مدعا گردیده باشد من بعد چون از موضع نکاپانی کوچ نمودیم بمقام

شیرکوت که متعلقه عالیجاه پاینده خان است رفته اقامت انداختیم جمعدار انجا جالو نام بمدارا

و تواضع پیش آمد از انکه استقامت در انجا غیر مناسب بود مصلحت نبود صبح اراده کوچ نمودیم

معه پسر جالو نزد کور راهی ضلع اگرور گردیدیم روز ورود مایان در موضع شیرکوت پسر جالو وقت

برای خبر رسانی و تقریب ملاقات پیش عبد الغفور خان والی ضلع اگرور که پیشتر خود مستقل بود و

حالا یک گونه متعهد عالیجاه پاینده خان است رفته خبر رسانیده بود ازین سبب در اثنای راه

کمال خان برادر عبد الغفور برای استقبال در رسیده ره نورد وادی تواضع و مدارا و خاطرداری

گردیده و در ضمن مکالمه بیان ساخت که طبیعت عبد الغفور خان از چندی بیمار است لهذا خود نیامده

بالجمله از انجا همراه شده تا موضع ککلی رسانیده گفت که امروز در همین جا دیره باید کرد و صباح

بموضعیکه عبد الغفور خان در ان مقیم است خواهیم رفت چنانچه روز دیگر حسب مقتضای مقام لشکر غازیان

را بی سر مطلق گذاشتن مناسب وقت ندیده میان محمد مقیم صاحب را در معسکر گذاشتم و بمعیت ملا محمد اسمعیل

[illegible]

اخوندزاده و شاه سید و چند نفر دیگر همراه کمال خان مذکور در موضع اقامت عبدالغفور خان رفتیم
در آنجا احمد خان پکهلی والا رسید و حیدر شاه ابن عم سید محمد علی شاه پکهلی والا و ارسلان خان
برادرزاده عبدالغفور بتقریب ملاقات موجود بودند از همه ملاقات واقع شد و بیعت امامت حضور
بر دست فدوی همه مذکورین نمودند در اثنای گفتگو همین مقدمه پیش نمودیم که یک مقام محفوظ بطور قلعه برای
ما آن تجویز باید ساخت عبدالغفور خان جواب گفتند که خبرگری در قبضه من نیست یکی گرهی حسن گوت
که متصل مقام اوست و دیگر گرهی شمشیره که متصل دره کوه پکهلی واقع است پس آن هر دو حاضر اند از آنجا
که از گرهی حسن گوت جهاد وغیره بسبب بعد مسافت بر احزاب شیاطین متصور نبود شمشیره را پسندیدیم
و گفتیم که کمال خان همراه باید نمود تا راه نماید او شان بعده صحیح کردند بنا بران اخوندزاده محمد اسمعیل
را در آنجا گذاشته سید شاه را برای دعوت مسلمین آن قرب و جوار که برادری عبدالغفور خان اند لیکن
تابع نیستند فرستاده خود بعسکر مراجعت نمودم از آن روز تا این روز که روز چهارم است کسی از او شان
رسیده و ملا اسمعیل هم باز نیامده اند بنابر آن علی در موضع کلکی استقامت داریم و امروز که روز شنبه
است آدمی از طرف شاه غلام حسین آمده زبانی بعد از سلام از طرف او گفت که تا هنگامیکه
لشکر دیگر نخواهد آمد مردم اینجا بر جهاد و مرافقت شما نخواهند برخاست ایشان بسبب قلت لشکر اعتبار
نمی کنند و مولوی عبدالله را معه ملا عصمت الله که بخدمت صاحبزاده محمد نصیر فرستاده بودم او شان
معه خط صاحبزاده رسیدند نوشته بود که مردم اینجا را بنقدر لشکر بر نمیخیزند که اگر لشکر دیگر همراه صاحب
لشکر تیز گوم برق باشند اگر بیاید مردم اینجا بسیار مجتمع خواهند شد و الا نه و توضیح این مقام زبانی
حامل که تاکید همین مضمون بود گفته فرستادند پس صورت این محال بر همین منوال است و مرضی مردم
اینجا چنان است که تدریجا لشکر ما از یان عازم این صوب گردانیده آنچه رای صواب پیرای حضور
اقتضا فرماید عین صواب و مصلحت است زیاده والسلام مع الاکرام

[illegible]

رقعه چهارم بسم الله الرحمن الرحیم از فدوی جان نثار عقیدت شعار محمد اسمعیل بحضور لامع النور
حضرت امیر المومنین امام المسلمین ایده الله جلاله و ضاعف اجلاله بعد از تسلیمات مسنون و تکریمات
فدویت مقرون واضح آنکه سابق ازین عریضه از مقام ککلکی هم روانه حضور نموده ام پس بعد آن
آنچه رونمای است این است که ارسلان خان برادرزاده عبد الغفور خان معه قدری اتباع خود کمک
حبیب الله میرفت و همگی گویند ایشان آنجا باهم رسیده اشتند درین صورت مصلحت وقت و مناسب زمان
همچنین بنظر آمد که قدری لشکر روانه بسمت حبیب الله خان کرده شود چرا که مردم اینجا بدون دست و بازوی
بابان هرگز از جا نمی خیزند چنانکه با خود دست و پا زدیم همه همراه خواهند شد ان شاء الله تعالی بنابر این
جماعتی از غازیان بسرکردگی میان محمد مقیم خان صاحب تعیین کردم و خود معه ملا محمد اسمعیل آخوندزاده
اراده دارم که بزودی بطرف سواتیان رفته سرکردهای آنها را مثل سربلند خان و ناصر خان و
شاه محمد علی وغیره ترغیب و تحریص نمایم و آنچه فیما بین مذکورین و حبیب الله خان مناقشه و کینه داری است
رفع کرده یکدل کنم اطلاعاً بعرض پرداختم پس درینولا اگر مناسب باشد قدری لشکر غازیان دیگر که
نهایت راغب بر جهاد باشند متوجه این سمت فرمایند که در حینی که فرصت رسیده با ایشان ملاقی شود
و اگر رای صواب آرای حضور اقتضا فرماید خط بنام بنده خان مشتمل بر ترغیب و تحریص و پاسداری
ابلاغ فرمایند و ملا محمد اسمعیل صاحب آخوندزاده نهایت مرد دیندار است و حالا سوای او مردی
که دیانت دارد و واقف این ملک و ممد و معین و هواخواه اسلام باشد و قابل جرگه منعقد گردد دیگر نیست
بتائید دین بسیار از بسیار سعی می نمایند باقی هرچه خواهد بود متعاقب بعرض خواهم رسانید زیاده
والسلام مع الاکرام فقط

رقعه پنجم بسم الله الرحمن الرحیم

از فدوی جان نثار محمد اسمعیل بحضور حضرت امیر المومنین امام المسلمین ایده الله جلاله و ضاعف اجلاله
بعد از ادای تسلیمات مسنون و تعظیمات فدویت مقرون معروض آنکه وقتیکه در موضع ککلکی بنابر مشاورت

کمال خان برادر عبدالغفور خان رئیس موضع اگرور وکشش گردیم شخصی از طرف سیادت پناه
محمد علی شاه و خان عالیشان ناصر خان معه عریضه مرسله رسیده ممدوح بحضور لامع النور نزد این
فدوی رسید عریضه مذکور نشان داد بر مضامین مندرجه مطلع گردیدیم و از بیان او چنان واضح گردید
که مقصود اعزه ممدوحین چنانست که عساکر ظفر پیکر در مقام اگرور یا غیر آن چند روز اقامت نماید
یعنی بالفعل بقرب جوار ایشان متوجه نگردد و ظاهرا غرض ایشان از همین این امر باشد که ایشان
بالفعل بظاهر بکفار شرار بنابر بعضی مصالح دنیویه پیوستگی میدارند و حمله عسکر اسلام تا حال در محل
حرزه منزل ایشان بنابر قلت اسباب بظاهر استیقن نگردیده بنابرآن علیه رابطه مذکور را بظاهر بالفعل
قطع کردن و پیوستگی خود را بحضور لامع النور مشهور گردانیدن مناسب مصلحت خود ندیدند بنابرآن علیه
عسکر مذکور را از قرب جوار خود دور دور در تعطیل و تعویق انداختند لهذا اینجانب هم مناسب وقت
دید که رابطه اتحاد و اخلاص را با پاینده خان و خوانین اگرور و حبیب الله خان بظاهر مستحکم نیز گرداند
تا وقتیکه با اعزه ممدوحین علاقه اتحاد بدست آید و طریقش همین بنظر می آید که عسکر مذکور در ضلع اگرور
اقامت نماید و بعزم تائید حبیب الله خان را بر زبان اظهار کند و خود جریده معه چندی از رفقا بعزم
ملاقات اعزه ممدوحین نماید لیکن بخوانین اگرور چنان اظهار کند که بنابر جمع نمودن لشکر سواتیان
که در قرب جوار اعزه ممدوحین سکونت میدارند میرویم تا لشکر مذکور را جمع نموده بنابر تائید
حبیب الله خان بجمعیت کثیر متوجه خواهم گردید همین معنی را در دل خود مضمر داشته اول بنابر ملاقات
عبدالغفور خان رفتم و کمال خان برادر ایشان را با خود بردم و ارسلان خان برادر زاده
ایشان را در مقام ایشان طلب نمودم و احمد خان رئیس ضلع پکهلی و سید حیدر شاه که ابن عم
سیادت پناه محمد علی شاه را در میان مقام یافتم بالجمله با خوانین مذکورین با جمیعهم در همان مقام
ملاقات واقع گردید و مکالمه و مشاوره در میان آمد تفاصیل آنچه در میان محفل مذکور بر زبان طرفین

جاری گردید

جاری گردید تحریر آن خیلی متعذر است اما مجملش آنکه خوانین مذکورین هرچند مدارات لسانی
بیش از بیش بر روی کار آوردند حتی که بیعت امامت بجناب بردست اینجانب ادا نمودند لیکن از
فحاوی کلمات ایشان چنان تراوش میکرد که ذره از غیرت ایمانی و حمیت اسلامی خلاص
قلوب ایشان در امتثال احکام علام الغیوب اصلاً نمیدارند بلکه منتهای نیات ایشان محض تحصیل
متاع حطام این جهان و تفوق بر اقران است و بس ترک مسلک ایشان سخن کردم و بمواعید حصول ایشان از
تکلم نمودم و در اثنای آن بعضی در مقدمات وعظ و تذکیر در مطاوی کلام مندرج ساختم بالجمله
بظاهر رابطه اتحاد قدری درست شده بعد گذران یک بکر خود در موضع کلکی مراودت نمودم بعد از آن
عجب واقعه پیش آمد که نزد میان محمد خان از جنس نقود محض اشرفی بود و روپیه اصلاً نبود و مردمان
آن دیار از نرخ خرید و فروخت اشرفی اصلاً آگاه نبودند بنا برآن علیه بر فروختن غله بعوض اشرفی
اصلاً اقدام نمیکردند و بدست آمدن غله بطریق قرض بوعده چند روز که اشرفی را در آن مدت
بجای دیگر فرستاده و در عوض آن مبلغ حاصل کرده آورده شود بدون اشاره رؤسای آن مقام
متعذر مینمود و رؤسای مذکورین از بسکه باینمعنی یقین کلی میداشتند که بالفعل لشکر مجاهدین تائید
حبیب الله خان خواهند و از مرافقت لشکر ظفر پیکر پهلو تهی مینمودند و در خدمتگذاری ایشان کماحقه
بجان و دل سعی نمودند هرچند با رؤسای مذکورین از همین کلام واقع گردید اما کماحقه متوجه نگردیدند
بنا برآن در دو روز تنگی خرچ و ضیق معیشت بوجهی پیش آمد که اکثر اهل قافله عموماً و اهل رامپور خصوصاً
مضطرب گردیدند و از استحکام استقامت در مقام اقامت دست بردار گردیدند آخر بعضی از عقلای
ایشان بمراودت مشورت میدادند و بعضی از ایشان بدون استیذان رفتند میان محمد مقیم خان
بنا بر شجاعت جبلی و جرأت قلبی در باب سلسله جنبانیدن کارزار و شروع مقدمات جنگ و پیکار
نهایت استعجال مینمودند هرچند بحسن تدبیر و لطف کلام عزیمت ایشان را در تعویق و تعطیل می انداختم

آنا مرور یکروز بر ایشان شاق گذشتن یکسال بنمود و بنابر اعلیه منشی خواجه محمد را نزد سربلندخان
معه مبلغ یک اشرفی روانه نمودم تا با خان ممدوح در باب شاوره هم کلام بکنند و آن اشرفی هم فروخته
بمعرفت خان ممدوح فروخته روپیه بیارند آن ایشان روانه گردیدند بعد روانگی ایشان خان عالیجاه
ارسلان خان آمده اظهار نمود که من معه جماعتی از اهل اگر در بنابر تائید حبیب اسب خان فی الحال
میبردم اگر کسی را از شما شوق جهاد باشد و غیرت تائید مسلمین مظلومین در دل داشته باشد همراه من
شود که خرج آن من بر ذمه خودی بردارم بمجرد استماع این معنی جمعی کثیر از اهل قافله عموماً و میان محمد مقیم خان
خصوصاً بر رفاقت او مستعد گردیدند و آنقدر بیش بیش چشم بسته بر تائید خان ممدوح کمر همت بستند که
دانستیدان از بس مدد و درخواست گردید هر چند اجازت ایشان مصلحت وقت ندیدیم اما بخش
ایشان را هم مخالف امر آنجناب نفهمیدم بنابر اعلیه عسکر را دو قسم نمودم رفیقان میان محمد مقیم را عموماً
دیگر مستعجلین را همراه ایشان کرده بر رفاقت ارسلان خان مامور ساختم و خود معه جمعی باقی در موضع
حسی کوت که محل سکونت ارسلان بود رخت اقامت انداختیم بعد گذرنیدن ارسلان خان و میان
محمد مقیم خان خود معه چندی از همراهیان که قریب چهل کس باشند از انجمله فضیلت و کمالات اکتساب
اخلاص انتساب ملا محمد اسماعیل اخوند زاده که اوستاد جمیع علمای این دیار اند در مقدمات جنگ
و پیکار و تالیف اخبار و اشتهار یگانه روزگار و نهایت هوشیار از انجمله ملا شاه سعید و دیگر جماعه
از رفقای خود حسب الطلب خان عالیشان سربلند خان بملاقات ایشان متوجه گردیدیم و جماعتی غزات
باقی بسرکردگی مولوی عبدالله خان در موضع حسی کوت مقیم گردانیدیم بالجمله بعد از طی نشیب و فراز
کوهسار نزد خان ممدوح رسیدیم و ملا عصمت الله برادر ملا شاه سعید را هم در آنجا یافتم خان
ممدوح هر چند از سرداران نامدار و از مردمان دیندار اما بالفعل از وطن خود بر آمده در مقام سمی
بلا زماوان نشسته اند اصل رئیس آن مقام شخصی شاهی خلیل نام که با خان ممدوح نهایت موافقت میدارد

و از موافقت

و از موافقت ایشان کوشش نمایند الغرض با جان محمد و شاهی خان و برادران او ملاقات
واقع گردیده هر چند کلمات موانست و اتحاد و وداد از ایشان صادر میگردند اما توقف از انسلاک
خود بسلک مجاهدین بطریق یکرویی و یکجهتی متبادر دیده دو روز و دو شب نزد ایشان گذرانیدم و در
ترغیب ایشان بمرتبه قصوی سعی خود را رسانیدم اما از قرائن حالیه و مقالیه همین معنی فهمیدم که
مقصود ایشان برهم شدن مخالفت ایشان ست یعنی شخصیکه فی الحال بر سواحل دریای اباسین
متسلط است و در موافقت و مرافقت مجاهدین انتظار قوت و شوکت ایشان میدارند که اگر
غلبه ایشان بر کفار بوجه من الوجوه ظاهر شود سریع الحال بکمال استعجال موافق خواهند گردید و الا
راه سلامت روی درمیان موافقت و مخالفت خواهند پیمود البته اینقدر متیقن ست که در آزار
مجاهدین نخواهند کوشید اما اینقدر هم متوقع ست که فی الحال لباس شجاعت و تهور در میدان موافقت
و مرافقت خواهند پوشید غرض اینکه حصول معنی شوکت مجاهدین باجتماع عسکر باید بدست آمدن مصارف
مجاهدین از روی ایشان خیلی متعذر مینماید آری بر تقدیر حصول شوکت از سایر اخوان و اقران
خود پیش قدم باشند و دیگر اقران خود را نیز بر همین ترغیب نمایند و احتمال دیگر هم مظنون ست و آن
این ست که اگر کسی بالفعل بر بیخ کوشیدن مخالفت ایشان ظاهرا باهر استعداد گردد پس تحمل که
از چپ و راست چشم بسته موافقت او بالفعل اختیار نمایند و در تاسیس مبانی حشمت و شوکت او
سعی بلیغ بجا آرند و شائبه که بنا بر اظهار همین مدعا عزم ملازمت حضور هم میدارند اما بر مجرد وعده
بیخ کنی مخالف فی الحال موافقت کلی از ایشان متعذر بالجمله موافقت ایشان بالفعل بر تقدیر بیخ کنی
مخالف ایشان بالفعل ست و اما بر تقدیر وعده بیخ کنی پس وعده موافقت ست این ست آنچه این
فدوی از قرائن حالیه و مقالیه ایشان فهمیده لیکن بظاهر پس راه موافقت و عاطفت میپویم
و رابطه اخلاص و اتحاد میجویم و بیعت بالفعل را بر بیعت سیادت پناه محمد علی شاه مفوض میدارند و آن

سیادت پناه را سر گروه خوانین این اضلاع خود میشمارند و آن فدوی اظهار یگانگی خود را با مخالف این جانب
بچند وجوه مقرر میداند اول آنکه گذر دریای اباسین از جانبین و ضلع اکوره زیر حکومت اوست
پس در صورت انقطاع رابطه دوستی مرور و عبور جماعات غزات متعسر میگردد ثانیاً آنکه خود آن شخص
نسبت سایر خوانین این اضلاع صاحب حشمت و مکنت است موافقت این خوانین در مقابله مخالف او ظاهراً
هیچ کار آمدنی نیست ثالثاً آنکه در میان او و در میان حبیب الله خان و سایر خوانین اکوره رابطه اتحاد
نهایت مستحکم است و میان محمد مقیم خان مع جمعی از غازیان نزد حبیب الله خان بالفعل رفته اند پس تحمیل
که خان مذکور با دیگر خوانین ضلع اکوره بر انقطاع رابطه اتحاد در مابین این فدوی و شخص مذکور آگاه شوند
تحمیل که مضرتی بایشان رسانند یا از موافقت و مرافقت ایشان دست بردار شوند و همچنین هم باعث
وصول مضرتی بایشان گردد رابعاً آنکه سلطان زبردست خان که از اعظم رؤسای حوالی کشمیر است
با حبیب الله خان رابطه اخلاص و اتحاد از قدیم الایام میدارد پس شاید موافقت خان مذکور یعنی حبیب الله خان
باعث حصول رابطه اتحاد فیما بین این فدوی و سلطان مذکور گردد این است مجمل حال خان عالیشان
سربلند خان و دیگر خوانین این ضلع را مثل سعادت خان و احمد شاه خان و احمد خان و سپاهی خان
و امثال ایشان همرنگ سربلند خان یافتم و احوال ناصر خان و حسن علی خان و سیادت پناه محمد علی شاه
و امثال ایشان از رؤسای غایبین که بایشان تا حال ملاقات واقع نگردیده از حال خوانین مذکورین
بطریق قیاس شناختم که ایشان باعث حصول معنی شوکت عساکر اسلام نخواهند گردید و سلسله جنبان
مقابله کفار نخواهند شد اما بر تقدیر حصول حشمت و شوکت البته راه موافقت خواهند پیمود و اگر کسی سلسله
کارزار بجنبانند شاید بوجهی از وجوه شریک او شوند آری بر تقدیر ظهور غلبه اهل اسلام موافقت ایشان
قریب متیقن است البته احتمال وصول ضرر از طرف ایشان نهایت مستبعد است پس فی الحال ایشان را
محب ضعیف القلب و مؤمن قلیل الاخلاص و مخلص حیران و صاحب ایمان مخلوط البته تصور باید کرد در زمانه دار

موافقت

موافقت بالفعل توانند کرد نه تسلط مردان نفاق شعار راه مخالفت خواهند پیمود بلکه بر ساکنین
و قاعدین اینجا که غلبه اسلام را بدل خواهان و در معرکه پیکار با هر دو جانب فی الحال مبادرت سربلند خان
و شاهی خان در معابیکه مشترک فیما بین سعادت خان و شاهی خان است و تمام جریان مستور از متعلقات
ضلع نگری است و از همه جانب بکوهسار محاط اقامت نمودم هر چند مقام اقامت این چند رفقا
هم در آنموضع نبود و با وجودیکه از سکان موضع مذکور با قامت فدویان راضی هم نبودند زیرا که احتمال
میداشتند که شاید تمام عسکر رخت اقامت در همین موضع اندازند و تنگی مساکن و فنا مزارع لاحق
حال گردد لیکن بجهت ضرورت برای چند روز در موضع مذکور اقامت نموده یکقطعه خط بنام سید محمد
و خان عالیشان ناصر خان و حسن علیخان بمعرفت خان عالیشان سربلند خان متضمن بر ترغیب و سبب
مطلب ایشان بنا بر ملاقات در موضع مذکور ارسال داشتم و خطوط دیگر علیحده علیحده بنام اعزه محمد حسین
متضمن بر مطالب مسطوره بدست یکی از رفقاء خود نیز ارسال نمودم و ملا عصمت الله را بسمت خوانین
قوم دلسی برای ترغیب و دعوت روانه ساختم و شخصی را بطرف سادات نیل و کرانی نیز روانه نمودم
بالجمله بحسب طاقت و بمقدار عقل ناقص در سعی مشغولم حق تبارک و تعالی مشکور گرداند و ثمره آن بر روی کار
آرد و قدر استطاعت خود سعی بجا می آرم و سر رشته کار بدست قادر مختار می سپارم و در این اضلاع آمده چنان
معلوم نمودم که هر چند بفضل تعالی در عرصه کثیره بر آمدن مقصود متوقع است اما وقت آمدن عسکر در این اضلاع
رسیده بود بلکه یعنی قبل از حصول وقت آن واقع گردید آری وقت آن بود که این فدوی معه چندی
از خدمتگذاران حضور وارد این اضلاع میگردید و به دیهات و قری بلا تکلف در بعضی بطریق جهر و
اعلان و در بعضی بطور سر و کتمان دور و سیر مینمود پس وقتیکه روسای این اضلاع مستعد میگردیدند و
موضع اقامت لشکر معین میشد آن وقت عسکر ظفر پیکر رونق افزای آنجا میگردید یا ابتدای لشکری
جرار کثیر المقدار از مردمان کار شو جانب این سمت میگردید و قطع نظر از موافقت و مخالفت سکنه این اضلاع

بر مقابله اعدا، سترگ و چهره علم جنگ و جدال می افراخت و بر کفار و منافقین بی دغدغه دست انداخت
هر که راه مخالفت می پیمود به پاداش او می رسانید و حیل منافقین را از هم می پاشید خبر بخیر بنا و فتح
اگر میان محمد مقیم فتح باب گردید حصول مقصود میسر الحصول نمی‌نماید الا بعد چندی و انگاه ان شاء الله صورت
می آید اما چه باید کرد که اکثر رفقا طبع اند که به استعجال مجبول اند الا بعضی از ایشان که بر انقیاد محض
و اطاعت بحث مستعد اند و معنی جهاد که عبارت از بجا آوردن مساعی جمیله است در مقدمات نصرت دین
خواه به سنان لسان باشد خواه به سیف و سنان نفهمیده مشارکت خود را به هر رنگ باعث افتخار رسیده اند
بالفعل باز گردیدن هم نهایت مضر مقصود است ولی تامل و تدبیر درست انداختن هم از مصلحت وقت بعید
بلکه تخیل کرا این هر دو ابرار از ممنوعات شرعیه باشند و از محظورات عقلیه بلکه همین وقت است که بر یکی
تا کل و ملازتیش خبر نمائیم در تجلی مراحل نشیب و فراز که بسیار مستعد شویم و مساعی جمیله عقلیه بجا آریم و از
افضل انواع جهاد شماریم رجای واثق از بارگاه حضرت خالق آنست که رفقای این فدوی عموماً و مشار این
این مخلص خصوصاً در همین مشارکت این فدوی نمایند آنگاه بعد چندی نقاب حجاب از چهره مقصود انداخته
و علم نصرت دین و اعلای کلمه رب العلمین برافراخته گردد باقی تفاصیل احوال بعد از ملاقات سید ممدوح
خوانین مذکورین معروض کرده خواهد شد زیاده حد ادب است. دیگر آنکه ملا محمد اسمعیل اخوندزاده نهایت مرد مهذب مشار
و دیانت دار اند و در شاعرت و مصالحت پخته کار و پیشوای تمام فضلای این اضلاع اند و معتمد علیه خوانین
این اطراف و در کار دین بجان مصروف و در تالیف و ترغیب دل مشغوف آمده اگر یک شقه مشتمل بر تحسین
و آفرین بنام شان ابلاغ فرمایند زیاده حد ادب است. دیگر آنکه خان عالیشان سربلند خان برای [illegible]
بحضور بسیار قصد میداشتند لیکن فدوی متوقف ساخته تا که ملاقات از محمد علی شاه و دیگر خوانین بخوبی
میسر آمده و آرزو شان این مضمون را گفته بودند که باید نگاشت بنابران معروضه داشته شد پس یک شقه
بنام بر ماندن او شان تا وقت حاجت هم ابلاغ فرمایند فقط

بسم الله

بسم الله الرحمن الرحيم رقعة اخرى كانت ملفوفة في الاولى من المولى اسمعيل الاول
الى المولى الاعلى الاجل امير المومنين وسيد المسلمين اعلى الله كلمته بعلو مجده ونشر دينه بانتشار رشده
بعد السلام عليكم ورحمة الله وبركاته عليكم اهل البيت ان الاخوين الذين جعلتمهما لي وزيرين ظاهرا
وأميرين باطنا لا ريب في انهما ناصران لدين رب العلمين وناصحان لائمة المسلمين فما احسنهما من
مشير ووزير بيد انهما لا يحتقان بان يسند اليهما الامر الخطير اما اصغرهما فلا شك في فتوته ومروته
وصلابته وشهامته غير انه شاب من الشبان وفتى من الفتيان فما هو الا نفخة من النيران لا يعرف
يمينه عن شماله ولا يتحدس بعاقبة الامر اماله واما اكبرهما فلا محالة انه من نبراس الاكياس ومن معاريف
الناس الا انه ربما يخيل اليه الامر الصغير في كسوة الامر الخطير فقد يظن ان الرجل قد اشرف على الجهاد
وشمر لاعلاء كلمة رب العباد مع انه لم يحصل رشحة الا اماني حصول المطلوب ومواعيد كمواعيد عرقوب
نعم هما في الاقحام بامر عظيم والكوم عن كرم فيظن انه قد فاز بالسعي المشكور ولم يات له الا
هنيات الامور ولا يتميز بين الخائن والامين ولا يعرف الغث من السمين وحاشا ان يكون ذلك نقضا
في دينه بل الطهارة صعوبته والذي خلق الحبة وبرا النسمة الى الاعظم به انه من الغاشين بل هو من محسني
الظن بكافة المومنين فاما شيعته اخيار الاصغر الذين يعدون انفسهم من اخوان مولده ويدعون
موافقة من محبته فليسوا من رجال هذا المجال كانهم لم يؤمنوا بالخبر او المثال كل مقصدهم الانهماك
والاعتصام لا نظاهر اهل الاسلام وجل مآربهم الترفع على الاقران والتبختر بين الاخوان لا تائيد
دين الملك المنان فما كنت في هذا الامر الا كالاسد للاخوين فلا اقتحم في البين فلما نظرت فيما ذكرت
عرفت ان استبدادي في امري واستقلالي في نظري انفع في علو كلمة الدين وجميع شباب المسلمين فاستاثرتها
النسبة الالاقي قد ابى الامر على رايهما وقد ابى عليه لكني لم ازل اراودهما حتى لا يخالفاني ولا يختلفا
فيما بينهما فالامر على ذلك الى الان بحمد الله تعالى وكلاهما فرحان مطمئنان الا انهما قد يختلفان فيما بينهما

اختلاف المجادلین لا خلاف المناظرین لکنی ادفع ذلک منها ما استطعت فما هما الا کالمعادین

بالملتا والمنحابین ظاهراً فرجو الدعاء منکم فی اصلاح ذات البین وزوال التحاسد من قلوب الاخوین

والله مجیب قریب والسلام نعم هو سهمی فی العلم والعمل وشریکی فی حمل السیف والقلم ذو رای ثاقب

وتوسم صایب وعلم نافع وقلب خاشع وناصح تام ولسان صدق علی وصیت جلی فی العلماء

والرؤساء والامین والضعفاء فما اکرمه من ناصر الدین الله وناصح لخلیفة الله   مورخه

سیزدهم ماه صفر سنه ۱۲۴۳ هجری   روز پنجشنبه یازدهم شهر مسطور روز شنبه بپنجتار رسید

بنام شاه کاشغار معروضه یکشنبه ۵ شعبان سنه ۱۲۴۳ هجری از موضع نهر ——

بسم الله الرحمن الرحیم - از امیر المومنین سید احمد بجناب خلایق مآب معلی القاب رونق افزا

اورنگ جلالت فرمانروای کشور شهامت مسندآرای محافل سیاست وکیاست معرکه آرای میادین

صولت وشجاعت مقبول بارگاه اله مروج دین رسول الله عظمت مآب ودیانت انتساب سلیمان شاه

ابد الله جلاله وضاعف اجلاله بعد از اتحاف تحایف اسلام واهدای هدیه مرضیه اسلام که سنت

سید الانام است علیه الصلوة والسلام مشهود ضمیر خلت واتحاد تخمیر گردانیده می آید رقیمه کریمه

مودت شمیمه باعث ازدیاد مراتب خلت گردید حقا که هر نقشی از نقوش مشکینش مثل خال

عذار خوبان وهر سطری از سطور عنبرینش مشابه زلف محبوبان زینت بخش چهره قرطاس خلت

اساس برجی بوده که رشحات مودات از سحایب کلمات اتحاد آیات باران صفت میبارند

وقلم محبت رقم وثایق اخلاص واختصاص بمداد محبت وودا در بر لوح سینه یگانگت گنجینه مینگارید

علاوه برین آنکه آنچه هدیه مرضیه یعنی یک کنهر ویک چکمن ارسال فرموده بودند آن مضامین صداقت

آگین را دوبالا گردانید وصدای تهاد واتحاد بگوش دل خلت منزل رسانید الحمد لله که حق جل وعلا

بکرم عمیم خود آن خلایق مآب را باین سعادت عظمی وعطیه کبری که عبارت از محبت فی الله است بنواخت

دال معا

وآن معلی القاب را بتایید دین متین و رفع اعلام شرع مبین از سایر اخوان و اقران ممتاز ساخت
و اهب العطیات این توفیق را روز افزون گرداناد و هر چند مفاخر و مناقب آن اورنگ آرای جلالت
از زبان اکثر خواص و عوام این دیار و اقطار عموماً از زبان فضیلت مآب ملا فیض محمد و ملا نصر الله
خصوصاً بارها مجملاً بگوش محبت نیوش کرات و مرات رسیده بود و باعث استحکام روابط خلت و
علائق محبت گردیده لیکن درین ایام خجسته فرجام خان اخلاص نشان محبت عنوان آدینه خان
بدخشی که بنا بر استفاده اشغال طریقت نزد این فقیر رسیدند تمامی حال خیر اشتمال آن خجسته خصائل
مفصلاً بیان نمودند بسبب استماع اخبار فرحت آثار علو همت و وفور رغبت آن عالی منزلت در باب
اعلاء کلمة الله و احیای سنت رسول الله و کسر شوکت ظلمه معتدین وکنوره متمردین و کمال شهامت
و جلادت آن والا منزلت در میان سطوت و معارک صولت استحکام سلاسل محبت و اخلاص و خلت و اختصاص
دوبالا گردید الحق یکه ما مردم ضعفا را که محض جان خود را از جمیع ما سوی الله منقطع گردانیده
و سینه اخلاص گنجینه را از محبت جمیع من دون الله مطهر کرده بنا بر نصرت دین
و اعلای کلمه رب العلمین کمر بسته ام و از محبت اخوان و اوطان و محبان و دوستان
رو گردانیده در محبت محبان حضرت حق و عداوت اعدای آن قادر مطلق بالکل
مشغول شده ایم با کسی محبت میداریم نه عداوت آری بامتثال آن ناصر دین متین
و ماهر احکام رب العلمین وتابع شریعت سید المرسلین لازم که علاقه محبت مستحکم تر
گردانیم و بملاقات فرحت آیات آن برگزیده خالق السموات محض لله و
فی الله خود را رسانیم نهایت تمنای قلبی آنست که ملاقات جسمانی میسر شود اما بکه درین
جز و زمان جمیع مؤمنین ضلع سوات و بنیر و دمهند و خلیل و غلجائی و درانی و ساکنان
بلده پشاور و سپاهیان عسکر و رؤسای آن دیار بر همین معنی اتفاق نمی شود که بغیر برهم زدن دولت

نماینده خان خیل و کسر شوکت ایشان هرگز باب جهاد مفتوح شدنی نیست و آن فقیر را بر همین
معنی ترغیب دادند که بعد انقضای ماه رمضان المبارک بنا بر استیصال منافقین مخذولین متوجه
شویم یعنی بر پاک کردن بلده پشاور از الواث منافقین مذکورین عزم نمائیم چنانچه این معنی نهایت
پسند خاطر این فقیر و جمیع مومنین این دیار گردید لهذا منتظر انقضای ماه صیام در ضلع سوات نشسته
ایم همین که ماه مبارک منقضی گردید موسم کمر بستن غازیان در رسید هر چند عروض بعضی اطوار
مانع ملاقات جسمانی فی الحال بود اما بیک وعده باعث ازدیاد اشتیاق ملاقات گردید که دل اخلاص
منزل این فقیر چنان اقتضا نمود که آن برادر عزیز را هم در پی دولت دو جهانی و سعادت جاودانی
شریک حال خود نمائیم و آن ایشان را هم بانواع ترغیبات و ترهیبات بر سرانجام این مهم معظم کشان
کشان آرم تا اگر بنفس نفیس خود شریک این امر عظیم شوند پس زهی سعادت ایشان و الا بقدر
البته چاروناچار ایشان را مستعد نمائیم که پاره از لشکر ظفر پیکر و قدری از مصارف مجاهدین بقدر
استطاعت خود ضرور بالضرور نزد این فقیر رسانند تا بحضور رب العلمین و جناب سید المرسلین سرخرو شوند
و چنانکه درینجهان فانی بسلطنت و مملکت معروف اند همچنین در ملک جاودانی بوجاهت و ریاست
و علو مدارج جنت موصوف شوند و در میان جمیع اقران و اخوان اهل زمان نیکنامی و صیت عالی
و ثنای جمیل بدست آرند و از استحکام علاقه محبت لله و فی الله که سعادت جانبین و شرافت طرفین است
شهره جمهور انام و زبان زد هر خاص و عام گردد بنابرین مصالح میخواستم که ملاقات جسمانی حاصل نمائیم
و حظی از فیوض ربانی و رحمت رحمانی که این عاجز خاکسار در ذره بمقدار محض بقدرت قادر مختار
بآن فایز گردیده آن برادر عزیز را هم بنا بر استحکام علاقه اخوت تعلیم نمائیم در همین معنی متردد بودم
که اگر عازم ملاقات آن برادر عزیز شوم اجتماع مومنین برهم میشود و اگر از ان پهلو تهی نمائیم مشارکت
ایشان درین امر عظیم از دست میرود بنا بر آن علیه بزرگی را از اعز عزیزان و اعظم رفیقان خود که

حامل اسرار

حامل اسرار طریقت این فقیر باشند مطلع بر مجمل و مفصل حالات این ضعیف ملاقات ایشان بعینه
ملاقات این فقیر باشد و استفاده از ایشان در حکم استفاده این ضعیف و کلام ایشان در جمیع
مقدمات منسوب باین نحیف یعنی جناب هدایت مآب کمالات اکتساب مناقب انتساب صدر نشین ناشر سنت
سید المرسلین مخدومی مکرمی شیخ نظام الدین را معه خان ممدوح یعنی آدینه خان بحضور اقبال معمور
معلی
روانه کرده شد و یک قطعه اعلام عام برای ترغیب جمهور اهل اسلام بجناب معلی القاب هدایت مآب شیخ
ممدوح فرستاده شد تا آنرا در جماهیر اهل اسلام و مشاهیر خواص و عوام منتشر فرمایند و هر کس را
از سر سینه مخلصین بمضمون نصیحت مشحون اعلام مسطور ترغیب نمایند اما بنا بر ترغیب خود آن برادر عزیز
میخواستم که دفتری بس عریض و طویل نگارش کنم لیکن تنگی فرصت فهمیدم که هر چند مضامین ترغیب و ترهیب
در قالب رنگارنگ و قوالب گوناگون اظهار نمایم اما هرگز هرگز در جنب کلام ملک علام یعنی قرآن مجید
و فرقان حمید که سراسر مشتمل بر همین مضمون هدایت آگین اعنی اعانت مجاهدین و اهانت معاندین بحری
معدود نخواهد گردید لهذا بر همین قدر اکتفا نمودم که مصحفی بغایت واضح الخط بدست شیخ ممدوح برای
تلاوت ایشان فرستادم تا در همان مصحف مجید تلاوت نمایند و آنرا از زبان واجب الاذعان خلاق
زمین و زمان تصور فرموده بر منطوق لازم الوثوق عمل فرمایند که بر اقامت جهاد و اعانت مجاهدین
و ازاله کفر و فساد و اهانت مفسدین چه قدر تاکید بلیغ میفرمایند و منافع و فواید آنرا بتقریرات
رنگارنگ می فرمایند اما هیچ یکی را از بندگان اتقیا و شعار میرسد که با وجود اینقدر تاکید اکید مولای
تغافل و تساهل نماید و به پاسداری مال و جاه در مقابله امتثال احکام ذی الجلال بخیال آرد
داسته سیدی من ... والی صراط مستقیم زیاده بجز دعای ازدیاد مراتب جاه و جلال و ترقی مدارج
عز و اقبال چه بنگارد فقط بنام وزیر الدوله بهادر بسم الله الرحمن الرحیم از امیر المؤمنین
سید احمد بخدمت نواب صاحب حشمت مآب شوکت انتساب مناقب اکتساب شهامت نشان جلالت عنوان

نواب وزیر الدوله محمد وزیر خان بهادر زاد الله اقباله و ضاعف اجلاله بعد سلام مسنون و دعای اجابت
مقرون واضح آنکه رقایم کرایم مشعر بر صحت مزاج وهاج و مشتمل بر مراتب اخلاص و اتحاد و خلت و وداد
رسید بمقتضای خلت آگین بر منصه ظهور رسید مرآت فرحت بی نهایت و مدارج مسرت بیغایت بخشید
الحمد لله حق جل و علا بکرم عمیم خود آن حشمت مآب را باین افضل عبادات و اکمل سعادات که عبارت از
حفظ الله دست موفق و مشرف گردانید چنانکه این تخم شجره طیبه را در سینه بی کینه کاشته اند همچنین این
شجره مبارکه را شب و روز سر سبز و شاداب داشته مثمر ثمرات جلیله و باعث برکات جزیله دارین گرداناد
این فقیر را در دعای خیر خود مشغول دارند و در باره این فقیر بدعای خیر شب و روز مشغول باشند و خاطر
خلت مقاطر را از طرف این فقیر و سائر مجاهدین مهاجرین مطمئن دارند که بفضل الهی جمیع رؤسا و ضعفای
این نواحی در مقدمه اعلای کلمه پروردگار و احیای سنت سید الابرار در رفاقت این عاجز خیال یکجهتی
چست و چالاک اند که حال خیر اشتمال ایشان لائق تماشا کردنی ست آنچه مراتب محبت و اخلاص
محبان هندوستان با این فقیر مصروف میکردند از زیاده از آن در حق جمیع اقوام افغانان عموماً
و قوم یوسفزئی خصوصاً قصور باید کرد آری این قدر هست اگر چه صرف جان خود را در مقدمه
بجوی نمی شمارند اما در بذل مال لاچار اند که استطاعت ندارند بنابر آن علیه یکگونه تردد و تفکر بود
مخلصین هندوستان که از جنس غربا و ضعفا اند و حمیت اسلامی و غیرت ایمانی موصوف اند در خدمتگذاری
مهاجرین و مجاهدین مصروف هر چند جد و جهد میکردند که در خدمتگذاری حزب الله شریک شوند اما
چون طریق ارسال مصارف نمی یافتند بجز یأس و تاسف چیزی نمیداشتند آخر الامر طریقی بنهایت محکم و سهل
بدست آمده صاحبزاده یگانه آفاق مولانا محمد اسحاق بر آن اطلاع میدارند بنابر آن اعلیه مخلصین مذکور همین
بجان و دل کوشش نمودند و بقدر استطاعت خود مثل انصار کبار از خود بهره وافی گرفته تا روپیه
و اشرفی قدری جمع نموده ارسال کردند اکثر آن رسید و بعضی از آن انشاءالله خواهد رسید بالجمله هرکه

نمودی

نزد مولوی محمد اسحاق چیزی خواهم فرستاد نزد آنجناب بلا تکلف خواهد رسید و آنچه مولانا ممدوح
سابق انکار از اخذ مرسوله محبین می‌نمودند محض بنا بر همین معنی بود که ایشانرا طریق ارسال
بدست نیامده بود الحال که بدست آمده است ان‌شاء‌الله انکار هم نخواهند فرمود اطلاعاً نوشته شد
تا خاطر عاطر از پریشانی مسئول ماند و از طرف ما فقرا هم ترددی و تفکری لاحق حال نشود که از
طرف خرج هم عسرتی نیست و آنچه مصارف بنای مقدمه جهاد ضروری است عنقریب خواهد رسید
برادر مکرم میان میر سید احمد علی صاحب نیابةً از طرف آنحضرت بیعت امامت بجا آوردند حق
تبارک و تعالی قبول فرمایند برادر ممدوح اظهار نمودند که آنحضرت مآب پیش ایشان با همینمعنی فرموده
بودند که اگر فلانی یعنی این فقیر خود دعوی امامت میکند پس از طرف من بیعت او بجا آرید و اگر
آوازه این دعوی محض از زبان رفقا سر بر میزند پس چندان اعتباری نمیدارد مهربان من
حقیقت الامر این است که این فقیر محض از زبان خود هم دعوی مذکور نمیکند بلکه این عاجز خاکسار
و ذره بمقدار را بلاشک و ریب از پرده غیب برین منصب شریف از مدت مدید منصوب گردانیده
اند و بالفعل باظهار آن مامور ساخته خدائیکه عالم الجهر و الکتمان و السر و الاعلان است گواه است
برینمعنی که این بنده درگاه قادر مختار دعاوی عبودیت شعار محق صادق بحت است اصلاً و مطلقاً
بطلان و کذب را در آن مدخل نیست آنمعنی را بالیقین تصور فرمایند و در سویدای قلب مرکوز
که هرکه اقرار این منصب میکند مقبول بارگاه لایزال است و هر که بانکار پیش می‌آید بنده مطرود
بارگاه رب ذوالجلال روزیکه همه اولین و آخرین بحضور مالک که ملک عالمین است در مجمع کرم خود
مرا این منصب بخشیده و آبروی جد من که سید المرسلین است که ببرکت اتباع منصب یافته مجتمع
خواهند گردید رفیقان من که باین منصب اقرار کرده اند بکدام مناصب عزت و وجاهت خواهند رسید
و مخالفان من از منصب انکار رسیده‌اند در چها کلفت ذلت چهار خواهند کشید فردای قیامت [illegible]

آنحضرت مآب

و بلا ریب اینهمه تماشا ظاهر شدنی است هرگز نمیخواهم که کسی از مخلصین باین ذلت گرفتار شود لکن
چکنم که استطاعت نمیدارم که هر کس را که نگذشتن در متابعت خود آرم زیاده والسلام مع
الاکرام تحریر بالتاریخ بیست ششم ماه شعبان ۱۲۴۳ سنه هجری مقدس از مقام جار ضلع سوات

بسم الله الرحمن الرحیم . من عبد الله المتنهض لنصرة الدین الملقب بامیر المؤمنین
الی قمری سماء العز والاعتلاء و نیری فلک المجد والسناء فرقدی قطب الاسلام و بضعتی شیخ الانام
ریحانتی دوحة الرحمن ریحانتی روضة الجنان سیدا انهما من اعاظم الاسلاف و اعلام الاخلاف اما زالا
لکلمة الله ناصحان لدین الله اما اکبرهما فلا اشک انه نقی الاعراق صفی الاخلاق رضی الافاق و اما
اصغرهما فلا ریب فی انه ذو الخلق المرغوب مطهر ادناس العیوب العظیم الیعسوب قر الله بهما عیون المؤمنین
الصادقین و احرق قلوب الکاذبین والمنافقین السلام علیکم و رحمة الله و برکاته اما بعد فانی احمد الله
العفو الغفور اذ اخرجنی من الظلمات الی النور و نور بی احسن مثوای و ادانی فاکرم ماوای و استعملنی
فی افضل عباداته و یسر لی اتمم طاعته و ما حمل احدا فوق طاقته و ما کلف عبدا الا بقدر استطاعته
و الف برحمته بین قلوب المؤمنین حتی قاموا لاقامة الدین فاصبحوا اعوانا متظاهرین و اخوانا متواصلین
حماة لاحباء الله بزاة علی اعداء الله دعاة الی الدین القویم هداة الی الصراط المستقیم فمنهم من یدعو
و منهم من یجیب و منهم من یهدی و منهم من ینیب و منهم من یراعی و منهم من یلبی و منهم من ینادی
و منهم من یلبی من الله علی بان امرنی بالجهاد و آمرنی علی العباد فاصبحت بحمد الله امیرا مامورا و ساعیا
مشکورا فانتدب لامری عباد من الاحرار و انتصب لنصری کماة من الانصار صابرین فی الباساء
والضراء شاکرین فی الشدة والسراء نهم فی الخصب والرخاء والعنت والعناء الی غفران الله متسارعون
و الی رضوان الله متسابقون و فی ذلک فلیتنافس المتنافسون فما اکرمهم من الرجال کرما و عند الله فی
ذلک الجزاء و من منه علی ان اخرج من بین اظهرنا من لو قاموا فینا ما زادونا الا فسادا و خبالا و ما

کبرنا

كسبوا الاعداء وملأوا قلوبهما ان اثبتوا الصدور ولووا الرؤس ارتاحت القلوب واطمأنت النفوس
ودفعكما بالجهاد والانفاق ونشر في ذلك دعوتكما الى ابعاد الآفاق وانتقبنا اولا ببذل كرام الاموال
فانتدب دعوتكما في ذلك طائفة من الرجال فمنهم من بسط الله عليه في رزقه ووسع في رفده فاصبح في سبيل الله
من المتوسعين في النفقات فكتب عند الله من المطوعين في الصدقات والموعودين بعفو الخطيات ورفع
الدرجات ومنهم من اعيت عليه مذاهبه وتجمعت عليه نوائبه فجد فيها وجد وسعى في ذات يده واجتهد ورزق
في القلب غنى وفي الدنيا زهدا وهم من الذين لا يجدون الا جهدا فتوالى له سبعين مرات وبالله سحوحه
احباب فهنيئا لكم جميعا ايها المنفقون ونعمى لكم مرحبا ايها المتصدقون فان ما اهديتم لرب العالمين واقرضتم
لمالك يوم الدين زهاء سبعة آلاف وتسعمائة وخمسين من ارغب المال واطيب الحلال باخلاص القلوب
وارغام النفوس فان حجبه وكله قد بلغ مبلغه وحل محله سيمده ان شاء الله خلة المهاجرين ويؤيد به ثلثة
المجاهدين ويهد به تلة المجاهدين ويعيد به ذلة المعاندين ويشد به قدال الصدق والوفاق ويرد به مكائد
اهل العداوة والشقاق ويقعد به مقاعد اهل الخيانة والنفاق ويكتب كله من احسن ما عملتم ويحسب اجمعه
من افضل ما فعلتم وابشروا فانتم ان شاء الله ستعمون ما يسركم قريب وادعوا ربكم فانه سميع مجيب
فالحمد لله الذي شرح لي صدري ويسر لي امري وشد بكما ازري وقوى فيكما النصرى فشكر الله على هذه
المواخات والموالات والمصادقة والمصافات فان هذه التحاب في ذات الله وهو افضل الاعمال
وهذا التناصر في سبيل الله وذاك احسن الافعال ثم ان ما ارسلوا قد وصل لدي وقد بلغ الي مع الكتابين
الكريمين لهذين الجليلين العظيمين وورد احدهما بيد من حولتم الهدية عليه وقد ضمنتموها اليه من كفرة اهل
التجارة الساكنين قرية مناره مصدر الكني بعض اخواني واستار بعض خلاني ستر الاسمى عن عيون الرقباء
من اصحاب النفاق فقد دركما من فطنين على رغم اناف ارباب النفاق وكان والا على تحويل الهدية
على ذلك التاجر دعاما جرى بينه وبين التاجر الذي عندكم حاضر ابو ساطة الثالث الذي هو في البلدة

الموسسة على الكفرلات من ان ما ياخذه منكم الرائجة ثمنه ذاك الحاضر يوديه لنا من الدراهم النافقة
تهنا هذا التاجر فما احسن هذا السبيل اذ لا نوى فيه لا كثير ولا قليل الا ما كان من التفاوت بين الدرهمين
فانه لا محالة ياخذه في البين ولا عزو فيه فان ذلك اجر مساعيه وكان ناطقا بان يكتب جوابه بان
اهل جنة النعيم وان يستعجل بثلاثة خواتيم ثم ان التاجر الفاجر قد اطلب بجواب الاول الكتاب الان انه قال
الحزم في امثال هذه المراسلات وفي اشباه هذه المعاملات ان يكتب ثلثة اجوبة يعني في كلمات عجيبة
فيطلق كل واحد منها بوصول الهدية فكتبنا على ما ذهبنا اليه وارسلناها لديه ثم ورد الكتاب الثاني مع السيار
الامين والسياح في طاعة رب العلمين فوجدت الكتاب الثاني مشتملا على تلك المعاني الا ما كان في طية
من كتب بعض المحبين كالشيخ وحيد الدين وغلام اكبار السلاطين وغيرهم من المومنين الصادقين والامر ما
اكتفينا على هذا الجواب فتفرسوا ايها الاحباب وتفطنوا يا اولي الالباب ان كتابنا هذا جواب لكل
كتاب وقد وجدت ايضا في طية قرطاسا قد كتب عليه اسماء المنفقين وعدد ما وصلوا وكفى بربك حسيبا
على ما عملوا فرددنا ذلك القرطاس محتويا اليكم بثبت وصوله عندنا لديكم وما كان بعض المنفقين من
الحاضرين وبعضهم من البادين ارسلت قرطاسا مثله عند الشيخ وحيد الدين ثم اني كتبت كل واحد منهما
نسختين لانه ان ضاع الاصل خلفه المثنى واخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين وصلى الله على خير خلقه محمد
واله واصحابه وسلم اجمعين انتهى ماه رمضان المبارك سنة [illegible] بسم الله الرحمن الرحيم
من المستهام العليل ذوي الغرام الغليل الراجي لرحمة الله الجليل الى انيس القلب وانسان العين
المتقنع بنقاب البعد والبين الحبيب اللبيب الاديب الاريب المتردد في حلة الشباب المتحلي بحلية
الخطاب طليق اللسان عذب البيان فريد الاخلاء وحيد الاحباء اوصله الله الى غاية الامال
ورقاه الى ذروة الكمال بعد السلام عليكم ورحمة الله وبركاته فاني طالما كنت محدق البصر الى
ما جرى به القدر في احبابنا المحتجبين عن نظر المحبين عن اللقاء والسمر فتمانا انا سكب العبر داكابر

حر السفراء، ذا تاريخ الشمال يفيق بنفحات رياض الآمال فاخضر به الحال وابيض به البال
فلما ان تنبهت تفطنت انه ما هبت شمال ولا نسيم ولكنه نزل على كتاب كريم ورد ما ورد به ذلك الكتاب
الكريم خمرة من خمور جنات النعيم او قطرة من عين الكافور والتسنيم تحيي الاعظم الرميم وتسقي السقيم
السقيم لتكفي ما رجوتي وتروي اوام الهوى وترفع نقاب النوى وتخرق حجاب الشنى لكن ما دريت
ان قد الصبا يستجلب الاغبرار وان الريح قد يستعقب الاصفرار اعني ان كتابك قد اخبر وخطابك
قد استشعر بان ورائك واهية وما ادراك ماهية مرض وبيل وعرض عويل خناق به صدرك ونقص به
ظهرك وتشتت به امرك وتبدد به صبرك فلما ان جاءني ما ساءني وتغشى ما دهشني وامتلأ قلبي
بالقلق واشرف كبدي على فلق اضطرت الى امير المومنين واعتذرت الى امام المسلمين قارعًا لباب
اكرم الاكرمين وضارعًا الى رحمة ارحم الراحمين قائلا بالامام الهمام وخليفة الله على الانام قد غشي
الظلام ودقب الاسقام وغمت داهية دهماء وجيم البأساء والضراء وقال الله نشكو وعليه التكلان
ثم دعا لك نرجو الله المستعان ورفع يديه لك داعيا وغمض عينيه الى ربه راغبًا ودعى بما عهد عنده ربه
ونادى ربه وهو حسبه فبشرى لك ايها الحبيب فان رحمة الله قريب وان ربنا سميع مجيب ثم اقول
لك تعليمًا واذكر لك تفهيمًا ادريت ايها الحبيب ان مصائب الدنيا الى متى فعليك بالصبر والاحتساب
فان المومن كلما اصيب يثاب وعليك بالرضاء بالقضاء فان الحر يجرب في البلاء واياك والهلع فانه
يشين الفتوة والورع وعليك بالاستقامة فانها تزين المروة والشهامة ولا تدع الله في الشدة و
الرخاء فان ربك سميع الدعاء وتوكل عليه فانه لن يفلح الا المتوكلون وتبتل اليه فانه لن ينجح الا المتبتلون
ولكني انا لا ازال ادعو لك دعاء لا يرفع واعوذ بالله من دعاء لا يسمع واستودع الله حالك ومالك
وعيالك وما لك وقلبك وحبك واهلك وولدك ودنياك واخرتك وعزك وعلياك عن نكد
دواهي الزمان واخطائك نوائب الدوران وحلفتك طوارق الحدثان وعلى الله توكلت وهو المستعان

ثم انه کان کتابکم المصدر باسم امیر المؤمنین نافعا مما شمرتم عن ساق الجد فی دعوة الرجال الی الجهاد
وبالمال وانه قد انتدب لها عباد من الاحرار لدین الله انصار فجدوا فیها وودوا وانفقوا مما رزقوا
وارسلوا اباد وصلوا فجزاکم الله وایاهم خیر الجزاء وآتیکم فی الدارین جل المجد والبهاء فوصل ذاک
بدقة وجلة المبلغ باجمعه وکله الا انه لما وصل فی ضمن ما ارسل الشیخان الجلیلان آخر قد اقطب الاسلام
وتضعضع قدوة الانام وکان فی کتابهما قرطاس قد کتب علیه اسماء المنفقین وعدد ما انفقوا فاحببنا
اردنا ان نکتب لکل واحد ممن ارسل من طرفکم کتابا بید آل علی رسول ما ارسل فلا بد لنا ان نکتب کذلک
لکل واحد ممن ارسل بطریق الشیخین الجلیلین فاذن یکثر الکتب وهو مما یضر بالبریه فلهذا رأینا ان نکتب
علی قرطاسین اسماء جمیع المنفقین سواء ارسلوا بطریقکم او بطریقهما ونسجلها بالخواتیم ثم نرسل
واحدا منهما الی الشیخین والآخر الیکم ثم رأینا ان نثنی لکل واحد من القرطاسین فانه ان ضاع احدهما
من البین خلفه الآخر بلا ریب ومن ثم ان الطریق الذی اختاره الشیخان لا ریب فی انه المختار عند
کل ذی لب وعرفان فمن اراد ان یهدی شیئا للمجاهدین فلیتحر ذاک الطریق فانه الطریق المتین
والسلام علیکم وعلی من لدیکم وعلی اهلکم وولدکم ۔۔۔

نبام شهزاده محمود بخت

بسم الله الرحمن الرحیم ۔ از امیر المومنین سید احمد بخدمت شاهزاده والاتبار عالیمقدار
رفیع القدر وسیع الصدر سلاله خاندان ارباب دیهیم وتخت شهزاده میرزا محمود بخت سلمه
الله تعالی واوصله الی غایة ما یتمناه بعد از تحیات اکرام مشحون ودعوات اجابت مقرون برای
جلالت پیرای واضح آنکه رقیمه کریمه سعادت نشان سید عبد الرحمن همشیره زاده این ضعیف صادر
گردیده بود بتعیید مندرج صحیفه علیه را بعینه در رقیمه خود ملفوف ساخته نزد اینجانب ارسال نموده رسید
مضامین لطف آگین واضح گردید آنچه علاقه مودت وخلت درمیان طرفین بخوبی استحکام وعلاقه مراسلات
ومصافات درمیان طرفین کمال انتظام اظهار آن بمراتب تحریر وتقریر متعذر بلکه بکمال ظهور مستغنی از اظهار

ونهایت

و نهایت بدایت آن غیر محتاج باخبار آنکه از چند روز ابواب سیل درسایل ازین کوهستان
دورودست تا بلاد پورب مسدود بود بناء آ علیه در ارسال مکاتیب بمودت اسالیب بهر گونه
تعویق و اهمال و تسویف و امهال واقع گردید بالفعل در کار روبار خود مشغولیم و ظهور ثمرات
آن از بارگاه انس و جان عنقریب بحصول آن آرزو الله تعالی بوقت مناسب بتصدیع اوقات خواهم
گردید آئنده درآنوقت حرکت سراپا برکت بر تبه فرض همین خواهد رسید بالفعل دعای خیر مطلوبست
و ترقی مدارج آنجناب بغایت مرغوب و السلام مع الاکرام ۱۲ بنام شاه نظام الدین سندهی
بسم الله الرحمن الرحیم • از امیر المومنین سید احمد بخدمت سراپا برکت افادت مآب
کمالات انتساب زیب افزای سجاده کرام اسلاف رونق آرای مسند اولیای عظام نظام شرع متین
نظام الملة والدین مد الله ظلال هدایته علی رؤس المستسعدین والمسترشدین بعد از ادای
تحیات مسنون و ادعیه اکرام مشحون برای هدایت پیرای واضح آنکه صحیفه علیه و رقیمه بهیه
عز ورود فرمود مراتب سرور و نشاط افزود آنچه مضامین الطاف آگین مندرج بود بمرتبه وضوح
انجامید علایق یگانگت و اتحاد محکم تر گردانید جوڑی قاصد که بمعرفت آنجناب روانه شده بود
درعین انتظار رسید باعث تسلی خاطر نگران گردید آن وقتیکه از پنجتار بسمت پشاور بقدر
دو منزل کوچ نموده بودم همانوقت با قاصدان مذکوران دوچار شدم بهمان قدر دو منزل
اثنا از قصر مسافت سفر بدست آمد و چهار روز مقام نمودند بعد از ان بهمان سمت روانه
شدند زیاده والسلام مع الاکرام ۱۲ جواب خط راجه نجف خان خانپوری درعربی از مقام انب
بسم الله الرحمن الرحیم • الحمد لله الذی خلق الانسان و علمه البیان والصلوة والسلام
علی سید ولد عدنان و علی آله و اصحابه افاضل افراد الانسان • اما بعد فمن امیر المومنین
الی قدوة المخلصین و زبدة الصادقین بعد السلام علیکم و رحمة الله و برکاته فقد وصل صحیفتکم

العلیة و رؤیتکم البهیة الدالة علی حیاة بصیرتکم و حسن سریرتکم فنشکر الله تعالی علی ما وفقکم لافضل
الاعمال و هو الحب فی الله والبغض لله وهما من احسن الخصال ثم ان ربنا تبارک و تعالی امرنا بامر
بدر نبیه سید المرسلین و ثنی بکافة المسلمین و قال عز من قائل فقاتل فی سبیل الله لا تکلف الا نفسک
وحرض المؤمنین فنحن بحمد الله مشتغلون بامتثال امر ربنا القدیر و انتم ایضاً تدعون شارکتنا فی
هذا الامر الخطیر و نسأل الله ان یجعلکم صادقاً فیما تدعون و یوفقکم بکرمه الا ایفاء بما یعدون ثم ما سمعنا
من رسالاتکم بلسان السید الحسیب النسیب فتسمعون جوابه بلسانه و الحاصل السفیر الحبیب و السلام علیکم
و علی من لدیکم فقط

خط سلیمان شاه بادشاه کاشغر —

بسم الله الرحمن الرحیم . شعر مسکه باشم که بر آن خاطر عاطر گذرم لطفها میکنی ای خاک
درت تاج سرم . سیادت و نجابت پناه شرافت و ایالت دستگاه زبدة السالکین
قدوة العارفین مصدر اسرار آلهی مظهر انوار نامتناهی جامع معقول و منقول حاوی فروع
و اصول حافظ کلام الله حاجی الحرمین حضرت سید احمد جیو سلمه الله تعالی بعد از ادای
آداب تعظیمات و تکریمات فراوان معروض رای فیض پیرای میدارد که احوالات اینحدود
بعون و عنایت رب معبود و بیمن توجهات شما سادات و علما و فقرا موجب شکر است
صحت و تندرستی آن ترویج و رواج دهنده دین نبوی و شریعت مصطفوی از درگاه لایزال
همیشه و همه حال مطلوب و مرغوب میباشد مکاتبه نامی و مفاوضه گرامی که از راه کمال شفقت و
مرحمت و بنده نوازی و علامه برادری بمصاحبت معتمد خاص و مخلص با اخلاص سید محمد ارسال
داشته بودند در بهترین ساعات و خوشترین اوقات در عین نگرانی رسید و دیده را نوری
و سینه را سروری بخشید . بیت قاصد رسید و نامه رسید و خبر رسید در حیرتم که جان بکدامی کنم نثار
بمطالعه در آمده مضامین مندرجه آن کلی و جزوی مفهوم گردید چون مشعر بر غزای کافران بود

صاحبا خود حقیقت این ملک کاشغر بر سید محمد واضح ولائح گردیده که راه ست براه افغانستان
بهیچ وجه من الوجوه میسر نیست از سبب کثرت برف و کوه والا نه قدم از سر ساخته بالراس
والعین بخدمت آمده سرحد را درس آنصاحب بصبق دین آنحضرت میساختم و خود حقیقت
آن فیاض معلوم بوده باشد که این خاکسار درین ذره بمقدار شب و روز بلکه مدت سه سال
منقضی گردیده که با زمره رفضه وکفره متوجه ایم که اکثر آنها را بقتل رسانیده چنانچه الوقت
بمدد چهار یار کبار و بزرگان دین ملک ککلت را در تحت تصرف در آورده ام اگر بمدد
خدا و رسول آنصاحب ملک چترال را در اثنا از کفره فجره خالی ساختند و توجه بکشمیر آورد
انشاء الله تعالی این خادم سادات و علماء و فقراء هر وقتی که اعلام فرمایند در مقدمه ملک
مذکور شریک میشوم که با ایشان قریب است و راه اسپ بحدود کشمیر با ایشان میسر است هر قدمی که
بطرف کشمیر بوده باشد آماده ایم امید که این خادم را در حسن الاوقات حضور صفا در وقت
خاص از دعای خیر فراموشی و نسیان جایز و روا ندارند که این زمانه آخر زمانه شر و فساد است
آبروی این احقر که علی الدوام بمردم رفضه که بحد کفر رسیده اند جنگ و جدل داریم ریخته نگردد
مگر آنکه از مردم درانی که دین را فروخته اند و بکافران یک شده اند احتیاط کلی بکار دارند
که منافقان اند زیاده بجز شوق دیدار آنصاحب چه در قید قلم در آید والتعظیم. یادآوری
یک چکمن مرغلونی فرستاده شد رسید آن بر نگارند بتاریخ هفتم شهر محرم الحرام ۱۲۴۳ سنه
یکهزار و دو صد و چهل و سه سنه هجرت نبی علیه الصلوة والسلام در موضع پنجتار رسید فقط
نقل خط سعید محمد خان برادر سلطان محمد خان مرسوله بیست دوم ذیقعد ۱۲۴۳ سنه هجری در
موضع هرکوت ضلع سوات معروض رای فیض برای جناب معالی مآب رفعت و عوالی انتساب
ذات با برکات هدایت دلالات و اعلامات حضرت مخدوم مطاع سید بادشاه زاد الله بقاؤه بعد از

تبلیغ تحیهٔ سلام مسنون و اظهار مراتب تعظیمات و تکریمات ضراعت مقرون که شیوه و شعار معتقدان
واثق العقیده و راسخ الاعتقاد است میدارد که گذارش اوقات بفضل و عنایات حضرت فیاض مطلق
و یمن توجه آنحضرت مقارن خیریت و جمعیت و دولت کافی است همواره صحت و سلامتی وجود گرامی آنمحمود
عظامی از درگاه حضرت باری عز اسمه مسئول و مامول توقع کامل آنکه پیوسته بارقام حالات مسرت علامات
و ارشاد خدمات لازمه اینولا مسرور و فرموده در اوقات مخصوصه مرعای خیریت دارین
مشمول دارند زیاده حد ادب طه شقه خاص در جوابش مورخه شهر ذی الحجه سنه ۱۲۴۳ هجری
از امیر المومنین سید احمد بخدمت عمده اراکین عالیمقام قدوه خوانین ذوی الاحتشام رونق افزای
چار بالش حشمت معرکه پیرای میادین صولت سردار عظمت شعار جلالت آثار شوکت نشان سردار
سعید محمد خان زاد الله اقباله و ضاعف اجلاله و وفقه الله لما یحب و یرضاه و اوصله الی غایة ما یتمناه
بعد اهدای احسن تحایف اهل اسلام یعنی گلدستهٔ ریاحین سلام و ادعیه ازدیاد مناصب کونین و مدارج
دارین واضح آنکه نامه نامی و رقیمه گرامی مشتمل بر مراتب مودت و اتحاد و مدارج خلت و وداد در احسن
اوقات و اسعد ساعات رسید انواع مسرت و اصناف بهجت بخشید آنچه از نوک خامه مودت شمامه
صورت رقم پذیرفته بود که آنجناب را که پیوسته بارقام حالات مسرت علامات و ارسال خدمات
لازمه اینولا مسرور و فرموده باشند پس الحق که مقتضای علاقه مودت و اتحاد و خلت و وداد
همین است که آنچه مطلوب و مرغوب باشد بلا تکلف بطریق فرمایش در میان اظهار کرده آید لیکن درین مقام
سر بسته بس عجیب رمزی است بس غریب که کفالت ربانی و عنایت رحمانی بحال اخلاص اشتمال این
بنده ضعیف بحدی مصروف است که از پرورش سایر مخلوقین مستغنی گردانیده پس در صورت خدمت
من همین است که خدمت دین متین و پرورش مجاهدین مومنین و اعانت جنود مجاهدین و استیصال معاندین
دین بجا آرند هر قدر که درین باب داد کوشش خواهند داد همان قدر مرا ممنون و مسرور خواهند گردانید زیراکه

بجز اینکه همت

بجز این خدمت خدمتی دیگر ندارم و منافع دنیا بجوی هم نمی‌شماریم و آنچه آرزوی غلبه مومنین میدارم
مخلص بنا بر اعلای دین رب العلمین و احیای سنت سید المرسلین بخیال می‌آرم والا مرا با فتح و شکست
غرضی نیست نه تمنای حصول مناصب عزت و وجاهت در دل دارم و نه آرزوی معنی حکومت و سلطنت
نه طمع حصول مال و منال گاهی در دل خطور میکند نه خوف از عداوت کفار بد افعال و منافقین بدمآل
آنچه در دل سیه آشتم شمه ازان برنگاشتم اما تفصیل آن پس نوک قلم و صفحه قرطاس از احاطه آن
عاجز است بهر صورت اینجانب را از خیرخواهان خود تصور فرمایند و پیوسته در استدعای صلاح دارین
مشغول دانند باقی تفاصیل سرگذشت اینجدود از زبان حامل رقیمة الوداد سعادت آگین ناظر
غلام محی الدین واضح خواهد گردید زیاده والسلام مع الاکرام فقط نامه نواب احمد علی خان
رامپوری که سیوم ذی الحجه ۱۲۴۳ سنه هجری رسید بسم الله الرحمن الرحیم - این نیازمند
حضرت بی نیاز را از بدو نشو و نما محبت خاندان رسول و مودت دودمان بتول شبانه در دل
عقیدت منزل جا گرفته که گویا خاک وجود من با ب این محبت سرشته اند لهذا از هر بن مویم
دعوی اَنَا المُحِبُّ فواره صفت میجوشد و لسانم بتکرار مصرع من و دست و دامان آل رسول
میرقصند هرگاه حال محبت این عاصی سراپا معاصی با خاندان مصطفوی عموماً چنین باشد پس بحضرت
خصوصاً که نخو ولد سبط اکبر اند و با وجود نسبت قرابت حامل خلافت و حامی شریعت و ماحی مراسم
بدعت و آثار ضلالت هستند حال مودت من بچه مرتبه مرتقی و مرتفع خواهد بود چونکه جهاد فی سبیل الله
مثل صلوة و صیام بر کافه انام این ملت از جمله فرائض موکد اسلام است بنا علیه در ظهر الغیب مطابق
سنت سید المرسلین علیه و علی آله الف الف صلوة رب العلمین بر دست مولوی حیدر علی صاحب که خلیفه
آنجناب است بآنحضرت بیعت بر جهاد نمودم و خود را باین وسیله جمیله در زمره مجاهدین فی سبیل الله
داخل نمودم که در وقت مناسب بسر و چشم حاضرم بیعت از دوست یک اشاره و از ما بسر دویدن

و آنحضرت هم دعا فرمایند که مالک حقیقی اگر این عزیمت ما را بانجام رساند و السلام مع الاکرام

بسم الله الرحمن الرحیم . از امیر المومنین سید احمد بخدمت سردار عظمت شعار
عالیجاه علی جایگاه ریاست پناه سیاست دستگاه جلالت نشان سردار سرداران سردار سلطان محمد خان
زاد الله اقباله مع التوفیق والهدایة بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه روزیکه
علاقهٔ اخلاص و اتحاد و محبت و وداد فیما بین ما و شما در دار السلطنت کابل متحقق گردیده و آثار آن از
جانبین بمنصهٔ ظهور رسیده از آن باز روز علاقهٔ مذکوره از طرف این ضعیف در مراتب استحکام روز افزون است
و عقد مدارج التیام از حد افزون چنانچه این ضعیف فی الحال هم بر همان منوال خواهان ترقی مدارج دارین
آنجناب است و جویای بهبودی کونین آن عالی القاب شب و روز بدعای خیر در حق شما مشغولم و بر ثبات
و استقامت شما از بارگاه واهب العطایا مسئولم هر چند درین چند ایام راه رسل و رسایل منقطع گردیده
اما خیال بدخواهی شما در دل اخلاص منزل نرسیده و سبب انقطاع مکاتیب همین بود که چنان مسموع شده
که ورود رقایم وداد این ضعیف بنابر ایمای سردار کلان باعث تکدر خاطر عاطر میگردید بنابر آن علیه
راه رسل و رسایل را مسدود گردانیده بمجرد دعای غایبانه اکتفا کرده میشود اما الحال که بمنصب سرداری
شما در رسیده و بر مسند ریاست و سیاست نشستید لابد بحکم کریمه کنتم خیر امة اخرجت للناس
تامرون بالمعروف و تنهون عن المنکر و کریمه المومنون والمومنات بعضهم اولیاء بعض یامرون بالمعروف
و ینهون عن المنکر تجدید دعوت دیرینه بملاحظه اتحاد دیرینه لازم آمد پس ای برادر عزیز این نصیحت
بگوش هوش بشنو و این مضمون بغور تمام دریاب که این دنیا و کار دنیا همه گذشتنی و گذاشتنی است
و این جاه و جلال و عز و اقبال همه بر باد دادنی هر هشیار تجربه کار همان است که خیال خود پرستی باین
متاع قلیل الانتفاع در دل او نه نشست و جان خود را باین زندگانی فانی نبست فرد مجو درستی
عهد از جهان سست نهاد که این عجوزه عروس هزار داماد است تا آنکه سردار کلان را چه قدر

تا در

غرور و نخوت و خیال عزت و عظمت در دل نشسته و خیالات خودپرستی دماغ ایشان را گرفته
با چندین شور و شغب بکمال جد و جهد بمخالفت رب العلمین محض بسرداری خاطر کافر لعین گرفته
و فساد و عداوت و عناد بر بسته بر سر چند از فقرا و مهاجرین و غربای مجاهدین که محض تارک دنیا و طالب دین
و خادم حکم رب العلمین و سنت سید المرسلین اند چه لشکرکشیها نمودند و در راه عداوت و بدخواهی کوشیدند
از آنجا که ایشان بر لشکر و توپخانه و شاهین خانه خود مغرور بودند و ما فقرا بتائید مالک حقیقی مسرور
بودیم آخر علیه غیرت ایمانی بجوش آمد و بتائید یزدانی در خروش چشم انصاف بین که چه سان در یک لمحه شعبده
تقدیر آسمانی بظهور رسیده و ترزور اقبال آن مغرور پشت ادبار زد و در طرفة العین بدل گردید آخر الامر
بکمال ذلت و خواری و نهایت شرمساری تنها بحضور مالک علی الاطلاق و ملک مالک الاستحقاق بجان خود حاضر
گردید نه آنجا آن کافر لعین یار بود و نه کسی از مصاحبان منافقین غمخوار پس شما را لازم که فی الحال
هوشیار شوید و از خواب غفلت بیدار که آخر روزی پیک اجل شما هم خواهد رسید و در محکمه حساب و کتاب
بحضور رب الارباب حاضر خواهید گردید و دوستی کافر لعین و خوشامد و تملق منافقین بیدین و سخن سازی
شریران بدراه و توجیهات ملایان گمراه هیچ منفعتی شما نخواهد بخشید هرچند اکثر عمر گرامی خود در مخالفت
رب العلمین و تملق منافقان بیدین و دوستی کافر لعین صرف نمودید و در راه نفس پرستی و دنیاطلبی شب و روز
بیهوده و هر بار که عهد و میثاق بر اطاعت مالک علی الاطلاق بر بستید فی الحال بپاس خاطر برادر خود شکستید
اما مسکین تائب [illegible] و بدعوت بندگان درگاه الهی براه راست شب و روز مشغول بزبان حال
و قال همین آیه کریمه میخوانم قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله ان الله یغفر
الذنوب جمیعا انه هو الغفور الرحیم وانیبوا الی ربکم و اسلموا له من قبل ان یاتیکم العذاب ثم لا تنصرون
واتبعوا احسن ما انزل الیکم من ربکم من قبل ان یاتیکم العذاب بغتة وانتم لا تشعرون و سبب ورود همین آیت
در مخاطبه شما بزبان میرانم بیت باز آ باز آ هر آنچه کردی باز آ : صد بار اگر توبه شکستی باز آ : باجمله اگر

ذره از ایمان در دل میدارند و باز پس آخرت را یقین میشمارند و خدای خود را مالک خود میشناسند و خدمت
دین خود را از لوازم بندگی می انگارند و از دوستی کفار دست می بردارند پس اینک راه راست بی کم و کاست
بشما نشان میدهم که باعث ترقی مناصب دنیوی باشد و هم موجب علو مدارج اخروی کمر بسته در نصرت
دین رب العلمین و موافقت زمره مجاهدین و مقابله کفره بدین جهت به بندید و این بنده درگاه الهی را
بالیقین از هواخواهان خود تصور کنید و اگر دست از محبت کفار نخواهید برداشت و با زمره مجاهدین
که خدام دین رب العلمین اند علم مخالفت خواهید افراخت و نرد دغا و دغل با ایشان خواهید باخت
و بنیاد تعدی و ظلم محکم خواهید ساخت پس بالیقین بدانید که هرچند ما عاجزان ناتوانیم و فقیران بی سر و سامان
اما مددگار ما همان قادر ذو الجلال است و قدرت کامله او لم یزل و لایزال که پشه ناچیز بحکم او نمرود را
کشته و ضعیفی بی تمیز رشته حیات شدید را باذن او گسسته اگر با من راه دوستی می پیمایی پس من همان
یار دیرینه توام و اگر با من مخالفت مینمایی پس از من مترس لیکن از مالک من بترس که مالک من نهایت
غیور است و نهایت بزور هرگز مقابله او نمیتوانی کرد و بجز حسرت و ندامت هیچ نخواهی برد آخر مردی و مستی
و لاف مردانگی میزنی اگر این مردانگی در راه خداوند خود صرف کردی مردی و الا از همه نامردی
و در حسرت و ندامت مردی اینهمه قیل و قال که بار بار با تو میکنم خدا آگاه است که محض بنا بر خیرخواهی
شما است و الا بر دلهای کسی نمیدارم و التجا بیش کسی نمی آرم که عنایت مالک خود مرا بس است باقی جمله هوش
آنچه شما را در مقدمه موافقت رب العلمین و مخالفت کافر لعین با ما بجلس منظور باشد آن را در جواب
این رقیمة الوداد مفصل برنگارند و السلام علی من اتبع الهدی   این رقعه بتاریخ بیست و پنجم
شهر ربیع الاول ارسال داشته شد ۵

بسم الله الرحمن الرحیم

از امیر المومنین بجدمت سردار عظمت شعار عالیجاه علی جایگاه ریاست پناه سیاست دستگاه
جلالت نشان سردار سرداران سردار سلطان محمد خان زاد الله اقباله مع التوفیق و الهدایة

بعد از سلام

بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه قبل ازین دو قطعه رقیمه مشتمل بر اظهار
مراتب خیرخواهی بنسبت آن عالیجاه ارسال نموده بودیم لیکن جواب آن تا حال نرسید شب و روز
انتظار ورود جواب کشیده میشود تا اگر قبول حکم حق منظور خاطر عاطر باشد بر طبق آن ابواب رسل
و رسایل مفتوح داشته شود و اگر این امر مقصود نباشد پس انکار آن هم بیاگرد و حجت البته تمام
شود و آنچه ما بندگان بارگاه الهی در پی آن هستیم بلا تنگی در تردد ان مشغول میشویم یعنی آنچه
در مقدمه اعلاء کلمه رب العلمین و احیای سنت سید المرسلین مناسب وقت و مطابق مصلحت میبینیم همان
را پیش کنم و در سرانجام آن بلا تکلف در غدغه مصروف میشویم آخر همه رؤسای نامدار و کبرای ذوی
الاقتدار از کلام هر کس خواه دشمن باشد خواه دوست یکبار متوجه شده میشنوند جواب شافی آن
میدهند و هر کلام که بمیزان عقل می سنجند و بهر سخن نمی خندند شما هم یکبار خاطر عاطر خود را متوجه ساخته
این سخن خیرخواه خلق الله را بگوش هوش بشنوند بهر کیف جواب آن بدهید که آیا شما را خدمت دین
رب العلمین بمشارکت مجاهدین بوجه من الوجوه منظور هست یا نه گاهی محکمه حساب و کتاب و معرکه
سوال و جواب که فردا بحضور رب الارباب شدنی ست شما را یاد می آید یا نه و فنای اینهمه جاه و جلال
و عز و اقبال و بر باد رفتن این زندگانی فانی گاهی در دل شما خطور میکند یا نه و اراده تخریب دار فنا
و تعمیر دار بقا و اصلاح سرای دلپسین و استخلاص جان خود از اهوال و مصائب قبر و معارک حشر
گاهی در دل شما میجوشد یا نه و آنچه این فقیر بشارات فتح و ظفر مرة بعد اخری با شما گفته بودم
احتمال صدق این بشارات گاهی بخیال شما میگذرد یا نه و آنچه از عهود و مواثیق اخلاص و اتحاد
که بنسبت این فقیر دارید یا ذکر میکردید فی الحال هم ازان خبری یاد میدارید یا نه و آنچه مواعید خدمت شما
با شما نموده بودم گاهی رغبت حصول آن میدارید یا نه اما این فقیر پس آنهمه علایق مودت و اتحاد
را بخوبی یاد میدارم و بهمین مضامین خیرخواهی بار بار می نگارم و الا شما را معلوم هست که معامله خوف و رجا

والحاح والتجا با کسی از مخلوقین نگاهی داشته ام نه الحال میدارم فقط عنایت مالک خود را و هم را

از همه اسباب میشمارم الحمد لله یکساعت متوجه شده این رقیمهٔ الوداد را ملاحظه فرمایند و جواب آنرا البته

برنگارند والسلام مع الاکرام فقط　　در باب بیان مذهب خود بسم الله الرحمن الرحیم

از امیر المؤمنین سید احمد تحیات عالیات متضمن هدایات بمصادر افادت بخدمت هادیان راه دین

خادمان شرع مبین ناشران احکام رب العلمین تابعان رسول امین مولانا حافظ دراز و مولانا

محمد عظیم و مولانا عبد الملک اخوندزاده و مولانا حافظ مراد اخوندزاده و مولانا غلام حبیب اخوندزاده

و مولانا قاضی سعد الدین و مولانا قاضی مسعود و مولانا عبد الله اخوندزاده و مولانا محمد حسن اخوندزاده

و مولانا حافظ احمد اخوندزاده و جمیع علمای بلدهٔ پشاور سلمهم الله تعالی بعد از ادای تحیات

و دعای ترقی مدارج هدایات مکشوف باد در این ایام چنان مسموع گردید که بعضی از مجادلین بی انصاف

و مکابرین با اعتساف چندی از وساوس فساد انگیز و شبهات عناد آمیز نسبت بافقرای مهاجرین

و ضعفای مجاهدین بر تافته در جمهور انام از خواص و عوام مشتهر ساخته آتش عداوت در میان

مسلمین محض بلقلقهٔ لسانی افروخته و مایهٔ شقاوت بهتانی برای خود اندوخته و بال کذب و افترا بر گردن

خود برداشته و نکال دروغ بیفروغ بروز جزا برای خود مهیا ساخته معاذ الله من ذلک علاوه

برین آنکه بذریعهٔ افترا و بهتان اضلال بعضی از اهل ایمان کرده و ایشان را از راه رب العلمین عبادت

از مشارکت مهاجرین و مجاهدین دست دورتر برده در اذهان ایشان نسبت خدام شرع مبین

سوء ظن انداخته و راه راست جهاد را در نظر ایشان راه کج ساخته آیا آیهٔ کریمهٔ الا لعنة الله

علی الکاذبین و کریمهٔ الا لعنة الله علی الظالمین الذین یصدون عن سبیل الله و یبغونها عوجا گاهی

نخوانده اند و اسپ نظر و فکر را در میدان انصاف گاهی نرانده هر چند ما ضعفا که بمحض استعانت

رب العلمین اعتقاد میداریم فقط عنایت او را قابل اعتماد میشماریم هرگز موافقت و مخالفت مخلوقین را

بخیر ...

در باب بیان عقیدهٔ خود نوشتند

بخیال نمی آریم و اشتهار نام نیک و بد را در میان ابنای زمان بچیزی نمی شماریم و در آن ایشان را
هرگز مسلم ایشان ساقط الاعتبار میدانیم و در آن منتظر نزول رحمت قادر مختار میباشیم اما بحکم
حدیث اتقوا مواضع التهم دفع تهمت ایشان لازم دانستیم و بنابر توقع آنکه شاید کسی از مخلصین
صادقین عزم مشارکت مجاهدین داشته باشد و باز بسبب تهمت و افترای ایشان رو دانسته باشد
شاید بکشف حقیقة الحال و حل عقدهٔ اشکال باز براه راست معاودت نماید و بطریق اخلاص
مراجعت فرماید بنا بر آن علیه بیان واقع را درین باب واجب شمردیم پس میگوئیم که چنانکه شنیده ایم
که از جمله مفتریات آن مفتریان آنست که این فقیر را بلکه زمرهٔ مجاهدین را بالحاد و زندقه نسبت
مینمایند یعنی چنان اظهار میکنند که این جماعه سالکین هیچ مذهب نمیباشند و بهیچ مسلک مقید نیستند
بلکه محض راه نفسانیت میپویند و بهر رجه لذات جسمانی میجویند خواه موافق کتاب باشد خواه
مخالف معاذ الله من ذلک پس باید دانست که نسبت ما مردم باین امر شنیع افترای صریح
و بهتانی است صریح آری این فقیر و خاندان این فقیر در بلاد هندوستان گمنام نیست الوف الوف ام(؟)
از خواص و عوام این فقیر و اسلاف این فقیر را میدانند که مذهب این فقیر آبا عن جد مذهب حنفی است
و بالفعل هم جمیع اقوال و افعال این ضعیف بر قوانین اصول حنفیه و آئین قواعد ایشان منطبق است
همگی از ان خارج از اصول مذکوره نیست الا ماشاء الله آنچه از بعض افراد ایشان بسبب غفلت و
نسیان صادر میگردد که بخطای خود معترف میباشد و بعد از اعلام براه راست معاودت مینماید
آری در هر مذهب طریق محققین دیگر میباشد و طریق غیر ایشان دیگر ترجیح بعضی روایات بر بعضی دیگر
بنظر تقویت دلیل و توجیه بعضی عبارات منقول از سلف و تطبیق مسائل مختلفه مدون در کتب و
امثال ذلک و ایا از کار دها(؟) اهل تدقیق و تحقیق است باین سبب ایشان خارج از مذهب نمیتوانند شد
بلکه ایشان از اولی الالباب اهل آن مذهب باید شمرد بهرحال که در مقدمه شبهه داشته باشد لازم که نزد این فقیر

مذهب اینفقیر آبا عن جد مذهب حنفی است

آمده بالمشافه حل اشکال نماید تا خود بفهمد و تا این فقیر را بفهماند و از جمله مفتریات
آن مفتریان مذکور آنست که این فقیر را بظلم و تعدی نسبت میکنند که این فقیر بر جان و مال مسلمین بلا وجه
شرعی دست درازی میکند درین باب بجز زبانی و حیله سازی نمی‌نماید سبحانک هذا بهتان عظیم این فقیر
گاهی کسی را بلا وجه شرعی یک تازیانه هم نزده است بلکه زدن سگ هم بلا وجه از عادات این فقیر نیست
هر که چند روز با فقیر ملازمت کرده باشد لابد بر همین آگاه شده باشد فاما آنچه سرزنش و گوشمالی ملک جبار
از دست این ذره بمقدار بعضی از مرتدین اشرار و منافقین بدشعار رسید پس آنرا از اعاظم سعادات
خود میشمارم و آنرا از اقوی علامات مقبولیت خود می‌انگارم بلکه غیرت در اعانت دین و رغبت باهانت
معاندین از لوازم ایمان است هر که غیرت ایمانی و حمیت اسلامی نمیدارد فی الحقیقت ایمان ندارد در کریمه
قال تبارک و تعالی یا ایها الذین آمنوا من یرتد منکم عن دینه فسوف یأتی الله بقوم یحبهم و یحبونه اذلة
علی المؤمنین اعزة علی الکافرین یجاهدون فی سبیل الله و لا یخافون لومة لائم و قال الله تعالی یا ایها
النبی جاهد الکفار و المنافقین و اغلظ علیهم و مأویهم جهنم و اگر بالفرض و التقدیر چیزی ازین قبیل از دست
این فقیر صادر شده باشد پس این فقیر را بطریق وعظ و نصیحت بر آن آگاه باید گردانید نه آنکه بطریق
غیبت او را در میان محافل و مجالس مذکور نمایند و فقیر را بآن سهو و نسیان مطعون سازند و بر همین
خیال از رفاقت این فقیر در امر جهاد و مشارکت زمرهٔ مجاهدین دست بردار شوند که حدیث الجهاد ماض
الی یوم القیمة لا یبطله جور جائر و لا عدل عادل در میان همه اهل حدیث مشهور است بالجمله درخواست این فقیر
از جمیع علمای زمانه همین است که تمام مسلمین را عموماً و این فقیر را خصوصاً امر بالمعروف و نهی عن المنکر نمایند
و براه راست هدایت فرمایند و آنچه اعتراض و اشکال در غیبت ذکر مینمایند آنرا بالمشافه بدلائل شرعیه
بپایهٔ اثبات رسانند تا روی این فقیر را بوعظ و تذکیر از راه خودپرستی براه خداپرستی گردانند که مستعد
بر همین امر است که اگر بر چیزی از اقوال و افعال خود مطلع شود که مخالف حکم خدا و رسول باشد فی الفور از ان

توبه نماید

توبه نماید و براه راست مراجعت کند آینده اگر مجادلین مذکورین بر اقوال و افعال این فقیر اعتراض
میدارند و آنرا مخالف شرع می انگارند باز این فقیر را بران مطلع نگردانند و قدری رنج سفر کشیده
آنرا بمشافهه بپایهٔ اثبات نرسانند پس وبال آن همه برگردن ایشان است و آنچه بعضی از سفهای
دروغگوی و حمقای فتنه جو مشهور گردانیده که هرکه از علمای کرام و فضلای ذوی الاحترام این
فقیر را امر بالمعروف و نهی عن المنکر مینماید این فقیر با ایشان بقهر و عنف پیش می آید و بجان و مال
ایشان مضرت میرساند و بدست و زبان ایشان را بوجه من الوجوه میرنجاند پس این امر باطل
محض است و افترای بحت بارها جواسیس کفار و منافقین را گرفته و با ایشان کلام عنیف هم نگفته
بلکه از ایذای ایشان بالکل دست برداشته و ایشان را بسلامت و عافیت فرا گذاشته چون
با جواسیس کفار و منافقین این معامله کرده باشد آیا هیچ عاقل تجویز این معنی خواهد نمود که این فقیر
با علمای عظام و فضلای کرام که محض بنابر امر بالمعروف نزد این فقیر آمده باشند کلام عنیف و سخن
سخیف درمیان آرد که این امر بعید از خلق ایمانی و ابعد از مروت انسانی است معاذ الله من ذلک
و از جمله مفتریات مفتریان مذکورین آنست که آنچه گرفت و گیر رب قدیر از دست
این فقیر بجادنجان دیار محمد خان رسیده و از آن باب این مهاجرین و مجاهدین را بر جانب ظلم و
تعدی میشمارند و آن طاغیان باغیان را برجانب حق می انگارند حتی که حکم به بغاوت مجاهدین
میکنند و بشهادت معاندین سبحان الله شخصی که ترک رسوم جاهلیت حکم منیر نماید و بقبول شرع محمدی
علی صاحبها الصلوة والسلام دعوت مینماید و جهال معاندین با و درهمین امر مخالفت نمایند و با کفار
موافقت در راه رد شرع شریف و انکار احکام رب لطیف پویند و در راه اهانت آن هادی
راه دین استعانت از کفار و معاندین جویند و بعضی از ایشان از دست های دیان دین و غازیان
مجاهدین و در درکات نار بدار البوار برسند باز بعضی از معاندین دیگر بنابر حمیت آن معاندین دین

بحکم کافر لعین بر سر زمرهٔ مجاهدین لشکرکشی کرده فتنه و فساد برپا کنند و تهیهٔ قتل و قتال و جنگ و
جدال ابتدا از طرف خود نهند و آن مجاهدین ابرار و مهاجرین اخیار این منافقین بدکردار را از
جملهٔ عساکر کفار شرار شمرده بطریق مدافعت با ایشان مقابله نمایند و در همان مقابله منافقین بدشعار
بغضب ملک جبار گرفتار شوند و با انتقام منتقم حقیقی دنیا و آخرت خود را برباد دهند و مصداق کریمه
ذلک لهم خزی فی الدنیا و الآخرة و لهم عذاب عظیم گردند و باز حکم شهادت آن مرتدین و آن منافقین
کرده شود و به بغاوت این مجاهدین صادقین این مسئله از کدام ملت و مذهب است از مسائل
ملت محمدیه البته نیست آیا از مسائل ملت نصاری و یهود باشد یا ملت مجوس و هنود بلاشک این
مفتیان مفتریان بروز جزا بحضور رب العظمة و الکبریا و بحضور سید الوری بلاشک خوار و تباه و ذلیل
و روسیاه خواهند گردید و تری الذین کذبوا علی الله وجوههم مسودة الیس فی جهنم مثوی للمتکبرین باری
این مدعیان دروغ زن چرا امروز در معرکهٔ مناظره بالمشافه نمی آیند و دعوای خود را بحجت شرعیه
بپایهٔ اثبات نمیرسانند آیا اینجا کسی تکبر فرعون و تجبر نمرود میدارد که اراده قتل آمرین بالمعروف
نماید و اگر بالفرض بنا بر جبن و نامردی بی پرده گفتگو نمیتوانند پس اعلام این فقیر را که سابق بخدمت
علمای پیشاور ارسال داشته بود ملاحظه نمایند و جواب آنرا بخوبی بنگارند لیکن چنانکه اعلام مذکور
بدلائل اربعه مدلل است همچنین جواب آنرا نیز باصول مذکوره مبرهن سازند اما بوجهیکه عقل پسند
و قابل مطالعهٔ هوشمند باشد در معرکهٔ قیل و قال و بحث و جدال بیارند و بر محک امتحان و قواعد
میزان آنرا بسنجند و از طول قیل و قال و از کثرت جواب سوال هرگز نرنجند اما اینقدر لازم است
که خدای ملک جل جلاله را حاضر و ناظر دانسته و علیم بما فی الصدور انگاشته آنچه از زبان و قلم
برارند جانب حق را سر مو نگهدارند و اگر دلیل معقول که عند الله و عند الرسول مقبول باشد نمیدارند
و بمجرد سینه زوری زبان طعن و لعن میکشایند پس این امر بخوبی بفهمند که کلمهٔ حق بمجرد قیل و قال

غافل نخواهد گردید و ما بندگان الهی که اخوان و اوطان خود را برای خدمت دین متین فرو گذاشته ایم
و از سر و مال خود درین راه گذشتیم از خوف ملامت ایشان از کار و بار خود عاطل نخواهیم شد
یریدون لیطفئوا نور الله بافواههم ویابی الله الا ان یتم نوره ولو کره الکافرون و بالجمله این طعن
و لعن ایشان بدین و خادمان دین بوجه من الوجوه مضرت نخواهد رسانید آری انواع وبال
و نکال بدنیا و آخرت بهمین مکابرین بی انصاف عاید خواهد گردید و در هیچ صورت علمای ربانی و فضلای
حقانی را که در بلده پیشاور سکونت میدارند و نیابت سید الانام و هدایت خواص و عوام را از
اعظم سعادات خود میشمارند لازم و مؤکد است که حکم حق را واشگاف گویند و بلا تکلف راه انصاف
پویند تا چنانکه مجادلین مذکورین رئیس المضلین گردیده مصداق نقص الدین شده اند همچنین
علمای ممدوحین امیر المهتدین گردیده مصداق العلماء ورثة الانبیاء شوند و آنچه راست پرسی
حقیقة الامر این است که مجادلین مذکورین حقیقت زمره مجاهدین بوجه احسن میشناسند در دل خود
و بطمع دنیای دنی مثل احبار یهود راه راست را بخوبی میدانند و بنابر اتباع هوای نفس
در راه کج میکوشند الذین آتیناهم الکتاب یعرفونه کما یعرفون ابناءهم وان فریقا منهم لیکتمون
الحق وهم یعلمون پس چنانکه احبار یهود و قسیسین نصاری حقیقت اسلام را بخوبی میشناختند
اما بنابر محافظت جاه و عزت خود و پاسداری سلاطین و ملوک خود همه دانش و دین را میباختند
و به توجیهات نامعقول تمامی رؤسا و ضعفا را گمراه کردند حتی که فی الحال نصاری و یهود
در همان ضلالت افتاده اند و منتظر ظهور نبی آخر الزمان نشسته پس آن مضلین سابقین در وبال
اینهمه ضالین لاحقین الی یوم الدین شریک اند همچنین این مجادلین ناحق شناس و مکابرین ناسپاس
بر حقیقت این زمره مجاهدین مهاجرین بخوبی اطلاع میدارند اما اقرار آنرا باعث زوال عزت
و جاه خود موجب ناخوشی سلاطین و خواقین خود میشمارند بنابر آن علیه دیده را نادیده میکنند و شنیده را

ناشنیده و بملعقه لسانی و تحریر ب زبانی این باطل را بتوجیهات غیر مسموعه ملمع میکنند و درو آ
و ضعفا را باین تلبیس و تدلیس از راه میبرند پس وبال ضلال ایشان تا روز قیامت بر گردن
مضلین خواهد ماند و همچنین کسیکه از علمای ربانی و فضلای حقانی درینوقت اظهار حق نماید پس بجهة
تکثیر جنود مسلمین و توفیر جیوش مومنین از مساعی او متحقق خواهد گردید ایشان هم تا وقت
تقاضی جهاد شریک اجر و ثواب خواهند ماند پس لازم که هر کس از علمای کبار این صحیفه لطیفه را
خود هم ملاحظه فرماید و دیگران را هم بران آگاه نماید تا بر همه صغار و کبار حجت الٰهیه تام شود
لیهلک من هلک عن بینة ویحیی من حی عن بینة والسلام علی من اتبع الهدی تحریر نوزدهم
ربیع الثانی ۱۲۴۴ سنه هجری لعله

بسم الله الرحمن الرحیم

از امیر المومنین سید احمد تحیات عالیات متتابع هدایات و تصادر افادات بهادیان
راه دین و خادمان شرع مبین و ناشران احکام رب العلمین تابعان رسول امین مولانا حافظ
دراز و مولانا محمد عظیم و مولانا عبد الملک اخوندزاده و مولانا مراد اخوندزاده و مولانا
غلام حبیب اخوندزاده و مولانا قاضی سعد الدین و مولانا قاضی مسعود و مولانا عبد الله اخوندزاده
و مولانا محمد حسن اخوندزاده و مولانا حافظ احمد اخوندزاده و سایر علمای دین دار و فضلای
هدایت شعار کثرهم الله تعالی و زاد هدایتهم و افادتهم بعد از ادای تحیات و دعای ترقی مدارج
هدایات مکشوف باد که آنچه حکم تقدیر ربانی و قضای آسمانی در مقدمه یار محمد خان نازل
گردیده تفصیل آن باستماع مبارک رسیده باشد حاجت تکریر نیست لیکن غرض از تحریر این چند
سطور آنکه معلوم خواطر عواطر شده باشد که تعدی و جور بجانب او بود نه بجانب ما ضعفاء
و این را بچند وجه توان دریافت اول آنکه ما ضعفا بنا بر خدمت دین سید المرسلین و اقامت
جهاد بر سر کفره معاندین و تعلیم شرائع احکام اسلام برای جمهور خواص و عوام درین دیار ورود

وارد گردیم

وارد گردیده ایم در تکمیل و نهار در همین کار و بار مشغولیم گاهی کسی نشنیده باشد که طلب نان و نفقه
خود از کسی فقراء و اغنیاء این گروه باشیم بلکه هر کرا دعوت نمودیم از وهمین قدر طلب کردیم که
راستا راست احکام شرع شریف قبول نماید و تشارکت زمرهٔ مجاهدین اختیار کند هر که این معنی
قبول نمود با او راه موافقت پیمودیم و هر که در همین معنی مخالفت کرد با او مخالفت نمودیم چنانچه منشاء
مخالفت یار رئیس هند همین معنی بود که شرع قبول نمی نمود و در آئیار راه رسوم افغانی می پیمود و هر چند
مره بعد اخری و کرة بعد اولی بفضل و کمال بقبول شرع شریف او را دعوت نمودیم و سادات
کرام و علمای عظام را بنابر تفهیم نزد او فرستادیم آخر آن مطرود الدارین و محروم الکونین
مسافت رب المشرقین و مخالفت رسول الثقلین اختیار کرد و صاف بانکار قبول شرع شریف زبان
کشاد الحمد لله که بسزائی خود رسید و بجهنم واصل گردید چندی از متعلقان او بنابر حمیت جاهلیت
بر مخالفت مجاهدین مهاجرین کمر بستند و از راه انصاف و دیانت بالکل بیرون رفتند و والی
پیشاور بر اعانت ایشان بلا وجه برخاست و علم مخالفت خدا و رسول برافراخت و در مقابله
مجاهدین بی سابقهٔ هدایت نمود و محض راه فساد فی الارض پیمود گاهی نقش دیانت از لوح
انصاف نخواند و کلمهٔ حجت شرعیه بر زبان نراند کسی را از ملایان نزد ما نفرستاد و هیچ الزام
شرعی بر ما ثابت نکرد بلکه هیچ گفتگوی حجت شرعیه لا تحقیقاً و لا مجادلةً در میان نیاورد بلکه محض
خیالات تجبر و تکبر و فساد و عناد بکمال غایت برد هر چند بنابر تعظیم کلمهٔ اسلام با او راه مصالحت
پیمودیم و بار بار او را راه هدایت نمودیم فاما غیر از کلمات تکبر و تجبر هیچ نگفت و کلمهٔ انصاف گاهی
نشنفت بنا بر آن علیه غیرت ملک جبار بجوش آمد و حمیت قادر مختار در خروش محض بقدرت کامله
خود در طرفة العین اقبال او را بادبار مبتدل گردانید و در لمحة البصر انتقام منتقم حقیقی او را بدار البوار
رسانید و تا بنیا آنکه چند قطعات کوا غذ از دیره او بطریق غارت در دست مجاهدین افتاده چنانکه آنهم

کاغذ تا حال در دست این فقیر موجود است از جمله آن قطعات یک پروانه رنجیت سنگه بنام او مشتمل بر
اینمعنی است که بر سر مجاهدین مهاجرین لشکر کشی نماید و آب لیلا و مروارید و سیه کهار بدست فرانسیس
حواله نماید و سلطان محمد خان را نزد او روانه کند و بر سر سید و اتباع او لشکر کشد و آنها را از
ملک اخراج کرده هند و غیره را بمتعلقان هند حواله تفویض کند و الا تا را رسیده دانند پس والی مذکور
بنا بر امتثال امر آن کافر ملعون بر سر چندی از مهاجرین مجاهدین لشکر کشی نموده و انواع شور و شغب
برپا کرده و اینقدر فتنه و فساد برانگیخته که تمام رعایای خود را جبراً بر سر ضعفا ریخته چها نا کردنی بود
کرده با وجود این زور و شور خر حسرت و ندامت هیچ نبرد بغضب ملک جبار درین دار گرفتار
گردید و تنها بمحکمه حساب رب الارباب حاضر شد خداوند عالم محض بقدرت کامله تمام سطوت و شوکت
او را بیک طرفة العین سلب فرمود گذشت آنچه گذشت ذلک لهم خزی فی الدنیا ولهم فی الآخرة عذاب
عظیم سبحان الله با وجود ادعای اسلام بنا بر اعانت کفره متمرد دین و اهانت دین و اهل دین چه چه جسارت
و چالاک بود و در مقدمه تفضیح دین خود چه چابک و بیباک تعوذ بالله من ذلک و معلوم است که در آنوقت
بالکل میدان خالی بود اگر جماعه مجاهدین ادنی حرکت مینمودند و تعاقب گریختگان مدبرین بوجه من الوجوه
میفرمودند هرگز تا بلده پشاور هیچکس پیشروی ایشان نمی آمد مؤمنین از هر جانب بلشکر ایشان
ملحق میگردیدند و منافقین بر مقام بحث و درایت میخزیدند لیکن از انجا که اقامت جهاد و امتثال احکام
رب العباد منظور است نه محض فرمانروائی و کشورکشائی بنا برآن اعلیه بدرون تجدید دعوت برای سلطان محمد خان
که بالفعل بر مسند ریاست و سیاست نشسته اند و گاه گاه دعوی تدین بر زبان می آرند آنمعنی مناسب
نمود لهذا اینوقت عزیزی از دست دادیم و خطی مشتمل بر دعوت ایشان در لف خط آن کرام فرستادیم
لازم که بر منصب خود یعنی بر منصب علما نظر فرموده بمضمون کریمه لولا ینهیهم الربانیون والاحبار
عن قولهم الاثم واکلهم السحت ملاحظه نموده خط مذکور را حرفاً حرفاً بگوش ایشان رسانند و جواب

از ایشان

از ایشان حاصل گردانند و باستعجال تمام نزد این فقیر ارسال فرمایند و هرگز درین مقدمه تغافل و تساهل
نمایند اگر درین باب مداهنت خواهند فرمود پس این فقیر از عهدهٔ اعلام سردار مذکور بری الذمه است
جواب و سوال انفعال و محکمهٔ حساب عهدهٔ آن هدایت تابان است اگر بر مسند رسول الله نشسته اید
و در مسند تعلیم احکام الله استاده اید باین منصب نظر کنید و باید سرداری اهل دنیا یکسو کرده احکام
مالک بالاستحقاق و ملک علی الاطلاق را یکبار بگوش ایشان و اشگاف برسانید و حتی الوسع ایشان را
بکلام وعظ و نصیحت بصراط مستقیم مایل گردانند تا ما ضعفا هم از مجادلات و مقاتلات این عیان
اسلام فارغ شده بکار و بار خود یعنی اقامت جهاد بر اهل کفر و عناد باطمینان خاطر مشغول شویم
و شب و روز بفراغ قلب در همین راه رویم بالجمله اگر فی الحال بکمال استعجال جواب باصواب رسید پس
بالراس والعین و اگر جواب بطرز دگرگون رسید یا در ارسال جواب توقف گردید پس منتظر اعلام
دیگر نمانند و آنچه ممکن باشد در حفاظت جان و مال خود کوشش نمایند اگرچه کوشش این ذره بمقدار
بمقابله ملک جبار هیچ بکار نخواهد آمد و حکم آن قادر مختار به برهم زدن هر ظالم ستمکار بوجهی خواهد رسید
که از خیال و وهم بیرون باشد فاتاهم الله من حیث لم یحتسبوا لیکن بنابر اوهام خود آنچه سعی بلیغ
خواهند بجا آرند که ما ضعفا نیز بحول الله وحسن توفیقه در امتثال احکام ملک علام نهایت سرگرم
و چالاکیم و تعاقب چیست و بیباک زیاده بجز تاکید اکید در استعجال ارسال جواب تتمهٔ هذا چه برنگاشته
شود والسلام مع الاکرام بتاریخ دهم ماه ربیع الاول سنه ١٢٤٥ هجری ارسال گردید فقط

بسم الله الرحمن الرحیم از امیر المومنین بمطالعه جمیع مومنین مخلصین بعد سلام
مسنون واضح آنکه اخلاص نشانان بو باو را ڈھیرا ساکنان موضع باندی و ڈالری که هستند
از مخلصین اینجانب اند و رفاقت ما اختیار کرده پس درینصورت از طرف اینجانب برای ایشان
امان است کسانیکه از مخلصین ما هستند لازم که این هر دو موضع را بهیچ وجه مضرتی نرسانند زیاده

والسلام تحریر بالتاریخ هفدهم ماه شوال ۱۲۴۵ سنه هجری قدسی

امان نامه باسم ملا فضل اخوندزاده پسر محمد زبیر برای دو موضع بشرط رفاقت مجاهدین وعدم رفاقت مشرکین بتاریخ پنجم ذیقعده ۱۲۴۵ سنه هجری قدسی

امان نامه بشرط اتباع احکام شریعت معه ادای عشر وغیره پسر دار جهانگیر خان ساکن تربیله بتاریخ پنجم ذیقعده ۱۲۴۵ سنه هجری نوشته داده شد

امان نامه بشرط اتباع شریعت بنام محمد غریب الله ساکن ضلع تنول بتاریخ هفتم ذیقعده ۱۲۴۵ سنه نوشته داده شد

بسم الله الرحمن الرحیم. امان نامه بنام سید شاه حسین بنا بر زمین واملاک ذات ایشان بشرط عدم ثبوت وجه شرعی معروضه هشتم ذیقعده ۱۲۴۵ سنه قدسی نوشته داده شد

امان نامه بنام هیبت ساکن کرپلی بشرط اتباع شریعت نهم ذیقعده ۱۲۴۵ سنه هجری

بسم الله الرحمن الرحیم امان نامه بنام زبید الله وکالو ساکنان موضع میرا بشرط ادای عشر بتاریخ یازدهم ذیقعده ۱۲۴۵ سنه هجری قدسی

امان نامه بنام سوهباو تلسی وکنگو وسوهنان معه پسران بشرط بجا آوری خدمت لشکر بتاریخ یازدهم ذیقعده ۱۲۴۵ سنه قدسی

امان نامه برای سلام الدین وفقیر محمد وعباس از اولاد میان مصری بشرط اتباع شرع و شراکت مجاهدین محرره بتاریخ پانزدهم ذیقعده ۱۲۴۵ سنه هجری قدسی

بسم الله الرحمن الرحیم. از امیر المومنین بجمیع مخلصین خیرخواهان دین سید المرسلین واضح آنکه اگر پاینده خان راه اسلام وخدمت دین اختیار کند وگاهی با کفار ومنافقین هیچ وجه اتفاق والتیام ننماید وبدخواهی مسلمین ولشکر اسلام هرگز نکند در حق عالیجاه مددخان به هر ملک اگر در سوای کرلکی نگذارد وآن ملک در بابت پلال هیچ عرض نکند درین صورت از طرف اینجانب ملک وسرداری هندوال عالیجاه پاینده خان مسلم است ذات آن را امدی بشرط خدمت و رفاقت جاگیر سی هزار در

کشمیر بعالم

در کشمیر و جاگیر ده هزار در پیشاور و در وقت فتح هر دو مقام با و خواهم داد و او را سردار
کلان خواهم ساخت و مثل فرزند پرورش او خواهم کرد و در صورت تخلف از امور مرقومة
الصدر آدمی از دشمنان خداست هر چه با دشمنان خدا معامله باید کرد آنست والله با وی خواهم کرد
والسلام علی من اتبع تحریر بالتاریخ بیست و نهم روز یکشنبه شهر سنه ۱۲۴۵ هجری قدسی صلی الله علیه وسلم

بسم الله الرحمن الرحیم   اقرار صحیح از طرف پاینده خان

آنکه عهد صادق و پیمان موثق مینمایم که آنچه از من متعرض خطا و قصور بظهور آمده از آن نادم
و توبه کار شدم و اتباع شرع مبین و خدمت دین متین و اقامت حضرت امیر المؤمنین بدل قبول
و اختیار نمودم و گاهی با کفار و منافقین بهیچ وجه پیوستگی و آشتی نخواهم کرد و بدخواهی مسلمین
و لشکر اسلام هرگز نخواهم کرد و در حق عالیجاه مددخان خواهم داد و ملک اگر در سوای کولکی خواهم گذاشت
و از ملک و ریاست بلال هیچ غرض نخواهم کرد و با تعلق کمیدو شصت سوار مع شاهین خانه همراه برادر
جهانداد خان در ملک [illegible] خواهم فرستاد و لشکر دو هزار پیاده همراه اکبر علی بطرف کشمیر روانه
خواهم کرد و اگر در این امور مرقومة الصدر تخلف نمایم جان و مال اینجانب بر مسلمین حلال و مباح است
و از ملک و ریاست یکبلی دست بردارم آنچند سطور بطور عهدنامه نوشته شد که ثانیاً سند باشد
تحریر یکشنبه بیست و نهم ذیقعده سنه ۱۲۴۵

بسم الله الرحمن الرحیم

خدمت افتاء موضع [illegible] بملا احمد اخوندزاده بتاریخ شانزدهم ذی الحجه سنه ۱۲۴۵ مقرر نموده شد

بسم الله الرحمن الرحیم . از امیر المؤمنین واضح آنکه فضیلت مآبان میر محمد اخوندزاده و محمد اخوندزاده
که صداقت مندی و نمک و حمیت اسلامی شان بظن خود میشمارم لهذا خدمت امر بالمعروف و نهی
عن المنکر برای خاص موضع [illegible] و تعفی تمام مردم عمرخیل [illegible] هر دو فضیلت مآبان را مفوض کردم
پس منصب قضا برای میر محمد اخوندزاده و منصب افتاء برای مولانا محمد اخوندزاده مفوض است پس هر که از

حکم شان سر خواهد پیچید هم عند الله ماخوذ خواهد شد و هم این بنده خدا تنبیه شدید خواهد رسانید مرقومه

چهاردهم ذی الحجه ۱۲۴۵ سنه هجری روز یکشنبه صح   اقرار نامه بسم الله الرحمن الرحیم

خلاصه اقرار نامه جهانگیر خان یار خیل و دارا شاه تینو خیل و حیات یار خیل و رستم علام خیل

و اعظم خور خیل ساکنان موضع کوثر تا شتلبر توبه و انابت از نافرمانی خدا و رسول و بجا آوری احکام

شریعت و اطاعت امیر المومنین و عدم موافقت با کفار و اگر مخالفت این امر بعمل آرند پس سر و مال

آنها بر مسلمانان حلال است محرره غره محرم الحرام ۱۲۴۵ سنه هجری قدسی صح   اعطای نامه

بسم الله الرحمن الرحیم. خلاصه اعطا نامه بنام خدابخش خان ساکن سرای صالح ضلع هزاره

بشرط ادای خدمت دین و ثبوت حق و ملکیت ایشان میراث آبای خان مذکور داده خواهد شد محرره

پنجم محرم الحرام ۱۲۴۵ سنه هجری صح   اجازت نامه از امیر المومنین اجازت نامه برای خان زمان

بنام ساکنین کناره دریای اباسین تا شتلبر تکیه خان زمان   باجازت اینجانب شکار ماهی کناره

دریای هر جا که خواهد نماید کسی متعرض و مزاحم ایشان نشود تاکید مزید شمارند تحریر ۲۸ شهر ذی الحجه

۱۲۴۵ سنه هجری روز یکشنبه صح   اعطا نامه بسم الله الرحمن الرحیم. اعطای نامه بنام قاضی

سید امیر برای زمین موضع میرکی حوالی کندل دستی بهر و ناثریا روز شنبه بتاریخ سیزدهم ماه رجب ۱۲۴۵

اعطای نامه. بسم الله الرحمن الرحیم آن از امیر المومنین بجمیع مومنین مخلصین واضح آنکه اگر

پاینده خان موافق وعده و عهد خود که مندرج صلح بود ملک و مال عالیجاه مدد خان باز داد و آورا

راضی ساخت پس خانی سرداری و ملک مذکور از طرف اینجانب بر پاینده خان مسلم خواهد ماند

و اگر در ایفای وعده مذکوره از پاینده خان قصور بظهور آمد و بسبب تقصیرات و نقض صلح ضرورة

با وی مقابله جنگها رو داد در این صورت سرداری و خانی ملک مذکور بعالیجاه مدد خان داده

خواهد شد و نظر بحقوق خدمات دین از دیگر ملک هم لایق الخدمت بعالیجاه موصوف داده خواهد شد

[illegible]

اینچند سطور بطریق سند و یادداشت نگاشته شد تحریر بتاریخ بیست و هفتم شوال ١٢٤٥ سنه هجری قدسی
مقام انب فقط   بسم الله الرحمن الرحیم بتاریخ سلخ شوال ١٢٤٥ سنه ملک پکهلی و خانی و
سرداری آن بشرط اتباع شرع براجه بلند خان نوشته داده خواهد شد فقط   بسم الله الرحمن الرحیم
اعطانامه بتاریخ دویم ذیقعده ١٢٤٥ سنه هجری بنام عالیجاه عبدالغفور خان و کمال خان بنابر ملک آبائی
و خانی و سرداری بسبب اتباع شریعت نوشته داده خواهد شد بمقام انب فقط
بسم الله الرحمن الرحیم اعطای نامه بشروط خود معروضه نهم ذیقعده ١٢٤٥ سنه هجری بنابر خانی
و املاک قدیمی بنام عالیجاه غریب شاه خان بشرط تسلط بر بلاد کفار نوشته داده شد بمقام انب فقط
بسم الله الرحمن الرحیم اعطای نامه بنام عالیجاه مرد خان شاه منصور بشرط اتباع
شریعت و خدمت دین بنابر وجه خانی و ملک زمین قدیم ایشان معروضه هشتم ذیقعده ١٢٤٥ سنه
هجری قدسی نوشته داده شد فقط   بسم الله الرحمن الرحیم بتاریخ شانزدهم شوال
١٢٤٥ سنه هجری اعطای نامه بنام محمد قاسم ساکن علی زئی برای سه مواضع علی زئی و ستد خیل
و رستم زئی متعلقه پرگنه کرمات نوشته داده شد فقط   بسم الله الرحمن الرحیم
بتاریخ نوزدهم شهر شوال ١٢٤٥ سنه هجری روز سه شنبه بنام فتو خان و اعطای نامه یک قریه از قرئ
کشمیر لایق شان مشار الیه بشروط مرقومه آن از حضور پر نور نوشته شد فقط
بسم الله الرحمن الرحیم بتاریخ نوزدهم شهر شوال ١٢٤٥ سنه هجری روز سه شنبه بنام سید غلام خان
اعطای نامه یک قریه از قرئ صوبه کشمیر لایق شان مشار الیه بشروط مرقومه آن از حضور پر
نور نوشته داده شد فقط   بسم الله الرحمن بتاریخ یازدهم شهر ذیقعده ١٢٤٥ سنه هجری
اعطای نامه بنام شهسوار ولد قایم شاه ساکن دهیری شاه فتح خان علاقه پرگنه کهاوڑ بشروط
معلومه نوشته داده شد فقط   بسم الله الرحمن الرحیم اعطای نامه بنام منور شاه

ولد سید احمد شاه بنابر مواضع کنول و مونجا و رزره و منور علاقه کنهار بشرط خدمت دین و نصرت
ملک آبای ایشان بایشان داده خواهد شد ان شاء الله تعالی محرره سیزدهم محرم الحرام سنه ۱۲۴۵ هجری

بسم الله الرحمن الرحیم. از امیر المؤمنین بمطالعه جمیع مؤمنین مخلصین عموماً و لشکر مجاهدین
غازین خصوصاً بعد سلام مسنون واضح آنکه هر قصه و خرخشه که میان مردمان بهمدیگر شده باشد
فیصله آن رو برو دی قاضی کرده باشند و چنان نکنند که از خود فیصله کسی امر نمایند و با کسی حکم از خود
بر کسی جاری نمایند پس هر کاری و حکمی که کردن آن باشد اظهار پیش قاضی رو بکار نمایند و هیچ
کار از خود جاری ننمایند چرا که قاضی برای همین امر در مرتبه هستند که اجرای حکم شرع شریف نمایند
پس دیگری را درین حکم دخل دادن اصلاً روا نیست پس هر کس را لازم است که اظهار هر امر پیش قاضی
کرده باشند و هر معامله از قاضی فیصل کنانیده بعمل آرند و بحکم قاضی هر کار و بار رو بکار شود و از
جانب خود کسی هیچ کار و حکمی پیش نشانند که درین امر بنای تعدی متصور است و جور و تعدی نزد
خدا و رسول نهایت ناپسند است و اگر کسی از لشکریان اینجانب چیزی کار و بار بدون معرفت قاضی
پیش خواهد آورد و در ان چیزی جبر و تعدی خواهد شد قاضی او را سزا خواهند داد و اگر قاضیان
چیزی قصور خواهند از اینجانب تنبیه واقع خواهد شد و هر کسی را که اجرای حکم منظور باشد بمعرفت قاضی
نمایند زیاده والسلام مع الاکرام بیست پنجم محرم الحرام سنه ۱۲۴۵ روز شنبه پنج قطعه حکمنامه بنام
لشکریان بهمین مضمون که هیچ کار بدون معرفت قاضی پیش نشانند و هر کاری که نمایند بحکم قاضی سازند
محرره بیست پنجم محرم الحرام سنه ۱۲۴۵ هجری روز شنبه   سند بنام صاحبزاده
احمد و مستعان برای سرداری موضع زیارت بشرط اتباع شرع شریف و خدمت دین بهمضمون
اگر قابو و دسترس خواهد شد تفویض خواهد شد بیست و پنجم محرم سنه ۱۲۴۵ هجری روز شنبه
نقل خط که بمولوی مظهر علی صاحب نوشته شده است معه روایات از امیر المؤمنین بخدمت

فضیلت مآب

فضیلت مآب کمالات انتساب آخوی ام مولوی مظهر علی صاحب و ارباب والاقباب تجلی جاه
عظمت دستگاه ارباب فیض الله خان سلمهم الله تعالی بعد از سلام مسنون و دعای اجابت
مقرون واضح آنکه رقیمه کریمه مشتمل بر کوائف خواص خان معه چهار قطعی انگور و چهار عدد به سیب
و بهی دیگر روسترده بصحابت دلهاشی رسید مضامین مندرجه رقیمه کریمه واضح گردید حقیقة
الامر اینست که از روزیکه خواص خان باینجانب ملاقات نموده بیعت امامت بر دست این فقیر
ادا نموده‌اند و در هر مقدمه که چیزی از تدبیر و مشورت با ایشان اظهار کردم و تا بتطبیق عمل ساختم
ایشان خلاف آن بعمل آرند پس درینصورت اگر انطباق پیش گیرم که بر ایشان بر خلاف رای
من عمل کرده یک مقدمه را فاسد گردانید و من در پی اصلاح آن کوشش نمایم و تمام لشکر مجاهدین
را سرگردان کنم پس درین امر هم خلاف تدبیر لازم خواهد آمد و هم خلاف شرع زیرا که شارع
جل و علا مطیع مشاورات و سایر مسلمین را باطاعت اوامر فرموده نه بالعکس تا الفعل مناسب
همین که خان ممدوح در یک مقامی محفوظ چند روز جان خود را نگهدارند آینده الله عنقریب این فقیر
هم تدبیری موافق عقل خود درست کرده بهیچ مقدمه بر پا خواهد نمود که مفید غرضی باشد و محض
باستعجال در امری قدم نهادن و عواقب امور را ملحوظ نداشتن خلاف عقل و نقل است اگر آن
فضیلت مآب بالفعل پابند کدام امر نباشند پس مناسب که تشریف آرند که در اینجا تدبیری برای
فتح باب جهاد و تاسیس بنیاد خدمت دین در ذهن خود راست کرده ام بالمشافهه دران گفتگو
نموده و مشاورت بعمل آورده دران دست اندازیم و در استحکام بنیاد جهاد و در قلع و قمع اهل
مفسدین سعی باید نمود و در پی هر فرع دویدن و هر شعبه را پیش نظر خود علیحده علیحده نهادن
باعث حیرت و سرگردانی مجاهدین میگردد خان ممدوح را بالفعل تسلی باید داد که انشاء الله عنقریب
شما را توجهی در کار خواهیم نشاند که با رحمت ظاهر عقل بحکم الله متزلزل الاقدام نشوند زیاده والسلام ختام

از محمد اسمعیل بعد از سلام محبت التیام واضح آنکه کاغذیکه مشتمل بر سوال و جواب
مردمان پیشاور بود بسمع اقدس رسانیدم آنجناب در جواب آن بس تحقیقاتی لطیف و تدقیقاتی
بغایت نظیف ارشاد فرمودند اما این فقیر را از ملاحظه کاغذ مذکور چنان واضح گردید که مردمان مذکور
یا اصلاً از زمرهٔ علما نیستند که قابلیت خطاب دارند یا مکابرین اند که مقصود ایشان تحقیق نیست
بلکه محض فتنه انگیزی است بنا علیه نوشتن تحقیقات مذکوره لطایف ضایع مینمود لهذا آنچه طلبهٔ علم
درمیان خودها بطریقه گفتگو مینمایند بر همون طریق کاغذی نوشته ارسال خدمت عالی کرده شد انشاء
الله تعالی بملاحظه سامی خواهد رسید لیکن درین مقام تامل باید نمود که درینجا دو مقدمه است یکی اثبات
ارتداد مفسدین مخالفین و تفریع اباحت قتال و حلت اموال ایشان کرده شود قطع نظر ازانکه
اینمعنی مبنی بر ارتداد ایشان است یا بر سعی ایشان است یا بر دیگر سببها مختلف که بنسبت بعضی
ارتداد ثابت شده باشند و بنسبت بعضی بغی و بنسبت بعضی سبب دیگر هرچند طریق اولی هم نسبت منقح
و محقق نزد ما زیرا که مفسدین مذکورین را ما ضعفاً فی الواقع از جنس مرتدین بلکه از جنس کفار
اصلی میشماریم و آنست نزا از قبیل کفار اهل کتاب میدانیم چنانکه اهل کتاب مجملاً بکتاب ایمان می آوردند
و بآنچه من عند الله علی سبیل الاجمال اذعان میکردند اما عند التفصیل بعضی را قبول میکردند و بعضی
را قبول نمیکردند که آیه کریمه افتؤمنون ببعض الکتاب و تکفرون ببعض کاشف حال ایشان است و همچنین
مذهب مرکب از ایمان و کفر یهودیت و نصرانیت میدانستند و آنچه از فضایل و مناقب یهود و نصاری
در زبور و انجیل مذکور بود بجاهای خود محل مناقب مذکوره میشمردند حق جل و علا در رد ایشان
این آیت فرستاد و قالوا لن تمسنا النار الا ایاما معدوده قل اتخذتم عند الله عهدا فلن یخلف الله
عهده ام تقولون علی الله ما لا تعلمون بلی من کسب سیئة و احاطت به خطیئته فاولئک اصحاب النار هم
فیها خالدون پس چون تفصیل در باب قبول بعضی احکام و رد بعضی احکام باعث تکفیر ایشان گردید

و ایمانی لقبا

وایمان اجمالی ایشان هیچ بکار نیاید همچنین این مفسدین هم اگرچه اجمالاً بما جاء به الرسول ایمان
می آرند اما بسیاری در احکام شرعیه قبول نمیدارند و بسیاری را از منهیات شرعیه بطریق
استحلال بعمل می آرند مثلاً بلاتکلف تزویج ما فوق الاربعه میکنند و آن عقد زنا را نکاح می نامند
و آنرا در اعلان و تشهیر و عقد مجالس و محافل طرب و تقسیم ولائم و اظهار مبارکبادی مثل نکاح میکنند
و اولاد متولدین را از همین زنا مثل اولاد نکاح در باب استحقاق اموال در ریاسات و در دیگر علایق
مثل اولاد النکاح میشمارند مثلاً فرزند و دختر زنائی را مثل فرزند و دختر نکاحی و پدر و جد زنائی را
مثل پدر و جد نکاحی و برادر و برادرزاده زنائی را مثل برادر و برادرزاده نکاحی می پندارند

و عم و عمزاده

و همچنین در باب ابطال مواریث دختران و تقسیم ازواج میت در میان برادران و در دیگر
رسوم جاهلیت مثل کفار سابقین عمل میکنند لیکن این قانون کفر را مشابه بقوانین شرع بلکه ازید از آن
و واجب الاتباع میدانند و بر ترک آن در میان خودها آنقدر ملامت میکنند و تارک آنرا آنقدر
مطعون میسازند که بر تارک شرع عشر عشیر طعن متوجه نمیکنند و در لبس حریر و شرب خمور آنقدر بیباکی
میکنند بلکه تفاخر برین امور قبیحه بحدی میدارند که حاجت بیان ندارد و بالجمله آنچه این مفسدین بسیاری
را از احکام شرعیه قطعیه مثل خواب فراموش کرده نموده اند اگر تفصیل کرده شود کتابی بس طویل ترتیب
گردد که هر جمله ازان بر تکفیر آنها دلالت خواهد نمود لیکن از آنجا که این طریق بغایت طویل است
و مثل قتال مکابرین را دران بسیار مجال است لهذا طریق ثانی که بنهایت مختصر است اختیار باید کرد
پس میگوئیم که حضرت امیر المومنین را با این مفسدین دو معامله در پیش گردیده یکی معامله اتمان زئی
و دیگر معامله هند که همان معامله بجنگ یار محمد خان و لشکرکشی سلطان محمد خان و جنگ با رسیده
اما معامله اتمان زئی پس بیانش الخ در ممالک سرداران پشاور بلا شک انواع ظلم و فسق
و رسوم جاهلیت آشکارا بر روی تا جان موجود است و هر ملکی که مشتمل برین مفاسد باشد لشکرکشی برآن

مملکت امام را جایز ست و از بیرون بر گردن آن مملکت موجب ثواب چنانچه امیر تیمور در باب
قتال اهل هندوستان همین استفتا نموده بود و علمای کبار که حضار آن زمان بودند فتوی
داده اند چنانچه استفتای مسطور معه اسامی علمای مجیبین و معه حواله نقل آن بر کتاب معتبر
بخدمت سامی میرسد اما دران تامل باید فرمود که بعضی ازان رسوم که در استفتا مذکور اند
اگر بحضور صاحب در ممالک شما در تحقق نباشد فاما اگر بعضی ازان بعینها متحقق باشد و بعضی دیگر از
رسوم جاهلیت در عوض آن رسوم مفقوده موجود باشد پس آنهم در ثبوت حکم مذکور کافی است
چه مدار حکم خصوصیت رسوم مذکوره نیست بلکه مدار آن انتشار مطلق ظلم و فسق و اشتهار مطلق
رسوم جاهلیت ست خواه عین آن رسوم مذکوره باشد خواه مثل آن و اما مقدمه هنود پس میگویم
که خادیجان بیعت امامت بر دست حضرت امیر المومنین باشتهار بعمل آورده بود چون از اطاعت
آنجناب منحرف گردید و بر مکان محفوظ خود که عبارت از قلعه هندوست اعتماد نمود و استعانت بکفار کرده بر
مخالفت امام همام کمر بست پس آنجناب او را بسزای او رسانیدند و اموال او را بالطریق تقسیم فرمودند
بلکه سلاح و خیول او را عند الحاجت استعمال فرمودند و دیگر مال او را حبس کردند بنا بر محافظت مجاهدین
تقسیم کردند نه بنا بر تملیک و لهذا فایده تقسیم غنیمت را دران رعایت نفرمودند که خمس آن جدا کرده
و باقی را علی السویه بر جمیع غازیان بطریق پیاده و سوار تقسیم فرمایند و نیز ورثه او را با ربار ترغیب
فرمودند که بیایید و اطاعت قبول کنید تا اموال مورث شما بشما دهیم اما آن اشقیا هرگز باطاعت امام وقت
گردن ننهادند بلکه در باب بغی و فساد تقلید پدران باغی کردند و این معامله سراسر موافق روایات فقهیه است
قال شارح الوقایة البغاة قوم مسلمون خرجوا عن اطاعة الامام دعاهم الی العود و کشف شبههم فان
تحیزوا مجتمعین حل لنا قتالهم بدأ ای ان حاذوا ای مالوا الی فئة من المسلمین لیستعینوا بهم و اجتمعوا
و ان اتخذوا حیزا ای مکانا و اجتمعوا فیه حل لنا قتالهم بدأ خلافا للشافعی رحمه الله فان قتل المسلم

لا یجوز

لا یجوز و نحن نقول الحکم بناءً علی دلیله و هو اجتماعهم و تعسکرهم فان صبر الامام الی ان یبدء و ربما
لا یمکن دفع شرهم و لا نسی و زمینهم و یحبس ما لهم الی ان یتوبوا و تستعمل سلاحهم و خیلهم عند الحاجة
و اما آنچه عذر میکنند که خادم خان امامت قبول کرده بود و باز بیعت نامه صحیح نکرده پس جای تنگی نظر ایشان
عظیم این سفهاء اینقدر هم حیا نمیدارند که اینچنین کلام بیهوده بر زبان میرانند چه قبائل یوسف زئی
در تمام عالم به باغیان ملقب است که گاهی اطاعت کسی از سلاطین هم قبول نکرده اند چه جای
اطاعت سرداران پشاور که نه فی الحقیقت سلاطین اند و نه کسی ایشان را از جمله سلاطین می‌شمارد
بلکه در خانه خود هم گاهی ادعای سلطنت نکرده اند چه جای امامت بالجمله این کلام بیهوده
اصلاً قابلیت جواب ندارد آمدیم بر اصل مقصود که بعد از واقعهٔ هند یار محمد خان بلا وجه
شرعی و بلا وجه عرفی بل بمحض عناد ذاتی و اشارت رئیس الکفار ابتدای لشکرکشی کرده بر مخالفت
حضرت امیر المومنین کمر بست اما اینکه این قید بلا وجه شرعی بود پس ظاهر است که بنابر انتقام
باغی بر امام کمر بستن سراسر خلاف شرع است اما اینکه بلا وجه عرفی بود پس بیانش آنکه در میان
یوسف زئی و درانی سلک افغانی اصلاً معروف نیست بسیاری از مردمان یوسف زئی از دست
مهمن زئی و کدون و ترکان کشته شده اند و گاهی کسی از درانیان بر ملک یوسف زئی
کمر نه بسته بالجمله یار محمد خان بلاشک درینقدمه باغی بالظلم بود و قتل باغی بالظلم و اخذ
مال او بلکه قتل جمیع عسکر باغی بالظلم و اموال جمیع عسکر او و انواع تصرف در ان از استعمال
و بیع و تقسیم همه در شرع جایز است چنانچه آخوند جالاک رحمه الله در رساله غزویه ناقلاً عن
فتاوی الغرائب فی مودة المسلم اذا کان باغیاً بالظلم فعلیه لعنة الله و الملٰئکة و الناس اجمعین
و مباح اخذ مال عسکره و اسباب خیله و التصرف فیها دفعاً للفتن القائمة و الضرر العامة قال
ابو مطیع افتی ابو یوسف بجواز اخذ مال الباغی بالظلم و التصرف فیها آخرت نبه لک ابا حنیفة رحمه

فقال الحبیب مصیب وکان محمد بن حسن جالساً عنده ولم یتکلم بشیء فکان منهم بغیر الاجماع والصحیح ان
البادی بالظلم یحکم بفسقه وقتال عسکره واخذ اموالهم وثیاب قاتلهم لانهم ساعون فی الارض انتهی
پس ازین روایت واضح گردید که قتال یار محمد خان و لشکر ایشان و تصرف در اموال ایشان
شرعاً مباح بود غایة الامر آنکه این امر مبهم است که مال مذکور از جنس فیء است یا از جنس غنیمت
و بهر تقدیر تقسیم آن بطریق غنیمت جایز است که اگر در نفس الامر غنیمت است فبها و اگر فیء است پس
تقسیم فیء بطریق غنیمت بلاشبه جایز است آری تقسیم غنیمت بطریق فیء جایز نیست زیرا که
تقسیم فیء را طریقی در شرع معین نیست بلکه مفوض است بر رای امام پس همین که رای امام
در صورتی خاص تقاضا کند که این فیء را بطریق غنیمت تقسیم باید کرد در تقسیم غنیمت را طریقی است
معین و چون واقعه قتال یار محمد خان باتمام رسید پس بعد مدتی سلطان محمد خان باز بلا وجه شرعی
لشکرکشی کرده جمعی را از ساکنان سمه بلا وجه زیر و زبر کردند پس ایشان درین نوبت بادی بالظلم
گردیدند چه برای انتقام بادی بالظلم کمر بستند و نیز آفاغنه مذکورین را محض بلا وجه ایذا رسانیدند
که ایشان نه قاتلان یار محمد خان بودند و نه دوستان حضرت امیر المومنین بلکه در زمان فتنه
یار محمد خان ایشان بدل و جان دوستان ایشان بودند پس بلاشک سلطان محمد خان بادی
بالظلم شدند و مستحق قتل و نهب گردیدند اما چون بتقدیر الهی ایشان بسزای خود نارسیده برگشتند
بعد چندی حضرت امیر المومنین بنا بر اجرای حکم شرع مبین بر ایشان عازم پشاور شدند لشکر
مفسدین در اثنای راه بحکم الله بسزای خود رسیدند و چون باز اظهار توبه کردند بمجرد قول
ایشان اعتماد فرموده ترک تعظیم ظاهر همین لفظ که ایشان باین کلمه تکلم کردند که ما شرع
را قبول کردیم نظر فرموده مراجعت نمودند اصلاً معلوم نیست که در کدام مقدمه از مقدمات
سر موی تجاوز هم از حدود شرع واقع گردیده چه جائیکه این جهال زبان طعن بجدی کشوده کر

نوبت

نوبت بتکفیر رسانیده اند نعوذ بالله من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا و آنچه مردمان
پیشاور میگویند که بعد زمان برکت نشان آنحضرت صلی الله علیه وسلم اصلاً نفاق متحقق نیست و درین
باب تمسک بوجه حدیث مشکوة مینمایند پس باید دانست که آنچه در مشکوة درین باب واقع است
آن حدیث نیست بلکه اثر است قول حضرت عمر فاروق رض و مضمونش همین است که حضرت ممدوح
فرموده اند که حرف این است که نفاق در زمانه پیغمبر صلی الله علیه وسلم بود فاما امروز پس یا کفر است
یا ایمان پس اگر این اثر محمول بر ظاهر کنیم پس لازم می آید تعارض در میان این اثر و در میان
آیات بسیار و احادیث بیشمار که در بیان علامات منافقین وارد گردیده و نیز با زمانی خاص مقید
نشده مثل قوله تعالی بشر المنافقین بان لهم عذابا الیما الذین یتخذون الکافرین اولیاء من دون
المومنین پس ازین آیت معلوم شد که مدار نفاق بر دوستی کفار است تخصیص هیچ زمانه ندارد
و قوله تعالی ان المنافقین یخادعون الله و هو خادعهم و اذا قاموا الی الصلوة قاموا کسالی یراؤن
الناس ولا یذکرون الله الا قلیلا مذبذبین بین ذلک لا الی هؤلاء ولا الی هؤلاء پس ازین آیت
معلوم شد که هرکه فریب باز باشند و آنها ادای صلوة تکاسل کنند و در عبادات ریا کنند و اکثر اوقات
او در غفلت گذرد و ذکر الله کمتر کند پس همون است منافق در هر زمان که باشد و قوله صلی الله علیه وسلم
آیة المنافق ثلث اذا حدث کذب و اذا ائتمن خان و اذا عاهد پس درین حدیث معلوم گردید
که هرکه بدروغگویی و بخیانت در امانت و نقض عهد عادت کرده باشد پس همون است منافق
و در بعضی روایات وارد شده و ان صلی و ان صام پس معلوم شد که با وجود ادای صوم و صلوة
بوجود علامات مذکوره منافق میشود و نیز در روایتی که پیغمبر صلی الله علیه وسلم از حال حضرت امام
مهدی اخبار فرموده اند این کلمه واقعه گردیده حتی یصیر فسطاطین فسطاط ایمان لا نفاق فیه
و فسطاط نفاق لا ایمان فیه پس معلوم شد که در زمان حضرت امام مهدی هم منافقین بسیار باشند

پس تخصیص بزمان اول باطل گردید پس لابد کلام حضرت فاروق را تاویلی باشد که مطابق آیات و احادیث
مذکوره پس میگوییم که معنی کلام حضرت ممدوح این است که در دل این شخص تکذیب بن حق موجود است و آن معنی بالیقین
معلوم باشد و باز با او معامله مسلمین کرده شود و در احکام این امر تخصیص بزمان پیغمبر صلی الله علیه وسلم بود که علام
الغیوب احوال قلوب منافقین را بر پیغمبر صلی الله علیه وسلم بوحی اظهار میفرمود و مؤمنین را بالیقین معلوم
میشد که این شخص منافق است با وجود آنکه هیچ قولی و فعلی که موجب تکفیر او باشد بظاهر از وی صادر نشده
باشد پس لابد بحسب ظاهر با او معامله مسلمین میکردید حالانکه او را بالیقین از اهل جهنم میدانستند چنانچه
عبدالله بن ابی و اتباع او که تکذیب ایشان در دعوای ایمان در قرآن مجید نازل گردیده قال الله تعالی
اذا جاءک المنافقون قالوا نشهد انک لرسول الله والله یعلم انک لرسوله والله یشهد ان المنافقین
لکاذبون با وجود آنکه پیغمبر صلی الله علیه وسلم با وی معامله مسلمین میفرمودند مثلاً به بنوت زوجه او حکم نمودند
و تحریم ذبیحه او نیز امر نفرمودند و بعد از موت نماز جنازه برو ادا کردند و غسل و تجهیز و تکفین او مثل سایر
مسلمین نمودند و در مقابر مسلمین او را مدفون کردند و متروکه او را بوارث او یعنی پسر او که بغایت
مومن مخلص بود دادند حالانکه بالیقین آنجناب و سائر مسلمین را الی یومنا هذا معلوم است که آن شخص
مخلد فی النار بود قال الله تعالی ان تستغفر لهم سبعین مرة فلن یغفر الله لهم پس این مخصص بود بزمان
پیغمبر صلی الله علیه وسلم که حال قلوب بس بوحی آشکارا میگردید اما بعد از آن زمان پس تا وقتیکه هیچ
علامتی از علامات نفاق از منافق صادر نمیگردد پس حال او کسی را معلوم نیست و وقتیکه صادر گردید
کافر مطلق شد حکم کفر برو جاری گردید پس بعد از زمان ایشان یا کافر است یا مسلمان امری دیگر
در علم نیست پس منافق ثابت النفاق کافر است و از جمله کفار است و منافق مستور بحال در اجرای احکام
از مومنین است پس معنی قول حضرت ممدوح چنین باشد انما النفاق ای انما العلم القطعی بالنفاق الذی
یحکم به قطعاً بانه منافق ولا یجری علیه احکام الکفار بل احکام المسلمین فهذا کان علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم

زیاده والسلام

زیاده والسلام تحریره یازدهم ماه جمادی الاولی سنه ۱۲۴۶ هجری تمت

بسم الله الرحمن الرحیم · فی فوائد الشاهیة ولو ان ناحیة من نواحی الاسلام من دیار المسلمین
ارتکبوا الفسق والفجور کاخذ الاموال لا علی وجه الشرع والقتل بغیر حق والزنا وظهر رسوم الکفر فی
اسواقهم هل یجوز لسلطان من سلاطین الاسلام بعد الاستتابة والابداء ولم یسمعوا ان یغار
علیهم وینهبهم ویحتاجهم لیکون الدین کله لله وان کان علیهم الولاة والقضاة والعلماء ام لا قلت
رأیت افتاء جمع من العلماء انه یجوز منقولا من الخزانة الجلالیة بهذه العبارات تبدء استفتاء امیر تیمور
درباب نهب شهر دهلی چه میفرمایند علمای دین محمد و فقهای شرع مصطفوی علیه الصلوة والسلام
اندرین مسئله که شهری از شهرهای مسلمانان که آنجا والی و قاضی و علماء و سادات هستند فسق
و فجور و امور نامشروعه باعلان و اظهار کنند و دار سازند و خاتون جوان خوبصورت و چهره را
آشکارا در دکان کرده آنجا بنشانند و روز و شب آنجا زنا کنند و در مهمانیهای ایشان را بحضور مسلمانان
و علماء و مفتیان با دهل و دف و نای احضار کنند و تغنی زنانند و عورات مغنیه را آشکارا در مردان
و مستان و معقدان و مستورات در آرند و بغنا مشغول شوند و در هر مهمانی که بر وفق سنت محمد است
چنانچه ولیمه بعد شب نکاح و عقیقه هفتم روز از ولادت نکنند بلکه عکس آن بر مشابهت رسم کفار هنود
پیش از نکاح چند روز مهمانی کنند و شب ششم از ولادت چنانچه رسم کفار هندست عورات غسل دهند
و زن لیره و مغنیه را احضار کنند و تمام رسوم باطله کفار را اعانت کنند دیگر مسلمانی بر وفق دین محمدی علیه الصلوة
والسلام ایشانرا منع کنند ممتنع نشوند و هم بران مصر باشند و گویند که بی چنین طایفه مفسده و رسوم
باطله این کار میسر نشود و آن محض افتراست و نیز دوکانها را میان چارسوی بازار بنا کنند و آشکارا
آنجا جمیع چیز و بوزه فروشند و آن مال را قیمت کنند چیزی والی بستاند و چیزی جایزه علماء را
دهند و علماء آنرا بستانند حق خود تصور کرده تصرف نمایند و خود را از آن مالک دانند و هیچ منع نکنند

و دوکان را آشکارا در آبادی شهرها بدارند و آن شعار کفر است و نیز در بازارها و خرابها و گذرهای
آب سنگها از تعین کنند و باجها در راهها بخلاف شرع انور وضع نمایند تا از تجار و غازیان و رعایا
و اهل سوق ظلم و تعدی شده تمام مالهای ناحق بستانند و آنرا حق خود دانند و از بعضی محل آنچه من حیث
الشرع می آید چنانچه جزیه و جنس و غنایم و خراج مقدار شرعی آنرا برشوت بگذارند و آنرا جزو احسان
تصور کنند و بران ثواب دارند و نیز بعضی مستحقان از اهل کفار از اهل علم و جهل و عمل را صدچند کفایه
زیاده بدهند و از بعضی حق داران بمقداری که کفایت ازیشان باز دارند و نیز عهده داران بعد کفایه
از بیت المال چنانچه قاضی و محتسب و امیر و شحنه و رئیس و کوتوال اخذ رسوات و عقدانه و محلات
کنند و آن ناحق را از هوای نفس و جهل مستحق و حق خود دانند و این کفر است و نیز مردان لباس
ابریشمی و انگشتری زرین بتفاخر برخلاف سنت بمشابهت کفار پوشند و بندند و دستار برخلاف سنت
بمشابهت اغیار بندند و چون ایشانرا ازان منع کنند گویند که ما این غازیان هستیم ممنوعات شرعی بر ما
مباح است و هم دران مقر باشند و این سبب زوال ایمان است پس اگر پادشاه قاهر باهر که در دنیا
باشد و بر ایشان ثبوت بیند که این کارها میکنند و این رسوم باطله که از شرع دور و بتکفیر نزدیک است
می پردازند و ایشان منع نشوند و هم بران کار مصر باشند برین پادشاه قاهر بهر واجب است
بلکه فرض است که برای اعزاز دین محمدی صلی الله علیه وسلم لشکرها کشند و با آن قوم بتیغ محاربه نمایند
و ایشانرا بکشند و زنان و فرزندان ایشانرا اسیر نمایند و آن ولایت خراب سازند تا آن رسوم ظلمه
بالکلیه برافتد و دین محمدی علیه الصلوة والسلام اعزاز پذیرد تا بلادهای دیگر خلق را انتباه شود
و مسلمانان دیگر که ازین نوع میکردند متنبه شوند و آزار ما زیانمند آن پادشاه قاهر باهر درین کار
مثاب باشد عند الله العظیم بانه . اجابوا باشد والله اعلم . عبد الرشید ابن قطب الدین
الهروی باشد والله اعلم کتبه محمد بن طاهر البخاری الماوراء النهری . باشد والله اعلم کتبه

عبد العزیز

عبد العزیز بن قطب الهروی باشد والله اعلم کتبه علی بن عبد الکریم الاصفهانی باشد والله اعلم
کتبه شیخی ابن جنید الکرفی باشد والله اعلم کتبه ابوبکر ابن ابی القاسم البغدادی باشد
والله اعلم کتاب الفج العمیق باشد والله اعلم کتبه عبد الجبار بن یوسف النجار باشد والله اعلم
کتبه مظفر بن المنصور البلخی باشد والله اعلم کتبه نظام الدین تاج الهروی تمام شد

بسم الله الرحمن الرحیم . **فصل فی الدعوة والظلمة** فی الفتاوی النسفیة سئل عن
الدعوة والظلمة والسعاة فی ایام الفترة فقال یباح قتلهم لانهم یسعون فی الارض بالفساد و
قیل انهم یمتنعون عن السعی فی ایام الفترة ویختفون فقال ذلک امتناع ضروری ولو ردوا لعادوا
کما شاهدنا وعاینا فقال سألت الامام ابا شجاع عن هذا فقال هو ایضاً یباح قتلهم وثیاب قاتلهم کذا
فی نصاب الاحتساب ذکر فی الظهیریة سئل عن قتل الدعوة والسعاة والظلمة فقال حل قتلهم وثیاب
قاتلهم لان شرط الاسلام الشفقة علی اهل الاسلام والفرح بفرحهم والحزن بحزنهم وهم بخلاف ذلک لا یکونون
مؤمنین الی ههنا کلامهم فعلم بهذا ان قتل الکافرین المخادعین الساعین فی الارض بالفساد بالطریق
الاولی بل قتلهم واجب واسترقاق نسائهم وذراریهم جائز سداً لباب الفتنة وتنبیهاً لآخرین فی التحریر
لایجوز للامام ان یولی الذمی علی المسلمین لاخذ الخراج وغیره لان الولایة امر عظیم وهو اهل الاهانة المسلم
اذا کان بادیاً بالظلم فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین ویباح اخذ مال عسکره واسباب ظلمه والتصرف
فیها دفعاً للفتنة القائمة والضرر العامة قال ابو مطیع افتی ابو یوسف یجوز اخذ مال البادی بالظلم و
التصرف فیها اخبرت بذلک اباحنیفة فقال المجیب مصیب وکان محمد بن حسن جالساً عنده ولم یتکلم
بشیء وکان منهم بالاجماع والصحیح ان البادی بالظلم یحکم بفسقه وقتله وقتل عسکره واخذ اموالهم وثیاب
قاتلهم لانهم ساعون فی الارض نقل فتاوی غرائب عز و تصنیف اخوند جلال اخوند زاده رحمة الله علیه
البغاة قوم مسلمون خرجوا عن طاعة الامام دعاهم الی العود وکشف شبهتهم فان تحیزوا مجتمعین حل لنا قتالهم

بدارا أي ان حاربوا يعني مالوا الى فئة من المسلمين ليستعينوا اليهم واجتمعوا واتخذوا حيزا اي مكانا
واجتمعوا فيه حل لنا قتالهم بدارا أي حالا فالشافعي يعمم فان قتل المسلم لا يجوز ونحن نقول الحكم يدار على
دليله وهو اجتماعهم وتعسكرهم فان صبر الامام الى ان يبدوا ربما لا يمكن دفع شرهم ولا نسبي ذريتهم و
نحبس مالهم الى ان يتوبوا ونستعمل سلاحهم وخيلهم عند الحاجة شرح وقايه. من ارتد والعياذ بالله
عرض عليه الاسلام وكشفت شبهته فان استمهل حبس ثلثة ايام فان تاب فبها والا قتل وقتله
قبل العرض ترك ندب بلا ضمان لانه استحق القتل بالاباء وكسب اسلامه لوارثه المسلم وكسب ردته في
هذا ابي حنيفة رحمه وعندهما كلاهما للورثة وعند الشافعي كلاهما في ... شرح وقايه صح

بسم الله الرحمن الرحيم. از امیر المومنین بمطالعه اخلاص نشان مودت عنوان لاله رام سنگه
سلمه الله تعالی. بعد از دعوات وافیات واضح آنکه مکاتبه مرسوله رسید دریافت حالات گردید
آنچه نوشته بود خوب سیده ام لیکن من بنده پروردگارم هر کس که پیغام صلح فرستد از طرف خود
جنگ پیش نمیکنم آخر کار رنجگیست اگر پاینده خان بموجب پیغام خود راست بازی اختیار کرد
فبها والا نه از حکم الهی در دو کهرهی نیست و نابود خواهد شد شما خاطر جمع دارید هیچگونه از
شما مزاحمت نیست واگر دغابازی نمود خوار و پریشان خواهد شد از شمایان بموجب گفته خود
همان آشتی ست بهر دو طریق خاطر جمع دارید هیچگونه اندیشه نسازند و از قادرآباد و نادر بند
گفته دهند و کسی از مردمان کاه واله مزاحمت نسازد دیگر دو آدم خود بموجب گفته شما برای کاه
تیار کرده بودم مردمان کهرهی کربلیان از ان عبور شدن نداد لازم که از کهرهی واله گفته
دهند که آدم خود فرستاده پیش اینجانب وا طلبیده کاه درو کنانیده دهند و بهر صورت خاطر جمع
دارند زیاده خیریت ست تحریر بیست دویم ماه شعبان ۱۲۴۵ سنه هجری روز سه شنبه بمقام
کهرهی انب [illegible]   از امیر المومنین بمطالعه عالیجاه رفیع جایگاه خان عالیشان

پاینده خان

پاینده خان واضح آنکه گر اکثر آن عالیجاه رفاقت اینجانب در مقدمه اطاعت خدا و رسول و اقامت
جهاد خواهند نمود و آنچه از حکم خدا و رسول در مقدمه اطاعت امام است ادا خواهند نمود آنوقت
آنچه از منافع دینی و دنیاوی از دست اینجانب خواهند یافت خود مشاهده خواهند نمود اما شمه از آن
وعده درین قرطاس نگارش کرده میشود اول آنکه آنچه از ملک پنجه وال است خان آنملک با آن عالیجاه اند
ولیس دیگر را با ایشان درین خانی مشارکت نیست دویم آنکه وقتیکه حق جل وعلا بکرم عمیم خود ملک
کشمیر مفتوح خواهد گردانید و بدست مجاهدین خواهد داد ان شاء الله تعالی منجمله آن جاگیری که بقدر
مبلغ سی هزار روپیه باشد بخان موصوف عطا کرده خواهد شد سیوم آنکه وقتیکه بلده پشاور
بقدرت کامله مفتوح گردیده بقبضه مجاهدین خواهد آمد از جمله آن جاگیر که بقدر مبلغ ده هزار
روپیه باشد بعالیجاه مذکور عطا کرده خواهد شد و علاوه برین هر سه مقدمه ان شاء الله تعالی
انعامات دیگر هم بعالیجاه ممدوح خواهد رسید این است وعده ما و شما پس ایفای وعده بر ذمه
ماست و ادای حق خدا و حق رسول و حق امام بر ذمه شما شما در ادای حق خود کوشش نمایند
و ما در وعده کوشش خواهیم کرد تحریر بتاریخ بیست و یکم ماه رمضان المبارک سنه ۱۲۴۶ هجری روز پنجشنبه

بسم الله الرحمن الرحیم. از امیر المؤمنین بخدمت جمیع خادمان
دین متین و کبرای مجاهدین واضح آنکه ازینجا که حال عالیشان حسن علیخان از جمله خوانین
سواتیان ساکنان دره پهور کمک بودند و بخدمت دین نهایت چست و چالاک شدند بنابرآن علیه
بند و بست دره مذکوره از قبیل تحصیل اموال و فیصل خصومات عالیه بطریقه کتاب با ایشان سپرده شد
پس خان مذکور در مقدمات از طرف اینجانب نایب مطلق و صاحب اختیار دره مذکوره اند بنابرین
چند کلمه بطریق رقم نوشته داده شد که سند باشد تحریر بتاریخ بیست و پنجم شوال سنه ۱۲۴۵ هجری
در مقام ستهانه

بسم الله الرحمن الرحیم. از امیر المؤمنین. بخدمت

جمیع علمای اسلام و فضلای کرام انام که در فن درس و تدریس مصروف اند و بکتاب دانی
و سخن فهمی موصوف معروض آنکه شما مردم که ماهران احکام دین هستید و ناشران شرع مبین شرف
و فخر شما همین است که در خدمت دین کمر بسته نمائید و بر مخالفین شرع مبین همراه خادمان لشکر کشی کنید
و جانب شرع را اختیار نمائید و از مخالفین شرع بالکل دست بردار شوید و از موالات منافقین و فاسقین
و مرتدین و کافرین من جمیع الوجوه بیزار باشید و با آنها مخالفت ظاهره و باهره بروی کار آرید و با مهاجرین
و مجاهدین و خادمان شرع مبین حقوق موالات و دوستی بجا آرید که همین است باعث سرخروئی شما بحضور پروردگار
و رسول مختار و وسیله نجات شما از درکات نار و باعث نیکنامی شما در خلق الله و باعث سود و بهبود دارین
و وسیله رفع درجات شما در کونین و اگر معاذاً بالله بالعکس از شما صادر خواهد گردید که در موالات اهل
بدعت و فساد و اهل کفر و ارتداد خواهند کوشید و رسم جاهلیت را بر قوانین شرع ترجیح خواهند داد و پاسداری
دوستان و عزیزان خود که از اهل بدعت و فساد اند بر پاسداری خدا و رسول امتیاز خواهید کرد و جان
خود را در جنبه مخالفین شرع و معاندین خادمان دین خواهند شمرد و در خیرخواهی ایشان سعی بلیغ خواهند
کرد پس آنچه گوشمالی ملک جبار از دست ما ضعفاء مقدار بمتبعین و متمردین عوام بحول الله خواهد رسید
مثل آن بلکه از بید ازان شما هم خواهد رسید و پاسداری علم و فضائل شما در نفقه بوجه من الوجوه نخواهم کرد
و ما علینا الا البلاغ المبین و السلام علی من اتبع الهدی تحریر پنجم ماه شوال روز شنبه سنه ۱۲۴۵ هجری

حقیقة الحال این بنده ذو الجلال بر همین منوال است نه خود شاهم و نه شهزاده ام
و نه امیرم و نه امیرزاده نه طالب سلطنت ام و نه جویای حکومت نه لشکر سلطانی میدارم نه خزینه بادشاهی
بلکه فقیر و فقیرزاده ام معاش فقیرانه را سعادت خود میشمارم و از آئین سلاطین و خواقین عار میدارم
نه بالفعل پایه امارت میدارم و نه آینده آرزوی حصول آن در دل میدارم محض بنا بر ادای فرض جهاد
و خیرخواهی جمیع عباد و اعلای کلمهٔ دین و خدمت شرع سید المرسلین کمر بسته ام کسیکه رفاقت من بجرد

بیاض است

غیرت ایمانی انجه‌ا رنماید زهی سعادت اوست وکسیکه از رفاقت من دست بردار شود عجب شقاوت
اوست که از بندگان خدا و امتان حضرت مصطفی جان خود را برکشید و در سلک منافقین وکفار
منسلک گردید خزانهٔ من همین توکل علی الله است و بس هر روز خرج جدید از خزانهٔ ربانی بمن میرسد تجمل
امرا و سلاطین خزائن دراهم و دنانیر همراه خود میدارم حاشا وکلا که از آئین و قوانین اهل دنیا
بیزارم طریقهٔ من طریقهٔ جد خود سید المرسلین است تیر و نان خشک سیر میخورم شکر خدا بجا می‌آرم
و همیر وز گرسنه میمانم صبر میکنم و لشکر من همین چندی از مهاجرین صادقین است بنا بر مجرد خدمت
دین رب العلمین کمر بسته و از طرف خود جان خود را گذشتن داده آمده حق جل و علا ایشان را
بنعمت شهادت سرافراز کند یا بنصرت و فتح موفق گردند بالجمله حال ظاهره ما فقرا همین است که پیغمبر خدا
صلی الله علیه وسلم واصحاب ایشان را در اوائل زمان هجرت در پیش بود آری بشارات بس عظیم از
مولای جل شانه بسیار از بسیار رسیده‌ام تا از انجا که خزائن و لشکر میشمارم ان شاء الله تعالی اثر آن
بشارات بظهور میرسد پس کسیکه ایمان قوی بمواعید الهیه داشته باشد و بر قدرت کامله ربانی
ایمان آورده باشد که آن قادر علی الاطلاق در یک لمحه بیک حکم کن عالمی را از ته بالا میتواند کرد و
پیلی را بر پشه میتواند گشت پس البته بشارات مذکوره قبول خواهد نمود و در رفاقت من سود دنیا
و بهبود آخرت خواهد شمرد و کسیکه محض بامید اسباب ظاهره باشد و آنچه بالفعل حال ما فقرا است
بدعاوی و بشارات را برکند پس ما را از جملهٔ مجانین و دیوانگان خود شمرد و غرضم از تحریر این
چند سطور آنکه ان شاء الله روزی مخذولی کفار و فتح بلدان و امصار و ظهور شوکت اسلام از
ذات ما فقرا ضعفا البته شدنی است لیکن بالفعل حال ما مناسب این نیست بلکه مایهٔ این دعوی ما
محض توکل علی الله و بشارات غیبی است اگر انجانب را بخوبی فهمیده و سنجیده در رفاقت اینجانب باعث
سود و بهبود خود شمرده طلب نمایند اینک میرسیم و اگر بنا بر ملاحظه ضعف و ناتوانی ظاهر در خاطر عاطر

تردد باشد پس بالفعل توقف فرمایند تا وقتیکه از جای دیگر این اقبال اسلامی ظهور کند که
آخر این امر بحکم الله از جائی ظاهر شدنی ست خواه از مقام شما باشد خواه از مقام دیگر
اما اگر درینجانب برفاقت اختیار خواهند نمود و بجان و مال در خدمت دین کربسته خواهند شد
یعنی بذات خود هم شمشیرزنی کنند و بقدر طاقت خود در مصارف غازیان کوشش نمایند پس در صورت
حق جل و علا ما فقرا ضعفا را از جملهٔ تابعان مهاجرین اولین گردانیده همچنین شما را از تابعان
انصار اختیار خواهد کرد این امر محض بهمین معنی نوشته شد که شما در زمرهٔ انصار الله داخل شوید
والا حق جل و علا بکرم عمیم خود ما فقرا را گاهی محتاج مصارف اغنیا نگردانیده بلکه بسیاری را از
اغنیا بدست ما فقرا متمول گردانیده آری نیت پاک و همت بلند در اول امر شرط است که هم جان
خود در مقابلهٔ اعدا الله پیش کنند و هم مال خود را در مصارف جند الله صرف نمایند بعد از آن ثمرهٔ آن
عنقریب مشاهده نمایند فقط شقهٔ امیر المومنین بجانب زبردست خان مظفرآبادی مورخهٔ اول
شوال همراه منشی خواجه محمد بسم الله الرحمن الرحیم بمطالعه عالیجاه رفیع جایگاه عظمت و شوکت دستگاه
عمدة الخوانین العظام زبدة الاکابر الفخام سلطان زبردست خان سلمه الله تعالی بعد از سلام
مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه رقائم کرایم بصحابت رفقای آن عالیجاه بکرات و مرات
رسید چنانچه اولا معتمد خاص میر اسماعیل و ثانیاً عالیجاه راجه پارس خان رسیده کاشف مراتب اخلاص
و اتحاد گردیده الحمد لله که حق جل و علا آن عالیجاه را بانچه شایان شان ایشان بود موفق گردانیده
و بپایهٔ خدمت دین محمدی رسانید آری بر هر مسلمان کلمه گو را عموماً و رؤسای ایشانرا خصوصاً
همین لازم است که خدمت دین رب العالمین را سعادت خود شمارند و در رفاقت خادمان دین بجان و دل
بجا آرند الحمد لله که از استماع اخبار مستعد شدن آن عالیجاه کمال فرحت و سرور حاصل شد فی الفور
عزم آن صوب مینمودم اما چونکه در میان اینجانب و عالیجاه پاینده خان در مقدمهٔ گذر فی الجمله منازعتی بود

درینمقدمه

در همقدمه تعطیل روی داد الحال که بحمد الله مقدمه مذکوره بصلح و صلاح انجامید و عالیجاه مذکور
رفاقت اینجانب در خدمت دین بجان و دل اختیار نمودند بنابرآن اعلیه عزم مصمم بآنصوب نمودم از بسکه اظهار
بعضی مقدمات ضروری بود چندی را از اعزه رفقای قدیم خود که عمری در رفاقت اینجانب گذرانیده اند
و گرم و سرد زمانه و شراکت اینجانب تلخی چشیده و بر احوال ابتدا و انتهای اینجانب مطلع گردیده
روانه خدمت سامی نموده شد تا از زبان صدق ترجمان ایشان حقیقة الحال منکشف گردد بعد
ازان باذن الله عازم آنصوب شوم حقیقت اینجانب را از زبان ایشان بخوبی بشنوند و آنرا بمیزان
عقل و ایمان بسنجند بعد ازان اینجانب را طلب فرمایند که ان شاء الله تعالی فی الفور خواهم رسید و بنابر
یادداشت آن عزیزان کاغذی مشتمل بر کشف حقیقة الحال نیز نوشته داده ام آنرا نیز ملاحظه فرمایند
و شرح آن از زبان عزیزان مذکور دریافت فرمایند بعد ازان اگر نیت رفاقت شود که گردد تدارک
بیع و تکلیف بر خود گوارا فرمایند و آنچه در میان برادران از قبیل رنجش و ملال بیاید آنرا ابتدا به
نیک دور سازند و همه رؤسای نواحی را انگشت کرده و یک کاغذی مشتمل طلب اینجانب از همه
نویسانیده و مواهیر همه بران ثبت کنانیده ارسال دارند زیاده والسلام مع الاکرام فقط
رقعه شاه زمان بحضور امیر المؤمنین مکشوف ضمیر خلعت تخمیر سید السادات مجمع الحسنات
برگزیده خاندان مصطفوی پسندیده دودمان مرتضوی رونق افزای دین متین زیب افزای
شرع مبین هادی طریق طریقت دلیل سبیل حقیقت مظهر الطاف سبحانی مهبط فیوضات ربانی
امیر المومنین امام المسلمین شوند. چون از امتداد مدت کثیر نوید عافیت ذات بابرکات
سامعه افروز نگردیده بود مزاج هایون همواره منتظر احوال خیریت مآل ایشان میبود درین
اثنا که شوق خاطر دریا مقاطر از اندازه زیاده میگشت و مدت انتظار بامتداد میپیوست زبانی
بعضی واردان این نواحی بگوش محامد نیوش رسید که آن سید السادات تشمیر دامن جهد نموده بار اراده

استیصال کفار نابکار و فجار اشرار کمر همت بسته و همایون شجاعت را در میدان تهور مهمیز داده
بتیغ‌گان شمشیر سر این نابکاران مثل گوی بریده بدار البوار مقهور رسانیده از استماع این خبر فرحت
اثر که موجب تفریح خاطر زمره اهل اسلام چندان انبساط و انشراح بیرامون خاطر عاطر گشت که زبان
قلم با وجود دو زبانی در ترقیم آن الکن و منشق است بلکه از همان روز که این خبر بگوش همایون رسیده طبیعت
حق طویت لیل و نهار جویان همین معنی است که بتفضل قادر ذو الجلال از هر چه زودتر خود را بصحبت
بابرکت آن مقتدای صدق و صفا رسیده ذخیره سعادت دارین فراچنگ آورده شود و هم اشتعال شعله
اشتیاق را که از مدت بسیار در کانون سینه بی‌کینه مشتعل است بزلال وصال منطفی ساخته بتجرع
اقداح شراب مواصلت بزم یکرنگی را آئینی تیره دماغی رر داد روزگار صفای حاصل کرده آید
لیکن چون بدون اجازت مقتدای شریعت و رهنمای طریقت درینمعنی جرأت نمودن منافی
طریقه معامله‌شناسی و ادب دانسته رقیمة الوداد و صحیفة الاتحاد بمصحوب جمال الدین نام آدم سرکار
فیض آثار روانه نموده شد امید که بر مضمون مطلع گشته ما فی الضمیر خود را بعد اراده پیشنهاد
و دیگر سنحات که از کدام طریق و شوارع گرآمدن سرکار از آن راه مناسب باشد قلمی نمایند که بران
عمل نموده بحصول امنیت قلبی و تمنای دلی فائز گشته آید و دارنده رقیمة الشوق هر چه زبانی اظهار
نمایند بمنزل صدق فرود آورده تا دست داد مواصلت صوری بارقام خبر خیریت خود خوشوقت
و شادکام مینموده باشند للّه

بسم الله الرحمن الرحیم

از امیر المؤمنین نجباب معلی القاب زیب افزای اورنگ عزت و جلال زینت آرای چار بالش
حشمت و اقبال صاحب عزت و بخت مالک دیهیم و تخت قدوة السلاطین عمدة الخواقین شاه
جم جاه زاد الله اجلاله و ضاعف اقباله بعد از سلام مسنون و ادعیه ترقی مناصب کونین
و مدارج دارین واضح آنکه اخلاص آئین زبدة المعتقدین شیخ جمال الدین که از طرف سرکار

عالی مقدار

عالیمقدار با شته خاص در اوائل رجب المرجب رسیده با ادای مراتب خیرخواهی آنجناب رفاقت
این عاجز خاکسار را نموده نهایت خوش گذرانیدند هرچند رابطه یگانگت قدیمی و علاقه اتحاد
صمیمی از زمان سابق هم نهایت مربوط بود و بغایت مضبوط اما از آمدن این اخلاص نشان
رونقی تازه نمود و بر وفور رغبت فی سبیل الله و علو مراتب محبت یگانگت لوجه الله مع دیگر کیفیت
حالات این برگزیده اکابر عباد الله نسبت زمان سابق هم چیزی زیاده تر آگاه و آشنا
گردانیده آنچه در باب عزیمت آنجناب بنابر استعداد خدمت دین متین مع اظهار مراتب اشتیاق
باین خادم شرع مبین که از وفور مراتب اشتیاق محبت و اخلاص و دیگر گوناگون مدارج مودت
و اختصاص نوک ریز خامه خلت شمامه شده بود آنرا باعث فرحت وافر دانسته و مسرت بر مسرت
افزوده الله تعالی این علاقه مودت و یگانگت را که محض بنابر تحصیل رضای کبریائی مستحکم گرداناد ثمر
ثمرات جمیله و جزیله گرداناد آری حقیقة الامر این است قدریکه اشتیاق ملاقات این فقیر در دل
آنجناب است زیاده چندان از این فقیر اشتیاق ملازمت خود شمارند چنانکه رابطه محبت قدیم
و وفور مودت صمیمه آنجناب را مشتاق ملاقات فقیر گردانیده است همچنین ده چندان از این فقیر را
تمنای ملازمت آن معلی القاب بانیده لیکن چنانکه این فقیر بجان و دل آرزومند ملاقات است
همچنین بهر وجه خیرخواه آنذات آنچه درباره تشریف آوری خود با تجدید در رقم زده کلک
اتحاد سلک شده بود پس حقیقت آن بر همین منوال است که تمنای مواصلت بسیار میخواهد که بهر نوع
در تشریف آوری آنجناب کمال استعجال واقع شود اما بمقتضای مضمون نصیحت مشحون المستشار
موتمن و تامل نظر خیرخواهی عدم حصول امنیت طرق و بی امنی نه از طرف خود باعث تکلف شدن
میدانیم و از وفور اشتیاق تاخیر ملازمت را گوارا میدارم بیش ازین و در زمان سابق هم بهمین
اشتیاقهای دل بنابر منزل بسیار میخواست که بکدام صورت تشریف آوری آنجناب صورت بندد

اما از همین موانع و عوایق خیرخواهی از دو وجه سد راه انصرام شده یکی آنکه تا آن وقت کلام
حالی قابل اطمینان به دست لشکر اسلام نرسیده بود که بعد تشریف آوردن آنجناب برای محل
سکونت تجویز نشده دوم آنکه هیچ راهی از راه امنیت پیدا نیست که از گزند مخالفین مامون
باشد بلکه در نوالاهان اشتیاق یوماً فیوماً در مرتبه زاید و روز بالاست و از اعانت قادر
مختار مکانی همچنین قابل نشستن آنجناب به دست آمده است که اگر هزاران هزار مخالفین اشرار
و معاندین فجار شورش نمایند بحول الله بالی نیل مرام مخذول گردند اما وجه ثانی که امنیت راه
باشد پس بالفعل از قابوی این عاجز خاکسار بیرون است و آنچه این خیرخواه خلق الله در تشریف
آوری آن عظمت پناه متکلف شدن نمیتواند اما امید قویست که این خس و خاشاک عوایق
راه هم عنقریب صاف میشود و الحمد لله که شوکت جنود الله چون صبح اقبال در تزاید و ترقی است
و قوت اعداء الله هر شام در قهقرا و بادیه ضلالت متواری است چنانچه تفاصیل این بیان
از اخبار سابق که به دست قاصد سعید محمد روانه شده بود مبرهن ضمیر منیر گردیده باشد و بالفعل
درباره تیاری مقدمه جهاد آنچه مهمات در نظر این بنده پروردگار می آید هر چند مهمات متعینه دایر میشود
اما از آنچه مقدمه مهم پیشامد نهایت حجت مینماید و تدبیر سرانجام آن بحول و قوت ربانی بالفعل از
سایر مقدمات آسانتر معلوم میشود و امید قوی میدارم که کارساز حقیقی و مالک تحقیقی عنقریب
بحول و قوت خود ما را بر آن متسلط میفرماید و تجویز تسلط انتظام تمام در دور و نزدیک سند و پشاور
میکنیم عمل اسلام بسید میگردد و آن وقت ان شاء الله تعالی در آن وقت به هر طوری که آنجناب قصد ایشان خواهند در مورد
از هر سو جماعه محبین و گروه مخلصین خواهند افزود و بالجمله مجرد اشتیاق ادراک ملاقات سامی الفور منیحوا
و تامل خیراندیشی تا حصول امن طریق اندکی تاخیر میفرمایند پس در این صورت بعد ملاحظه این صوابدید که
اگر و برای ملازمان خیرخواه امنیت راه قرار ماند فهو المرام این خانه خانه شماست بلاتکلف اقدام فرمایند

و اما اگر بدنو

اما اگر بنظر این مصالح و دور اندیشی بالفعل تشریف آوردن آنجناب ممکن نباشد اولی چنانست که اگر
کسی از معتمدین اعزه اخص الخصوص خود را نایب مناب خلاف مصلحت نباید در اشتیاق شراکت این
سعادت کبری تاخیر هم گوارا ندارند پس در انصورت نزد فقیر انسب و اولی چنانست که کسی از
معتمدین اعزه اخص الخصوص خود را نایب مناب خود گردانیده و هر چه از تجهیز سامان انعقاد به عظیمه نزد
آنجناب بنا بر تحصیل رضاء الله موفق و مهیا باشد همراه او داده رخصت فرمایند که شراکت آن شخص
هم بنیابت آنجناب موجب فلاح دارین و سرخروئی کونین در حق آنجناب خواهد گردید و آن سعادت
بالتمام شامل هر دو جهان خواهد گردانید باقی مراتب مفصلاً حواله زبان صدق ترجمان معتمد
الطرفین حامل رقیمة الوداد صاف ضمیر که خواهد گشت قرین صدق باشد کرنا برای اظهار حال
همین معتمد واضح البیان را روانه کردن ضرور افتاد والسلام علیکم و رحمة الله و برکاته تحریر
بتاریخ بست و دویم شوال سنه ۱۲۴۵ه‍ بسم الله الرحمن الرحیم
هذا الکتاب احق بالتکریم وخطاب الذمن التسنیم وانه لاشهی ما یقرع به الاسماع وابهی ما یطلع
به الاسجاع اجمل ما یحلی به الآذان وافضل ما یحلی به الایمان لعمری انه حری بان یخطب هذا
المنشور علی منابر السرور ویکتب باقلام النور علی ملاثم الحور اذ صدر بحمد الله الملک العزیز
الجبار مدبر الملک مسخر الفلک مقلب اللیل والنهار وثانیا بالصلوة والسلام علی سید الانام
واصحابه العظام وآل بیته الکرام خصوصا علی الامام الهمام مرصص دعائم الاسلام مجدد الدین
القویم مسدد الصراط المستقیم شمس ضحاء المجد والشرف بدر عداه الکسف والکلف
تذکرة من الاسلاف تبصرة للاخلاف فلذة من کبد الرسول قرة العین لزهراء البتول
خلف من اسد الله الجبار خلیفة للائمة الاطهار تابر لسر الفطرة نقود لسریرة الروح
ناشر لسر القرة عمود علی سفینة نوح باب الله المفتوح علی وجه احبائه وسیف الله المسلول علی اعدائه

حجة الله الخلفاء الى العلماء الراسخين ورحمة الله المهداة الى الحنفاء الخالصين قدوة المهاجرين
وعمدة المجاهدين السيد الامجد امير المؤمنين السيد احمد نور الله الايام ببقائه في قيامه وزين
الاسلام باستوائه على سنامه ثم وشح بذكر ما فاز به هذا الجليل العظيم في بدو امره من الغزو والتكريم
الى ما جرى بين الصادقين الغزاة وبين المنافقين البغاة وما تفضل الله به على كافة المؤمنين
من تاييد المجاهدين وتبائيد المعاندين ثم ما بعثنا على توشيح الطرس بهذه السطور وترشيح المسك
على وجه الكافور الا التحدث بنعمة الله والتشبث برحمة الله لا التميز والتانق ولا التنطع
والتشدق وايم الله ان ما جرى البحر الزاخر الى سواحله وآتى به الدهر الداهر على كواهله
من تظليل جنود المستضعفين في كنف العون والاكرام ومن تذليل جموع المستكبرين في كنف الهون
والانتقام لهي الطارقة الواقعة وهي خافضة رافعة وهي العامة الحاقة وهي الداهية الشاقة
فانها نسجة من نور وجه الله الكريم اشرقت في ظلمة الليل البهيم فرفع الحق وبطل الباطل وصدق
الحق وبطل الماطل فيه برفع المعاندون وخفض المداهنون حتى عق منهم الاعقاب وحق
عليهم العذاب ودق لهم الانصار وشق منهم الادبار فاول ما بدر به الامام الهمام على جده وعليه
الصلوة والسلام ان اصطفاه ربه حبيبا لنفسه وسماه عظيما في ملائكة قدسه ثم اودعه اصلاب
الاطائب ونقله في ارحام النجائب فجعل ينقله من طاهر الى طاهر وينجله من كابر الى كابر
حتى طلع على افق المجد والاعتلاء واشرقت له الخضراء والغبراء ونقله كاجداده الانبياء
اولى الايدي والابصار وآبائه الاوصياء من الائمة الاطهار اعني انه تلالا مطهرا نظيفا
وترعرع موحدا حنيفا تتقلبه الله في كنفه وزاد له في شرفه ورباه بانواع النعم والمنن و
انبته النبات الحسن وكما ان جرب التمشي في نعائه وتميز عن يمينه عن شماله اوحى الله اليه الالقا
كما اوحى الى اصحاب المسيح الايمان وملأ قلبه بحب عباده الصالحين المقربين كما ملأ به قلوب

آبائه

آبائه المطهرين وانهم فی سویداء قلبه تعظیم سید المرسلین کما الهمه فی قلوب سائر اخوانه من
الصدیقین ولم یزل مطهراً من الانجاس متنظفاً من الادناس مقدساً عن اللعب واللهو متنزهاً
عن الاطراء والزهو رباه ربه سویاً رضیاً وآتاه الحکم صبیاً ولما ان بلغ اشده واستوی
وورد منهل الشباب وارتوی حفظه عن النشاط والطرب وعصمه عن السرقة والطرب
وحباه الامانة والورع وحماه عن الخیانة والبلع وزینه بالخلق العظیم وبین له الصراط القویم
فلم یزل یهزل فی هذا السیر ویسرعه بهذا الخیر ویصلح منه ما فسد من غیره وینجح بما قصر عنه
المجد فی دیره حتی جمله بنعمته وکلمه فعلمه الکتاب بقدرته وفهمه الخطاب بحکمته واحظاه من علمه
واعطاه من حلمه وافرغ فی صدره بوالغ الحکم واسبل علی قدره سوابغ الهمم واغرقه فی ذوارف
العرم وانطقه بجوامع الکلم وتمم له المکارم من الاخلاق وعلمه المعاصم من النفاق ورزقه
التصلب فی الاسلام وخلق له التجنب عن الالمام وساقه الی نضارة الاحسان واذاقه
حلاوة الایمان واستعمله فی عبادة رب العلمین حتی ظهر له الحق وآتاه الیقین فاراه ملکوت
السموات والارضین ووقاه عن الطاغوت الخیالات والشیاطین وحیره بآیاته المنقوشة
علی الواح الناسوت وبصره برآیاته المنثورة فی اشیاء الرعوت ونفث علی روحه انوار
الجبروت ونفث فی روعه اخبار اللاهوت فلم یزل یرکب طبقاً عن طبق کلما هجمه الغین
طبقه الغلق وظل یترقی عقاب العلاء فی معارج القدس وبات یتخطی رقاب العظاء فی مدارج
الانس فحضر بحضرته ملبیاً لدعوته ملتبیاً بجذبته مومناً بدیانته فدعنا لاحسانه مطیعاً لاحکامه
متبعاً للاسلام خاضعاً لهیبته خاشعاً لرهبته راضیاً به ربا راجیاً منه حباً سالباً فواده
عما سواه قالباً ارتیاده الی ما عداه مبشراً بمواعده مضطراً بمجاهده فرحاً بآلاوه مرحاً
بآلائه فلما اتی علی قدر وصفی عن الکدر رحبه ابلغ ترحیب وقربه اسبغ تقریب فکشف له

الحجاب وترفع له النقاب ولاح له في الغيب وازاح عنه الريب وتراءى له في دار العز
والكبرياء وتجلى له في حلة المجد والبهاء واكرم نزله ووضع سبله وحقق به امانيه ومن عليه
والف به الفة الودود بمودوده وردف به رافة الوالد بمولوده وحبب اليه نفسه ورغب اليه
انسه وشرح له صدره ورفع له ذكره ويسر له امره وخفف له عنه وزره واجتبى له ملة الاسلام
وارتضى له سنة سيد الانام وجعله قيما للاسلام ونصبه اماما للانام ووصيا للنبيه سميا للصفيه
خليفة لوليه خلفا من عليه وامره باعلاء ظواهر النصوص وباخفاء غوامض الفصوص وقضى
عليه بالانقطاع اليه والاطراح لديه وان يكتفي في سيرته بما يؤدي عن نبي الحرمين وان يقتفي
في سريرته بما ينمي الى رسول الثقلين وان ينبه بربه في اوقاته وان يتشبه بجده في عباداته
وان يتبرا بربه في عاداته وان يتردى في هديه في معاداته وموالاته وان يقول الحق حيث
ما كان وان يقول المرق وان عثان ومان وان يدفع السيئة بالتي هي احسن وان يكافي
المسيء بالتي هي اهون وان يقوم بناصع التوحيد وخالص التفريد وباقامة السنة الشهباء
واماتة البدعة الظلماء وان يجدد الدين القويم ويثبت الصراط المستقيم ويهدي عباده
الى سواء السبيل ويروي الغليل ويشفي العليل ويدعوهم الى الملك الغفور ويخرجهم من
الظلمات الى النور هذا وقد جاءه بشارات هو بها احرى وهي به اولى من ذلك قيل له توجه
حيث كنت فانك منصور واجتهد في ذلك فان سعيك مشكور وسارحم بك امة من العباد
واكشف بك غمة من الفساد وساقيم بك الملة العوجاء واصلح بك الالسنة العوراء وفي
عبوتك بين اتبعك من المومنين وبعد ما بين لحقك من المحسنين زكاة ثمانية سنين
واني بجل ما تحلل عليك وكيل وبكل من توسل بك كفيل واني بهم لرحيم رؤف وان يلغوا
في الكثرة مائة الوف واني غفرت لك من اهل الهند من الاحياء والاموات وان اسو

في قوبهم

في قبورهم من العظام الرفات فهذه نفحة من ثنائه وعبقة من شمائله واله اجل من ذلك
واعلى والله من واهلى ثم امره بالجهاد وادراره على العباد فاصبح بنعمة الله هاديا مهديا وعند
ربه راضيا مرضيا داعيا الى الايمان بالغيب عاديا على الاشراك والريب حاميا للسنة
الشهباء ماحيا للبدعة الظلماء هاديا الى ابواب الاحسان واهيا على اصحاب الطغيان مائلا
الى الاخلاص والوفاق لاويا على الافساد والنفاق فارغا من كل طريق حاقة عاقرا كل
ناقة فاذة راهبا بولاه هاربا عما سواه خائفا من المعاد خافيا بين العباد راغبا
الى مذاقة الخشوع غائصا في مغارة الخضوع حاملا لاسرار الرحمان حاكما من بين الاخوان
آمرا بنفع النبيه والخامل ناهيا عما يضر في العاجل والآجل مميزا بالالهام منيرا للافهام
مفتاحا للاغلاق معيارا للاخلاق مميزا بين الغث والسمين متبحرا بين الرخص والثمين
راضيا بالشارعة الميثاء قاضيا في شوارع الآراء عالما بهدي ربه عاملا بهدي حبه
ناطقا بالفضل والعدل صادقا في الجد والهزل ناشرا لاعلام الايمان ناهرا باحكام الاذعان
صابرا على سباب المستضعفين كاسرا لرقاب المستكبرين ناصرا لكلمة الله العليا ناصحا لوجه
الله الكبرى فلم يزل بالاعتصام بحبل الله آمرا مامورا في الاقتحام في سبيل الله شاكرا مشكورا
حتى استدار صوت صيته في القبة الخضراء واستنار بنزول قبوله المدرة الغبراء فقلب
الزمان على هيئته يوم بدر الاسلام وتحول الايام على وضعها يوم رفع الاعلام فصارت شجرة
الاسلام غائرة الاصول والاعراق ناضرة الغصون والاوراق بالغة مبلغ النشو والنماء
اصلها ثابت وفرعها في السماء وثمرة الايمان طعمها مرغوب وريحها محبوب وروضة الاحسان
مبتسمة الاوراد والازهار متفجرة العيون والانهار وقام ربه لامره كفيلا ووليا وجعل
لسان صدق عليا لا يحبه الا مؤمن تقي ولا يبغضه الا منافق شقي فتفكه بذكره في كل ناد

ویتبرک باسمه کل حاضر و باد و تحیته کل صادر و وارد کما یحب الظامی الماء البارد ولعمری

ان حیزه لاحری بان یحیی به الاحرار من الرجال و ینشدی به فی سماع اهل الفضل والکمال

یتشبب به قصائد الترغیب والترهیب ویتمثل به قواعد التهذیب والتادیب یتغزل به فی بذل النفس

والمال و یلغز به فی التبری عن الآمال یستسقی بوجهه الغمام و یستشفی بمسحه الاسقام

یسترقی بلفظه السلیم و یستصفی بوعظه الخلق الکریم تزجر بصوته الوسنان و یطرد بسوطه

الشیطان یصرف بهمته طوارق الزمان و یکشف بکلمته عوامض الحدثان یقتدی بلقیاه

الرین و یجلی بحیاه العین کیف لا وقد نصب عینا للعباد قیاما للجهاد محمد نا بنعمة الله متشبثا

لرحمة الله قد حج البیت الحرام و کیج فی استعفاء الانام و تاجر الاخوان والاوطان و جاهد

اهل الشرک والطغیان الی ان لقب بعد انقضاء آیات من سنین بامام المسلمین و امیر المومنین

بسم الله الرحمن الرحیم. از امیر المومنین سید احمد بر ضمیر صفا پذیر طالبین راه حضرت حق

و سالکین طریق آن هادی مطلق عموما و کسانیکه با ینجانب بیعت فی الله حاضر اند و یا غائبانه محبت میدارند

خصوصا پوشیده نماند. که مقصود از بیعت بر دست مشایخ طریقت همین است که راه رضامندی

حضرت حق بدست آید و راه رضامندی حضرت حق منحصر در اتباع شریعت غراء است هر کس راه

شریعت راه مصطفویه را طریق تحصیل رضامندی حق انگارد پس بیشک آن شخص کاذب و گمراه است

و در دعوی او باطل و نا مسموع و اساس شریعت مصطفوی دو امر است اول ترک اشراک و ثانی

ترک بدعات اما ترک اشراک پس بیانش آنکه هیچکس را از ملائک جن و پیر و مرید و اوستاد و

شاگرد و نبی و ولی حلال مشکلات و دافع بلیات و محصل منافع ندانند و همه را مثل خود عاجز

و نادان در جنب قدرت و علم حضرت حق شمارد و هرگز بنا بر طلب حوائج خود نذر و نیاز کسی از انبیاء

و اولیاء

و اولیاء و صلحاء و ملائکه بجا نیارد آری اینقدر داند که ایشان مقبولان بارگاه صمدیت اند
و ثمره مقبولیت ایشان همین است که در باب تحصیل رضامندی پروردگار اتباع ایشان باید کرد
و ایشانرا پیشوایان این طریق باید شمرد نه آنکه ایشانرا نافذ در حوادث زمان و عالم السر و
الاعلان داند که این امر محض کفر و شرک است هرگز مؤمن پاک را ملوث بآن شدن جایز نیست
اما ترک بدعت پس بیانش آنکه در جمیع عبادات و معاملات و امور معاشیه و معادیه طریق
خاتم الانبیاء محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم را بکمال قوت و علو همت بالا گرفت و آنچه مردمان
دیگر بعد پیغمبران صلی الله علیه وسلم از قسم رسوم اختراع نموده اند مثل رسوم شادی و ماتم و
تجمل قبور و بنای عمارات بر آن و اسراف در مجالس اعراس و تعزیه سازی و امثال آنها
هرگز پیرامون آن نباید گردید و حتی الوسع سعی در محو آن باید کرد اول خود ترک باید نمود بعد
ازان هر مسلمانرا بسوی آن دعوت باید کرد چنانکه اتباع شریعت فرض است همچنین امر بالمعروف
و نهی عن المنکر نیز فرض است چون این امر ذهن نشین شد پس جمیع طالبین حق را باید که
همین امور را پیش نظر خودها داشته بایکدیگرها بیعت نمایند حضرتها که بر دست اینجانب بیعت
نموده اند و اینجانب این امور را روبروی ایشان کما حقه اظهار نموده و ایشانرا اجازت اخذ بیعت
و تعلیم اشغال از جانب خود نموده پس بر ذمه ایشان لازم است که اول خود ترک امور مذکورة الصدر
نمایند و قلب و قالب خود را متوجه بسوی حق کنند و اتباع شریعت غرا را ظاهراً و باطناً پیش گیرند
و تمامی انجاس اشراک و الواث بدعات را از خود دور نمایند و بعد ازان جمیع طالبین حق را بسوی
آن ترغیب دهند و در اخذ بیعت بر دست خود از خود ساعی شوند و ترغیب وافر نمایند و دیگر انجام
ازان ننمایند چه درین بیعت که بر دست یاران فقیر واقع خواهد شد فایده شدنی است انشاء الله
کلمه گویان از رسوم شرک پاک خواهند شد و تعظیم شرع شریف در دل ایشان جای خواهد گرفت

دفقیر دعا خواهد کرد که آن بیعت بثمر ثمرات جزیله و جمیله گردد و از تعلیم و تفهیم طالبان سعی
بدل و جان نمایند و از ایشان اخذ بیعت کنند و ایشان را بتعلیم اشتغال فرمایند حق جل و علا انجاب
را جمیع مخلصین و محبین ما را در زمره موحدین و مخلصین و متبعین شریعت غرا منسلک گرداناد آمین

بسم الله الرحمن الرحیم • از امیر المومنین سید احمد بخدمت سردار
کثیر الاقتدار جلالت شعار عظمت آثار شجاعت دثار والا تبار سردار دوست محمد خان زاد اقباله
بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه نامه نامی و رقیمه گرامی مشتمل بر قوت استعداد
آن عالی نهاد در مقدمه اقامت جهاد و استیصال کفره و فساد و دیگر مراتب اظهار اخلاص و اتحاد
و محبت و وداد رسید مضامین مندرجه واضح گردید الحمد لله والمنة که عزم اقامت این رکن رکین
یعنی نصرت دین متین و استیصال کفره متمردین در دل جلالت منزل آن سردار جلالت آثار مرید
گردید الحق که مثل این علو همت و تاکید عزیمت شایان شان مثل آن عظیم الشان تواند بود هر چند
سعی در اقامت این رکن اسلام یعنی قتال کفار لئام در هر زمان و هر مکان واجب است اما درین
جزو زمان که وقت شورش اهل کفر و طغیان ست بر ذمه جماهیر مومنین عموماً و مشاهیر مسلمین خصوصاً
اوجب واوکد هر قدر که حصول معنی اقتدار و کثرت جنود و انصار و تسلط بر بلدان و امصار و
وجاهت در اضلاع و اقطار بیشتر اقامت این رکن رکین و اعلای دین سید المرسلین مو کدتر
لهذا هر که از سرداران نامدار و رؤسای ذوی الاقتدار بنصرت دین پروردگار و ترویج سنت سید
مختار مرتق میگردد مستحق اجر جزیل در عقبی و ثنای جمیل در دنیا میشود و حصول سعادات اخروی و
نزول برکات دنیوی و صعود در مراتب جنت و عروج در معارج حشمت بوجهی نصیب او میگردد
که آحاد مسلمین را ادراک آن خیلی متعذر و اگر معاذ الله از ایشان در اقامت همین امر ماثور ادنی
تساهل و قصور واقع میشود پس لابد بحکم الناس علی دین ملوکهم تمام رعایا و عساکر ایشان بالکل درین

داد تغافل

دارد تغافل و تساهل خواهند ورزید پس بحکم من یشفع شفاعة سیئة یکن له کفل منها نامهٔ اعمال ایشان
بمعاصی جمیع رعایا و سپاه مشحون و سیاه خواهد گردید پس بمقدمه یک یک تامل نمایند و فکر عمیق و غور
غریق را بکار برند و از قبیل مخیلات شعرا و نکات بلغا که محض بنا بر زبان آرائی و عبارت پیرائی
در سلک تحریر میکشند نشمارند که این مضمون در کلام ملک علام و احادیث سید الانام منصوص و مصرح است
پس هر کسیکه ایمان بالله و بالرسول و بالآخرة میدارد البته بتیقین قطعی میداند که این امر حق محض و صدق
بحت است پس پاداش این تغافل و تساهل در محکمهٔ حساب و کتاب بحضور رب الارباب ظاهر شدنی است
و در مجازات آن چه انواع رنج و متاعب و اجناس تکالیف و مصائب کشیدنی است فاما آنچه در ظن اکثر تجربه کاران
زمان مرتکز است که بغیر اعانت سرداران نامدار و اصحاب مکنت و اقتدار حصول این مهم صورت نمی بندد پس این
خیالی است محال و احتمالی است پر اختلال زیرا که ممکن که حق جل و علا بقدرت کاملهٔ خود دیگر سعادتمندان ازلی
و مقبلان لم یزلی را که از ضعفای مسلمین و فقرای مخلصین باشند بر روی کار آرد که بمحض عنایت خود این مهم
عظیم از دست ایشان برآرد قال الله تبارک و تعالی الا تنفروا یعذبکم عذابا الیما و یستبدل قوما غیرکم و لا
تضروه شیئا و الله علی کل شیء قدیر باقی احوال بحمد الله و کرم رب المعبود بر این منوال است که این عاجز از دار السلطنت
کابل برآمده و اضلاع جلال آباد و نواحی پشاور را طی کرده در بلدهٔ نوشهره رسیده در این اثنا لشکر
مخالفین بموضع اکوره بکمال جمعیت و نهایت استکبار و نخوت آمده یراق کرد هر چند همراه این فقیر جمعی قلیل
بی سر و سامان بودند اما از انجا که طالبان رضای حضرت خلاق بودند و در صرف جان و مال نهایت مشتاق
بنا بر اعلای ایشان از شبانگاه دریای لنده عبور کنانیده بر سر کفار نگونسار بطریق شبخون و تاخت روانه
کرده شد در آخیر همان شب بحکم حضرت رب قتل موت فجاءة با عذاب نقمت جنود مجاهدین بر سر آن غافلین
ناگهان رسیده و آواز اسلحه دو دست مثل تیر و تفنگ در گذشته و یکبار ریز تیغ بیدریغ گشتند معسکر ایشان
را از خون آنها لاله زار ساختند چنانچه جمعی کثیر از ایشان که قریب یکهزار باشند یا ازین هم بسیار

بدار البوار فرستادند و جمعی را بزخمهای پرخطر تا لب سقر رسانیدند و اجناس نفیسه از قسم اسپ و شتر
و دوسله و یراق وغیره بیش از بیش بردند بعد از آن آنچه بمرتبهٔ شهادت مشرف گردیدند جنت المأوی
ماوی ساختند و اکثر ایشان بشمول حفاظت ربانی و کفالت رحمانی بعسکر خود مراجعت نمودند و این چنین
مگر کفار بدکردار را چنان شکست که از مقام اقامت برخاسته بمقامی دیگر بار انداختند و از شدت
خوف گرداگرد معسکر سنگها زدند بعد از آن فقیر از بلدهٔ نوشهره برخاسته بموضع هند آمده
اقامت نمود سوم منیس این اقطار از دریای اباسین عبور نموده بر سر شهر حضرو که مرکز کفار آن
دیار و مجمع متمولان آن اقطار تاخت آورده چهار صد ناکس را بجهنم رسانیدند و اشیای نفیسه و
اموال خطیره از نقود و اجناس بدست عموم ناس آن قدر افتاد که از تحریر و تقریر بیرون است بعد از آن
ابواب جنگ و جدال و قتل و قتال مفتوح گردید و شب و روز نصرت آسمانی و تاییدات رحمانی باران صفت
میبارد و از جملهٔ تاییدات الهی این است که اجتماع جنود مجاهدین هر چند بسیار از بسیار بود لیکن
از بسکه لشکر بی سر بود و شل لموای علم دور کوچ و مقام بی انتظام میبود بنا بر آن علیه بر طبق فحوای
مضامین کلام ملک علام و احادیث سید الانام علیه الصلوة و السلام و فتوای فقهای عظام و صواب دید
عقلای ذوی الافهام مصلحت وقت چنان اقتضا کرد که اقامت این رکن اسلام بدون نصب
امام بوجهی مشروع صورت نمی بندد بنا بر آن علیه بتاریخ دوازدهم جمادی الثانی سنه ۱۲۴۲ هجری قدسی
باتفاق مشاهیر سادات کرام و علمای اعلام و مشائخ عظام و صاحبزادگان ذوی الاحترام و
خوانین ذوی الاحتشام و جماهیر خواص و عوام از اهل ایمان و اسلام بیعت امامت بدست اینجانب
واقع گردید و بروز جمعه خطبه بنام اینجانب خوانده شد هر چند این عاجز خاکسار و ذره بمقدار تحصیل
این مرتبهٔ منیفه و الا با بشارات غیبی و الهامات لاریبی مستبشر بوده و ثانیا بحصول این منصب
شریف باتفاق جماعات اهل اسلام از خواص و عوام مشرف گردید لیکن رب غیور که علیم بما فی

الصدور است

فی الصدور و دانای نهان و آشکار و محیط بمراتب اعلان و اسرار است گواه است بر تحقیق که این
فقیر را از قبول این منصب شریف غیر از اقامت جهاد و صحت جمع و اعیاد و امثال آن از اظهار
احکام دین و اعلای کلمهٔ رب العلمین غرضی دیگر از اغراض دنیویه مثل تحصیل مال و عزت و جاه و سلطنت
یا حصول منفعت تسلط بر قری و امصار و اضلاع و اقطار یا تذلیل اهل ریاست و سیاست یا اهانت
ارباب امارت و ایالت یا تنفیذ احکام خود بر بندگان ملک دیان یا تحصیل منفعت ترفع بر اخوان و اقران
هرگز هرگز نیست بالجمله شعبهٔ وسوسهٔ شیطانی و شائبهٔ هوای نفسانی باین داعیهٔ رحمانی اصلا مخلوط
نگردیده و از بسکه اقامت این امر خالصا لوجه الله الکریم بوقوع آمده بود بنابر آن علیه آثار آن هویدا
گردیده چنانچه جمعی کثیر و جمی غفیر هزاران هزار بسکه بعید و شمار را از هر جانب مثل مور و ملخ فراهم آمده
و می آیند و در میدان جلادت و دیانت داد شجاعت و حمیت داده اند و میدهند و علاوه برین اینکه
حق جل و علا بکرم عمیم خود علائق خوف و طمع را از ماسوی خود منقطع گردانیده است نه از شوکت مخالفین
خوفی فی الحال داریم و نه از کثرت موافقین طمعی فی المآل آری اینقدر میدانیم که هر که جان خود را
در سلک مجاهدین منسلک گردانید دعوی ایمان خود مبرهن کرد و هر که درین وقت پهلوتهی نمود
با حسرت بدست برد کمان ای مدعیان دین اسلام بیائید و در نصرت دین خود جان و مال
ببازید تا گوی سعادت جاودانی و راحت دو جهانی بربائید و چنانکه در نعم منعم حقیقی عمر گذرانیده
آید الحال در ادای شکر آن جان و مال خود را حاضر کرده کوشش بلیغ نمائید تا سعادت دارین
و ریاست کونین حاصل کنید فقط

بسم الله الرحمن الرحیم

از امیر المؤمنین سید احمد بخدمت سردار کثیر الاقتدار شجاعت آثار شهامت شعار جلالت
نشان سردار سعید محمد خان زاد الله اقباله مع الهدایة والتوفیق و هداه الی سواء الطریق
بعد از سلام مسنون و ادعیهٔ مودت مقرون مشهود ضمیر ریاست تخمیر آنکه نامهٔ نامی و رقیمهٔ گرامی

مشتمل بر شکر و شکایت زمانه و ذکر انقلاب زمانه رسید مضامین مندرجه از فحوای رقیمهٔ سامی و از زبانی
فصیح البیان ملا علام قادر اخوند زاده واضح و لایح گردید آنچه ذکر حسن مواسات و بذل عطیات و اخلاص
و عقیدت و مصاحبت و مودت نوکر نیز خامهٔ التیام شمامه شده بود الحق حسن سلوک شما یاد دارم و در عوض
آن انواع خیرخواهی از دعای خیر الانجام می آرد وقتیکه بر اتصال چیزی از منافع دنیا دست خواهم یافت
هزار چند از آن پیش خواهم ساخت چه جبلت من از ابتدای عمر تا اینندم همین است که در عوض بدی هم نیکی
مینمایم چه جای که در عوض نیکی که صد چند از آن می افزایم اما درین مقام نکته ایست بس دقیق و
سریست بس عمیق که اکثر اهل زمان بسبب ضعف ایمان از آن فراموش اند بلکه از تصور آن هم مدهوش اند
بیانش آنکه کسیکه با برادر خود بحسن سلوک پیش آید و در مواسات و سعی بلیغ نماید البته او را هم لازم
که در پاسداری آن مساعی جمیله بجا آرد و خود شکرگذاری او را بحکم من لم یشکر الناس لم یشکر الله
از افضل عبادات شمارد لیکن رعایت این علایق در امور معاشیه است نه در امور معادیه و در معاملات
دنیویه است نه در معاملات دینیه کسی از اهل حقوق بشابه والدین نمیتوان شد که حق جل و علا در معامله
ایشان میفرماید و ان جاهداک علی ان تشرک بی ما لیس لک به علم فلا تطعهما و صاحبهما فی الدنیا معروفا
و قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا طاعة للمخلوق فی معصیة الخالق بلکه پاسداری ماسوای حق در مقدمه
اطاعت آن مولای مطلق از علامات کفر و نفاق و فسق و شقاق است قال الله تبارک و تعالی قل ان کان اٰباؤکم
و ابناؤکم و اخوانکم و ازواجکم و عشیرتکم و اموال ن اقترفتموها و تجارة تخشون کسادها و مساکن ترضونها احب
الیکم من الله و رسوله و جهاد فی سبیله فتربصوا حتی یاتی الله بامره والله لا یهدی القوم الفاسقین هر چند
قطع علایق ماسوی فی باب اطاعة الله بر جمیع اهل اسلام چه خواص و چه عوام فرض عین است و خلاف
آن عین شین لیکن در حق این عاجز خاکسار که بنابر همین امر مهاجرت اخوان و اوطان اختیار نموده اند
و درین میدان از سایر اقران بتایید ملک منان گوی سبقت ربوده و علایق جمیع ماسوی الله را در رضای

مولی جل و

مولای خود بالکل منقطع ساخته و جان و مال و جاه و جلال در رضای رب متعال در باخته پس
با وجود این امور در مقدمهٔ دین و ایمان رعایت علاقهٔ مخلصان و محبان بنهایت عار و ننگ است و جمیع
ماسوی الله در نظر او شبانهٔ خار و سنگ پس توقع پاسداری غیر حق در باب اطاعت آن مالک مطلق ازین
عاجز خاک رو ذره مقدار وهمی است پر اختلال و خیالی است سراسر باطل و محال قد افترینا علی الله کذبا
ان عدنا فی ملتکم بعد اذ نجانا الله منها وما یکون لنا ان نعود فیها الا ان یشاء الله ربنا وسع ربنا کل شیء
علما علی الله توکلنا ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین بالجمله آنچه راه راست در مقدمهٔ
دین و ایمان از کلام ملک دیان و سنت سید العدنان و فتوای علمای متدینین زمان در فهم من می نشیند
و عقل من آنرا تائید می دهد مطلق هانرا نمیگزینید پس همون است قبلهٔ همت من و کعبهٔ عزیمت من همین
راه را شب و روز میپویم بلکه بفضل مولای خود در همین راه دائما میپویم مرا در مقدمه بجز این دیگر التفاتی
نیست خواه کسی از اخوان و اقران یا دوستان و دشمنان مضرتی رسد یا منفعتی من از تمامی منافع
و مضار بیزارم و از جمیع ماسوی الله شب و روز دست بردار فقط طالب رضای ملک علام ام و خیرخواه
محض در حق جمهور انام و آنچه از کلک شهامت سلک از ذکر جلالت خاندان عالیشان آن عظمت نشان
صادر گردیده بود حقا که آنچه از مجمع اخوان شهامت شعار و مخبر شجاعت آثار در نیابای بیشمار هزاران
هزار درین نواحی آن عظمت شعار رسیدار ند کسی دیگر درین اضلاع البته نمیدارد این نزد من مسلم است
اما منکه مالک خود را که خالق زمین و زمان و مالک اینجهان و آن جهان است با خود دارم تمامی این امور را
بچیزی نمی شمارم عظمت و جلالت مخلوقات بنده خالق البریات هرگز بنظر اعتبار نمی بیند و عزت آن
در دل او اصلا نمی نشیند این ایمان کامل نه از خود میدارم بلکه محض از عطیات مولای خود میشمارم
همین جانب مرا میکشند و همین راه مرا میبرند بیت بارها گفته ام و بار دگر میگویم که من گم شده این
ره نه بخود میپویم هرچند امثال شما این معنی را بچشم انصاف نخواهند دید و این دعوی مرا اصلا مطابق

واقع نخواهند فهمید که حکیمم که گاهی روی انصاف ندیده اند و اصل واقعه نفهمیده اند خیر این
مطلب خود میجویند و من راه خود میپویم ایشان همچنین اند و من همچنینم تا دیده شود که بخت کرا یاری دهد
و زمانه با کی عیاری کند لیکن اینقدر لاشک و ریب است که بهر دو تقدیر این عاجز فقیر بمطلب خود کامیاب است
و دیگران بر هر دو شق ناکام و خراب اگرچه برای شما صلاح دنیا و آخرت میخواهم اما در همین راه میپویم
که بنده پروردگارم و در اطاعت او لاچار معذور فرمائید و نسبت قصور نمائید که از سپاهیان چه
بعوض چند روپیه همین میخواهند که در اطاعت ایشان مال و جان و دین و ایمان در بازند مرا نسبت منعم خود
که نعم او لاتعد و لاتحصی است غیر اطاعت چگونه میرود تا بسداری غیر او در مقدمه اطاعت او کجا میبرد
زیاده والسلام علی من اتبع الهدی فقط

نقل خط مولوی وحید الدین صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ حامداً للرحیم الذی هو ولی کل عزیز و ذلیل ۔ و هو قادر علی کل شیء یؤتی
الحکمة من یشاء و یهدیه الی سواء السبیل ۔ و هو الغنی لا اله الا هو له الحکم و الیه یرجع الامر کله حتی
النقیر و القطمیر و الفتیل ۔ و بیده ملکوت کل شیء و هو یجیر و لا یجار علیه و هو نعم المولی و حسبنا الوکیل
و مصلیاً علی النبی الکریم الذی هو رحمة للعلمین ۔ و حبیب رب العلمین ۔ لولاه لما خلق السموات و الارضین
و لا العذ و لا الاصیل ۔ و هو سید ولد آدم و بیده لواء الحمد و آدم من دونه تحته ذلک هو
الفضل النبیل ۔ و هو الشفیع لمن اسلم وجهه الی اللہ موحداً و لکل مطیع اللہ و محبه حسب اتباعه و لاهل
الکبائر و اللئیم الوبیل ۔ و علی آله و اصحابه الرحماء فیما بینهم الاشداء علی الکفرة الاعداء له و علی
کل الانصار لدین اللہ الجلیل ۔ و بعد ۔ شعر الا یا نسیم الصبح بلغ تحیتی منه الی من فداه فؤادی
و مهجتی ۔ و قل یا فرید الدهر مذ غبت اننی ۔ غریق حریق فی دموعی و لوعتی ۔ فلیس لقلبی غیر وجهک
مقصد ۔ لقاؤک مقصودی و وصالک منیتی شعر یا من بعل به سیر ابلغه ۔ دار الامانة
بلغ حین تاتیها ۔ منی السلام و ما لا زال منتهیاً ۔ من المشوق الی نفس لو الیها ۔ الی مقیم بها قد

زادها شرفاً

زادها شرفاً ورفعة حين يدعى من اهاليها وذلك المولى الرضى العالم العلم محيي المكارم باديها وخافيها اشتاق قلبي والعين فاقدة لطول آثاره قد كنت واعيها على تبليغ الشوق معترفاً بهمة منك تاتيني دواعيها شعر سقياً على ايام مضت مع رفقة كانت مراحلنا بهم اوطانا وهوا الى ساكنه فتبدلت افراحنا بفراقهم احزاناً شوانى لفي حزن من بعد جيران واحمر دمع جرى من تحت اجفاني لم يجي من عندهم مهيار يكون كحيلا لعيني وهط اخواني لولم يكن عندهم قدر له معنى لاعزاد ليس قدر لابن انسان شواهد السلام الى ذي العلم والعمل من زانه الله [illegible] بالعرفان في الازل كهو الاعالم اربابهم واشرفهم هادي الانام بحق منتهى امل علامة ناقد المنقول متقنه فهامة حافظ المعقول عن خلل لقد تحلى بتقوى الله خالصة قد صان رب الورى قدميه عن زلل وقضى نحبه بجهاده النفسي وحمى ربه عن الحتف والاجل وقاتل الاعداء اذ جاءهم من بين ايديهم ومن فوق ومن سفل واذ زاغت الابصار وبلغت القلوب الحناجر بالعدى كالعمل وايده الله حين تقطعت بهم اسباب نصر وفتح وسائر الحيل فمن عليه الله بتكبيت العدى ونشر ريهم وتخريجهم بالاكل لا اقدر اليوم سهلا ان ازرله عفى المهيمن عن ايامه الاول اعدد شوقاً واخلاصاً مناقبه تشبيحه من لآلي البحر المقل سادي وجهه ان شاء ذو المنن واسكن المجالس العالي مع الاول وادعو لك الله صحة وسلامة عند مر الدهور والبكور والاصل اريد به حضرة من تقاصرت الالسنة والتعبيرات عن وصف كماله وتضائقت الاساليف والتعبيرات عن نعت جماله والحضور المحفوف بالملئكة الملتئمة للتسبيح والتحميد والجناب الموصوف بلا يشقى جليسهم و انكان اوجب الطرد والتبعيد وهو مطلع انوار العلوم والحكم

مظهر اسرار اللوح والقلم مستند الجهابذة مسند الاساتذة المفتاح لخزائن الفعال المصباح
في مصباح مجالس الجمال نور الهدى شمس الضحى مستند كل اهل الكمال فالمطري في مدحته عجز
تحاصر والمفرط في تقريظه مفرط محيي الملة ناصر السنة المؤيد من الله بجهاد الالسنة والسيف
والاسنة مولاي المطاع مطيع الله في فرحه وغمه وراحته ومحنته ادام الله تعالى بادامته ايامه
حيوة علوم الدين وابقى مهجتها وخلد بتخليد عهده رونق معارف الحق وابد بهجتها واقام
المجد بين برديه وايده كهفا لمن الاذ به واعتمد عليه ولازالت ايات امره وفضله متلوة
بكل لسان ورايات نصره وعدله منشورة بكل مكان وانا احقر الخليقة بل لست بشيء في الحقيقة
وعبد صغير غذا استرقه جميل اللطف وجزيل الامتنان وصب هيف شانه عظيم الحسن وعميم
الاحسان اخذتموني مني في ملاطفة فلست اعرف غيرا انه قد عرفتم وليس اشرك في ذكري معاطفة
احد الحساد وحدتم وصرت وحيدا في حبكم وموحدا في دين بحق حنيفا علمتكم الا الوح باسمه
فانه لا انسبه له مسماه وهو لفظ معرى عن مفاده ومعناه صانه الله عما يمنعه عن اتباع رضاه
ورزقه حبه وحب حبيبه عليه افضل سلامه واتماه واشرفه وازكاه فمني على مولاي سلام
مبرور يحاكي الطاف الله الغفور ويضاهي اخلاق النبي الشكور سلام قولا من رب رحيم سلام
فضلا من بر كريم سلام زيدا ايمانا واسلاما وتصير النار بردا وسلاما سلام تفارح
منه نفحات دار السلام سلام تعرج السلم الى رحمات السلام سلام اضوء من البدر المنير
سلام اعبق من عطر لا له نظير سلام ارق من الصبا واشهى من ايام الصبى والطف من
نسيم السحر والذ من النسيم وابرد من عين الكافور وارغب من حور القصور واحلى من العسل المصفى
المعصور وابهى من الدر المنظوم والمنثور واطيب من المسك المذفور واعلى من الشراب الطهور
واروى من انهار جنان القدس يوم الويل والثبور ثم له تحيات اصولها ثابتة في الارض

المحبة

البحتة الخالصة وفود عليها في السماء وتحيات تزداد يوماً فيوماً باحسن قبول وثناء وتحيات
لا يزال منها روائح الاخلاص عابقة وفائحة وتحيات لا ينفك عنها نسائم قبول القبول
غادية ورائحة ودعوات صالحات زاكيات صاعدات الى السماء ودعوات وافيات
باقيات خالدات في ذرى الارتقاء ودعوات مشابكات بايدي قبول اكرم الكرماء و
دعوات مستجابات جالبات لرحمة ارحم الرحماء ثم ان هذا المستمد بتوجهاتكم وا مد على
دعواتكم يشكر اليكم الله تعالى على نعم ظاهرة وباطنة لا تحصى ثم يحمد اليكم الله على دوارف عوارف
لا تعد ولا عدها يرتجى ويسأل بكم الدعاء لمزيدها ولاستدامة قديمها وجديدها وكصحة
جسمية عن آلام ضعيفها وقويها ولينها وشديدها وكراحة روحية عن قريب الهموم وبعيدها.
ومن عمدة الراحات والواردات في تلك الساعات التي لا تخلو عن مهمات وعن اسفات
ولهفات على ما سيفوت وما فات وعروض سقم الحالات بدواهي الامراض والبليات
سيما الهجران والفراقات حتى غشاني ما غشاني فصرت بعيني نسياً منسياً وما بقى مني الا الاسم
صار من مسماه عرياً ومت قبل حلول الاجل وكان الامر مقضياً وكنت تراباً ورماداً بالاحراق
وما بقيت حياً ان قد بدا برق لامع من جانب الغرب وهبت الرياح بشرى بين يدي رحمة الرب
وتراكمت السحب الثقال وتقاطرت شآبيب الفضل والنوال فجاءت بمطر وابل وماء
غزير هاطل فاخضرت به الغبراء واخضرت به الارجاء واشرقت الموات منها على النشو والنماء
وازينت وتزخرفت حسب رجائه كل احد بما شاء فرفعت ايدي الحال داعياً الى رب السماء
ان لا تحرمني هذه الربانية عن رحمتك العامة وعن الاحياء وان لم تكن تستعد بتجليات حسب العادة
السائرة لدى اولي الآراء فانك تحكم ما تريد وتفعل ما تشاء فانتبذني ربي وانزل السكينة
على قلبي وتعبد برهة من الزمان وهنيئة من الاوان نظرت الى فوق فاذا العلويات في تغلغل

ووجد وشوق فقيل لهم ماذا قال ربكم قالوا الحق ونحن بانتماده احق وتحفظه اليق وكان ذلك الامر
المقدر عن القلم الالهي سطورا بماء الحيوة الذي من خصيصتك احياء الاموات من تحت العرش مطر
ولو قطرة او قطرات على الرمادية وكان احياء او لو كانت النشاة الاولى تتابى عن ذلك
ولكن قد قدره القادر الرحمن فكان ذلك من بعد فاذا رفعت راسي حيا حامدا لله حمدا زكيا
تحيرت من هذه الخارقة وتفكرت في تلك السابقة وقلت في نفسي اني الى هذا او كيف ولست
احرى بهذا فعلمت انه ما كان الا اثر دعاء من يرد القضاء وهم الابرار والهداة خير الابرار وكل
هذا في عالم سوى النشاة الاولى وكانت تقتضي الحكمة الالهية بالحيوة الشهادية وليس لسنة الله تبديل
وما كان في ذلك المقدر من تمهيل وما كانت هذه النشاة تتحمل نزول تلك القطرات ذات التبجيل التعجيل
فانها تستعد الفناء ومن خواص هذه الالقاء عجبت انه كيف يكون تشبح واذا تحقق فاذا نزل هو
في كسوة كتاب مزبور وتشبح خطاب مسطور والفاظ تتلألأ منها النور وفقرات تبيض خوافي
نفاستها الدر المنظوم والمنثور قد استملت من الحكمة وحيوة القلبية كلمات فرعه واصله وقد تحير
البلغاء والفصحاء حتى السحبان والبهلان عن اتيانهم بمثله وقيل لهم فاتوا بفقرة من مثله فقالوا
لسنا من اهله وكيف لا وهو منزل من سماء العلوم والحال وفلك نفس القدس والجلال بامر الله
ذي الجلال والعلويات والسفليات ليست بسواء في كل حال اعني به ورود صحيفة شريفة
بالهدايات لطيفة ورقيمة كريمة لداء الاشتياق تتمة ونميقة انيقة بماء الحيوة شفيقة
وزبور لحيق زبور من جنابكم المبرور ايها العلم المشهور على هذا العبد الفقير الدثور الغير العلوم
والمذكور فاحياه للورود والنزول ودرج الشباب حين ومن الجوارح والاصول فلما تبت
علمت انه ما هو سطور كريم بل هو خارق عيسى احيى عظامي الرميم وكلما طالعته وقفت على الدر
النظيم والروض الجميم والمدامة والنديم ووجدته اولى من كل شيء وله عرش عظيم ولما تاملت في

الاوائل

في الاوائل والاعجاز تحيرت فيما فيها من دلائل الاعجاز وتيقنت ان لو قوبلت بغيرها من
الاقوال لفعلت فيها فعل الآية الموسومة بالعصى او الحبال فعلمت ان الطبع لا يقاس بالطبع و
ان شياطين البيان لا يستطيع ان يقعد من سمائها مقاعد السمع فهذا الكتاب صدر بالضرورة و
الاضطرار كمراعى مظهر لما في الضمائر والاسودا دولقد كنت قد احرقتني نار فرقة الجناب العالي
وصبر مسي رماداً املأ ورد هذه التميمة كما ني تفضل برسمها حيوة واحيى رميمي فكانت من المعجزات
عداداً وهو مسطور كتبي النور من شجرة الطور ومزبور يحاكي الزبور فيا له من عبادة حلت من البراعة
محل العين الى ان صار الخبر كالمعاينة وارتفع البين من البين كيف لا وهو كتاب عن تفسير الآيات
الاشواق كشاف رائق وعن شرح الاحاديث الصحيحة المسندة مجمع بحار لائق وتبيان معاني
بديع الاشتياق مفتاح فائق فيه تلخيص الاصول الاخبار السادة وتهذيب الكلام عن الهواجس
المولمة الضارة فيه دقائق عن الضلال وهداية الى سبيل الكمال فيه تنقيح الايمان والتوحيد
وتوضيح الاجتهاد في الله لا التقليد وصرف الهمة نحو رب العزة بالمنطق والجنان لا اتباع الرضوان
مطالعه كافية في تنوير الصدور نحو ضوء المصباح في الصباح المسطور مقاطعه شافية عن التهاب
القلوب الى فتوح الغيب وكعمري انه سرور المحزون وتنور العيون كنز من فصوص الوداد معدن
لفصوص الاتحاد مقاصده في ازالة الخفا حجة بالغة ترشح منها هوامع وهمعات ربانية موافقة
في كشف الغين وقرة العين كانها شمس بازغة تتشعب منها لوامع ولمعات نورانية كمواقع النجوم
من اهل الهموم مراصده كالصحائف الالهية في تجربة الصدر عن وساوس الشياطين فيها خير كثير
والطاف قدسية تسلية لنفوس المحبين فعند ذلك انصرف ضميري الابرار ما استتر فيه حيث
لا يحسن اسناد السرور الا بالاضافة الى ذويه وكلما اطلعت على محاذيه والفاظه ومعانيه
قلت له اهلاً وسهلاً ومرحباً بخير كتاب جاء من خير مستند لا كالكافية لشيء فانه ليس عنده شيء كالكافية

وهو ارفع من ان اثنيه ومنتاهيه على ان عبداً اصفر الكف لا يقدر على شيء وهو كلّ على مولاه أينما يوجهه
لا يأت بخير بل هو لا يستطيع شكر النعمة بين يديه بالجوارح فانه لا يقدر على اليسير الا الدعاء و
التضرع والالتجاء على باب سامع الدعاء وحالي من اكثر الدواهي غير متغير كما كان في الماضي
ولكن فرق بين العمى والعمش والثمين والسمين والغث والغش والمدعو من رب العرش ازالة
كل ذلك من عمش وجهل وخلل ودهش وسائر العلل والدهش ولقد اتعظت وادكرت بما امرت به
وذكرت رزقني الله ما وعدتني وثبتني على ما اكدتني وتعليمك في حقي حقيق وتذكارك لي انيس ورفيق
وحبك لي مونسي ولحيق وترجيتي لدخول الجنة وكاس رحيق ورجائي انك لا تضيرك ولا مقدرك
يضيق اللهم عجل لي زيارته في حيوته وسهل لي مصاحباتي وتنعم علي من استدعاء دعاء امام
الاتقياء في امر اضعف الضعفاء جزاكم الله عني خير الجزاء

بسم الله الرحمن الرحیم. از امیر المؤمنین سید احمد بخدمت فضیلت پناه کمالات دستگاه
مقبول بارگاه رب عظیم مولوی عبد الکریم سلمه الله تعالی بعد سلام مسنون و دعای اجابت مقرون
واضح آنکه از بسکه شما از قدیم الایام خیرخواه سرکار دولتمدار سردار سلطان محمد خان هستند و حقوق
پرورش ایشان بر گردن شما بیش از بیش است و مقتضای خیرخواهی و شکرگذاری همین است که آنچه
در حق ایشان نافع در دنیا و آخرت است ایشانرا بر همان معنی ترغیب نمایند بلکه بصد حیله و تدبیر و هزار
وعظ و تذکیر ایشانرا بر همان معنی کشان کشان آرند و شما را معلوم است که اطاعت من در حق ایشان
باعث سعادت دارین است و عصیان من موجب شقاوت کونین چه ایشان بر دست اینجانب بیعت بجا
آورده اند و در حدیث شریف وارد شده من خلع یده عن طاعة الامام مات میتة جاهلیة یعنی هر کسیکه
دست از اطاعت امام کشید پس بمردن موت کفار پس بر تقدیر عصیان من آخرت ایشان بالکل
برباد میشود و اما در دنیا پس بوقت مقابله اگر فتح بدست ما شد پس آنچه شدنی است خواهد شد و اگر شکست

عبد الکریم

بقیه ما بعد

نصیب با گردید پس در نحبت دربال آن بکدام مرتبه خواهند رسید و اگر فی الحال اطاعت من خواهند
ورزید مثل فع آن در وادین غفریب خواهند دید هرچند آنچه ایشان را خواهم گفت بر دل ایشان
نهایت گران خواهد بود لیکن بعد از چند روز مثل فع و از این زائید از زائید خواهد افزود و عسی ان تکرهوا
شیئا وهو خیر لکم حال ایشان در مقدمه دین و ایمان مثل حال مریض کثیر الاخلاط است استعمال تقویات
ادویه و اغذیه بدون تقدیم مسهلات و منقیات اصلاً منفعت بخش نیست اگر معالجه اینجانب قبول
خواهند نمود و بر استعمال مسهلات تلخ و تند اقدام خواهند نمود عنقریب گوی سعادت از این خواهند برد
و الا بحکم آخر الدوله الکی و السیف آخر الحیل آنچه با عانت رب متعال و تائید ملک لا یزال بر منصه ظهور خواهد
رسید هر کس و ناکس را معاین و مشهور خواهد گردید آستینی ایشان از الجولی بعنها نند و ایشان را از آن کشان
آرند و آن بنفیر را از مکاران دنیا پرست و غداران فریب سرشت نه انگارند و در مخلفان وعده مشمارند
انشاء الله تعالی آنچه با ایشان وعده خواهیم نمود بصد جان راه ایفای آن خواهم پیمود زیاده والسلام خیر ختام

بسم الله الرحمن الرحیم از امیر المؤمنین سید احمد بمطالعه عالیجاه
رفیع جایگاه حشمت دستگاه رفعت پایگاه شوکت نشان محمد خان سلمه الله تعالی بعد از سلام
مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه تمام عمر خود را در همین فتنه و فساد و قتل و قتال در میان
مسلمین برپا کردید آخر در مثل این وقت هم که کار خدا در پیش آمد از آن رسم کفر و نفاق دست بردار
نشدید بلکه فتنه عظیمه برپا کردید شائبه ایمان بخدا و رسول درست نمیدانید و در ذهن خود همین معنی
تصور کرده اید که همیشه در همین جهان فانی باقی خواهید ماند تا سرداری شما روز محشر هم از دبدبه‌ی خدا
بجدی طلب خواهد کرد که خدای عز و جل هم پاسداری شما خواهد نمود سبحان الله جائیکه سلاطین
جبارین را مثل فرعون و نمرود کسی نخواهد پرسید مثل شما خود ضعیف را که خواهد پرسید و این غرض
نیست که شما برحق بودید یا بر باطل بلکه مقصود آنست که برپا کردن فتنه و فساد در مثل این وقت اگر

برحق هم هست عین باطل است و اگر باطل است قریب بکفر بالجمله اگر مسلمان هستید و خدا و رسول را
چیزی میشناسید بالفعل با مخالفین بکمال التجا و الحاح و زاری و خواری مصالحت نموده بعجلت
تمام همان خود را معه الروس خود نزد اینجانب رسانید که امروز روز شنبه بیست و پنجم شهر شوال
سنه ۱۲۴۳ هجری است پیش خیمه خود را بسمت پشاور کشیده‌ایم بکمال استعجال مصلحت وقت دیدیم
اگر ذره از ایمان دارید نزد اینجانب بیائید و الا اینجانب هم چندان احتیاج بسوی منافقین
و ضعیف الایمان نمیدارد و السلام علی من اتبع الهدی فقط

بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله خالق اللوح و القلم و واهب العطاء و النعم باذل الجود و الکرم
مالک رقاب الامم و الصلوة و السلام علی محمد صاحب الشفاعة و العلم و علی آله و اصحابه ائمة
العرب و العجم اما بعد فهذا کتاب من امیر المؤمنین الی ولاة الدین و خطاب من امام المسلمین الی
الساعی فی اعانة المجاهدین الباذل جهده فی اعلاء کلمة الله الملک الدیان المسمی فلان ان
اذا لاح علیه ما یقتضی مواساته من بیت المال من السعی فی نصرة دین الرب المتعال و بلغ ذلک
السعی مبلغاً یقتضی مواساته اعطاء القریة کذا الواقعة فی ناحیة کذا فاذا بلغ سعیه الی ما تمنیناه
فنعطیها البتة ایاه ان شاء الله تعالی و ذلک عهد بیننا و بینه و الله من لا یخلف المیعاد و الله
المستعان علی الاستقامة و السداد فقط

بسم الله الرحمن الرحیم

من عبد الله المتشمر لاعلاء کلمة الله الی کریم الاخلاق طیب الاعراق فاتح الاغلاق و الی
الخیر المحبوب ذی الخلق المرغوب العظیم الیعسوب السلام علیکم و رحمة الله و برکاته اما بعد
فقد حلت الرقائم الکرائم التی هی من ریاض الکرم نسائم و قد ارسلنا الجواب عن کل کتاب یستفتح
لکم منها التفصیل و التکرار یفضی الی التطویل و جملة القول فی هذا الباب ان ما جمعه اولو النهی من الالباب
من ابین و اصفی لتائید کلمة الله الاکبر لا بد من الاستعجال فی ارساله و اختیار طریق یفضی الی ایصاله

ماذمان

فان کان ما عیناه بالاختیار احری فذاک هو الانسب الاولی وان کان غیر ذاک اقرب الی
القبول فهو الحقیق بالقبول لکن اقول لکم العجل العجل فان الامر قد حل ونزل والسلام علیکم
وعلی من لدیکم تحریر بتاریخ هفدهم ماه جمادی الاولی روز چهارشنبه سنه ١٢٤٤ هجری روانگی
بدست محمد حیات قاصد عظیم آباد رفته

بسم الله الرحمن الرحیم

من عبد الله المنتهض لنصر دین الله الی مرتقی سماء العز والعلاء ومرتقی شجرة المجد والسخاء
علمی العلم والهدی معلمی الحلم والتقی زینتی الاسلاف وقدوتی الاخلاف کمل الله افادتهما
وحمل الله بهما اما بعد فطالما کنا مستشرفین لاخبارکم متفحصین عن آثارکم اذ هبت
قبول الشمال والصبا فنبت به الاطلال والربا اعنی به بریدا اتی بروح وریحان المسمی بروح
سید ولد عدنان فالقی الینا رقیمة هی بالروح ضمیمة وللجسم تمیمة مع سفتجة هی ظهر الجود
بنبوع من الآلاف بعدة ایام اسبوع فالقیناها علی رئیس اهل التجارة من ساکنی قریة مناره
ولم یأت لنا بعد منه جواب لا برید ولا کتاب لکن نرجو من الرب القدیر ان ناخذ من ذلک
التاخیر کل ما ارسلتموه حتی النقیر والقطمیر ثم ان ما کتبنا الیکم قبل من انا قد سولنا فی هذه
الایام ان ننهض لما نحن بصدده بعد شهر الصیام فان ذلک التسویل قد بطل اذ قرب الامر
واظل فلا بد من الاستعجال فی ارسال مال بیت المال لیصرف فی اعانة الغزات من الابطال
وطریقه ان ترسلوا من القراطیس مثل ما ارسلتم اعنی به سفاتج غیر مکتوبة علی اسم رجل خاص
لکن لا بد من کثرة قراطیس السفاتج فان سفتجة القناطیر المقنطرة لا یستطیع احد من تجار هذه
الدیار ان یعطیها بالجملة والنزلة وان ما کتبتم من ان نرسل الیکم کتابا محتویا بالخواتیم الثلثة
یدل علی ان ما ارسلتم قبل قد وصل الینا قرطاسها ولم یصل الینا دراهمها فقد ارسلنا ذلک الکتاب
محتویا بالخواتیم المطلوبة والسلام علیکم وعلی من لدیکم ثم السلام من العبد الذلیل الراجی لرحمة الله الجلیل

علی الشیخین العظیمین و الحبرین الکریمین و علی فلذة کبده و حبة ولده و اخته الکبری و ابنته الصغری
و علی ابیها و سائر الاقربا و الاصدقا آمین

بسم الله الرحمن الرحیم

از امیر المومنین سید احمد بخدمت بابرکت صاحبزاده والاتبار مولانا محمد اسحاق صاحب
سلمه الله تعالی بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه بتاریخ دهم ماه رمضان
هندوی مبلغ هفت هزار و هفتصد و پنجاه روپیه در اینجا رسید لیکن بخریچه کاغذ یک جهره رسید
موجبش دریافت نیست لازم که سبب تعویق آن بر نگارند زیاده والسلام

نقل خط سعید محمد خان که در موضع درکهی رسیده بود بسم الله الرحمن الرحیم بخدمت دوستی
و موالات علامت محبت و مواسات منقبت سیادت و نجابت دستگاه یکجهتی و یگانگت انتباه
سید احمد سلمه الله تعالی بعد از ابلاغ تحفه درود و سلام سنت الاسلام که طریقه انیقه حضرت
خیر الانام است مشهود آنکه چون آن مشفق در اول کار این دعوی جهاد با کفار دست آویز خود
داشته در کابل ملاقات با خوانین کرام یعنی سرداران با حشمت و احتشام حاصل نمودند سرداران
نامدار رعایت حفظ مراتب سیادت و پرورش و تربیت داعیه مجاهدت را منظور داشته آنچه
لازمه محبت و مروت و دوستی و یگانگت بود با شما صرفه نکردند و بهر اعزت و حرمت و آبرو
و قوت تا پشاور در سلامت و تقویت آورده از مروت و بخشش و احسان از زر نقد و اسبان
و غیره اخراجات و حضور صبح و شام و عزت و احترام در حق شما از هیچ باب صرفه و دریغ نکردند
و جانفشانیها بکار بردند و خرچها بمصرف رسانیدند و نظر بجمعیت اسلامی با شما کمر بسته عهد و پیمان
چندین ساله که از روی امنیت ملک و حفاظت مساجد و مزارات متبرکه و دفع ضرر کفار با
رنجیت سنگه داشتند بر آن همه امور قدم گذاشته با اتفاق شما سری صف بندی لشکرکشی
کرده خود مقدم شده و شما را مؤخر کرده قتال و خونریزی کردیم و بجان و مال کوشیده جانفشانیها

بعمل آوردیم

بعمل آوردیم چنانچه درهمین میدان اقربای عزیز واکابر معتبر خاندان علی الخصوص عالیجاه رفیع جایگاه
محمد حسن خان علمه نامی و مرحوم و مغفور ولی محمد خان و صاحبزاده کودری دران سرزمین جام شهادت
نوشیدند و باقی اکابر دُرّانیه و سایر مسلمین رعیه از مردم اسفزی و مهمند و خلیل که ملازمان عتبت
اینجانبان بودند باکفار لئام دست و گریبان شده و غیرت اسلامی بکار برده جان بحق سپردند و
باحرارت العین دران سرزمین گشتند کینه خواهی با دشمنان خدا و دشمنان دین رسول خدا بعمل آوردیم
این احوال بر مسلمین اظهر من الشمس است و آن شرافت پناه و خادمان ایشان صحیح و سالم گوشهٔ
عافیت و امنیت ماندند علاوه بر آن الحال کافران کمر گذاشته بنای عناد و فساد با اهل اسلام
دارید کلمه گو این جان نثار و مسلمانان شریعت سید مختار را نسبت بکفر میدهید و تیغ کشی فیمابین
مسلمانان صلاح خود میدانید آیا همین روش انصاف کسیکه یک لحظه باکسی از روی محبت بر خاست
نماید و سلام علیک حفظ کند سالهای سال پاس دست و محبت را از دست نمیدهد چه جای آنکه
ازین خاندان جلالت نشان فیض ها و نعمتهای و احسانهای بی اندازه بشما عاید شده چنانچه
در مقام محبت شما مبلغ امداد و آمو الهای مدت کاری کرده حتی که از اسیر شدن فرزندان
و بر باد رفتن جان هیچ وجه قصور نکردیم و بهمین سبب بسیار غلبه کفار شده ایم سابق کفار برکت
رعیت و هیبت رسید خود رغبت معه دولک سوار از دریای اتک عبور کرده نمی توانست
و الحال بسبب دوستی شما دست تصرف یافته بادنی سردار او سر سپاهی برسانده آمده بیخ و بنیاد
ملک کشیده و آسیان مضاعف و مضاعف گرفته علاوه فرزندان ما را اسیر و دستگیر میبرند آنهمه
نتیجهٔ دوستی و محبت شماست که با عاید شده و میشود و سیادت پناها خود منصف شوید و بفکر کامل
تصفیه یاب گردید که مقتضای اهل محبت و اتحاد و تمنای ارباب مودت و سداد در عوض مروت
و فتوت گاهی بطرز اذیت برده یا میباشد آئین رویه خلاف قاعده دوستداری و آنچه ضابطهٔ

یگانگت شعاری است معهذا چون نیت و همت ما جمله مصروف آن بوده و میباشد که در راه
حق جل و علا شانه و جناب رسول اکرم قدس برهانه مال و جان و سر با در رفتن خانمان خود از جمله
سعادات جاودانی دانیم و تجان و مال در تقویت اسلام و رواج شرع انور جناب خیر الانام
فدویت نمائیم و حیات دو روزه این جهان فانی را ببقای جاودانی سودا سازیم خوشنودی
خدا و رسول خدا حاصل نمائیم لهذا ظاهر باد که هرگاه فی الواقعه اراده امر جهاد فی سبیل الله و داعیه
قتل اعدای الله مد نظر باشد آنجانبان قطعه تسطیر از خرابی ملک و اسیر رفتن فرزندان و برباد شدن
خان و مان خود در مقدمه دین با شما متفق اللفظ و المعنی هستیم و نیز بر ضمیر منیر مودت تخمیر واضح
و لائح باد که اهم مطالب و اعلی مقاصد اینجانبان آنست که بذاته داعیه جهاد محکم نمائیم بسبب آنکه هر ساله
لشکر تاخت و تاراج کفار از لاهور آمده بیخ و بنیاد ملک و رعیت پنجاب در را میکنند و مالیات تا بکل
تلف و ضائع مینمایند علاوه تکلیف مطالبه اسپان از اندازه قدرت ما بیرون نموده فرزندان
معصوم را اسیر و دستگیر میبرند شفقا امکان ندارد که اینقدر اسپان که صورت ندارد که از
روی ما سرانجام شود یکطرف و بندر اسیر بردن فرزندان یکطرف و بی عزتی و دوری بیدری یکطرف
اینهمه ظلم و تعدی کفار را طاقت آریم و تحمل ورزیده با کفار اوقات بسر بریم بنابران شب و روز
در سرانجام و سامان پردازی مشغول کاریم و ما فی الضمیر نداریم که جمعیت کل اهل اسلام و کافه
امت حضرت سید الانام را میسر نموده و سامان و سرانجام سلطنت بهم رسانیده مرة بعد اولی
و کرة بعد اخری مستعد کارزار کفار شویم و دار اسلام را از شر کفره دار الامان سازیم چنانچه
محض برای همین مدعا صاحبی خداییگانی امیدگاهی سردار ممالک مدار سرکار کلان رونق افزای
احمد شاهی شده اند که بجمعیت جمع آوری غازیان درانی و قزلباشی و غیره طوائف قندهاری
و کابلی و جلال آبادی نموده سرداران حشمت و شوکت آثاران یعنی اخوان با عزت و احتشام اعنی سردار

لکهنو شده

لهٰذا شما و سرداران کابل و نوابان جلال آباد را باتفاق خود همراه به پشاور آورده بمقابل
با کفار نابکار خواهم شد و در این صورت هرگاه آن شرافت پناه یکسو نمک با متفق شوند نور علی نور و
سعادت بر سعادت تواند بود و هرگاه از ایشان بغض و عناد و فتنه و فساد با اهل اسلام و دعوای
همچشمی و مقابله با این خاندان حشمت نشان قطع نظر از کافران و هوای معارضه با ما داشته بعید
جنگ و پیکار اند هم ظاهر سازند ز ساقی هم قبل ازین چندین مردم داعیه در بنای مخالفت و عناد
در پیش کردند اما بفضل الهی بپیشرفت ایشان نشد و داعیه آنها بسر نرسید هرگاه ازین قبیل
خیالات مرکوز خاطر شما هم بوده باشد تدریجاً به امتحان رسانید و نتیجهٔ آن دریابید مصرع تا یار کرا
خواهد و میلش بکه باشد باقی احوالات را حامل مراسلة الاتحاد بدرجهٔ بیان خواهد رسانید
قرین صدق تصور فرمایند زیاده حد ادب است باقی والسلام مع الاکرام تمام فقط   بنام شهزاده‌های کابل
بسم الله الرحمن الرحیم . از امیر المؤمنین سید احمد   بخدمت رفیع درجت سلالهٔ خاندان
سلاطین عظام نقاوهٔ خواقین عالیمقام عظمت و جلالت مآب صولت و شهامت انتساب رونق
افزای چار بالش جاه و اجلال مسند آرای ارک عزت و اقبال شهزاده والا تبار عالی اقتدار
میرزا غلام حیدر صاحب زاد الله اقباله و ضاعف اجلاله بعد از سلام مسنون و دعای اجابت
مقرون واضح ضمیر آفتاب نظیر باد الحمد لله و المنة که امطار انعامات الهی برین خاکسار
باران صفت باران و انوار اکرامات نامتناهی برین ذره بمقدار خورشید وش تابان
چه یارای زبان که شکر یکی از هزار بگذارد و کجا گنجایش حرف و بیان که سپاس اندکی از بسیار
بجا آرد . شوق و رغبت نصرت دین در قلوب هزاران هزار مؤمنین در جوش و صلای استیصال
کفار و مشرکین از چار سوی این سرزمین نغمه گوش انشاء الله در ازمنه قریبه اخبار فرحت آثار
فتح و ظفر جنود کردگار سامعه افروز مؤمنین اخیار و جگر دوز منافقین بدکردار خواهد گردید و این فقیر

تا بقا از زبان صدق ترجمان هدایت مآب فیض انتساب حامی سنت شبهاء ماحی بدعت ظلماء مقرب
بارگاه رب جلیل مولانا محمد اسمعیل صاحب دام زید مجده از بیان لطف بنیان محبت شعار اخلاص
دثار مقبول بارگاه ذو المنن حکیم خواجه حسن مناقب حمیده و محامد برگزیده آن والا تبار از علو
همت و استقامت بر شریعت غرّاء و سمو عزیمت در اتباع سنت بیضاء و کمال جلادت در جهاد
لسانی و وفور رغبت بجهاد سیفی و سنانی زیب گوش نموده تخم محبت و اخلاص غائبانه در مزرعه
سینه صفا گنجینه کاشت و فرط شوق و رغبت بجسمانی مواصلت دو یار بران داشت که بی تکلف
مکلف قدوم بهجت لزوم درین مرز و بوم گردید لیکن باز بفکر عمیق چنین اندیشیده بنظر دقیق همین
پسندیده که هرچند در مقدم ظفر توام در امر دین منفعت نمایان اما در حق همچون آنعالی تبار اندیشه
مضرت بیش از آن پس مقتضای حکمت آنست که بالفعل چندی حرکت نکنند و بجای خود استقامت ورزند
و لعنوان دیگر در نصرت دین و شراکت مجاهدین جهد فرمایند و پای همت بلند درین راه بوضع دیگر
گذارند انشاء الله تعالی عنقریب وقتی خواهد رسید که این داعی بالخیر داعی به نهضت آن والا همت
خواهد گردید باقی تفصیل حال زبانی حکیم صاحب موصوف که بخدمت رفیعه رجعت رخصت نموده ام
بوضوح خواهد انجامید زیاده والسلام مع الاکرام مرقومه سیوم ربیع الاول سنه ۱۲۴۳ هجری در پنجتار

بسم الله الرحمن الرحیم . بجناب مستطاب معلی القاب یادگار سلاطین کرام
خداوندگار خواقین ذوی الاحتشام زینت بخش چارپالش حشمت و شوکت تکیه تاز معارک سطوت و صولت
شجاعت شعار شهامت آثار دیانت دثار جلالت و عظمت نشان سردار سرداران خان خانان
ابد الله جلاله و ضاعف اقباله بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه نامه
نامی و رقیمه گرامی مشتمل بر اثبات بهجت و اتحاد و مدارج خلت و وداد و قوات استعداد در مقدمه
اقامت جهاد و آزار باغی دغا و با دیگر مضامین اخلاص آگین رسید از مطالعه آن اجلال

و از بیانی

و از بیان حامل رقیمهٔ کریمه مفصلاً تمام کم و کیف انجا بوضوح پیوست انجامید انواع فرحت و سرور دل
و دیده را نور بخشید غایت علو همت و نهایت وفور رغبت درباره نصرت دین رب العزت که
از سینهٔ حلاوت گنجینهٔ آنجناب جوش میزند مسلّم طوایف انام و زبان زد هر خاص و عام است
حق جل و علا این تخم ایمانی را که بکرم خود در سینهٔ صفا گنجینه کاشته قسم ثمرات جمیله در دنیا
و عقبی گرداناد و حال اینجا بر منوال است که عزم بالجزم تسخیر پشاور و منقوش خاطر اخلاص منظر
و همواره مطمح نظر میدارم و لیل و نهار سعی و تدبیر این عمده کار بر روی کار می آرم بحول و
قوت الهی از مدتی بدان سمت متوجه میگردیم و آن زبانی انعقد مدعا را انجام نیک می بخشیدیم
و آن دیار و بلاد را از خس و خاشاک فتنه و فساد از اهل بغی و عناد پاک میگردانیدیم و
مومنین صادقین را از دست تظلم منافقین بطور دین میرهانیدیم لیکن از تقدیر قادر فعال
یکچند تعویق و اهمال و تعطیل و امهال بضرورت روی داد و ظهور این عزیمت قلبی و وقوع
این نیت دلی در گرداب دیر و درنگ افتاد و سببش به قلت عساکر مجاهدین با خوف و اندیشه
قوت و شوکت اعدای از معاندین است که بفضل عمیم ایزد کریم بتصدیق وعده وافی هذه آیه ان الله
مع الصابرین و ان تنصروا الله ینصرکم معیت و نصرت مالک خود وافی و کافی می انگارم و به اسباب
ظاهر هزاران هزار افواج مومنین و جوق جوق جنود رب العلمین مطیع و منقاد خود میدارم و
حشمت و قوت اعدای را در جنب عظمت و قدرت قادر توانا بخسی نمی شمارم و خوف خطر نزدت
و مکنت کسی از مخلوقین بخیال هم نمی آریم بلکه سبب چنین دیر و درنگ از آنجا که دیار و اوطان ما
بندگان الله دور دست واقع اند سررشتهٔ تدبیر خرچ بطور شایسته نه و هنڈویهای هزارها از
هندوستان بعلاقه پشاور در آمدند لیکن شاهوکاران بخوف منافقان واپس کردند لابد حالا بعضی از
رفقای مخلصین را برای آوردن زر نقد روانهٔ هندوستان نموده ام یقین است که ان شاء الله در چند روز به

معدود خرچ می آرند پس هرگاه تدبیر خرچ بلشکر رسید بعنایت ربانی فی الفور عازم پشاور خواهم گردید و خبر این عزیمت با سامع علیه خواهم رسانید با آنقلل انجناب بحکم انیعصو نیا عرکنید و بجای خود استقامت دارند و بهنگام عزیمت این خاکسار تیغ سطوت و هیبت بر سر منافقین آن دیار و اقطار زنند و از جاهای شان جنبیدن و بدین سمت متوجه گردیدن ندهند تا اعانت دیگری از ایشان متصور نشود و اجتماع ایشان متعذر گردد پس هرگاه بحول و قوت الهی مقدمه پشاور را سرانجام دهیم و این نواح را از مفسدین و مخالفین دین پاک کنیم آنجناب یکی از عزیزان خود را بطرف این ضعیف رخصت فرمایند و اندکی از عساکر ظفر پیکر تدریج و تفریق نزد اینجانب روانه فرمایند تا بعنایات ربانی و تائیدات آسمانی بالاتفاق باستیصال کفار و مشرکین متوجه شویم و در اعلای کلمه رب العلمین و احیای سنت سید المرسلین داد کوشش دهیم و گوی دولت جاودانی و سعادت دوجهانی از میان ربائیم زیاده والسلام مع الاکرام نهم ماه ربیع الاول ۱۲۴۳ سنه هجری در پنجتار مرقوم شد

بسم الله الرحمن الرحیم

از امیر المومنین سید احمد بجناب جلایق مآب متعلی الالقاب رونق افزای اورنگ جلالت فرمانروای کشور شهامت مسند آرای محافل سیاست و کیاست معرکه پیرای میادین صولت و شجاعت عظمت مآب ابهت انتساب شاه کشور زاد اقباله و تضاعف اجلاله بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه منعم ذوی النوال بکرم لایزال خود اورنگ آرای ابهت و اجلال را بانواع نعم و اصناف جود و کرم نواخته و بمدارج عالیه حکمرانی و جهانبانی ممتاز ساخته و مناصب رفیعه فرمانروائی بلاد و امصار و کشورکشائی دیار و اقطار بخشیده و مالک و متصرف خزائن بشمار و مال و منال بیحد و حصار گردانیده و امواج دریا امواج زیر نگین فرمان والاشان نموده و بمفاخر جمیله حکومت و ریاست و عزت و دولت و جاه مفتخر و مباهی فرموده و گوناگون اسباب آرام و راحت در نگارنگ سروسامان آسایش و فرحت عطا کرده

وآن عالیجاه

و آن عالیجاه با اینهمه نعمای بی بهای الهی عمرها بهره مند و کامیاب باشند لازم که اجلال حقوق منعم
علی الاطلاق نیک شناسند و در راه بجا آوری شکر نعم منعم ذی الجود و الکرم بشتابند و آنهمه مال
و دولت و عزت و وجاهت در تحصیل رضای مولای خود مبذول همت و دوفور رغبت مصروف سازند و
غیرت ایمانی و حمیت اسلامی را کار فرموده در نصرت دین متین و اعانت مجاهدین در باز زنند و بنا بر
اعلای کلمهٔ رب العلمین و احیای سنت سید المرسلین داد شجاعت و شهامت دهند و در مقاتلهٔ کفار متمردین
و مقابلهٔ اهل دین قدم راسخ و پای ثابت نهند تا چنانچه عمرها در مهد انواع راحت و فرحت اینجهان فانی
آسوده اند همچنین اصناف دولت و نعمت جاودانی بدست آرند و الحق هر که حقوق مالک نشناخت
خود را بر خاک حسرت و ندامت ابدی انداخت و هر که راه رضا جوئی و حق شناسی مولی پیمود گوی
مقصود و کامیابی از میان ربود که تمام این حکومت و ریاست و آسایش و راحت لابد روزی
گذشتنی و گذاشتنی ست در روز جزا در محکمهٔ حساب و کتاب بحضور رب الارباب حاضر شدنی اگر امروز
اینهمه نعمت و دولت در راه رضاجوئی رب العزت بکار نیاید فردا روز قیامت هیچ کار آمدنی نیست

رباعی دانم نه علم زعمر افراشتنی ست : وین تخم طرب همیشه نی کاشتنی ست :
این داشتنیها همه بگذاشتنی ست : جز ذرهٔ دردت که نگهداشتنی ست :

پس زهی ایمان پسندیده و خوشا اسلام سنجیده که این جان ناتوان و مال و دولت سست بنیان در
رضای ایزد منان باخته اید و جان خود را در معارک جنگ و جدال با اهل کفر و ضلال انداخته و در
اقامت جهاد بر کفار بد نهاد و ازالهٔ فساد راه استقامت پیموده اید و همه آرام و راحت و
آسایش و فرحت نثار راه خوشنودی مالک خود نموده و درین باب بال همت کشاده اید و کمال جهد
داد کوششها داده تا روز رستاخیز روبروی پروردگار و حضرت سید الابرار سرخرو برخیزید
و در جوار عزت و رحمت فایز شوید و سعادت دارین بدست آرید و فلاح نشاتین حاصل کنید و سلطنت

دو جهان کامیاب گردند زیاده والسلام مع الاکرام تحریر فی دهم محرم الحرام سنه ۱۲۴۳ هجری

در پنجتار بسم الله الرحمن الرحیم ۰ از امیر المؤمنین سید احمد بجناب جلالت مآب
معلی القاب رونق افزای اورنگ جلالت فرمانروای کشور شهامت مسند آرای محافل سیاست و کیاست
معرکه آرای میادین صولت و شجاعت مقبول بارگاه الله مروج دین رسول الله عظمت مآب و دیانت انتساب
سلیمان شاه ایده الله اجلاله و ضاعف اقباله بعد از تحیات مسنونه سید الانام و اظهار تعظیمات مکنونه
قلوب اهل مودت و التسلیم بر ضمیر آفتاب نظیر مخفی مباد الحمد لله و المنة که این بنده خاکسار ذره بمقدار
بانواع نعم ربانی و اصناف جود و کرم یزدانی مشمول و در سعی و تدبیر کاریکه برآن برانگیخته اند و تمثال
امریکه زغبش در سویدای قلب ریخته لیل و نهار مشغول و حضرت ایشان با دعیه طیبه مرجو الاجابت
از بارگاه صمدیت در حق آن شاه ارجمند همت بلند بدعو مشغول و حق جل و علا سروستان امانی
و آمال بر شحات سحاب فضل سرسبز و گلستان جمیعت متمنیات دو جهانی بشمایم نسایم جود و نوال
شگفته دارد و این دعا از من و از جمله جهان آمین باد پیش ازین که لشکر مجاهدان ابرار بسمت
پکهلی متوجه کرده بودیم بعنایات ربانی و تائیدات آسمانی از دست مجاهدان شجاعت شعار و غازیان
جلادت آثار کاری بس عمده بر روی کار رسید و فتح نمایان جلوه گر گردیده و کفار نگونسار
هزیمت فاحش خوردند و قریب پانصد نفر رخت ادبار بدار البوار بردند اکنون در فکر سلیم چنین گنجید
و تدبیر آن خرد همین سنجید که مقدمه پشاور را از همه مقدمات مقدم دارم و این مهم را از جمله مهمات
اهم انگارم و بعد سرانجام این مهم خیر الانجام متوجه مهمات دیگر شوم بنابرین لشکر فیروزی اثر را
از ضلع پکهلی طلبیده ام انشاء الله تعالی بعد انصرام مقدمه در پیش نظر بسمت کشمیر رو خواهم نهاد و
بحضور معلی اطلاع آن خواهم داد تعیین که عسکر نصرت اثر برای مشارکت مجاهدین و معاونت انصار
دین متوجه خواهند فرمود و مرجو که فضیلت مآب کمالات انتساب مقبول بارگاه رب صمد ملا فقیر محمد را

هم درین ایام

همدرین ایام قبایل از یار دین برف رخصت بخشند تا در بنجار رسیده بکار و بار خود معروف شوند زیاده

والسلام مع الاکرام فقط   بسم الله الرحمن الرحیم   از امیر المؤمنین سید احمد

بمطالعه خان عالیشان رفیع المکان عظمت نشان شهامت توأمان حاجی علی خان سلمه الله تعالی

بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه آنجانب را کرات و مرات در خلوات

و جلوات با شما ملاقات یگانگی با مراتب اخلاص و اتحاد و بی تکلفی واقع گردیده احوال ما بر شما و

احوال شما بر ما بپایه وضوح رسیده الحال سوگند رب ذو الجلال بشما میدهیم که همان پروردگار متعال

را مالک لایزال را حاضر و ناظر دانسته و قطع نظر از قیل و قال دوست و دشمن نموده محض در دل خود

تامل نمایید که آیا هیچ ذره از طلب مال و جاه و عزت و وجاهت و سلطنت و حکومت هیچگونه در این

فقیر یافته اید خود بخود دل شما گواهی خواهد داد که هرگز هرگز در دل این فقیر ذره از امور مذکوره متحقق

نیست و آنچه مساعی جمیله در جمع آوری کافه مسلمین از هندوستان تا خراسان مینماییم همه بنابر اطاعت

رب العالمین و خدمت دین سید المرسلین است فقط بی شائبه هوای نفسانی و وسوسه شیطانی و هرگز

باکسی از رؤسا و ضعفا بنابر اغراض نفسانی هیچگونه حسدی و منازعتی نمیداریم با هرکه مخالفت

کردیم محض لله کردیم و با هرکه موافقت کردیم محض لله کردیم و این معنی هم بر شما واضح و لائح است که مرا با والی

پشاور اصلا و مطلقا هیچگونه معامله دوستی و دشمنی نبود آنچه والی مذکور مراتب نفاق و شقاق

بکمال رسانید تفصیل آن بر کسی دیگر معلوم باشد یا نباشد اما بر شما بوجهی معلوم است که با خود آن والی

میداند یا شما میدانید بنابر آن بیان این امور پیش شما فضولیت است بس شما بخوبی میشناسید که اقامت

جهاد بدون ازاله فساد این منافق بوجها هرگز هرگز شدنی نیست محض بنابر همین امر اراده تسخیر

پشاور میداریم تا اساس جنود مجاهدین محکم گردد و گزند منافقین برهم شود و بر کفار ملاعین یک گونه رعبی

و هیبتی واقع شود پس درین وقت هرکه دعوی اسلام دارد و جان خود را در مجاهدین می شمارد و بالفرض

رفاقت من اختیار کند که فی الحقیقت رفاقت من نیست بلکه رفاقت رب العالمین است
در رفاقت جد من سید المرسلین است و هر که امروز از رفاقت من پهلو تهی کرد صد حسرت و ندامت با خود برد
هر چند این چند روز حیات مستعار به هر وجه که باشد بسر خواهد کرد اما آخر روزی از این جهان فانی گذشته بمحکمه
حساب و کتاب حاضر خواهد گردید در آن محکمه بحضور رب العالمین روسیاه حاضر خواهد شد نمیدانم روبروی جد من
سید المرسلین بکدام رو حاضر خواهد شد و بحضور احکم الحاکمین چه جواب خواهد داد آنوقت معلوم است
که مخلص مقبول از منافق ملعون ممتاز میشود رفاقت من همین است عین اخلاص و ایمان و ترک رفاقت
من همین است عین نفاق و شقاق رفیق من لاریب از محبان است و رفیق مخالف من بلاشک از زمره کفار
و منافقین رفیق من از جنود حسین بن علی است و رفیق مخالف من از زمره یزید شقی هر که ذره از
ایمان دارد لابد رفاقت مرا سعادت خود و سعادت اسلاف خود میشمارد و علاوه برین آنکه آن شجاعت
شعار با والی پشاور هیچ علاقه قرابت و مصاهرت نمیدارند و در قومیت و الوس اصلاً بوجهی من الوجوه
شراکت نیست محض علاقه نوکری میدارند پس مرد سپاهی را دست و پا درست باید و سر او سلامت
ماند هر جا علاقه نوکری برای او موجود پس محض بنا بر محافظت این علاقه ضعیفی دین و ایمان خود را
بر باد دادن و در جنود یزید پلید خود را شمردن هرگز هرگز نیست کسیکه ادنی امتیاز داشته باشد
متصور نیست چه جائیکه مثل آن شجاعت شعار دانای هوشیار یگانه روزگار باشد خصوصاً وقتیکه
با شما وعده موکده مینمایم که اگر رفاقت مرا اختیار خواهید کرد آنچه در رفاقت والی مذکور شما را
حاصل میشود متضاعف آن از خزانه ربانی بواسطه من خواهید یافت پس هم آخرت خود را معمور
خواهید نمود و هم این دار دنیا را آباد خواهند فرمود دین و دنیا بدست خواهید آورد و گوی نیکنامی
از خراسان تا هندوستان خواهید برد و اگر رفاقت من اختیار نخواهید کرد و بر رفاقت والی مذکور
اصرار خواهید نمود پس یقین بدانید که من بقوت من مخالفت کسی از رؤسا و ضعفا نمیکنم بلکه محض

بقدرت ایزدی

بقدرت ربانی و قوت یزدانی مقابله هر جبار عنید و هر متکبر مرید مینمائیم آیا در دل خود خوب
غور نکنید که تاب مقابله خالق انس و جان و مالک زمین و زمان میدارید یا نه سبحان الله کرا
زهره مقابله آن مالک علی الاطلاق است و کرا تاب معارضه آن ملک بالاستحقاق آنچه از جل و علا
خواسته است البته ضرور بالضرور ظاهر شدنی است خواه کسی سعادت همرفاقت برای خود حاصل
نماید خواه شقاوت ترک رفاقت و این کلام طویل برای شما بجهت همین نوشته که شما را راست گو
و درراست باز میدانیم نه منافق مکار و فریب باز غدار هر چه در دل خواهید داشت لابد صاف صاف
بزبان خواهید گفت و هر چه بزبان خواهید گفت لابد او را مردانه وار بانجام خواهید رسانید درین
صورت اگر شما را رفاقت اینجانب نمیباید دیگر در شده منظور است پس آنرا صاف صاف برنگارند تا آنچه
مناسب وقت است بشما نوشته شود و اگر رفاقت اینجانب از روی شما نشود آنرا هم صاف صاف بی پرده
برنگارند و آنچه بنویسند خدای پاک را که عالم السرائر والخفیات است حاضر و ناظر دانسته برنگارند
زیاده والسلام مع الاکرام تمت

بسم الله الرحمن الرحیم

از بنده ضعیف الراجی الی رحمة الله الجلیل محمد اسمعیل بجناب رفعت قباب معلی القاب سیادت
مآب نقابت انتساب جگرگوشه غازی بدر و حنین نور دیده حسن و حسین سلاله خاندان ولایت
نقاوه دودمان هدایت مقرب بارگاه الله مقبول درگاه رسول الله فرزند دلبند اسد الله
مخدومی مکرمی حضرت شاه سید طالب الله مد الله ظلال هدایته علی رؤس المستفیضین الی یوم الدین
بعد از السلام علیکم و علی من لدیکم بر ضمیر هدایت تخمیر واضح و لائح باد نامه نامی و رقیمه گرامی
که مشحون بنام این نحیف بود در احسن اوقات و اسعد ساعات عز ورود فرمود حق تبارک و تعالی
آن ذات مجمع الحسنات را با این اخلاق کریمه و اشفاق عمیمه بر سر عقیدتمندان با اخلاص و
مستمندان با اختصاص بسلامت با کرامت دارا دارد آمین یا رب العباد و آنچه از قلم افادت رقم

صادر گردیده بود که درین زمان ناسعود ادوار از غیر محمود وجود مومنین مخلصین و صادقین راغبین
بمثابه اکسیر اعظم مفقود است اکثری از ابنای زمان عبد الدرهم و عبد الدنیا اند نه عبد ملک جبار کار و بار
قلعه داری و زمینداری نزد ایشان اهم است از اطاعت ربانی و امتثال احکام قرآنی خصوصاً درینوقت
کار و بار کشتکاری در پیش است و هر کس مشغول کار خویش مختصراً ما مردم را هم کار و بار دنیاوی در هر
آن بصد مراتب بیزار از کار و بار ایشان لاحق حال بود چه ما مخلصان هم از نوع بشر هستیم نه از قسم ملک
و ساکنان زمین هستیم نه از کروبیان فلک از انواع معایش هزار مرتبه از ایشان بهتر میداشتیم و خود را
از ملوک زمین در زمان می پنداشتیم لیکن از بسکه از جمله مسلمانان کلمه گو بودیم و از جنس طالبان حق چون
رضای مولای خود منحصر در اقامت جهاد دریافتیم آنهمه مشاغل بیهوده را محض حسبة لله بگذاشتیم
و چون این دیار را دار الاسلام شنیدیم لابد کشان کشان درین کوهستان بپایان رسیدیم و کلمه گویان
این دیار را هم مثل خود پنداشتیم و از اهل حمیت ایمانی انگاشتیم آخر الامر چنان واضح گردید که اینها
بظاهر کلمه گویان اند و بباطن کفر جویان و ظاهر از طالبان حق اند و فی الحقیقت از منافقان مطلق
بدنیای عاجله ایمان آورده اند نه با آخرت آجله رسم افغانی دین ایشان است نه شریعت ربانی بنا بر آنکه
بخدمت سامی نگارش کرده میشود که ما مردم را تا جان در بدن است و سر بر تن بهمین کار و بار مشغولیم
بصد حیله و فن و باعتماد خالق بریات بر همین قدر کمر بسته ایم نه باعتماد کسی از مخلوقات توکل بر مسبب
الاسباب داریم نه بر اخوان و احباب بنا بر آن علیه انشاء الله تعالی روز شنبه حضرت امام همام بسمت
پشاور کوچ خواهند فرمود و بر عین وقت اعلام عام برای جماهیر اهل اسلام بنا بر اتباع سنت سید
الانام ببانگ بلند اظهار خواهند نمود و هر که بخدا و رسول ذره از ایمان میدارد و پاسداری خدا و
رسول را مثل پاسداری الوس هم میشمارد و کار و بار ملت و مذهب را هم از جنس امور کار آمدنی
میشمارد خود بخود و بنا بر ادای فرض حاضر خواهد گردید و کسیکه خدا و رسول را مثل افسانه فراموش کرده می انگارد

و کار و بار

و کار و بار دین و آئین را محض لغو و لاطائل می پندارند پس او داند و کار او و دانند ما را هیچگونه
مشارکت و معاونت او بوجه من الوجوه احتیاج نیست یا ایها النبی حسبک الله و من اتبعک
من المؤمنین بیشک از نصوص قرآنی ست و کان حقا علینا نصر المؤمنین بلا ریب از مواعید ربانی
و تخلف در مواعید رب ذو الجلال بیشک باطل و محال و آنچه نوکر زخامه شفقت شمار شده بود
که اگر اینجانب را بینی آنجناب را بهمه وابسته لازم غیر مشتغل بکار دارند قصوری نخواهد بود مخفی نماند
ظاهر و بدیهی ست که این کار کار خداست نه کار ما ضعفا و غربا سلطنت خراسان و هندوستان
ازان پدر و پدر کلان ما نیست که ما بر دعوی سلطنت موروثی خود اخوان و احباب خود را تصدیع
دهیم و باین تکلیف ما لا یطاق ایشان را مصدع اوقات شویم اگر بخدای خود کار دارند پس بهر وجه
بکار آیند و اگر بخدای خود کار ندارند محض بیکار نخص این امر از ما ضعفا و غربا محلی ندارد و از
خدای خود بپرسند اگر ضرور دانند خود بخود برای ادای فرض خود بپرسند و الا مختار اند ما که از
خدا و رسول خود پرسیدیم این امر را فرض عین دانسته تا باینجا رسیده ایم و آینده هم عزائم پس بلند
و همم لغایت ارجمند میداریم و آنرا از سعادات خود میشماریم اگر جناب ایشان هم مرا ازین عسکر
سعادت پیکر بصد عنف و اهانت بیرون فرمایند و بصد خواری و ذلت اخراج نمایند هرگز هرگز انفکاک
ازین جنود املاک نتوانم و جان خود را بصد حیله رفته در خدام ایشان رسانم زیاده تطویل
کلام بحضور آن قدوه انام لقمان را حکمت آموختن ست زیاده والسلام مع الاکرام فقط

بسم الله الرحمن الرحیم   از امیر المؤمنین سید احمد بجانب سردار
کثیر الاقتدار شهامت آثار جلالت دثار صولت نشان عظمت عنوان سردار سلطان محمد خان
سلمه الله تعالی بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه از مدت چند روز
که ابواب رسل و رسائل مسدود گردیده باعث آن بجز آنکه شما ازین امر پهلو تهی کرده چیزی دیگر نیست

آنچه روابط محبت و علایق مودت که فیما بین بهم رسیده بود تا حال بر همان منوال از جانب این بنده
درگاه الله خیرخواه کافه عباد الله باقی است یعنی آنچه در حق شما با غبار فهم خود اولی و انسب میدانم همان
امر را بجان و دل برای شما میخواهم از آنجا که من بنده مطیع پروردگارم و مخلص عبودیت شعار بجز اطاعت
مالک علی الاطلاق و ملک بالاستحقاق چیزی دیگر در حق خود و دوستان خود اولی و انسب نمیشناسم و هیچ
امری را از امور کونین در جنب این امر عظیم بچیزی نمی شمارم لهذا شب و روز در همین راه می پویم و در حق
دوستان خود همین امر میجویم بنا بر آن اعلیه بخدمت سامی نگارش کرده میشود که بر رای فطانت پیرای
شما واضح و لایح شده باشد که در میان این خیرخواه خلایق و سردار یار محمد خان رنجشی و کدورتی
بهم رسیده چنانکه بنا بر مقابله و مقاتله ایشان در مقدمه ترغیب و ترهیب مؤمنین و وعظ و تذکیر مخلصین
مساعی جمیله بکار بردم و آنرا باعث اجر جزیله نزد پروردگار شمردم آخر الامر چون امر اشتیاق سرانجام
این مهم بمرتبه شفقت رسید بفضل الله تیر سعی من بهدف رسید که مخلصین قرب و جوار شما و صادقین
اتباع و اشیاع شما اطاعت رب ذو الجلال در رفاقت این عاجز خسته حال بجان و دل قبول
کردند و گوی سعادت در میدان شهامت از سرداران خود بردند چون اقبال غیبی و تائید لاریبی
را رفیق و شفیق خود انگاشتیم فی الحال بکمال استعجال باذن الله علم تسخیر پشاور برافراشتیم انشاء الله
در عرصه چند روز با شما ملاقات واقع میگردد و آنچه شدنی است بر منصه ظهور میرسد هر چند امر قتل و
قتال بحکم الحرب بیننا و بینهم سجال جنگ دو سردار و آنها بلا شک و ریب شارک یا غازی است یا شهید
و مقابل با این ابوجهل است یا یزید آنقدر مساعی بلیغه که در این چند روز بکار آوردم همه را از قبیل
امتثال احکام الهی و اتباع سنت نبوی شمردم و الا رب من گواه است بر نیتی که در این راه گاهی
حیات را بهتر از ممات نمی شمارم بلکه آرزوی تلف جان و مال در راه رب ذو الجلال بصد جان
آرزو داریم هرگز هرگز دنیا و ما فیها را بخیال هم نمی آریم تا علاقه قلبیه بنسبت آن بهم رسد یا خیال

تمنی لقاء

تمنی نماید در دل نگذرد بالجمله محض مبلغ پروردگارم با فتح و شکست هیچ کار ندارم فقط تکیه بتدبیر
ظاهری حکم فرموده بود بجا آوردم و سرانجام کار بتقدیر سپردم آنکه از جای خود بجنبم و جمعی
را از ضعفاء و فقراء که مومنین مخلصین و صادقین راسخین اند بر سر مخالفین بریزم هیچکس را از صغار
و کبار در امتثال احکام پروردگار بر جهی نمی‌رسم و از جهالت مخالفین و شوکت مقابلین گاهی
نمی‌ترسم و اگر بنظر انصاف تامل کنید بر شما واضح و آشکار گشته را نتیجه اظهار گردد که از این امر
محض مجبورم که از طرف مولای خود بهمین امر مأمورم اگر نکنم چکنم اگر پهلو تهی شوم کجا روم
که از انتقام او نه در حیات توانم رست و نه بعد ممات و از ممالک او بیرون نمیتوانم جست ::
نه در مجالس ارض و نه در فضای سموات از بسکه در برپا کردن این مقدمه لاچارم بنابرآن اعلیه بحضرت سامی
می‌نگارم که آخر شما هم جان خود را از بندگان خدا می‌پندارید و از محمدیان میشمارید و کلمه محمد رسول الله
میخوانید و او را شفیع خود در آن هول محشر میدانید لابد یکبار ننگ دین و اسلام هم بجا آرید و نگاه
غیرت ایمانی هم برروی کار آرید آنهمه دعوای محبت و اخلاص و مودت و اختصاص نسبت دین
محمد رسول الله و به نسبت این بنده درگاه الله اظهار میفرمودید یکبار هم بر مقتضای آن عمل نمودید
آنها را خلاص و دیانت و ادعای شجاعت و شهامت که از شما سر میزد همان امر باعث ازدیاد
مراتب محبت در دلها هیبت انتظار ظهور آثار آن میکشیدیم و در همین توقع از شما پهلو تهی کرده حب
بدراست میدیدیم لیکن چون اثری از آن نیافتم ترکی امید از این امر برتافتم و الحال هم بنابر
رعایت دوستی قدیمی نگارش کرده میشود که خیر گذشت آنچه گذشت در دل خود تامل کنید و خود
انصاف دهید که آیا هیچگونه از صلاح دارین و فلاح کونین در مقابله ما می‌بینید و حصول منفعتی از
منافع دنیه و دینیه در مخالفت می‌فهمند از خواب دنیاپرستی قدری بیدار شده و از غفلت تبعات
این جهان فانی بر جهی هوشیار گردیده فکر معقول را کار فرمائید که آیا در مخالفت ما ذره از ایمان

باقی میماند و مقابلهٔ ما بکدام درکه از درکات نار میرساند اگر کسی از ملایان دنیاپرست بجواز
مقاتله و مقابلهٔ ما بر نقد بر یکه عزم تسخیر پشاور نمایم فتوی داده باشند پس شما خود میدانید که
ملایان مذکورین از زمرهٔ منافقین اند نه از جملهٔ صادقین چه اگر خواهند بادنی تطمیع فتوی شرب خمر و
ضرب طنبور از ایشان بگیرند چنانچه بسیاری از ایشان بوزیر فتح خان بهمین فتوی داده بودند
پس بر گفتهٔ امثال این سگان دنیا غافلین از عقبی چه اعتماد باید کرد و چگونه قول ایشان عند الله
برای شما حجت تواند شد که تحریف احکام اسلام بنابر پاسداری احکام لئیم کاروبار ایشان است
و حق گوئی و حق پرستی ننگ و عار ایشان بالجمله اگر ذره از ایمان در دل داشته باشید و جوی
از پاسداری خدا و رسول در سینه کاشته لازم که دفعه در دل خود عزم ترک دنیا مستحکم نمائید
و بر کردهٔ خود پشیمان شوید و باز بامتثال احکام ربانی و اتباع نصوص قرانی مراجعت نمائید بیت
باز آ باز آ هر آنچه کردی باز آ ✽ صد بار اگر توبه شکستی باز آ ✽ ان شاء الله اگر آثار ترک
دنیا از شما بمرتبهٔ ظهور خواهد رسید باذن الله این دنیای دنیه در اقرب ایام مثل کنیزکی تمیز مقهور
بدست شما خواهد گردید و حق جل و علا بکرم خود شما را بآن منصب عالی از مناصب دنیا خواهد رسانید
که پادشاه زمین و زمان معظم هر دو جهان و ممتاز از جمیع اخوان و اقران در کونین خواهید گردید
حق مالک و خالق خود بشناسید تا سعادت کونین دریابید و آرزو دیدار مراتب والا بدست آرید
قال الله تبارک و تعالی لئن شکرتم لازیدنکم لیکن ظهور آثار ترک دنیا شرط است و نقط جواب زبانی
بکار نمی آید و علامت ترک دنیا همین است که اطاعت من قبول کنید و بگفتهٔ من عمل نمائید اگر چه
فی الحال بر نفس شما شاق و گران مینماید لیکن فی المآل منافع بیکران افزاید هم دنیا بدست آید
و هم دین و هم نیکنامی در میان مخلوقین و سرخروئی بحضور رب العلمین چند روز مشقت و ذلت
ترک ریاست و امارت اختیار کنید و بندهٔ مخلص پروردگار شوید بعد از ان عنقریب منافع آن بینید

دوم ثمرات این شجرهٔ طیبه

وثمرات این شجرهٔ طیبه بهر دو دست بچینید بدست راست سعادات اخروی بگیرید و بدست چپ راحات

دنیاوی درین جهان فانی هم امارت کنید و در آن سرای جاودانی هم ریاست اگرچه التزام این امر عظیم

تلخ ست اما بر شیرین میدارد عسی ان تکرهوا شیئاً وهو خیر لکم وما علینا الا البلاغ المبین والسلام

علی من اتبع الهدی واجتنب عن اتباع النفس والهوی بعضی تفاصیل احوال زبانی دارنده واضح خواهد گردید

جواب دفتر برنگارند عرصه بسیار تنگ ست وقت تعطیل نیست فقط تحریر بتاریخ بیست و چهارم شوال

سنه ۱۲۴۳ هجری علی ص

بسم الله الرحمن الرحیم

عن عبد الله المنتهض لاعلاء کلمة الله الی الشیخ الجلیل ذی الفضل النبیل کریم الاخلاق طیب الاعراق

والی اخیه الصغیر ذی الفضل الکبیر مرغوب القلوب العظیم المحبوب اقر الله تعالی اعین الاحباء بعلو

مجدهما السلام علیکما ورحمة الله وبرکاته اما بعد فان الصحیفة العلیة والرقیمة البهیة قد نزلت

علی الاستشراف فما اکرمها من افضل التحاف ونحن بحمد الله قد خرجنا من دیار اهل الخدع والنفاق ونزلنا

علی بلاد الکفر والشقاق وآوینا فی جبال یکهلی ونرجو من الله ان ینصره عنا قریب سیجلی فان سکانها من

یدعون الاسلام وقد تلقونا بالاغتنام والاکرام فنحن الآن بحمد الله مطمئنون وبامرنا مشتغلون مع من بقی

من الاخوان والاصحاب عما قریب نرجو من الله فتح الابواب هذا وقد سمعنا ان بعض الراغبین الی الله

قد جمع عندکم شیئاً من مال الله فان کان کذلک فانه بالحفظ حقیق فاحفظوها عندکم حتی تعیین الطریق وقولوا

لاولئک المخلصین ان اموالکم قد تقبلها رب العلمین وانا سنوصل هذه الاموال اذا تیسر لنا الایصال

ولقد زاد عنه مائتین وخمسة عشر بمواسات عیال بعض المجاهدین فخذوا منها خمسین خالصاً لوجه الله واعطوها

اخینا الشیخ مطیع الله ثم خذوا مائة اخری وارسلوها الی احب القری اعنی بها منشأ فتیان المهاجرین

بمولد المجاهدین فقسموها علی سویة بین اهل بیت الاخوین الصدیقین والمؤمنین الصدیقین والمجاهدین

المهاجرین المصابین الصابرین اما احدهما فهو مدبر الاسلام واما الآخر فهو حامد الملک العلام ثم خذوا

خذوا خمسة وعشرين فأرسلوها الى قاضي البلدة التي هي معسكر الكافرين ومحكمة الظالمين واكتبوا الى
الشيخ المشهور ان يرسلها الى اقربه حين يريد التصل الى اهل بيت المهاجر الا وحد المسمى بالشيخ خواجه محمد ثم
خذوا ما بقي من ذلك العدد وهو اربعون من النقود واعطوها مبلغ هذا الرقيم وهو المسمى بعبد الكريم ليوصلها
بذلك الرجل الى اهل بيت عدة من الاصحاب قد كتبنا اسماءهم عنده في ورقة من الكتاب هذا وعليكم ان
لا تساهلوا في هذا الامر الخطير فانه من شعب الجهاد الكبير وارسلوا الرقيمة المخبرة عن وصولها الى مقرها و
عن نزولها على محلها الليح به صدور هؤلاء المهاجرين وتطمئن به قلوب هؤلاء المجاهدين ثم ان ما ارسلتم
قبل من ثلثة آلاف وخمسمائة بوساطة من كنتم ترسلون الاموال بوساطته فانها قد وصلت و
على محلها قد نزلت وما ارسلتم قبل ذلك من الف الدرهم مع نذر الله الاكرم فانها ايضاً قد وصلت
وفي مصارفها قد صرفت وقد ارسلنا كتاب وصولها قبل اليكم ولعله نزل قبل عليكم واما ما جرى على
السيار في الله والسياح لله الذي كان يتردد بيننا وبينكم بالكتب والرسائل ويأتي بهدايا اهل
الفضائل والفواضل فلعلكم ايضاً سمعتموه بل بالتواتر علمتموه لكنه الآن قد تخلص من مضائق الهداية
الكبرى فاختار الرجعة اليكم فهو فوزي والسلام عليكم وعلى من لديكم من اقاربكم واصحابكم وطلابكم و
احبابكم من العبد الذليل الراجي الى رحمة الله الجليل وعلى اهل بيتكم وعلى فلذة كبده وجده وولده و
على اخيه الكبرى وبنته الصغرى فقط نقل خط مولوی محمد اسحاق صاحب بسم الله الرحمن الرحيم
من عبد الله المنتهض لنصر دين الله الى بدري سماء العز والعلاء ونيري شجرة المجد والسناء عالمي العلم
والهدى وعلمي الحلم والتقى زبدتي الاسلاف قدوتي الاخلاف كمّل الله افادتهما وجمل الله بدايتهما
السلام عليكم ورحمة الله وبركاته اما بعد فقد بعثنا اليكم من قبل البر المعتمد المسمى بشيخ مير محمد
بكتاب تخبر من وصول ما ارسلتم على ايدي البر واهل ثلثة الامناء والرابع الامين المسمى بنذر الله
وتبشير ما جرى في هذه الايام من نصر الله الملك العلام فتعينا اولادكم وتتضح ما كتبنا عندكم واته حاملة

فغايز الى

فخائز الى بلدة ثونك هو براج بمسافة بعيدة وازمنة بعيدة فلهذا بعثنا هذين البريدين السيارين
الساعين ليصلا عندكم بالاستعجال ونرجو الينا بلا تسويف واهمال ان ترسلوا بيديهما ان كان
عندكم شيء من مال بيت المال احدهما المسمى بمحمود شاه وثانيهما المسمى باحمد فعليكم ان تستعجلوا في ارجاعهما
ومردهما ان يسرعا في سيرهما واعطوا الهما شيئاً منه ان يصرفا في المراجعة بزادهما ونحن بحمد الله
مشغولون فيما نحن بصدده مصروفون فيما نحن بجلده نرجو الله ان يصرف كذلك ونجتنبه من المهالك
ليظهر الله كلمته العليا بانيا يوماً فيوماً ومقالة فعليكم ان تعتمدوا على كلام فيما يردي انا ونحكي منا
ثم ان عدة من مكاتيب الى الاحباب ليصل عندكم في طي هذا الكتاب فعليكم ان تبلغوها الى من ارسلت
اليهم على طريق البريد واصرفوا اجرته من مال بيت المال ثم ان ما ارسله بعض الموفقين من الكرام البررة
لمواسات الاهالي بعض المجاهدين زكاة ثلثمائة وعشرة فاقسموا منها بعضاً واجتنبوا منها بعضاً وتفصيله
ان يوزع مائة بينها من زوجتي الشيخ الفاني ونصفها لولد الشيخ الباقي ومثله لاهل وحيد الدين
الشيخ محمد حسين ثم ان التاجر الذي شرى نفسه وماله في سبيل الله الذي ابتلى بالحبس في بلدة الكفر
بيد اعدائه فان ولده يصل اليكم ويقدم عليكم فعليكم بالترحيب بهذا القادم المجيب وصلوه منها من
غير تخفيف وقهر بما عدته نصف ايام الشهر ومثله لهذا الدائر السائر واربعة اخماسه لاهل الحافظ عبد القادر
لكن ما تعطون ولد ذلك التاجر الجليل ولا تفوضوا اليه بيده الا الشيء القليل وطريقه ان تعطوا الكسوة
النفقة وانفقوا فيها من قرصة عشرة ثم اعطوه ما غير ليتيسر ودو في ذلك السفر هذا وههنا رجل من
المهاجرين يردي المنار لعسكر المجاهدين وكرهنا اهل جاهلون في احاديث الناس قل من يعرفه
الا امثال حامل هذا القرطاس فواسوهم من هذا المال الطاهر مبلغ مدته عدة العناصر ومثله
واسوا البريد الذي بعثناه قبلكم قبيل هذا اعني السيار ذو المجد المسمى بالشيخ محمد فهذا كله مبلغ مائتين
وخمسين انفقوها على هؤلاء المذكورين وادخروا ما بقي منها مرة اخرى فانه بذلك اليق واحرى

والسلام علیکم وعلی من لدیکم ثم السلام من کاتب هذا الکتاب علی کافة الاخوان والاحباب
لاسیما علی خلفه کبیده وجده وولده واخته الکبری وبنته الصغری تحریر بالتاریخ هفتم ماه رمضان
۱۲۴۴ سنه هجری مقدس

بسم الله الرحمن الرحیم

من عبد الله المنتهض لاعلاء کلمة الله الی من صار فی العلم امیر الحذاق وفی العمل امام السباق
والی من تمکن فی سویداء القلوب ذی الخلق المرغوب زادهما الله مجداً وعلواً. السلام علیکما
اما بعد فان الشاب الصالح المطهر من القبائح والساعی فی اعلاء کلمة رب العلمین اخونا الحبیب
محمد صلاح الدین قد انتقل الی جوار الله الکبیر المتعال بسبع خلون من شوال تغمده الله بغفرانه
واسکنه فرادیس جنانه فعلیکم ان تصلوا زوجته بشیء مما عندکم مما ارسل الیکم من بلدة تونک لاعانة
اهالی المهاجرین فواساه سنه بعشرین والسلام مع الاکرام تحریر بتاریخ هشتم ماه رمضان روز
پنجشنبه ۱۲۴۴ سنه هجری مقدس

بسم الله الرحمن الرحیم

من عبد الله المنتهض لاعلاء کلمة الله ناصح کافة المسلمین الملقب بامیر المؤمنین الی الشیخین الجلیلین
للدرایة عینین وللروایة اذنین وللسماحة یدین وللشهادة عضدین وللعبادة قدمین وللهدایة
علمین اما اکبرهما فلا ریب انه شجرة عالیة الاصول والاعراق ناضرة الغصون والاوراق واما
اصغرهما فلا شک انه ثمرة طعمها مرغوب وریحها محبوب اقر الله بهما عین کل بر من صادق وارغم
بهما کید کل مرتاب منافق اما بعد السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته فقد ورد علی سلکما الثلثة
السیارة الانساء والسیاحة السفراء التی علی کل واحد منهم ورقة من القرطاس وای القرطاس
لبنیان المصافات اساس ولبیت المواخات نبراس ولمتاع المواسات قسطاس یحکی
اخبار ارباب الکرم ویروی آثار اصحاب الهمم یخبر بما تشترکه الو الفضل والسعة من جمیع عشرین الف
وخمسمائة اعانة للمجاهدین الکماة والباسلین الغزاة زاد الله بهم للثروة والغناء والرفعة والعلاء ثم

الی الثلثة

ان الثلاثة قد وردوا علی فی السیر متعاقبین والی الخبر متسارعین اما پیر محمد فهو السابق
علی الاخرین قد اتی بسفتجة الفین واما دین محمد فهو الوسط بین الطرفین قد اتی بسفتجة مائة والفین
مع الخمسین من الحمر العین واما جمعه خان فقد تبلد فی السیر حتی ظن انه ابتلی بالنصر الا انه بلغ بفضل
الله الملک المنان مع سفتجة ما عده عدیبة اهل الرضوان وقد اتی بالاحمر الغالی [illegible]
وقد القینا السفاتج الثلثة علی التاجر الساکن قریة ستاره فحصل لها منها الشیء الکثیر وما بقی القدر الیسیر
ولا غرو فی هذا الامهال والتدریج فانه لا یستطیع ان یعطی القناطیر الا بالتدریج فالتحقیق ان یکتب ان کله
قد وصل وجل ما ارسلتموه قد حصل وعلیکم ان تجددوا وتجتهدوا فی ارسال ما غیر فان ما ارسلتموه
لا یکفی مؤنة الغزاة والسفر ثم ان مما یتحتم فی اعلاء کلمة الله واحیاء سنة رسول الله مواساة زوجة
الشیخ المتوفی الجلیل اخت شیخ محمد اسمعیل فانها قد اوذیت فی الله فی حیاته وارملت بقدر الله
بوفاته فعلیکم ان تواسوها بالاعزاز والاکرام وبانجاح الحوائج ولین الکلام اما الاکرام ولین الکلام
فانتم اعرف من سائر الانام واما انجاح الحوائج فذلک من اوکد سنن سید الانام فی هذه الایام
بل من اعظم شعائر دین الله الملک العلام فالتحقیق به ان تواسوها بما عندکم من بیت المال فانه الامین
المبارک والاطیب الحلال وطریقه ان تاخذوا منه مائة وعشرین وتستودعها للشیخ الاصغر ودیعة
لرب العلمین وتمروه ان یعطیها منها عشرة فی کل شهر وهکذا الی سنة من الدهر ولا تخبروها بکل ما خبأتم
لها بل تخبروها بانها یصل الیها فی کل شهر کذا وکذا وستتضح لکم هذا الکلام حق الایضاح علی لسان السیار
الامین دین محمد فانه الموضح لما ههنا حق الایضاح ثم ان ما ارسلتموه قبل مع پیر محمد السیار الامین
مع سفتجة ثمانیة الاف الا خمسین فقد حصل لنا منها الشیء الاکثر وما بقی الا الف وسبع مائة وهو اقل
الاندر وقد تواتر عندنا ان تاجر باره ما حصل له منها الا قلیل ولا کثیر ولا نقیر ولا قطمیر فالآن یتقاضی علینا
ما ادی الینا والحق معه فانه ما اعطانا الا ثقة علی دیانتنا وامانتنا اذ لم یرد علیه رقعة هندیة من اخوانه

بل اعطانا ثقة بما كتبتم الينا فالحق ان يؤدي اليه ما ادى الينا فذلك في الحقيقة دين علينا والدين
لا بد ان يقضى ولا عزو ان يوفى ثم ان تفصيل ما كتبنا مع ماله وما عليه سيصل الرحيم في كتاب عجمي فما
وجدتم فيه فاقبلوه ولا تزيدوه فقط

بسم الله الرحمن الرحيم

هذا كتاب احق بالتكريم وخطاب الذ من التسنيم وانه لا اشهى ما يقرع به الاسماع والهى ما يطلع به الا اسجاع
اجمل ما يحلي به الاذهان وافضل ما يحلي به الايمان لعمري انه لحري بان يخطب بهذا المنشور على منابر
السرور او يكتب باقلام النور على ملائم الحور اذ صدر اولا بحمد الله الملك العزيز الجبار مدبر الملك
مسخر الفلك مقلب الليل والنهار وثانيا بالصلوة والسلام على سيد الانام وآل اصحابه العظام واهل بيته
الكرام خصوصا على الامام الهمام مرصص دعائم الاسلام مجدد الدين القويم مسدد الصراط المستقيم
شمس حواكم المجد والشرف بدر عداه الكسف والكلف يذكره من الاسلاف وتبصرة للاخلاف فلذة
من كبد الرسول قرة العين للزهراء البتول خلف من اسد الله الجبار خليفة للائمة الاطهار ماثر
بسر الفطرة نقود لسريرة الروح ماثر لسر العترة عمود على سفينة نوح باب الله المفتوح على وجه
احبائه وسيف الله المسلول على رقاب اعدائه حجة الله الملقاة الى العلماء الراسخين ورحمة الله
المهداة الى الحنفاء الصالحين قدوة المهاجرين وعمدة المجاهدين السيد الامجد امير المؤمنين السيد احمد
نور الله الايام ببقائه في قيامه وزين الاسلام باستوائه على سنامه ثم وشح بذكر ما فاز به هذا الجليل
العظيم في بدو امره من العز والتكريم الى ما جرى بين الصادقين الغزاة وبين المنافقين البغاة
وما تفضل الله به على كافة المؤمنين من تاييد المجاهدين وتبديد المعاندين ثم ما بعثنا على توشيح
الطرس بهذه السطور وترشيح المسك على وجه الكافور الا التحديث بنعمة الله والتشبث لرحمة الله
لا التميز والتانق ولا التنطع والتشدق وايم الله ان ما جرى البحر الذاخر الى سواحل والقى به الدرر
الدراري على كواهله من تظليل جنود المستضعفين في كنف العون والاكرام ومن تذليل جموع المستكبرين

في كنف الهوان والانتقام

فی کنیف الهون ذی الانتقام هی الطارقة الواقعة وهی الخافضة الرافعة وهی العایقة الحاقة وهی الواقعة
الشاقة فانها المسبحة من نور وجه الله الکریم اشرقت من ظلمة اللیل البهیم فوقع الحق وبطل الباطل
وصدق الحق وبطل الماطل فیه رفع المعاونون وخفض المداهنون حتی عق منهم الاعقاد وحق علیهم
العذاب وترق لهم الانصار وتشق منهم الادبار فاول ما بدئ به الامام الهمام علی جده وعلیه الصلوة والسلام
ان اصطفیه ربه حبیباً لنفسه وسماه عظیماً فی ملائکته قدسه ثم اودعه اصلاب الاطایب وطیبه فی رحام
النجائب فجعل ینقله من طاهر الی طاهر وینحله من کابر الی کابر حتی طلع علی افق المجد والاعتلاء و
اشرقت له الخضراء والغبراء وولده کاجداده الانبیاء اولی الایدی والابصار وآبائه الاوصیاء
من الائمة الاطهار اعنی انه ملأ الاسلام لطیفاً وترعرع موحداً حنیفاً فقلبه الله فی کنفه وزاده
فی شرفه ورباه بانواع النعم والمنن وانبته النبات الحسن ولما ان جرب التمشی فی نعاله ومیز یمینه عن
شماله اوحی الله الیه الایقان کما اوحی الی اصحاب المسیح الایمان وملأ قلبه بحب عباده المقربین کما
ملأ به قلوب آبائه المطهرین والهم فی سویداء قلبه

الحمد لله که مکتوبات مولانا وبالفضل اولینا جناب خلیفه صاحب سید احمد مع بعض اجوبه آنها از
بعض علماء وامراء وخلفاء ودیگر تحریرات از قسم اعلام نامجات وطلب واجازت نامجات که
انشائیش از مولوی محمد اسمعیل شهید ست بتاریخ سیوم ماه جمادی الثانی روز یکشنبه
۱۳۰۱ سنه هجری یکهزار وسه صد ویک علی صاحبها الصلوة والسلام علی مر الدهور والاعوام
درحینیکه حضرت مخدومی جناب والد ماجد صاحب عزم بالجزم زیارت حرمین شریفین نمودند حضرت حق

این آرزوی ایشانرا مع الخیر والعافیت از قوه بفعل آرد و ما را من برکات و توجهات و ادعیات

حضرت ممدوح ما بندگانرا بهره ور و مستفیض گرداناد بقلم شکسته رقم اعجز عباد الله القوی

واحقر عبیده الغنی ابو الظفر عبید الله غلام حسین تجاوز عنه ما جری منه باللسان والقلب المشتهرین

بجاه والشین بحرمة رسول الثقلین و نبی الخافقین فی الدارین آمین یا رب العلمین اللهم ارزقنی

لی الصحة والعافیة وحسن الخلق وخاتمة بالایمان و برکة و سعة فی الرزق والمال والاهل والاولاد فی

الحال والمآل بحرمة النبی و آله الامجاد و صلی الله علی خیر خلقه محمد و آله و اصحابه و احبابه و عترته

الطیبین الطاهرین الی یوم الدین